

*Meet
Helga
Rolfe*

*Meet
Helga Rolfe*

JAMES
HADLEY
CHASE

JAMES HADLEY CHASE

*An Ace Up My Sleeve
The Joker in the Pack
I Hold the Four Aces*

HALE

CORGI

JAMES HADLEY CHASE

'Master of the art of deception'
New Statesman

An Ace up my Sleeve



ضروری ۱۹۹۲ء کے جاسوسی ڈائجسٹ میں ہیڈلے چڑکا مکمل ناول صادحوں کے عنوان سے آپ پر چھپے ہیں۔ زیرِ نظر ناول انہی مکاروں کا ابتدائی احوال ہے۔ اصولاً قواں کہانی کو یہ میں شائع ہونا چاہیے تھا مگر اس کی عدم دستیابی اس امر میں مانع رہی اور جو نکہ دونوں کہانیاں اپنی جگہ مکمل ہیں لہذا اس تقدیم پر تأخیر سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتے ہے۔

یہ دو شاطر طبوب کے درمیان کھیلی جاتی ہے ایسے اسماجرا ہے۔ دونوں اپنی پوزیشن مضبوط کر کے اور وہ مسٹے کو نیچا دکھانے میں مصروف ہے ایک چال چلتا تو دوسرا اس کا تقریباً مہارت سے پیش کرتا دونوں ایکا یہ معمول پر اپنے پختہ تھے جہاں ان کی دراسی لغزش بھی، ان کی عمر پھر کی محتسب پر اپنی پہنچ سکتی تھی۔

ایک آوارہ دل حسینہ اور ایک لوٹڑی صفت شخص کے درمیان بونے والی مسکرا لئی

طرف دیکھے جائیتے تھے۔ یہاں کوچوں گم چاہا، بت گرالٹا تھا۔ وہ ایک بڑے سے استور میں داخل ہوئی، مطلوبہ پریس خریدنے کے بعد باہر نکلی تو وہ امریکی ایک کمپنی سے سارا لیے گمرا تھا۔ اس بار یہاں اسے کچھ قریب سے دیکھا اور اس کے چند باتیں میں پہلی کی پی۔ وہ جلدی سے ایک طرف گھوم گئی۔ آخر وہ کیا سوچ رہی ہے۔ اس نے خود سے کہا۔ وہ تو انکام عرب ہے کہ اس کا بینا لگاتا ہے۔ اپنے آپ پر خصہ ہوتے ہوئے وہ ایک اور بارا کی جانب گھوم گئی۔ پلٹ کردی کہا کر کیا وہ اب بھی پیچے آ رہا ہے مگر وہ بھلا کیوں آئے گا؟ اپنے وہ موجود تھا۔ ایک اور کمپنی سے نکلے گئے کہا تھا۔ اسی وقت ایک حسین لڑکی دعوت عام و بینی ہوئی قریب سے گزری گر نوجوان نے اس پر نظر نکل نہیں ڈالی۔ یہاں ایک کافی شاب میں گھس گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کافی پیسے کے بعد باہر نکلے راگر وہ بدستور موجود ہوا تو وہ اس پے بات کرنے کی کوشش کرے گی۔ بھر جب وہ ساری بارے بچے باہر آئی تو وہ سڑک کے دوسری جانب کھڑا چیزوں گم چاہا تھا۔ اب یہاں کو یقین ہو گیا کہ نوجوان اس میں دوچیلے رہا ہے اور اس سے راپطہ قائم کرنا چاہتا ہے مگر اس را بیٹکے انجم کے بارے میں سوچ کر وہ کچھ ذرگی اور روپاں اپنے ہوئی کی جانب چل پڑی۔ اچانک وہی گھوم کر دیکھا تو نوجوان اس کے پیچے تھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو غور سے دیکھا۔ نوجوان نے کچھ شرمہنہ سے انداز میں اسے ہاتھ کے اشارے سے سلام

پیلگار ولف کو نک شوف ہوئی کی لائی سے گزرتے ہوئے استبلی کاؤنٹر پر گئی، اپنے کرے کی چالی کاؤنٹر پر پہنچی ہے ہال پورڑتے اس طرح انھیں چھے دہ کوئی بست قیمتی چور ہو۔ اس نے کار لائے کے پارے میں پوچھا مگر پہلے انکار کروای۔ پورڑی بیڈی ہوئی اگریزی نہ کر پہلا کو غصہ آتا تھا۔ خود وہ جنم، فرانسیسی اور اطالوی زبان بڑی روانی سے بول سکتی تھی لیکن پورڑ کو معلوم تھا کہ ایک امریکن ہے اور اس کے نزدیک تمام امریکی صرف اگریزی بولنے اور بحث تھے۔

ہوئی سے باہر نوجوان کا آسمان بارلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ برف پاری ہو رہی تھی، شدید سردی پر رہی تھی۔ یہاں کو سردی سے نفرت تھی۔ فیضی کرم لایا اور فرکوت پہنچے ہوئے وہ کچھ دو رنگ فٹ پاٹھ پر چل پھر سڑک کراس کرنے کے لئے رک گئی۔ اس وقت دن کے ساری ہی گیا ہے تھے۔ سڑک پار کر کے وہ تیری سے چلے گی۔ اس کی عمر جایس سال ہو یا پہنچاں سال مگر وہ اب بھی خوبصورت تھی۔ اس کا جنم اب بھی پُرکش تھا۔ اس نے اتنی اختیاط سے اپنے سن و عباب کی دیکھ بھال کی تھی کہ اب بھی اسے دیکھنے والے تم تین سال سے نیا ہے۔ نہیں بحث تھے۔ سڑک کے دوسری جانب ایک طویل قامت اتوی میں بال نوپی پہنچے اسے گھور رہا تھا۔ وہ نوجوان تھا۔ شاید میں سال سے بھی کم اور جو نگہ گم چاہا تھا۔ بون ان دونوں امریکن سے بھرا ہوا تھا۔ فیضی سیاح ہر



کیا۔

”میں بات ہے لیکن جب کوئی جگہ ضرورت مدد ہوتا ہے تو کوئی ش کوئی اس پر ہموں ہو جاتا ہے مجھے یہ بات رون نہ چاہی تھی لیکن مجھے لیکن نہیں آئے تھے۔ اب یہاں چالا کر لوگ واقعی مدد کرتے ہیں جیسے تم نے سیری کی۔ لیکن ہے جبی میں تمارے کام آسکوں۔ ایسا ہوا تو مجھے خوشی ہوگی۔“

پہلا ماضی کے بارے میں سوچنے لگی۔ اس طرح اس نے کچھ اور افراہ کی مدد بھی کی تھی لیکن ان کی یاد ماضی میں کہیں غائب ہو گئی تھی۔ یہ کوئی کہ اس کا شوہر ہے المدار اور بارسخ تھا اس لیے کسی کو یہ خیال نہیں آتا تھا کہ بھی اسے بھی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے اور مدد آخڑو کا مطلب کیا ہے۔ اگر کسی کے پاس دولت ہے تو وہ کسی کو دولت دے سکتا ہے لیکن یہ مدد تو نہیں ہے کہ کسے کسی اس کی مدد نہ ہے۔ کسی کا ساتھ دینا اس کے احساس تھا میں کو دور کر دینا۔ یہ واقعی مدد کی جا سکتی ہے۔ اسے بھی ایسی ہی مدد کی ضرورت ہے لیکن بہت کم لوگ اس اندازے سے اس کی مدد کرتے ہیں۔ دیباور کھانا لے آیا اور وہ بھی جلد ہی ختم ہو گیا مگر اب شاید لا ری کا پیٹ بھر گیا تھا۔

”بہت دن کے بعد اتنا چھا کھانا پیٹ بھر کر کھایا ہے۔“ لا ری نے کہا۔ پہلا اپنا کھانا پسلی ہی ختم کر چکی تھی۔ اس نے کافی کا آرڈر دیا۔ ”تم یہاں ہوں میں کیا کر رہے ہو؟“ اس نے لاری سے پوچھا۔ ”اچھا سوال ہے۔ لا ری مسکرا اے۔“ میرا خیال ہے میں محض وقت گزار رہا ہوں۔ شاید اس طرح میں کچھ یہکے بھی رہا ہوں۔ میرے والد نے کما کر میں یورپ چاکر گھوموں پھر ہوں۔ اس کا خیال ہے کہ اس طرح میرے چوتھاں اضافہ ہو گا۔ قوبیں میں گھوم رہا ہوں۔ کون تھیں سے چلا بھرگ کیا اور آج کل یہاں ہوں۔ میرے والد نے کچھ رقم دی تھی مکروہ مجھے کو کوئی۔ اس نے اب شاید کوئی جاب خلاش کرنا پڑے گی۔ کچھ مل ہی کچھ مل ہی جائے گا۔ میرے والد کا کہتا ہے کہ میں ابھی مزید چھ ماں کے واپس نہ آؤں۔ جب اسے معلوم ہوا کہ میری رقم کوئی ہے تو کما اچھا ہے۔ اب مجھے خود اپنے بیوی پر کھڑا ہوئا آجائے گا۔“

”کس طرح کی جاب چاہئے ہو؟“
”کچھ بھی مل جائے۔ کسی شر کی کوتا کام کے سلسلے میں مدد کی ضرورت ہو گی۔“

”مکر تھیں تو یہاں کی زبان لکھ نہیں آتی۔“
”پھر بھی میں اپنا مطلب تکلی لیتا ہوں۔ آدمی کے پاس ہاتھ ہوں تو زبان کی ضرورت نہیں پڑتی۔“

پہلا نے اپنی رست و اچ پر نظر ڈال۔ صرف کچھ بعد اسے اپنے شوہر کے دل سے بات کرنا تھی۔ ”کیا تم سوزنر لینڈ چلا چاہئے ہو؟“ اس نے دھرنے کے دل کے ساتھ پوچھا۔

”سو زنر لینڈ۔“ لا ری نے گھر ہایا پھر ہو۔ ”میں کہیں بھی چل سکتا ہوں۔“

”کہیا جا چہے ہو؟“ پہلا نے پوچھا۔
”نادم آئم کہہ ہموں طبیعت مسلم ہوتی ہے۔“ زوجوں نے جواب دیا۔ ”اور جب سے میں اس شرمنیں آیا ہوں تم پہلی امریکن ہو جو ہمدرد مزاں نظر آتی ہو۔“
”میں لمحہ کھانے جا رہی ہوں۔“ پہلا کچھ سوچ کر بولی۔ ”کیا تمیں بھوک لی ہے۔“
”بہت زور کی بھوک لگی ہے نادم۔ حقیقت یہ ہے کہ میں بالکل تھی دست ہوں۔ دو دوں سے پچھے نہیں کہا یا ہے۔“
”میں اکیلے کھانا پند نہیں کل۔“ پہلا سوچ ری تھی بہت چالاک نوجوان ہے۔ معاذ زبان پر لائے میں ذرا جسمی لچکا ہے۔ ”آؤ میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔“

وہ دونوں ایک سنتے سے رہنورٹ میں داخل ہوئے۔ بہت سے لوگ کھانا کھا رہے تھے۔ گر سب میزیں چاروں چار سے نیزہ افزاد کے لئے تھیں اور سب کوئی شر کوئی بیٹھا تھا۔ گر شاید نوجوان اسی صورت حال سے نہیں جاتا تھا۔ وہ ایک ایسی میز کی طرف بڑھا جائیں دو بڑے ہے جو من والدین اور ان کی میلی میلی کھانا کھا رہے تھے۔ نوجوان پلا ٹکٹف بیٹھ کیا اور پہلا کو سامنے پیٹھے کی دعوت دی۔ ایک دوسری آیا اور جرمن زبان میں لکھے دے میجنو۔ کارڈ سامنے ڈال دی۔ نوجوان کو شاید جرمن زبان نہیں آتی تھی۔ اس نے پہلی کی طرف دکھا۔ پہلا نے کھانا کا آرڈر دیا۔ ”تم جرمن زبان بہت اچھی طرح ہوں لیتی ہو مادام۔“ نوجوان نے کما اور اپنا تعارف کر لیا۔ ”میرا نام لا ری اسٹیونز ہے۔“

”میرا نام پہلا دو لفے ہے۔“
”میں بہر کا سے تعلق رکھتا ہوں۔“

”میں تلوڑا میں رہتی ہوں۔“
”کیا تم اتنی نوبی اپاردو تو تعریف ہو گا۔“ پہلا نے کما اور کہتے ہی اسے اپنی پلٹی کا احساس ہوا۔ امریکن اپنے ہیئت پلٹی کو بہت عنزیز رکھتے ہیں۔

”معاف کرنا مادام۔“ لا ری نے جلدی سے نوبی اپاری پیمان کے پیچے پھیپھیل۔ ”میں بھول ہی کیا تھا کہ میں نے نوبی پن رکھی ہے۔“

کھانا آٹھا۔ لا ری بڑی رغبت سے کھانے لگا۔ جلد ہی تمام پلٹیں صاف ہو گئیں۔ اس دوران میں جرمن گاہک اپنا بیل ادا کر کے پلٹی گھٹے پہلا نے محسوس کیا کہ لا ری ہنور بھوکا معلوم ہو رہا ہے۔ اس نے دیر کو اشارہ کر کے مزید کھانا کھوایا۔

”اچھی تدبیر سے کیا کہہ رہی تھیں ہے؟“ لا ری نے پوچھا۔

”اس رہنورٹ میں بیشش پلٹیں دی جاتی ہیں۔“ پہلا نے جواب دیا۔ ”مزید کھانا آہتا ہے۔“
”بہت بہت شکریہ مادام۔“ لا ری نے غور سے پہلا کو دیکھا۔

”میں نے ہوٹل جانا مناسب نہیں سمجھا۔ لوگ بلاوجہ باتیں بنانے لگتے ہیں۔“ لاری نے جواب دیا۔ ”یہ کارتوں بت اچھی ہے تماری ہے؟“

”ہاں۔“ پہلا نے کما اور پھر سوال کیا۔ ”تمہارا سامان کماں ہے؟“

”رقم کے ساتھ سامان بھی کھو گیا۔“

”اس کا مطلب ہے کہ جو بیاس تمہارے بدن پر ہے اس کے علاوہ تمہارے پاس کچھ اور نہیں ہے۔“

”تی ہاں۔ غلطی میری ہی تھی۔ رون نے مجھے خبر ادا کیا تھا مگر مجھے تینیں نہیں تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے مجھے لاڑکانی تھی۔ میں نے اس پر بھروسہ کر لیا۔ مگر وہ...“ لاری کہتے کہتے رُک کیا اور مکرانے لگا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ وہ لاڑکی تمہاری چیزیں چاکر لے گئی؟“

”وہ نہیں اس کا پاؤئے فرنڈ۔ حالانکہ رون نے مجھے سمجھا دیا تھا۔ پھر بھی میں ان کے فرنڈ میں آیا۔“ لاری نے کہا۔ ”ادھر اس مادام، مجھے یاد آیا۔ رات تم نے مجھے تین سو مارک دیے تھے۔ ضرورت میں تھے۔ اب وہ اچھی۔ ضروریات سے فارغ ہو کر اس نے اپنی جیب سے نوٹ اور ریز گاری کھالی۔“

”اسے تم اپنے پاس رکھو۔“ پہلا نے کہا۔ کار پھر اپنے سفر برداشت ہو گئی تھی۔

”تی نہیں۔“ لاری جلدی سے بولا۔ ”میں دوسروں سے مفت میں لافت تو لے لیتا ہوں کہ رقم نہیں لیتا۔“

”پھر بھی اپنے پاس رکھو۔ آگے کہیں پیڑوں بھروانا پڑے تو دے دیتا۔“

”بھی تماری خوشی۔“

برف باری اور سرکر پر جمی ہوئی برف کی وجہ سے کاریں بہت آہستہ رفتار سے چل رہی تھیں۔ اس طرح بیسل بیچنے میں تاخیر ہو سکتی تھی۔ مگر اب لاری اس کے ساتھ بیٹھا تھا تو پہلا کو کوئی فکر نہیں تھی۔ اس کا ارادہ ایک ہوٹل میں تھرمنے کا تھا لاری کے ساتھ دہاں جانا مناسب نہیں تھا۔ جبکہ لاری کے پاس کوئی سامان بھی نہیں تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ معقول ہوٹل ملاش کر لے گی۔

”تم رات کہاں سوئے تھے؟“ اس نے پوچھا۔

”میں نے ایک کرا ملاش کر لیا تھا۔“ لاری نے جواب دیا۔ ”معافی چاہتا ہوں مادام۔ کرا کارے پر لینے کے لئے مجھے تمہاری رقم میں سے کچھ خرچ کرنا پڑا۔ مگر جیسے ہی میں اس قابل ہوا رقم ادا کر دوں گا۔“

”مگر مت کو میرے پاس بہت دولت ہے۔“ پہلا نے سوچا کہ رات لاری نے ضرور کسی لاڑکی کے ساتھ گزاری ہو گی۔ اسے کچھ حد محسوس ہوا۔ ”دولت اچھی چیز ہے مگر اس سے خوشی نہیں خریدی جاسکتی۔“

”تمہیں کارڈ رائیور کیا آتی ہے؟“ ”ہاں آتی ہے۔“ پہلا نے اپنا پہنچ بیک کھول کر تین سو مارک کے نوٹ نکال کر لاری کو دیے۔

”میں کوئی شوف ہوٹل میں نہیں ہوئی ہوں۔“ اس نے کہا۔ ”اور کل صبح اٹھ پجے سو تریلینڈ روپے ہوں گی۔ کار پلاسکتی ہوں مگر احتیاط ایک ڈرائیور ساتھ لے جانا چاہتی ہوں۔ تم آتا چاہو گے!“

لاری نے بخیر کی پچھا جاہٹ کے آہانگ کا ملہار کیا۔ پہلا نے کہا کہ تدبیر پر بھروسہ وقت پر ہوٹل بیچنے جائے اور اتنا کہ کر ریشورت سے چل گئی۔

○☆○

پہلا کو نیند کی گولیاں کمائے بغیر نیند نہیں آتی تھی۔ چنانچہ اکثر جب صبح کو اچھی تھی۔ تو سر بھاری ہوتا تھا۔ اس صبح ۵:۵۰ پر اس کی آنکھیں مکھی تو تقویتاً کییں کیفیت تھی۔ پھر بھی وہ اچھی رات سونے سے قبل ہی اس نے بیٹنگ کر کے دونوں سوٹ کسیں کاوشیں رکھوادیے تھے۔ اب وہ اچھی۔ ضروریات سے فارغ ہو کر اس نے اپنی ملاقات کے بارے میں غور کیا۔ اس نے جو کچھ کیا اچھا نہیں تھا۔ مگر وہ اپنے آپ کو سمجھا رہی تھی کہ اس نے ایک ضرورت مدد نوجوان کی مدد کی۔ اس کا خیال تھا کہ لاری نے اس کی ذات میں جو ووچکیں ہیں اس کی وجہ اس کی ضرورت تھی۔ وہ یقیناً ایک اوپر زیر عمر عورت کے ساتھ سو تریلینڈ جانا پہنچ دیں گے۔ اب جبکہ اسے تین سو مارک بھی مل گئے ہیں۔ اسے ہوٹل آئے کیا ضرورت ہے۔ پہلا نے ناشایا۔ سفر کے لئے بیاس پڑا اور اپنا پہنچ بیک اخاڑ کر کے سے باہر نکل آتی۔ لافت سے اتر کر اسی سے ہوٹل کی لابی میں اوپر اور دریکھا۔ لاری نظر نہیں آیا۔ ہوٹل کے عملے اور اسافٹ کو مناسب بیچش دے کر وہ اپنی کاریں آنکھ بند گئی۔ لاری کا اب تک کوئی ہی سیس تھا۔ پہلا نے تھی کے ساتھ سوچا کہ اس کا خیال تھی کہ اسی تھا۔ لاری نہیں آئے گا۔ وہ ایک دولت مدد عورت کو احتج بنا کر تین سو مارک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گی تھا۔ اسے اور کیا جائے۔ پہلا نے سر بھکتی ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ قریبی چوراہے ہے اسے رکنا پڑا۔ کسی نے کار کی کھڑکی پر دستک دی۔ پہلا نے گردن چھمائی، باہر لاری کرا تھا۔ برف باری اور شدید سردی سے اس کا چہرہ ملاپنے لگا تھا۔ پہلا خوش ہو گئی۔ اس نے جلدی سے دروازہ ھول دیا۔ لاری اس کے پر ابر پہنچ گیا۔

”لٹھ مارنگ کیا دا ام۔“ وہ بولا۔ ”یہاں تو اتنی برف باری ہو رہی ہے کہ کرس کا خیال آتا ہے۔“

ہاں کرس۔ پہلا نے سوچا۔ لاری اس کے لئے کرس کا تختہ ہے۔

”تم ہوٹل کیوں نہیں آئے۔“ اس نے پوچھا۔

”شاید۔ گریں نے کہی اس بارے میں سوچا نہیں۔“

”مگر تم رون کی بات تشنہ ہو۔“

”تنہ سے کوئی کیسے بچ سکتا ہے۔ رون نے ہبرگ میں احتجاجی جلوس بھلا تو میں بھی اس میں شامل تھا۔ بڑے زور کی پارش ہو رہی تھی۔ میں نے بارش سے بچتے کے لیے پہنچنا چاہا لیکن رون مجھے آگے وکھنا چاہتا تھا۔ پھر اس نے فخرے کا نام شروع کر دیے۔ سب بوش میں آگئے ہم نے مکانات پر پھر پھیکے دروازے اور کھڑکیاں توڑ دیں۔ کاروں کو اُٹ کر ان میں آگ لادا۔ پولیس کو پھرمارے۔“

”مکر کوں لا ری؟“

”دیوں کوکہ ایسا کہنا ضوری تھا۔ رون نے نینی کما تھا۔“

”پھر کیا ہوا؟“

”پولیس نے بھی جواب دیا۔ اس نے اس غصب کی سروی میں ہم پر پاپوں سے پانی پھینکا۔ آنسو گیس استعمال کی۔ ایک گمامہ بپا ہو گیا۔ میراں جنک جیسا منظر تھا۔ رون نے مجھ سے کہا کہ میں جلد سے جلد ہبرگ سے نکل جاؤں۔ چنانچہ میں بھاگ لٹکا۔“

”وہ کب تک جیل میں رہے گا؟“

”علوم نہیں۔ شاید ایک بہت بندار سے رہا کردا جائے۔“

”تمہارا ارادہ اس سے نہ کہے ہے؟“

”ضور ہے۔ تیرے پاس اس کا کام ہے۔ پہلے میں اسے خدا کھوں گا۔ اس جیسے تویی کو کوئی آسانی سے نہیں بھول سکتا۔“

”میں تمہاری وجہ سے فکر مدد ہوں۔“ پہلے نے کہا۔

”تمہارے پاس نہ کوئی ایسا باب ہے۔ نہ کوئی رقم ہے۔ میری کھجہ میں نہیں آتا کہ تم کیا کوگے۔“

”یہرے لئے پریشان مت ہو مادام۔ میں کسی ہوٹل یا گیرج میں کوئی جاپ کر لوں گا۔ رقم کی بھی مجھے کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔“

سرک کے ایک جانب پارلگ کی جگ تھی۔ پہلا نے کار روک لی۔ لاری سے کار چلانے کو کہا اور جیسے ہی لاری کار ڈرائیور کرنے لگا پہلے کبھی لایا کہ وہ ایک تجربہ کار ڈرائیور ہے۔ وہ بڑی تیز تقریباً سے کار چلا تھا۔

”اس رفتار سے تو ہم دوستگھ میں بیس پنج بائیس گے۔“ پہلا نے کہا۔

”میں نیا ہدایت تھیں چلا رہا ہوں؟“

”نہیں، ایسی بات نہیں۔“ لاری واقعی تیز چلا رہا تھا لیکن پہلا اس کا اعتراف کرنا نہیں چاہتی تھی کہ مباراداری سوچے کہ وہ خوفزدہ ہے۔

پہلا کا ذہن ماٹی کے بارے میں سوچنے لگا۔ وہ ایک میں الاقوای شرطت کے حامل وکیل کی اکتوبر اولاد تھی۔ پہلے اس نے ضوری تعیین حاصل کی۔ پھر فاتر میں کام کرنے کی تربیت حاصل

”یہرے والد بھی ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر رون کا کہا ہے کہ چند افراد یہیں جن کے پاس ہے شادر دولت ہے جبکہ ہزاروں لاکھوں افراد ایسے ہیں جو بالکل قائم دست ہیں۔“

”تم کی مرتبہ رون کا کر کر چلے ہو۔ مجھے بتاؤ یہ کون ہے۔“

”وہ نیما دوست ہے۔“ لاری نے مختصر جواب دیا۔

”اس کے بارے میں کچھ اور بتاؤ۔“

”وہ بہت خاص قسم کا اُوی ہے۔ بہت ذہین، بہت ہوشیار۔“ لاری نے بتایا۔ ”کوئی بھی مسئلہ کوئی بھی اُبھن ہو اس سے بیان کرو۔“ وہ جیسیں اس کا حل بتا دے گا۔“

”تمہاری اس سے ملاقات کیسے ہوئی؟“

”بُس اچانک مل گئے۔“ لاری نے پھر مختصر جواب دیا جیسے وہ رون کے بارے میں نیا ہدایت کرنا نہیں چاہتا۔

”تب تم اس کے ساتھ فریکیوں نہیں کر رہے ہو؟“

”اس لے مادام کہ وہ آج کل بیل میں ہے۔“ لاری مکرا نہ لگا۔

”بیل میں ہے۔“ پہلا چوکی ”مکر کوں؟“

”یہ مت سمجھتا کہ اس نے کوئی جرم لیا ہو گا۔“ لاری نے کہا۔ ”مجھے معلوم ہے کہ جب لوگ سننے لیں کہ کوئی بیل میں ہے تو یہی سوچتے ہیں کہ وہ برا آدمی ہو گا۔ مگر رون ایسا نہیں ہے۔ وہ ایک احتجاجی تحریک کا ہم برپا کر جیل میں ایک احتجاجی طوس نکالا تھا۔ پولیس نے اسے پکڑ کر بیل میں بند کر دیا۔“

”وہ بارے میں احتجاج کر رہا تھا؟“ پہلا نے پوچھا۔ لاری نے فوری جواب نہیں دیا۔ پہلا نے پھر اپنا سوال پھرایا۔

”میچ ٹھیک سے معلوم نہیں۔ لوگ طرح کی باتیں کہتے ہیں۔ میں صرف اتنا ہی جانتا ہوں کہ ضور کوئی ایسی بات ہو گی جس کے بارے میں احتجاج کرنے کی مقصود وجہ ہوگی۔“

”یہ کیم کیسے کہہ سکتے ہو؟“

”کوئی نہ رون نے مجھے کیسے بتایا تھا۔“ لاری نے جواب دیا۔ پہلا کو اس پر ترس آیا۔ یہ کتنا سادہ مزاج نوجوان ہے۔ اس نے سوچا۔

”اگر وہ اتنا ہی ہوشیار ہے جتنا تم کہتے ہو۔“ وہ بولی۔ ”تب وہ بیل میں کیوں ہے؟“

”رون نے مجھے اس کا سبب بتایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر لوگ تمہیں نہیں جانتے تب تم کچھ بھی نہیں ہو۔ پہلی کی بڑی اہمیت ہے۔ بیل جانے کی وجہ سے اس کا فوٹو اخبارات میں شائع ہوا۔ اب ہبرگ کے لوگ اس کے بارے میں باشیں کرنے لگے ہیں۔ یہ ہوشیار نہیں ہے تو پھر کیا ہے۔“

”وہ دولت مندوں کا مقابلہ ہو گا؟“

”ہاں تم کہہ سکتی ہو۔“

”تم بھی دولت مندوں کے خلاف ہو؟“

کی۔ اس کے والدے نے لوزانے کی ایک فرم میں طاہر ملت کی جو

لیکن کے معاملات میں خصوصی صادر رکھتی تھی۔ جب پہلا کی
تعین و ترتیب مکمل ہو گئی تو اس کے والدے اسے اپنے ذاتی معادن
کی حیثیت سے فرم میں طاہر ملت دادی۔ تب پہلا گئی عمر بیٹھیں
سال تھی۔ بلدوہی اس نے فرم میں اپنی مستقل جگہ بنالی۔ پھر سال
بعد اس کے والد کا دارل کی رجڑت بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔
پہلا کی طاہر ملت پر کوئی اثر نہیں ہے۔ جب آرچر فرم کا ایک جو نور

پار نہ تھا۔ اس سے پہلے کہ کوئی سینئر نرنس اس بارے میں سچتا
اس نے پہلا کو اپنی پرس سیکھتی تھی بنا لیا۔ پہلا جانی تھی کہ وہ کسی
سینئر نرنس کی سکریٹری بھی بن سکتی تھی لیکن آرچر اسے پسند تھا۔ وہ
بہت خوبصورت تھا۔ پہلا شدت سے جنیت زدہ تھی۔ مرد اس کی
زندگی کی ایک اہم ضرورت تھے۔ اس کی زندگی میں اتنے مدد آپکے
تھے کہ انہیں یاد رکھنا یا شارک رکھنا مشکل تھا۔ جب آرچر اسے
ابنی سکریٹری کی جگہ بیٹھ کر لے لیا تھا۔ اس کا اظہار کرو دیا تو
دیلوں نے وہیں درفتر سے تقطیلات کا اتنا کمزور کر دیا۔ آرچر نے کسی نہ
کسی طرح ہر بیٹھنے والوں کا سوچ اکاؤنٹھا حاصل کر لیا۔ ہر بیٹھنے
تھجھر کا روکیں اور اکم لیکن کے مشیر کی طلاق میں لوزانے آیا تھا۔
آرچر کسی کسی طرح خود کو اس کی نظر ٹوپیں میں لے آیا اور اسے یہ
چک جگل لگتی۔ اس کامیابی سے آرچر فرم کا سینئر نرنس گیا۔ ہر بیٹھنے
کا سوچ اکاؤنٹھ فرم کے لیے بہت اہم تر کھاتا تھا۔

ہر بیٹھنے والوں طویل قامت، دلپاٹا گئی اوری تھا۔ عمر پنچھے
سال سے اپری ختحت مراجح اور سندل۔ اس نے اکیٹوں گلکس کے
میدان میں اپنا کاروبار اتنا وسیع کر لیا تھا کہ دنیا کے دولت مدندرین
افراد میں شمار کیا جاتا تھا۔ بر سول پہلے اس نے قانونی اور غیر قانونی
طور پر کچھ سراہی سو ہزار لینڈ کے میں منتقل کر دیا تھا۔ اس
سرہائے کو کاروباریں لکھنے اور اسے منیر تندری نے کے لیے اسے
سو ہزار لینڈ میں ایک قابل اور تھجھر کار آؤ کی ضرورت تھی اور
اس نے جیک آرچر کا انتخاب کیا اور جگہ پہلے آرچر کی سکریٹری
تھی اس لیے وہ بھی اس اکاؤنٹ کی دلچیل میں شامل ہو گئی۔ ہر
تین ماہ کے بعد ہر بیٹھنے میں ہوا آتا تھا جہاں آرچر اس سے ملاقات
کر کے منید سراہی کاری کے سلسلے میں منتقل کرتا تھا۔ اسی ہی ایک
ملاقات کے وقت آرچر کا ایک پیر برف پر اسیٹنگ کرتے ہوئے
زخمی ہو گیا پہنچاپے اس کے بجائے پہلا ہر بیٹھنے میں ملے گئی۔ پہلے
اس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن اسے یہ معلوم نہیں
تھا کہ ہر بیٹھنے پہنچاپے کے اور یہاں کھلکھل کے سارے چلتے ہے۔ بر سو
ہوٹل میں ہر بیٹھنے کے شاندار سوٹھ میں وہ اور ہر بیٹھنے میں ٹھنٹھے تک
کاروباری امور پر باشی کرتے رہے۔ اس وقت پہلا کی عمر جیتھیں
سال تھی۔ وہ صرف خوبصورت تھی بلکہ اسے بزرگ اور مردوار
کا بھی دفعہ تھا۔ ہر بیٹھنے میں ہر بیٹھنے کے اور صلاحیت سے بہت
متاثر ہوا۔ بعد میں آرچر نے پہلا کو بتایا کہ ہر بیٹھنے اسے بہت زیادہ

یہ کسی ایسے سوال کی امید تھی پہنچاپے وہ نواب دینے
کے لیے تیار تھی۔ ”بیتاب تم نے کیوں پوچھی؟“
”میں ایک پاپچ تویی ہوں۔“ ہر بیٹھنے کے
معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میری بیوی بخشنے کے لیے کیا تم جس کو ترک
کر سکتی۔ ہماری شادی کے بعد تمہاری زندگی میں کبھی کوئی دوسرا
تویی نہیں آئے گا کیونکہ اوفہ بھی نہیں ہیچلی۔ یہ ایک ایسی بات
ہے جسے میں ہر گز برداشت نہیں کر سکوں گا۔ اگر تم نے مجھے سے یہ
وقائی کی پہلے قومی جسمیں فوراً طلاق دے دوں گا اس طرح کہ تم
بالکل غالباً ہاتھ رہ جاؤ۔ یہ بات یاد رکھنا۔ اگر مجھے دنادار ہیں
تو میں تمہاری زندگی کو خوشیوں اور ریگنپوں سے بھروسیں گا۔
میرے نزدیک یہ ایسی چیزیں ہیں جس کا تم البدل بن سکتی ہیں۔

اگر تمہیں یہ شرط متفکر ہو تو ہم ضروری انتظامات پرے ہوتے ہیں
شادی کر لیں گے۔”
”بیرونی عروس وقت چھتیں سال ہے۔“ پلاٹنے ہواب دوا۔
”مجھے جنہی خس کی ضرورت نہیں اب تک کی زندگی میں حاصل
کر رکھی ہوں۔“ اور اس وقت پلاٹنے ایمانداری سے یہی بھتی تھی
کہ وہ بچ کرہ رہی ہے۔ ”مجھے یہ شرط متفکر ہے۔“

لیکن بعد میں یہ صورت حال نہیں رہی۔ پلا سال تو بت
اچھی طرح کرو۔ مگر یہ چیز ہے جیسے دن گزرتے رہے پلاٹنے پر تعقیل
زندگی سے پیار ہوتی گئی۔ اسے جنی فتنگی ستائے گئی اور اس
وقت جگہ وہ اپنے شوہر کے برش کے سلسلہ میں میلان جاتے ہوئے

ایک پھر ٹسٹ سے ریٹروزٹ میں رکی تو اس سے پولی انقرش سرزو
ہوئی۔ رسٹورنٹ میں ایک خوبصورت اطاولی دیور تھا جس نے اس

کی ضرورت کو کھج لیا۔ جب وہ نواٹک میں گئی تو وہ نیڑا اس کے

پیچے گیا اور اس نے پہن ٹواٹک میں اپنا مقصد پورا کر لیا۔ اس

سے جسی بھوک کو تکین پہنچانے کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔
جب بھی اس سے ضبط کرا مشکل ہو جاتا تھا ابھی مردیوں سے
تکین حاصل کر لیتی تھی۔ اگرچہ وہ بہت ممتاز رہتی تھی۔ اس نے

فلوڑیاں بھی کوئی ایسی حرکت نہیں کی کیونکہ فلوڑیاں ہر ہیں کا
مستقل قام رہتا تھا لیکن وہ جب بھی کسی کام سے پورپ جاتی تھی تو
کہیں نہیں اپنی تکین کا موقع حاصل کر لیتی تھی۔ اس کا ہے

گاہے بے وفا کا مرعاب ہوئے کے علاوہ پلاٹنے ہبڑا راندازیں
ہر میں اور اس کے کاروباری یا معاشری ملاقات میں خدات
انجام دیں۔ ہر میں نے اسے ہمکید کی تھی کہ وہ آجھ سے مل کر

سوئں اکاؤنٹ کی گرفتاری کرے جس کی مالیت میں میلن ڈار سے
زیادہ تھی۔ آرچر جی پیش گوئی پوری ہوئی تھی اور پلاٹنے دش
تھی۔ ان دونوں کی کوشش سے اکاؤنٹ بودھتی جا رہا تھا۔ ہر میں

پلاٹنے پر کمل اعتماد کرتا تھا۔ وہ عمر میں اس سے تین سال برا تھا۔
اور پلاٹنے جاتی تھی کہ آخر کار وہی ہر میں کی وارثتے گی۔ ہر میں
کی پہلی بیوی سے ایک لڑکی تھی لیکن اس کی موجودی کوئی مسئلہ
نہیں تھا۔ ہر میں کا اکابر کر نہیں کرتا تھا۔ پلاٹنے کا خیال تھا کہ

وہ لڑکی یا تو پہنچنے ہی ہے یا دوست مددوں کے خلاف ہے اور ہر میں
نے اسے اپنی بادشاہت سے خارج کر دیا ہے۔ چنانچہ پلاٹنے کے ہی
وارثت پاٹے کا امکان تھا اور جب بھی اسیا ہوگا دوست اور دنیا اس
کے قدموں میں ہو گی لیکن اس کا انحصار پلاٹنے کے شریف رہنے پر

تھا۔ اسے بادشاہ تھا کہ ہر میں نے کما خاکا ترم نے مجھ سے بے وفا کی
تو میں تمیں طلاق دے دوں گا۔ چنانچہ اگر ہر میں کو یہ معلوم
ہو جائے کہ وہ اسے فریب دے رہی ہے بے وفا کر رہی ہے تو ہر

بیچ پلاٹنے سے چھن جائے گی۔
اس کی خواہش تھی کہ وہ لاری کو کچھ اپنے بارے میں بتائے
مکن تھا کہ وہ اس سے دچکی لینے لگے۔ اچانک وہ بولی۔ ”یرے

”کوئی لڑکا نہ ملتے ہیں۔“
”تمیں خاص طور پر کوئی نہیں ہے۔“
”لیکن لڑکاں دوست تو ضرور ہوں گی ہے۔“

جلوس میں شامل ہر آدمی کو حلاش کر دی تھی۔ مجھے وہاں سے بھاگنا پڑا۔

پڑھا خاموش پیغمبیر کو شش کر دی تھی۔ جرمن پولیس ملکن ہے اپنے سوت چک کے پیغمبر جاتے دے لیکن سرمد کے دوسرا چانپ سوں پولیس پیغمبیر چک کے گئی۔ ملکن ہے وہ اسے بھی تیشیں میں شال کرنے لیک ہے وہ کہ کتی ہے کہ اس نے لاری کو لفڑ دی تھی لیکن اس سے لاری کو کافی کوکہ وہ گواہ اسے کم کم کر بیٹھے گی۔ اور یہ ایک بات تھی جو اسے کسی صورت میں گوارا نہیں تھی۔

”تم نے مجھے پہلے کیوں میں پایا۔“ اس نے لاری سے کہا۔
”میں تمیں ساتھ لے کریوں کے امریکی سفارت خانے جاتی اور
اس مکے کا کوئی حل نکل آتا۔“

”یہ اتنی آسان بات نہیں ہے۔“ لاری نے جواب دیا۔
 ”لیکن پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر تم ساتھی دو تو یہ معاملہ حل ہو سکتا ہے۔ کیا تم ساری ذمیں کچھ سامان رکھا ہے؟“
 ”ذمیں سامان۔“ پلا نے چونک کلامی کی طرف دیکھا۔
 ”کیا مطلب سے تھا راء؟“

”سیکھ میں نہ آتا ہے کہ ہم کیا کہ رہے ہو؟“
بے میں تمہارے پچھے کام آسکوں۔“

”ہاں ہیں۔“ لاری نے بے چینی سے پلیو بدلا۔

پڑا اس بارے میں مند کر دیتا ہا ہتی تھی گمراخ خیال سے
رک جنی کہ شاید لاری کو اچھا نہ لگے یہ تو ظاہر تھا کہ وہ قطبی
نا تحریرے کار تو نہیں ہو سکتا۔ گمراخ کیا اتنا تحریر رکتا ہے کہ وہ کو
مطمئن نہ رکے۔ اس نے ٹھکنکو کا موضوع لاری کی روچپیوں کی طرف
 منتقل کر دیا۔ معلوم ہوا کہ پڑھانے پذیر نہیں کرتا، بھی کوئی بیکارین دیکھ
 لیتا ہے۔ اسے کلامیکی موسمی اچھی نہیں لگتی گریا پ موسمی کا
گردیہ ہے۔ اُلی وی بڑے شوق سے رکتا ہے۔ سیاست سے کوئی
روچپی نہیں۔ صدر نہیں کے بارے میں اس کی کوئی رائے نہیں۔
امریکا کو ایک صدر کی ضرورت ہے۔ تو بس وہ ہے۔ قلبیں دیکھنے
جا آتے۔ خاص طور سے قیمت قلبیں باکنٹ پنڈنے ہے اور ولی پر
پاکنگ یا کستیوں کے مقابلے خوب دیکھتا ہے۔ پڑھانے محسوس کیا
کہ ان دونوں کے درمیان برا فناصل ہے۔

سرک پر لگے ہوئے ایک بورڈ سے معلوم ہوا کہ بیسل صرف پشتیں میل رکھتا ہے۔
”بیسل دلاری چونکا۔“ اس کا مطلب ہے سو ڈالر لیند۔“

”کامیابی از میان اشکای شعبات“

اور ہمارے سے سورج یونیورسٹی مردم بروں ہوئی ہے۔
”ہاں۔ مگریات کیا ہے؟“

”کچھ نہیں۔“ لاری کے لبھے میں سختی تھی۔

”ہم اس موضوع پر بات کریں گے جب کارپارک کرنے کی کوئی جگہ مل جائے گی۔“ لاری کے لیے بھی ختنی نے یہ کوڈ ردا دیا۔ یہ اچانک تبدیل ہی کیوں۔ اس نے سچا مگر کچھ پوچھنے سے کریں۔ وہ کلو بیڑے کے بعد انہیں حماڑیوں کے ایک جھنڈ کے پیچے سفر کرنے والوں کے لئے کچھ دیر سitanے کی تکلی جگہ مل گئی جہاں پتھری میزیں اور شیخیں پڑی تھیں۔ جن پر برف ممٹی تھی۔ لاری نے کار روک دی اور گھوم کر پلاٹی طرف رکھا۔

”ناام، تم نے مجھے اپنی پابلم کے بارے میں ملتایا۔ اب میری باری ہے۔ میری بھی ایک پر اپنی ہے۔“ دیبوال۔

”بات یہ ہے مادام“ میں نے تمہیں اپنی چیزیں کم ہونے کے
بارے میں بتانا تھا۔ تو سارا سو رہ بیک، کھنگا۔“

”کویا تمہارے پاس پاپورٹ نہیں ہے؟“ یہ لانے اسے غور سے کہا

- ۴۷ -

پہلے نے کوئی حل سوچنے کی کوشش کی مگر بات نہیں بنتی۔ ”کیا

”نہیں ادا مم۔ میں نے بتایا تھا تاکہ چاروں ناچار ہبھرگ کے اجتماعی جلوس میں شامل ہو گیا تھا۔“ لاری نے کہا۔ ”پولیس اس



یکتاں ہے اپنے خاتون کی بنت سے اس تھاں تک ملکہ عربی کی کوئی پتے
مچکر ہے اپنے بڑوں نے اپنے سال پر شہزادی کیے اور لکھتے۔
اس کتبی خاتون کے بنت مہماں بجٹ کی گئی ہے
جات کی اولاد پر زندگی کو ملکہ چاہت رہی۔

کتاب کے ختم میں اضافات

نے پوچھا۔

”میں۔“ پہلا نے جواب دیا۔ ”گارڈ اسے پسندیدہ نظریوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے مکراتے ہوئے آگے بڑھنے کا شادر کیا۔ پاسپورٹ اور گرین کارڈ واپس کر دیے۔ پہلا نے کھڑی بند کرتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ اب لاری کا ذکر سے باہر نکالنے کا مسئلہ تھا۔ وہ راستے میں رک کر سب کے سامنے اسے باہر نہیں نکال سکتی تھی۔ وہ ذکر میں ضرور سودی سے لکھ رہا ہوا گا۔ پھر دور آگے جاری اس نے ایک ذیل تعمیر عمارت دیکھی تھیں ظاہر تھا کہ اس برف باری میں وہاں کام نہیں ہو رہا ہوا گا۔ پہلا نے کار سڑک سے اُترتے ہوئے عمارت کی طرف موڑ دی۔ ایسی بندج کر جانہ سڑک نظریوں سے او جملہ ہو گئی تھی اس نے کار روک لی۔ پیچے اُتری۔ ذکر کھول۔ لاری باہر نکلا۔ پہلا نے اس سے کما کہ وہ کار پلاٹے جان جانا ہوا کہ اسے بتاتی رہے گی۔ دونوں کاریں بیٹھے گئے۔ لاری نے کار آگے بڑھا دی اور واپس سڑک پر لایا۔

”تم نے دیکھا مادام۔“ وہ بولا۔ ”تریک کام کر گئی۔“

”ہاں مگر تمیں سودی لگ رہی ہو گی۔“

”میں بالکل نیک ہوں۔“ لاری نے پہلا کا ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔ ”میں تمara بہت شگرگزار ہوں۔ تم نے ہتھ خٹکی کا ثبوت دیا۔“

”پہلے کچھ کھائیں پھر بات کریں گے۔“ پہلا نے جواب دیا۔ وہ اسے بیٹھ جگب کے علاقے میں لے گئی۔ پھر اسکی جانب مرنے کے لئے کام جان ایک پارکنگ لاث تھی۔ لاری نے کار کھٹکی کی اور راخن بند کر دیا۔

”تم اس شرسرے اوقاف ہو مادام۔“ اس نے پوچھا۔

”ہاں یہاں سے قریب تھی ایک ریسورٹ ہے۔ ہم پریل جائیں گے۔“ پہلا نے کہا۔ ”مکرم پلے میرے سوت کیس پچھلی سیٹ سے اٹھا کر ذکر میں بند کر دیو۔“

وسٹ مٹ بندہ دیکھ اس طریقے کے رسیورٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پہلا نے ایک بار پلے ہیں آپکی تھی۔ اس نے کھانے کا آرڈر دی۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو کافی مٹکوائی۔ کافی پیتے ہوئے پہلا نے کہا۔

”دیکھو لاری میں اس سلسلے میں کچھ اور جاننا چاہتی ہوں خاص طور سے اس لڑکے بارے میں جو تمہاری رم بھی لے گئی اور پاسپورٹ میں۔“

”باتیں یہی ہے مادام۔“ لاری دوسری جانب دیکھتے ہوئے بولا۔ ”بکھر بھی نہیں ایک عورت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ میری بات کچھ رہی ہوتا۔“

بالکل کچھ رہی ہوں۔ پہلا نے سوچا۔ تمیں کہا ہے گا ہے ضرورت محسوس ہوتی ہے اور میں اس احساس سے بچ جانا نہیں چاہتا۔ ”میں سمجھ رہی ہوں۔“ اس نے کہا۔ ”کیا وہ کوئی پیشہ دوں جیزز رہیں۔“

”دیکھو مادام۔ مجھے سرحد کے دوسری طرف جانا ہے۔“ لاری نے جواب دیا۔ ”وون نے مجھے بتایا تھا کہ میں نیا پاسپورٹ کمال سے حاصل کر سکتا ہوں اور سرحد پار کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ اگر تم میری مدد کرنا تھا تو تو کہ دو میں اسی جگہ سے تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ مجھے یونی خیال آیا کہ چونکہ تم نے مجھے پر بڑی سہماں لی ہے اس لیے اگر غصہ سکتا ہوں تو ضرور تم سارے ساتھ رہوں گا۔“

”میں اب بھی نہیں سمجھی؟“

”میں تمہاری کار کی ذکر میں بیٹھ کر سرحد پار کر سکتا ہوں۔ اس میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ وون نکتا ہے کہ پولیس بھی کسی امریکن کی کار کی ذکر میں دیکھتی۔“

پہلا نے وہ تمام مواتی پیدا کرنے کی کوشش کی جب جب اس نے کسی ملک کی سرحد پار کی تھی۔ لاری اپنے کہ رہا تھا۔ ”کسی بھی سرحد پر اس کی کھٹکی۔“ صرف اہلین پولیس نے چیک کیا تھا اور وہ بھی ایک بیمار۔

”لیکن فرض کو انہوں نے تمہیں پکڑ لیا تھا؟“

”تیک یہ میری بر قدرتی ہو گی۔ تم پر کوئی شہر نہیں کرے گا۔“

”لاری مکرا ہے۔“ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کہہ دیتا کہ تم مجھے نہیں جانتے۔

”چھپی بیات ہے لاری جو چاہتے ہو کرو۔“ پہلا نے آمادگی خاہبر کی۔ لاری خوش ہو گیا۔

”ٹھکریہ مادام۔“ لاری کار سے اُڑا۔ پہلا نے ڈرائیور و میں بنیال یا اور عینی بیٹھی کی مدد سے لاری کو کار کے پیچھے جاتے دیکھا۔ پہنچ لئے بعد ذکر میں رکھا ہوا تھا تکنیکیں گارڈ اسے پہلے نے کھڑی سانس لیتے ہوئے کار اسٹارٹ کی اور دوبارہ سڑک پر آئیں۔

○○○

جرمن سرحد آئی۔ آگے جانے والی کاریں بالکل جیسے ریگتی ہوئی پیکنگ لوست سے گزر رہی تھیں۔ جرمن گارڈ انہیں آگے بڑھنے کا اشارہ رہا تھا۔ یہاں تک کہ پہلا کی باری آئی۔ اس نے اپنا پاسپورٹ اور گرین کارڈ کو دوسری سرحد پر رکھا ہوا تھا تکنیکیں گارڈ اسے کیمی آگے جانے کا اشارہ کر دیا۔ اب آگے سوکس سرحدی پوست تھی۔ وہ تین کاروں کے پیچھے تھی۔ ان میں سے دو کو جانے دیا گیا۔ اس سے آگے جو کار تھی اس پر سوکس نمبر بیٹھ گئی تھی۔ دو سوکس گارڈ اس کے دامن میں باہم کھڑے تھے۔ ان میں کچھ باہمیں ہوئے لگتی۔ پہنچان میں سے ایک گارڈ اس کی طرف آیا۔ آگی کار آگے بڑھ گئی۔ پہلا نے اپنی کار کی کھڑکی کا شیش پیچ کیا۔ گارڈ نے اسے سلیوٹ کیا۔ پہلا نے پاسپورٹ اور گرین کارڈ اسے دے دیے۔ گارڈ نے دو نوں چیزیں دیں۔

”تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے تھے ڈلکیر کرتا چاہو۔“ گارڈ

تھی؟

ہے۔ پہلیں میں ایک آدمی ہے جو یہ کام کر سکتا ہے ”اس کا پاہا میرے پاس نہ۔“

”مگر تمہیں نئے نام سے پاسپورٹ کی کیا ضرورت ہے؟“ رہا نے اعتراض کیا۔ ”تم امریکی سفارت خانے جا کر یہ کیوں نہیں کہ سکتے کہ تمہارا پاسپورٹ کو گیا ہے۔“

لاری کچھ دیر سرچ کاٹے بیٹھا رہا پھر رہا کے دوبایہ پوچھنے پر بولا۔ ”برخ خیال ہے کہ پولیس مجھے طلاش کر رہی ہے۔“ رہا کے دل کو ایک دھکا سالا۔

”مگر کیوں؟“ اس نے پوچھا۔ ”اسی احتجاجی بلوں کے سلسلے میں۔“ لاری نے جواب دیا۔ ”میں نے تیا تھا کہ بعد میں ہنگامہ ہو گیا تھا۔ میرے ساتھ کھڑے ایک شخص نے ایک کاشتبل کو پھرمارا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ سرے کا کاشتبل نے مجھے پکڑ لیا۔ پسے کاشتبل کی ہاتک شی ہو گئی تھی۔ میں نے ہر ہند کما کہ پتھریں نے میں مارا لیکن پولیس نے لیکن نہیں کیا۔ میرا پاسپورٹ لے کر وہ مجھے پولیس ایشیں لے جانے لگے تک کہ رون آیا۔ اس نے مجھے چھڑایا اور بھائی کو کہا اور میں بھاگ لگا۔“

”کوئی اس لئی نے تمہارا پاسپورٹ میں چوری کیا تھا؟“ ”میں نیکوں گرفتاری جو کچھ میرے پاس تھا،“ لاری نے کہا۔ پہلے سرکت مل گیا اور کوش کاٹے ہوئے سوچنے لگی۔

مسافر کے لئے بین الاقوامی معنی الدینی نواب لکھاں طلب سارہ قابل



”ہا۔“ لاری پرستور دوسری جانب دیکھ رہا تھا۔ ”میں کچھ نہیں بھی کہا۔ اچھا مکدود آدمی کرے میں کھس آئے اور انہوں نے مجھے اٹھا کر باہر بھیک دیا۔ حقیقت تھا کہ میں نے کپڑے پہن رکھے تھے۔ ورنہ ان سے بھی باقاعدہ ہوتے۔“

چلا کچھ رہی تھی کہ لاری جھوٹ بول رہا ہے۔ وہ شمندگی کے باعث یہ اعتراف کرنے نہیں چاہتا کہ اسی چالاک پیشہ ور لڑکے نے اسے احتیم بنا کر لوٹ لیا۔ اس بارے میں مزید کہپنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اس کی کوئی خاص اہمیت بھی نہیں تھی۔ زندگی اہم چیز اس کا پاسپورٹ تھا۔

”اب تم سوکر رینڈھیں ہیں۔“ وہ بولی۔ ”اور تمہارے پاس پاسپورٹ بھی نہیں ہے۔ پھر اب کیا کرو گے؟“ ”مجھے پاسپورٹ حاصل کرنا ہو گا۔“

”مگر کیسے؟“ اور پاسپورٹ کے حوالے سے تم دون کے بارے میں کیا کہ رہے تھے؟“ ”اس نے مجھے سال کا ایک پہاڑا ہے۔ اس میں فرچہ ہو گا لیکن میں کچھ نہ کچھ کرلوں گا۔ تم نے مجھے سرمحد پار کر دی میں ہستے ہے۔ اب تک جو سماں کی ہے اس کا بھی غیریہ۔ اسے اپنا انتقام خود کرلوں گا۔“ تھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔“

”اب تک تم اچھی اداکاری کرتے رہے ہو میں اسے مزید جاری مت رکھو۔“ پہلے قدرے سخت لیجے میں کہا ”میں آسمانی سے ہو گا نہیں کھاتی۔ اب اگر تم اپنا بندوبست خود کر سکتے ہو تو اُشو اور درف ہو جاؤ۔ اتنی بہادری سے حالات کا مقابلہ کرنا چاہئے ہو تو میں نہیں روکوں گی لیکن میرے سامنے گھے گھے ڈاٹا نیلاں مت ہوں۔ بات سمجھ میں آئی!“

لاری ایک دم جیسے ساکت رہ گیا۔ ٹھوڑی کھجوری پھر سر سلانے لگا۔

”معاذ چاہتا ہوں نادا۔ میں جانا نہیں چاہتا۔“ اس نے شرمende لمحے میں کہا۔

”اچھی بات ہے لیکن دوبایہ مجھ سے چالا کی کرنے کی کوشش مت کرنا۔“ رہا نے کہا۔ ”میں نے دنیا اور اس کے لوگوں کو ہر رنگ میں دیکھا ہے۔ میں تھیں پسند کرتی ہوں، تم اچھے تو جوان ہو مگر آنکھوں وہ کو ماٹ دتا۔ اب تباہ تمہارے دوست نے پاسپورٹ حاصل کرنے کے بارے میں کیا کہا تھا؟“

”چھوڑو مادام،“ میں شرمende ہوں۔ پاسپورٹ کا انتقام خود میں کرلوں گا۔“

”یقینی جلدی اس حقیقت کا اعتراف کرو اچھا ہے کہ تم میری مدد کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔“

”شاید۔ تم۔“ نیک کہہ رہی ہو مادام۔ ”لاری کو آخر اعتراف کرنا پڑا۔“ مجھے ایک نئے نام سے یا پاسپورٹ مل سکا۔

”ہاں میں نے اخبار میں خبر دیکھی تھی۔“ میکس نے سوالا۔
 ”میں تمہارے لیے کیا رکھتا ہوں؟“
 ”مجھے پاسپورٹ کی ضرورت ہے۔“ لاڑی نے جواب دیا۔
 میکس نے پیلا کی طرف ریکھا۔
 ”یہ خاتون کون ہے؟“ اس نے سوال کیا۔
 ”میں وہ ہوں جو اس پاسپورٹ کی قیمت ادا کر رہی ہے۔“
 پیلا نے جواب دی۔ ”تمہارے لیے اتنا باتا نہیں کافی ہے۔“
 ”تمہارے پاس فوٹو ہے؟“ میکس نے لاڑی کو غاضب کیا۔
 لاڑی نے جیب سے ایک گندہ ساتھانہ نکالا۔
 ”فوٹو اور ضوری معلومات اس میں ہیں۔“ لاڑی نے کہا۔
 ”ساڑھے چار ہزار فراں ایک حصہ ہوں گے۔“ میکس نے لفافہ
 لیتے ہوئے کہا۔
 ”لیکن رون نے کہا تھا کہ تمن ہزار میں کام ہو جائے گا۔“
 لاڑی بولا۔
 ”رون کو موجودہ قیتوں کا اندازہ نہیں۔ اچھا پاسپورٹ اب
 ساڑھے چار ہزار فراں میں بنتا ہے۔“
 ”مگر رون نے کہا تھا میں تین ہزار میں زیادہ نہ دوں۔“
 ”تب پھر خدا حافظ۔ رون سے ملاقات ہو تو کہہ دیا کہ اب
 قیمت بڑھنی ہے۔“
 ”اس کی ضرورت نہیں ہے۔“ لاڑی بولا۔ ”تمیں اپنے
 ہاتھوں کی صارت پر بہت ناز ہے۔ اگر میں تمہاری الگیاں
 دروازے میں دیا کر پچ دوں جب کیا رہے گا۔“ لاڑی کا الجہ
 اچانک بہت سخت ہو گیا۔
 پیلا نے چونکہ کارلاری کی طرف ریکھا۔ یہ تبدیلی اس کے
 لیے بھی تجھے خیر تھی۔ میکس گھبرا کر ایک قدم پیچھے ہٹا۔ ”یہ... یہ
 تم کیا کہ رہے ہو۔“ وہ ہٹکایا۔
 ”بہرے ہو گئے ہو۔“ لاڑی نے تیزی سے کہا۔ ”مجھے
 پاسپورٹ چاہئے اور میں تین ہزار سے زیادہ نہیں دوں گا۔“ بتائے پر
 تیار ہو یا پھر میں تمہاری الگیاں کیلکیں؟“
 میکس خوفزدہ ہو کر پیچھے پیچھے ہٹنے دیوار سے جلا تھا۔
 ”تم تین ہزار میں دے دیتا۔“ اس نے کہا۔ ”یہ تمہارے
 ساتھ خاص رعایات ہے۔ کسی اور کو اتنی رقم میں نہیں دیتا۔“
 ”تب پھر بنا کر لاؤ۔ تم انتظار کریں گے۔“
 ”پسلے رقم دو۔“
 ”تم انتظار کریں گے۔“ لاڑی نے پھر کہا۔ میکس نے گھبرا کر
 پیلا کی طرف رکھا۔
 ”لیکن اعتبر کر لوں کہ تم رقم ادا کر دو گی؟“ اس نے پوچھا۔
 ”ہاں میں رقم دینے کا وعدہ کرتی ہوں۔“ پیلا ایک کری پر
 بیٹھ گئی۔
 میکس نے ایک درسرے کر کے میں جا کر دروازہ بند کر لیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمہارا پاسپورٹ اب جرم پولیس
 کے قبضے میں ہے اور وہ تمہیں علاش کر رہی ہے۔“
 ”تی ہاں۔“ اس وقت مجھے اسے پیلس چھوڑ کر چلے جانا
 چاہیے۔ پیلا نے خود سے کہا۔ لیکن اس کی لمحگی اسے بے قرار
 کیے دے رہی تھی۔ اس نے خیال ڈھنے سے نکال دیا۔
 ”تم اب بھی مجھ سے جھوٹ تو نہیں بول رہے ہو؟“ اس نے
 پوچھا۔
 ”خدا کی قسم میں جھوٹ نہیں کہہ رہا ہوں۔“
 ”خدا تمہارے نزدیک کوئی حقیقی بھی رکھتا ہے؟“
 ”کیوں نہیں۔“ لاڑی پڑھنا۔ ”خدا خدا ہے۔“
 ”وہ آدمی جو پاسپورٹ بناتا ہے۔ کون ہے؟“
 ”میرے پاس اس کا پاپا ہے۔“ لاڑی نے قیس کی جیب سے
 ایک کافنڈہ نکالا اور میز پر رکھ دیا۔ ”وہ رون کا درست ہے
 پاسپورٹ ہو۔“ کافنڈہ کے لیے تین ہزار فراں کی طرف پریس گکے۔
 پیلا نے کافنڈہ پر نظر لے۔ اس پر آدمی کا نام میکس فریٹلینڈر
 لکھا تھا۔
 ”وہم دوں پاسپورٹ لینے چلیں گے۔“ اس نے کہا۔
 ”میں تمیں اس معاملے میں لوٹ کرنا نہیں چاہتا۔“ لاڑی
 بولا۔ ”پسلے ہی بہت پچھے کر جائی ہو۔ پھر بھی میری مرد کرنا چاہتی ہو تو
 رقم مجھے دے دو۔“ میں بخواں گا۔“
 ”اگر تمہارا خیال ہے کہ بغیر یہ تمیں کے کہ تم اسے کمال
 خرچ کرتے ہو تین ہزار فراں کی ط晦یں دے دوں گی تو تم حق ہو۔“
 پیلا نے پیٹر کو کلکاری کر کیلیں ادا کیا اور اس سے پتے میں کھی
 اسٹریٹ کے کارے میں پوچھا۔ پیٹر شرکی میکون کا قشلاقے آیا اور
 اس میں پیٹر کو مطلوبہ اسٹریٹ دکھائی۔ پیلا نے اسے مقول میں
 دی اور لاڑی کو ساتھ لے ریٹورنٹ سے نکل آئی۔ باہر اب بھی
 برف باری ہو رہی تھی۔

○☆○

میکس فریٹلینڈر کا مکان میں نیا ہد شواری نہیں ہوئی۔
 دروازے پر اس کی شہم پلیٹی بھی گئی تھی۔ پیلا نے برقی ٹھنکی کا اٹھ
 دیا۔ ایک آدمی نے دروازہ کھولا۔ معلوم ہوا کہ اسی کا نام میکس
 ہے۔ پیلا نے لاڑی سے کہا کہ وہ بات کرے۔ میکس انس اندر
 ایک کرے میں لے گیا۔ وہ تقریباً ساتھ سال کی عمر کا سفید بالوں
 والا گلبہار آدمی تھا۔ لاڑی نے اسے آئے کا تقدیر تھا۔
 ”مجھے کیسے معلوم ہو کہ رون نے جسمیں میرے پاس بھیجا
 ہے؟“ میکس نے کہا۔
 ”اس نے کہا تھا کہ میکی تمہارا خیال کرتا ہے اور کہا تھا کہ تم
 اس کا مطلب بھجو چاہو گے۔“
 ”میں کہہ کیا۔“ میکس سکرایا۔ ”رون کا کیا حال ہے؟“
 ”وہ جیل میں ہے۔“

"تم نے اسے اچھی طرح بینجا لالا۔" پہلا بول۔ "دروازے ک پوچھا۔
 "کام سے گیا ہے آجائے گا۔ تم نے پاپورٹ بنا لایا؟"
 "نہیں۔"
 "جھنگے دکھاو۔" پہلا نے ہاتھ پر جھلکا۔ قدرے چھپا ہٹ کے ساتھ میکس نے پاپورٹ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔
 پہلا نے دیکھا۔ پاپورٹ بڑی ہو شیاری سے بیٹھا گیا تھا۔ اس پر لاری سٹکل کا نام لکھا تھا۔ پیچے کے سامنے اسٹوٹ ٹھرپ تھا۔ لاری اور طالب علم لیکن ان دونوں اسٹوٹ کا کوئی خاص مطلب نہیں تھا۔ یہ ایک پورہ تھا جس کے پیچھے ہر فوجوں کو جھپٹ سکتا تھا۔ یا لکل اسی طرح جس طرح پیشے کے کام میں باطل لکھ کر طواں نہیں خود کو جھپٹتی تھیں۔ پاپورٹ پر جو مرس لگائی گئی تھیں بالکل اصل معلوم ہو رہی تھیں۔

"میں نے یہ پاپورٹ بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔" میکس نے کہا۔ "کوئی اس پر جعل ہونے کا شبہ نہیں کر سکتا۔ مراں اگر تو یہ سارے تمیں ہزاری دے دو۔"

مگر پہلا نے یہ کوئی کمر کر سرف تین ہزاری کے نوٹ نکال کر اس کے واپر پر کھدی دیے۔ "لیاہ رم جا ہے تو لاری سے مانگنا۔ وہ بول۔ میکس نے بڑا تر ہوتے نوٹ لے اور دوسرے کر کے میں چلا گیا۔

میں محنت کے بعد لاری والیں ہلکا۔ وہ ان تپل گیا تھا کہ پہلا مشکل سے بچا جان سکی۔ نئے ڈارک سوٹ شفیر قیص اور سیاہ نائی نے اسے بالکل بدل دیا تھا۔ حد توبہ کہ اب وہ پسلے کی طرح سسل چیو نگ کم جی نہیں چلا چاہتا۔ وہ بالکل اسی طرح کا شور نظر آرتا تھا جیسے دولت مندوں کے شور ہوتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک کم قیمت کا پلاٹلک سوٹ کیس بھی دیا ہوا تھا۔

"بہت خوب لاری۔" پہلا نے تعریف کی۔ "تم بالکل بد لے ہوئے نظر آرہے ہو!"
 "میں نے تو دادا کے حکم کی قبول کی ہے۔" لاری نے ہوابی مسکراہٹ سے کہا۔

"جھنگے تمہارا پاپورٹ بھی میل گیا ہے۔"
 "میں کار بھی لے آیا ہوں۔" لاری نے کہا۔ "میں نے سوچا کہ اس برف باری میں تمہارے لئے اتنی دور تک چلا مشکل ہو گا۔"

"مگر... لائے کیسے؟ ہابی تو میرے پاس ہے؟"
 "میں کاروں کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں مادام۔" لاری نے جواب دیا۔ "جھنگے موڑ اسٹارٹ کرنے کے لئے ہابی کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے صرف یہ سوچا کہ برف باری میں تمہیں اتنی دور پیڈل جلو سے بچاؤں۔"

"ٹھکری۔" پہلا کا دل تھری سے دھڑکنے لگا۔ تب اسی وقت دوسرے کرے کا دروازہ کھلا اور سیکس باہر نکلا۔ "لاری کماں ہے؟" اس نے چوچک کو دیا۔

"مگر میں اسے رقم کس طرح ادا کروں گی۔" اچھاک پہلا بول۔ "میرے پاس تو صرف ٹریور چک ہیں۔ مناسب ہو گا جب تک ہم انتظار کر رہے ہیں میں کسی بیک جا کر ٹریور چک کیش کرالوں۔" "یا ادا میکس جیک سے نہیں کی جاسکتی؟" لاری نے پوچھا۔ "نہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ میرے نام سے واپس ہو۔" پہلا کری سے اٹھی اور دروازہ کھول کر یاہر نکل گئی۔ تھوڑی خلاش سے پہلا کوینک مل گیا۔ اس نے پانچ ہزار کے ٹریور چک کیش کے نوٹ اپنے بیک میں رکھے اور دو ایس لوٹ آئی۔ لاری نے دروازہ کھلا۔

"کام ہو گیا؟" اس نے پوچھا۔ "ہا۔" پہلا دوبارہ اسی کری پر بیٹھ گئی۔ "ہمیں کتنی دیر انتظار کرنا پڑے گا؟"
 "جھنگے جو کہ اندازہ نہیں مادام۔" پہلا نے گھری دیکھی، سوائیں بچے تھے۔ یہاں سے نکل کر اسے قیام کے لئے کوئی مناسب ہوٹل نہیں کھانا تھا۔ اس ایمن ہوٹل کا خیال آیا۔ مگر وہ لاری کو اس کی موجودہ حالات میں ساتھ لے کر اس ہوٹل میں نہیں جاسکتی تھی۔ بیک خلاش کرتے ہوئے اس نے ایک برا اشوریہ کھا تھا۔

"سو لاری۔" وہ اچھاک فیصلہ کرتے ہوئے بول۔ "اپنی اس حالت میں تم میرے ساتھ کسی ہوٹل میں نہیں جاسکتے۔" اس نے اپنے بیک سے کچھ نوٹ نکالے۔ "اس سرک پر آگے جا کر ایک برا اشوریہ پہنچا جا کر اپنے لیے ایک سوٹ خرید لو۔ جیسیں بر ساتی اور جو اس کی ضرورت بھی ہوگی۔ تم ہوٹل میں میرے شوفرز کی حیثیت سے ساتھ چلو گے۔ یہ رقم لو اور ضروری چیزیں خرید لو۔ اشوریہ میں کہنے تبدیل کر لیتا اور ایک سوٹ کیس خرید کر اس میں جو کچھ بچنے ہوئے ہو رکھ دتا۔"

لاری نے کچھ اعتراض کرنا چاہا۔ مگر پہلا کے چھپے کے تاثرات دیکھ کر غاؤشوی سے باہر نکل گیا۔ پہلا سوپنے لگی کہ وہ لاری کے محاٹے میں زندہ ہی اٹھتی جا رہی ہے۔ ہوٹل اسے اس کا شور نکلیم کرے گا لیکن اسے بہت حماظ رہنا پڑے گا۔ بریٹانی یہ تھی کہ شور نکلیم سے وہ اس کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتی تھی اور پہلا کو اپنے کھانا پنڈ نہیں تھا۔ خیر کوئی بیات نہیں۔ کم سے کم وہ رات کو اسے اپنے کرے میں تو بولا سکتی تھی۔ یہ سوچنے ہوئے پہلا کا دل تھری سے دھڑکنے لگا۔ تب اسی وقت دوسرے کرے کا دروازہ کھلا اور سیکس باہر نکلا۔ "لاری کماں ہے؟" اس نے چوچک

وہ دو قوں مکان سے نکل کر کار بک پنچھے لاری نے دروازہ
کھولا۔ پہلا اندر بڑھے گئی۔ لاری نے ڈرائیورگ و میل سینجھا لالا۔ پہلا
نے اسے نیون ہوٹل کا راستہ بتایا۔
”تم نے مجھے بتتے زیادہ رقم دے دی تھی مادام“ لاری نے
کار پلٹاٹھے ہوئے کہا۔ ”بیلی رقم یہی جیب میں موجود ہے۔“
”کوئی بات نہیں لاری۔ نہیں بھی تو رقم کی ضرورت ہو گئی۔
اسے اپنے پاس کی رکھو۔“
”نہیں مادام میں نے پہلے ہی کما تھا کہ میں کسی سے رقم
نہیں لیتا۔“
”غمیک ہے لاری۔ میں سمجھتی ہوں۔ ہوشی پنچھے کر حساب
کر لیں گے۔“ پہلا نے خواب دیا۔ پھر اطمینان سے نیک لگا کر بیٹھے
گئی۔

”میں مادام روالف بات کر رہی ہوں۔ تم نے میرے شوفر کا کیا
کیا؟“ پہلا نے پوچھا۔

”مادام روالف آپ کا شوفر؟“ جرت سے پوچھا گیا۔ ”ایک
منٹ ٹھہریں۔“

دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔ پہلا نے سوچا۔ یہ اس نے
اچھا نہیں کیا۔ لاری کے بارے میں پوچھنا پڑ گیاں پیدا کر کے
ہے۔ اس جیسی پوزیشن کی عورت ایک معمولی شوفر میں اتنی دلچسپی
نہیں لیا کرتی۔

”مادام روالف، آپ کے شوفر کو کر انہر ۵۵۶ ریڈیا ہے۔ وہ
ناشنا اور کامہاں کے اضاف کے ساتھ کھائے گا۔ آپ مفہمن
ہیں؟“

”ہا۔ شکریہ۔“ پہلا نے رسیدور رکھ دیا۔

ایک شرمندگی اور بربولی پچھاٹ کے لیے پہلا نے ووڈا کے دو
گلاس چھا لیے۔ کپڑے بدل کر تیرہوئی تو قدرے نئے میں تھی۔
کاک ٹھیل باریں کارل اس کا خفتر تھا۔ اس کے ساتھ منیز شراب
پیتے اور اس کی یور گھنٹوگو پر جلاہٹ ضبط کرنے کی کوشش میں لاری
کا خیال پہلا کے ذہن سے نکل گیا۔ وہ کارل اور دوسرے صہانوں
سے باش کرتی رہی کر خود اسے پوری طرح احساس نہیں تھا کہ وہ
لیکا کر رہی ہے۔ نہیں، اس کے شور بر کی طبیعت اچھی نہیں۔ اس
لئے وہ اس سال نہیں آیا تکڑاگے سال ضرور آئے گا۔ (یہ جھوٹ
تھا) ہاں یون سے میں تک کا سفر شدید برف باری کی وجہ سے مت
دو شوار تھا۔ بلاشبہ وہ اپنے پسندیدہ شرمندی اگر بہت خوش ہے۔
(ایک اور جھوٹ) اس کا شوفر۔ یہ غیر موقع سوال تھا۔ چند لمحوں
کے لئے پہلا گزرا گئی۔ مگر پھر سکرا کر شانے اپنکا تھا ہوئے بولے۔

”یہک ایسا پہلے کمی نہیں ہوا مگر اس کا شور جھاٹا تھا ایسے
خراب سوکم میں اسے خود اپنی کارڈ رائے نہیں کرنا چاہیے چنانچہ
اس نے یہ شوفر رکھ لیا۔ ان سوالات سے تھک آکر پہلا نے مٹھوکا
موضوع کارل کی بیوی کی طرف موز دیا۔ کھانا ختم ہوا اور منہ کچھ
دیر کے بعد جب وہ اپنے سوٹک داپس گئی تو پھر ایک بار لاری کی بارے

○☆○

جب پہلا لاری کے ساتھ ہوٹل پنچھے تو محض اتفاق سے
ہوٹل کا ماں لک کارل ووک جو بہت کم ہوٹل آتا تھا، موجود تھا۔
اقدار پسند کارل پہلا کو بخوبی پچھاٹتا تھا۔ اس نے اگے بڑھ کر
رواتی انداز میں اس کا استقبال کیا۔ جس کر اس کے دستانے پنچے
ہوئے تھے کو بوس دیا۔ لالی امریکن اور جاپانی سیاحوں سے بھری
ہوئی تھی۔ وہ سب کے ساتھ کارل کی طرف متوجہ ہو گئے۔ استقبال
کا وائز کے تینیں ملکر بھی سب کو ظریف ادا کرتے ہوئے پہلا کی
طرف متوجہ ہو گئے۔ یہ سب یاتیں پہلا کو خوش کرنے والی تھیں۔
اس کے پدر کو تسلیم کرنے پہنچتی تھیں۔

”میرے ساتھ میرا شوفر بھی ہے۔“ پہلا نے رکتے ہوئے کہا۔
”شوفر۔“ کارل نے جرت سے ڈرایا۔
اس کے لیے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ شوفر جیسے معمولی آدمی کو
کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ بھر بھی اس نے پہلا کی خاطر لٹک کر لاری کی
طرف دیکھا اور اپنے انساف کی طرف اشارہ کیا۔ جیران و ششدہ
لاری کو ایک ہوٹل بوانے اپنے ساتھ لے گیا۔ پہلا کارل کی
ہمراہ میں اپنے سوٹک میں آئی جو ہوٹل کا بہترن سوت تھا۔
رخصت ہونے سے پہلے کارل نے پہلا کو اپنے ساتھ دز دھانے کی
دعاوت دی۔ کارل میںے پور آدمی کے ساتھ دز کھانا الیک بات تھی
جسے پہلا نے کبھی پسند نہیں کیا تھا۔ اپنے ظاہری اطوار رقرار
رکھتا تھا چنانچہ اس نے دعویٰ تقویل کر لی۔ اس کے جانے سے پہلے
پہلا نے ایک بار پھر لاری کو یاد کیا۔
”ووو۔ میرا شوفر۔“

”مادام کی بات کی گل ملت کرو۔ ہر جیز کا خیال رکھا جائے
گا۔“ کارل نے چک کر کما اور چلا گیا۔
لیکن پہلا فلرمند تھی۔ سوچ رہی تھی پہنچیں لاری کے ساتھ
کیا ہو رہا ہوا۔ ایک مولی خادمہ اندر آئی۔ پہلا کو اس کا آتا ہے
نگاوار لگا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ رسپشن پر فون کر کے لاری کے

”بڑی عظیمی کا شہوت دیا۔“ پہلے نہیں سے کہا۔ اس کے لمحے کی تبدیلی لا ری نے محسوس کی۔

”طبعیت و نیک ہے ما دام ہے؟“ اس نے پوچھا۔

”سرمش درد ہے۔ تم خاموشی سے کارچا تر رہو۔“ پہلے نہیں سے جواب دیا۔

”کارچا بیرون کے راستے پر آگے بڑھتی رہی۔“ سکریٹ پر زیور کے راستے معلوم ہیں؟“

”ہاں ما دام“ لا ری اطمینان سے چونگ کم چلاتے ہوئے بولتا۔

کچھ دیر بعد کارچا بیرون کے پہاڑی راستے پر چل رہی تھی تب پہلے نہیں سے پوچھا۔ ”تم کل رات کہاں تھے؟“

”بوٹیں میں تھا ما دام۔“

”جھوٹ مت بولو۔ مجھے تیرے کے کچھ بات کہنا تھی۔“ ریپشن پر پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ تم ہمارے ہو۔ کام کئے تھے؟“

”شلے چلا گیا تھا ما دام۔ کیا تمہیں اس سے کچھ پرہیزانی ہوئی۔“

پہلے نے ایک بار پھر خود کو تنیہ کیا۔ اگر وہ مٹھنے جانا چاہتا تھا تو کپیں شیں جائیں گا۔ کیا صرف اس لیے کہ اسے اپنی بھوک مٹھا نہیں سہو۔ بلا دار رانی کا پاپڑ بڑا رہی۔

”تمہیں مجھے کیا پوچھا ہوئی۔“ اس نے کہا۔ ”یونہی معلوم کرنا چاہتی تھی کہ تم کہاں ہو۔“

”شردی کیتھے چلا گیا تھا۔“ لا ری نے منہ چلاتے ہوئے کہا۔ ”مگر شرمنی کوئی خاص بات نہیں تھی۔ موں بھی سرد تھا۔ کچھ دیر بعد والیں لوٹ آیا۔“

پہلے کو ایسا لگا جیسے لا ری جھوٹ بول رہا ہے۔ اگلا ایک گھنٹا باکل خاموشی میں گزرا۔ جب وہ برنا ڈنی کی سرگنگ کے دہانے پر پہنچے تو جلوہ کوچاہاں بھر گئی جانے والی کالی داد آئی۔

”ہوں نے مجھ سے مجھ سے ہمیرگ کی جانے والی ایک کال بھی چارج کی۔ مجھے بتایا گیا کہ وہ کال تم نے کی تھی!“

”درست ہے ما دام!“ لا ری کے پرکون لبھے میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ”میں رون کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اگر عظیمی کی ہے تو معافی چاہتا ہوں۔“

”اب رون کا کیا حال ہے؟“ پہلے نہیں سے پوچھا۔

”وہ نیک ہے ما دام۔“

”کیا پوچھنے اسے رہا کر دیا؟“

”تھی ہاں۔“

”تو اب وہ کیا کر رہا ہے؟“

”چاہیں ما دام!“ لا ری کا الحجہ سپاٹ ہو گیا۔

”تم نے اس سے پوچھا نہیں؟“

لے ستایا۔ اس نے رسیور انھا کر تپڑے سے کرا نمبر ۵۵ سے کٹکش ماٹا۔ آپ بڑے اس کی آواز بھاگن لی۔ بڑے ادب سے جواب دیا کہ ابھی کٹکش دیتی ہے۔ مگر کافی دیر تک ظاہروںی چھائی رہی۔ پھر آپ بڑے کو اوز آٹی کر کرا نمبر ۵۵ سے کوئی جواب نہیں مل رہا ہے۔ پہلے کا منہ بن گیا۔ اس نے گھنی دیکھی دس بُخ کر پیشیں منٹ ہوئے تھے۔ لا ری اتنی جلدی تو سونے کے لیے نہیں لیٹ سکا۔ آخر پہلے استقلالی سے کٹکش ماٹا۔

”میں اپنے شوفر سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ مگر وہ اپنے کمرے میں نہیں ہے۔“ اس نے راط قائم ہوئے پر کہا۔

”آپ کاشوار امکن ایک گھنٹا میں کیس بارہ چلا گیا ہے۔“

”بآہر چلا گیا ہے۔“ پہلے جھرت سے ڈبر لیا۔

”کیا آپ کا اس کی ضورت ہے ما دام؟“ مکر نے پوچھا۔

ضورت، پہلے کے گھری سائنس لی۔ اب وہ کیا بتائے اسے لا ری کی کشی ضرورت ہے۔

”میں کوئی خاص بات نہیں۔“ اس نے کہا اور رسیور کو دیا۔

وہ اٹھی۔ کھڑکی سے باہر دیکھا۔ برف باری رک گئی تھی۔ اس نے کٹکش کا پرہوڈا دیا اور سترپرداں آئی۔ اس میں سراہما کا قصور تھا۔ اس نے لا ری کو اشارہ گھبی نہیں بتایا کہ وہ اس سے کیا چاہتی ہے۔ اسے یاد آیا۔ لا ری نے کام تھا اسے گاہے گاہے عورت کی ضورت محسوس ہوتی ہے۔ تو کیا وہ کسی طوائف کی علاطا میں چلا گیا ہے۔ طوائف جہاں اسے رقم خرچ کرنے پڑے گی جبکہ وہ اسے بغیر کوئی رقم خرچ کیے ہی سب کچھ دینے پر آتا ہے۔

○○○

دوسرے دن صبح آنھج بچے پہلے کی آنکھ گھلی۔ رات پھر اسے سونے کے لیے نیدر کی گولیاں کھاتا پہنچ۔ اس نے رسیور اخما کر روم سروں کو کافی کا آرڈر دیا۔ ضروریات سے فارغ ہو کر بیاس تپڑی کرتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی۔ یہ بھی تو مکن ہے اسی اسے چھوڑ کر چلا گیا ہو بلکہ مکن ہے اس کی کار بھی لے اڑا ہو۔ دروازے پر دھک دی تھی۔ پہلے اپنا مٹک کوت پہنچنے ہوئے دروازہ کھول دیا۔ بوٹی کا خیر ایک پورے کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس نے جیسا کہ کابا بر کاکل دی گئی ہے۔ ناؤٹنر پہلے نیپلے پانی پلیں طلب کیا اور پوچھی پلیں رسیور کے اخراجات کی تفصیل پر ایک نظر ڈالی۔ اس میں ایک کال بھی شامل تھی جو ہمیرگ کی گئی تھی۔ پہلے نے باڑ پرس کی تو معلوم ہوا کہ یہ کال اس کے شوفر نے کی تھی۔ پہلے نے خاموشی سے پلی ادا کر دیا۔ بوٹی کے باہر اس کی سرپریز کار کے پاس لا ری تیار کر رہا تھا۔ پہلے اندر بیٹھی اور راستہ تھا کی کوشش لی۔

”اس کی ضورت نہیں ما دام۔ میں نے ایک نئی سے راستہ معلوم کر لیا ہے۔“

قد رے زی سے پوچھا۔ ”یہ رقم کس طرح گم ہوئی ہے“
لاری اب بھی خاموش ہے جاہرا۔
”یہیں بات کا حباب دولا ری۔ کیا کسی عورت نے لے لی ہے؟“
”شاپر ایسا یہاں کوئا تھا امام۔“ لاری نے پھر پول بدل لایا۔
”گولیا جمیں کسی عورت کی ضرورت تھی۔ تم برف باری میں
اسے ٹلاش کرنے نکلے۔ کیا بات ہے؟“
”ہاں ہادا مام۔“

دو یورکیاں۔ یہاں کے گھری سانس لی۔ بیو و قاف۔ احمد نوجوان،
تم مجھے بالکل غفت میں حاصل کر سکتے تھے۔
”میورکیاں جسمیں بیہدہ فربہ رہتی ہیں۔“ اس نے کار
ٹارکت کرتے ہوئے کہا۔
”کہہ سکتی ہو ما دام۔ شاید میں عورتوں کے محلے میں خوش
قصت نہیں ہوں۔“

بہت دشوار اور خطرناک ہوئی جا رہی تھی۔
○☆○

ہرین بولف سرویں کا موسم سورز ہلینڈ میں گزارنا پنداشت تھا۔ اس نے کشاک نواحیں جا رہی پہلوں کا ایک ولا خریدیا جس سے لوگوں کی بھی صاف نظر آئی تھی۔ وہ لام طور پر قوری کے میں میں استعمال کرتا تھا۔ اسے لاقیوں پر پندہ سال میں ایک قلم راز کیشہ بنوایا تھا اور اسے بڑے شاندار پر آسانی انداز میں آراست کیا تھا۔ ہر فوری میں یہاں پہنچنے کے آئے سے پہلے والا آئی اس کی مفتان تحریری کیلی اور ہر اعتبار سے اپنے شور کے استعمال کے لئے تیار کی تھی۔ ہرین، بھل کے ساتھ آتا قابو س کا خاص خادم تھا اور اس کے سارے ہی کام انعام دست تھا۔ پھر بھل کو ہرین کی خدمت کرتے ہوئے پندہ سال گزر چکے تھے۔ اس کی عمر پہچاس سال تھی مگر اپنی عمر سے زیادہ بولو ہما نظر آتا تھا۔ کام میں بہت ہوشیار تھا۔ طور پر یقین بڑے مذہب تھے۔ صرف

”میں اس سے بات نہیں ہوئی۔ اس کے ایک دوست نے تباہا کر رونٹ سیس بار گیا ہے۔“ لاری نے کہا۔ کار سرگم سے باہر نکل آکی۔

”آگے کی سڑک ذرا خیرناک اور دشوار گرا ہے۔“ پہلے نے کہا۔ ”میں اس سے زیادہ واقع ہوں اس لیے اب کار میں ڈرائیور کوں گی۔“

”میں تماری سرفی ماواہم“ لاری نے کہا۔ پہلے نے پہنچوں میز کی طرف نکلا۔

”آگے ایک سروس اسٹیشن ہے۔ وہاں رکتا۔“ لاری نے پہنچوں پپ کے قریب کار روک لی۔ وہ اُتر گیا۔ پہلے نے ذرا یوگ و محل سنجال لیا۔ اس نے پہنچوں کی تھی بھرنے کی ہاکی کی۔ تھکی بھر گئی تو اس نے لاری سے کہا۔

”اے پہنچوں کی قیمت دے دو۔ تمیں فرماں گا ہوئے“ وہ بول۔

کیا کاما دام ! ”
 لاری کے لیے میں چونکہ کی کیفیت محوس کر کے یہاں نے
 اس کی طرف دکھا۔ لاری نے نظریں چرا لیں۔
 ”میں نے کما سے تین فراں کر دے دو۔“ یہاں نتیزی سے
 کما۔ لاری نے پہلے چھپی سے پول پوپلا۔
 ”معاف کرنا دام میرے پاس تین فراں نہیں ہیں۔“ وہ
 بولا۔ یہاں نے دیکھا اس کے چرس پر سرفی آگئی ہے۔
 یہاں نے اپنا بیک کھول کر پیڑوں کی قیمت ادا کی اور پھر کار
 آگے بڑھا دی۔ جب وہ پیڑوں پہ پے کافی دور تک آئے تو یہاں
 نے ایک سانچا پر کرتے ہوئے کار روک لی۔ پھر ایک سکرٹ
 شکاپا۔

”میں اس بات کو صاف کرنا چاہتی ہوں۔“ اس نے کہا۔
 لاری دوسری طرف دیکھنے لگا۔ ”میں نے تمہیں یون میں تین سو
 مارک دیے تھے۔ کھانے کا بیل میں مارک سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔
 اس طرح تمہارے پاس دو سو ایک باتی بچے ہوں گے۔ اس
 کے بعد میں نے تمہیں کپڑے وغیرہ خریدنے کے لیے پدرہ سو
 فراں ایک دیے تھے جیسا تھا کہ اس میں سے بھی کچھ مر پیچی تھی۔ تم
 نے کئی مرچ مجھ سے کام کر تم کسی سے رقم نہیں لیتے گیں ایس
 وقت تمہارے پاس تین فراں بھی نہیں تھے۔ کیا تم نے وہ رقم
 بھی کم کر دی جو میں نے دی تھی؟“

بولا۔
”لیکن اتنی رقم کیسے گھم ہوئی؟“
”لبس ہو گئی۔“
”اگر تم بھتھے تو کہ میں ایسے اختناہ جواب سے مطمئن
ہو جاؤں گی۔“ پہلا نے غصے سے کہا۔ پھر لاری کو خاموش پا کر

کرلوں گا۔ میرے والد کو معلوم ہو گا کہ میں نے کسی سے رقمی ہے تو وہ خداویں لگے گئے۔ ”لیکن جب تک تم تباہ گے میں تمہارے والد کو کیسے معلوم ہو گا۔“

”یہ تو نہ کہ ہے لیکن میکن بے میں تمہارا قرض والدیں نہ کر سکوں۔ تم پہلے یہ میرے لیے کافی رقم خرچ کر جکی ہو۔“

”تم اس کی فکر نہ کرو۔ دولت کی میرے نزدیک کچھ زیادہ اہمیت نہیں ہے۔ میرے پاس بہت دولت ہے۔ مجھے لوگوں کی مدد کر کے غوشی ہوتی ہے۔“

لاری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ راستہ غاموشی سے طے ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ لوگانوں کی بھیج گئے۔

”میرا گھر یہاں سے نہ دوڑوں نہیں ہے۔“ پہلے کہا۔ ”میں تمہیں وہیں لے جائیں ہوں۔“

”تمہارے گھر۔“ لاری چونکا۔ ”مجھے اُمید نہیں تھی کہ مجھے اپنے گھر لے جاؤ گی۔“

”یکیں نہیں۔ تم رات کو دہان ٹھہر کتے ہو۔ بہت جگہ ہے۔ کل سوچوں میں کی کہ تمہارے لیے کیا کیا جاسکتا ہے۔“

”بہت بہت غیریہ ادا م۔ میں تو رہا تھا کہ اس پاڑوی شر اور سرد موسم میں رات کیل مگرا روں گا۔“

تم رات میرے ساتھ گزار کتے ہو لاری۔ پہلے نہ دل میں کما اور پھر بولی۔ ”کسی بات کی فکر مت کرو لاری۔ میں سب انتظام کر دوں گی۔“

○☆○

لاری والا کی شان دشکت دیکھ کر بہت مرعوب ہوا۔ پہلے اسے ساری ولاد کی سیر کرائی۔ پھر وہ اسے اس کے کمرے میں لے گئی۔ یہاں تین دروازے تھے۔ پہلا دروازہ ہلکا کے کمرے تک لے جاتا تھا۔ دوسرا دروازہ باہت بودم کی طرف جاتا تھا اور تیرا ایک چھوٹی سے کمرے کی جانب ہے۔ پہلے لاری کے لئے تھب کیا تھا۔ لاری کو اس کے کمرے میں پھوڑ کر اس نے سامان کھولا۔

عمل کیا اور بست پر لیٹ گئی۔ تب پونچھ بچے تھے۔ انہیں پھیلئے لگا تھا۔ وقت آیا تھا کہ کار بھت کا انعام کیا جائے۔ اس نے ریپورٹ اٹھا کر ایک میں دبایا۔ جس سے اس کا رابطہ لاری کے کمرے سے قائم ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد جب پہلا ٹکر مند ہونے لگی تھی لاری نے جواب دیا۔

”میرے کمرے میں آؤ۔“ پہلے کہا۔ ”نیلے لمب ریختے چلے آتا۔“ وہ تمہیں میرے کمرے تک پہنچا دیں گے۔“

”ضور ادا م۔ میں حاضر ہوں۔“ لاری نے کہا اور ریپورٹ کھدا۔

”بیڈ کے سرخنے کے شار میں لگے تھے۔ پہلے نے ایک یہاں پن دبایا اور انتظار کرنے لگی۔“

اس وقت بات کرتا جب اسے مخاطب کیا جاتا۔ پہلے اسے پہنچ کرنے لگی۔ جلدی اسے اندازہ ہو گیا کہ ہلکی بہارات ہر چیزیں معیار پسند ہے۔ جو شے بترنے نہ ہو اسے وہ مستور رکھتا ہے۔ شادی کے ابتدائی دو ماہ ہلکل بڑی وجہ سے اس کا جائزہ لیتا رہا۔ اسے پرکھتا رہا اور اس نے شاید اس حقیقت کو تسلیم کر لیا کہ پہلا ایک میزان، ایک سکے یہی اور ایک بیوی کی حیثیت سے اتنی ہی بترنے ہے جتنا وہ خداونی مخالف نہ تھے داریوں میں۔ اس کے بعد پہلا یہ کمرے زندگی پر سکون ہو گئی اور وہ عصالتی تازہ بوجہ ہلکل کی موجودگی سے محروس کرتی تھی ختم ہو گیا۔ لوگانوں کی طرف جاتے ہوئے پہلا سوچ ری تھی کہ تمدن دن کے بعد اس کا شاہرا اور ہلکل والا جاہانیں سے اس نے بونے سے ایک مفتانی تھرا کرنا۔ دالی کھنچنے کو پہلے یہ فون کر دیا تھا کہ وہ لاپٹوب کی وجہ سے اسے کھول دے۔ جب یہ کام ہو رہا ہوتا تھا تب تک وہ لوگانوں کے ایکن ہوئیں جاتی تھی لیکن اس مرحتی لاری اس کے ساتھ تھا۔ وہ ایکن ہوئیں میں ٹھہرنا شیش چاہتی تھی۔ تین دن تک لاری کو ساتھ رکھنے کے خیال نے پہلا کے چیزیات میں بہجان پیدا کر دیا۔ اسے ساتھ رکھنے میں تھوڑا خلوٰ ضرور تھا لیکن ہرین دو ران قیام صرف ہلکے محدود رہتا تھا۔ اس لیے دہان ان کی کوئی سوچ لائف نہیں تھی۔ تہ وہ کسی کو جانتے تھے کہ کوئی اُمیں جانتا تھا۔ اس لیے یہ امکان نہیں تھا کہ کوئی پہلا اور لاری کو دل میں ایکی رہتے دیکھ کر باشی بنائے گا۔

یہ وقت ہے اس نے کارڈ رائے کرتے ہوئے سوچا کہ وہ لاری کو اپنے مانی الشیر سے آگاہ کروے اور یہ کام اسے بڑی اختیاط سے کرنا ہے۔ اس نے لاری کی طرف دیکھا۔

”اب تمہارا پالان کیا ہے؟“ اس نے پوچھا۔

”میرا پالان۔“ لاری چونکا۔ ”میں... میں کوئی ملازمت مٹا شکریوں گا۔“

”تمہارے خیال میں تمہیں ملازمت مل جائے گی؟“

”کیوں نہیں۔“

”لیکن اس کے لیے تمہیں ورک پرمٹ کی ضوری ہو گی۔“

”ورک پرمٹ ہاں ضورت تو ہو گی۔ تو پھر میں اسے بھی کسی نہ کسی طرح لے لوں گا۔“

”میرا خیال ہے کہ تمہیں اندازہ نہیں ہے تم کیا کہ رہے ہو۔“ پہلا نری سے بولی ”ورک پرمٹ ملنا بہت مشکل ہوتا ہے۔“

”میری بات غور سے سُن۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں۔“

”معلوم ہے کہ تم کسی کی سے رقم لیا۔ میں چاہتے لیکن قرض تو لے سکتے ہو۔ پھر جب تمہارے پاس ہو تو واپس کر دتا۔“

”شکریہ ادا م۔“ لاری نے لفٹی میں سربراہیا۔ ”میں کچھ نہ کچھ

بستر پر گرفتی۔ میں نہیں چاہتی تم خود نیک کو احمد حق نہ جوان۔ اس وقت نہ اڑائے کی پروار کے ہے۔ تم میرے پاس آؤ۔ کچھ دیر کے بعد وہ اٹھی۔ چادر حرم سے لپٹتے ہوئے دروازے بکپ آئی۔ تاریکی میں کچھ نظر شیش آ رہا تھا۔ اس نے ایک دیوارہ ٹکلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنی۔ پھر اماری کو واپس آئنے کے لئے آواز دی گئی جو اب میں خاص موہی چھاپی رہی۔ اب پہلا کو غصہ آئی کہ اس نے اس کے لئے ”عیناً چاہتا ہوں نادم۔“ وہ بولا اور باہر جانے کے لئے گھومنا۔

”ھمپولاری۔“ یہ لانے کا۔ ”دروازہ بند کر دو۔“
اس نے دروازہ بند کر دیا مگر اپنی جگہ کھڑا رہا۔ اس کی نظریں
پلٹ پر پیس اور جلدی سے دوسرا طرف گھوم گئیں۔
”تم تجھ سے شہزادئی نہیں رہے ہو۔“ یہ لانے کا اور سوچا اگر
میں تاکام رہی تو خود کو کر لاؤں گی۔

”تب پھر میرے پاس آؤ۔“
لاری آگئے بڑھا اور بیٹھ کے
خور سے دیکھ رہا تھا۔
”تم بہت خوبصورت ہو۔“ وہ
اندا خوبصورت نہیں دیکھا۔“

اس بات نے یہاں کے جذبات میں اور آگ کا داری۔ اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ لاری نے تمام لیا۔ یہاں سے کچھ کریم تر بچھایا۔

”تم نے بہت زیادہ کپڑے پہن رکھے ہیں۔“ یہاں کی اگلیاں
ٹائی کی گردھوئے تھیں۔
”ایسا یہ تھیک ہو گا دادا!“
”بیکار ہاتھی مت کرو، تم بچ نہیں ہو۔“ یہاں اب قیص کے
پہن کھولوں تھی۔

”یہ میں خود کلروں گا۔“ لاڑی نے کہا۔
چکت اتنا نے کی کوش شدہ..... اس کا ہاتھ پہنچ گئے
ہوئے بنوں سے کرایا۔ یہ بن پوری ولائش، اُن دی سیٹ
اور دوسرا الکٹریک چینوں کو تکڑوں کرتے تھے۔ ہاتھ لگتے تھے
مدھنی کا ایک جھماکا ہوا اور کرے میں کمل تاریکی چھاؤ۔
”کہا ہوا۔ سلاسلے تجھے کے بوجھا۔

”سیرا تھے کی بنن سے لاری کی آواز ابھری۔ ”شاید کوئی بخوبی نہ کیا ہے۔ میں اسے ٹھیک کرنے جا رہا ہوں۔ تم یہیں رو۔“
 ”لطفت پھر بخوبی پر۔“ پلا اٹھی۔ ”لاری۔“ اس نے آواز دی۔
 ”عین بخوبی ٹھیک کر کے ابھی آتا ہو۔“

اس کی آواز سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کمرے سے باہر جا دکا
ہے۔ پھر یہ میوں پر قدموں کی چاپ سنائی دی۔ یہاں بڑا تی ہوئی

اعداد و شارکے ماہر جناب جی ایم نوشانی نے ایک مرتبہ اپنے دو سوں کو بتایا کہ اوسط درجے کا ہر کوئی روزانہ بیکیں ہزار الفاظ بیوتا ہے۔ جبکہ اوسط درجے کی عورت روزانہ تین ہزار الفاظ بیوتی ہے۔ پھر آہ بھر کرنوں نے کامہ بہت سے شام کو جب میں دفتر سے اپنے گھر پہنچتا ہوں تو اپنے بیکیں ہزار الفاظ استعمال کرکا ہوتا ہوں جبکہ میری بیوی اپنے تسلی ہزار الفاظ بیوتے کا انعام کرتی ہے۔

کرہاتا۔ ایسی یقینت میں کوئی غیر متوقع بات پر بٹانی میں اضافہ کر سکتی ہے۔ کوئی دوبارہ بھی تو اس نے رسید راحمالیا۔ ”کیا تم ہو پہلا۔“ ایک ایسی آواز ابھری ہے وہ کہیں بھی پہنچان سکتی ہے۔ ”اڑے آجھ۔“ اس نے جھٹ سے کما۔ ”تماری کال قطعی غیر متوقع ہے۔ میں ابھی ایک گھنٹا قلی بیان پہنچی ہوں۔“

”کیسی ہو۔ بیان سے بیان تک سفر کیا رہا؟“ ”بڑا نہیں رہ۔ تم کام سے بات کر رہے ہو۔“ ”ابھی پہنچا ہوں۔ بارے فون کر رہا ہوں۔“

”تمہارا مطلب ہے ہوں لیکن کیا بارے؟“ ”ہاں۔ تم نے کام خانہ کا آجھ پنجوں گی بیاد رہے؟“

اب پہلا کو دادا ہیا کر اس نے پیراوازی سے آرچ کو خدا لکھا تھا جس میں اپنے آئے کی تاریخ لکھی تھی لیکن یہ دبول گئی۔ اسے احساس ہوا کہ وہ کس طرح حال بال پکی ہے۔ اگر آرچ اسے ٹلاش کرنے ہوئے والا آجاتا جبکہ لاری بھی وہاں موجود تھا تو کیا ہوتا۔

”میں کل لوڑنے اکرم تھے ملے کا راہ کریتی ہے۔“ ”مجھے بیان کوئی کام تھا۔ سوچا کہ میں ہی پہنچ جاؤں تاکہ تمیں نہ آتا پڑے۔ کیا اکیلی ہو ہے؟“ ”یہکث۔“

”پھر ایک ساتھ ذرکرانے کے بارے میں کیا خدا ہے؟“ ”بہت اچھا ڈیاں ہے۔“ پہلا نے اپنی کھنڈ دیکھی۔ ۸۳۵ ہوئے تھے۔ ”میں ایک آتی ہوں۔“ ”میں باریں مول گا۔“

پہلا نے رسید رکھ دیا۔ وہ ہرچوں بیدل لوڑنے جاتی تھی تاکہ وہ اور آرچ مل کر ہر من کے اکاؤنٹ کی سریاپی کاری پر غور کر سکیں۔ ان کے درمیان مضبوط تعلق اسی دن ختم ہو گیا تھا جس دن پہلے نے ہر من سے شادی کی تھی۔ ان دونوں نے پھر کبھی اس کا ذاکر نہیں کیا۔ اب ان کے درمیان انتہے دوستائی اور کاموں پر اتفاقات تھے۔ آرچ کو سریاپی کاری کا بڑا تجھر غصہ گر کیمی وہ کچھ

ٹھلا یا پھر اسے کوئی حادثہ پیش نہیں کیا۔ اس نے جلدی جلدی اپنے باقی کپڑے بھی پہنچے۔ اپنی حالت کو سنبھالا۔ اس کے اندر کوئی ایسا آہنی عنزم و حوصلہ تھا جس نے بیوی بھگا کی حالت میں اسے سارا جو تھا۔ اس نے اپنا کوت اور ستانے پہنچے۔ کچھ میں آئی مردیزی کار وہیں کھڑی تھی جاں لاری نے روکی تھی۔ اس نے تاریخ کی مدد سے

ولے کے بارہ بر جلدی دکھا لکن لاری کہیں نہیں تھا۔

پہلا بے حد خشے میں تھی۔ اسی کی کوئی سمجھیں نہیں آہما تھا کہ

لاری کام کیا۔ سولئے اس کے کوہہ گھر اک رجھاں لکا ہو۔ اس نے

دل ہی دل میں لاری کو گالیاں دیں ہر اچھا مل۔ بیچینے میرا داغ خراب ہو گیا ہے۔ اس نے اپنے آپ سے کہا کہ میں نے ایسے تقریب

کلاس نوچوان کو اپنے بیٹر دوم میں لائے کے بارے میں سوچا۔ مجھے

ایس کو کوڑوی پر قابو باتا جا ہے تھا۔ ورنہ اُن کی بات کھل گئی تو

میں بیوادہ جو جاولی۔ اب وہ ولائی تھارات نہیں بس بر کر سکتی۔ بہتر ہو گا کہ ایم ہوٹل چلی جائے وہ مکی کے دو گلاس پر کوئرے

سکون ہوا تو اس نے ایم ہوٹل کو فون کیا۔ فیجر سے بات کی جس

نے ٹھاکا کر جس سوچتے میں وہ بیوی ٹھہری ہے وہ اب بھی اس کے

لیے جمع رہا ہے۔ وہ جب چاہے جس وقت چاہے آسکتی ہے۔

رسیدور والیں رکھ کر پہلا نے ایک چوٹی سوٹ کیس میں ضروری چیزوں پیک کیں۔ بند کریتی تھی کہ اسے کوئی آہٹ سنائی دی۔ اس

نے غور سے سختی کی کو شش کی۔ کر کے سے کھل کر رکڑر میں آئی

لیکن میں کی موڑ پلے کے علاوہ کوئی دسری آواز سنائی نہیں دی۔

ندھی کوئی غیر معمولی بات نظر آئی تھا۔ میں تھیں تھا کہ اس نے کوئی آواز ضرور تی تھی۔ وہ آگے بڑی آواز پھر آئی۔ ایک دروازہ بند ہوئے کی آواز۔ اب اسے کوئی شہر شہیں رہ گیا تھا کہ دو ماں کوئی

نہ کوئی موجود ہے۔ کیا لاری؟ وہ آگے بڑی۔ والے کے تمام دروازوں شاہ بلوط کی لکڑی سے بنے ہوئے تھے اور اسے بھاری تھے کہ اسیں

بنیجہ آؤ بند کا تقویاً بنا مکن تھا۔ اسے خوف محوس ہونے کا۔

پہلا پلت کر تیزی سے بیٹر دوم میں واپس گئی۔ الاری کی ایک

ورازے اعشاریہ ۱۲ اور کاریوں کا نکالا۔ دوبارہ راہبر ایس میں آئی۔ پکا کر پوچھا۔ کون ہے؟ جواب میں خاموشی چھائی تھی۔ اس نے

راہبر ایک ساتھ دو راڑے کا نٹاہے لیتے ہوئے ترکیب دیا۔

رات کے نٹاہے میں ایک دھماکا کرن گیا۔ سامنے کوئی اب بھی

نہیں تھا لیکن پہلا کو اطمینان ہو گیا کہ دو ماں جو کہیں بھی ہے اب

اسے یہ ضرور معلوم ہو گیا ہو گا کہ میرے پاس ریوں اور ہے۔ وہ

سیڑھیاں اُٹر کر دوڑے پاہر نکلی۔ کچھ میں تھی۔ مردیزی کار نکالی اور ایم ہوٹل روائے ہو گئی۔



اپنے آرام و پرکھف سوٹ میں پہلے رات کے کھانے کے لیے میں تھا۔ تہل کریتی تھی کہ فون کی گھنٹی بیجھ گئی۔ اسے کوئی کال آتی کی تھیں نہیں تھی۔ لاری اب تک اس کے ذہن کو پر بٹان

بچپہ اکی کر جاتا تھا اور پلا کو اسے روکنا پڑتا تھا۔ مگر ایسا شاذ نادر ہے کہ اس نے آجھے کرنے میں بیرونی طرف سے خوبصورت ہوا کرتا تھا۔

آجھے ایک کرنے میں بیرونی طرف سے خوبصورت ہوا کرتا تھا۔ مگر اس نے آجھے کرنے میں بیرونی طرف سے خوبصورت ہوا کرتا تھا۔

پالک کی قسم کے بیرونی طرف سے خوبصورت ہوا کرتا تھا۔ مگر اس کے بال، گردنے لگے

تھے جس بھاری ہو گیا تھا۔ اگرچہ اینی طول قاتمی اور طاقتور تھم کے باعث وہ اب بھی خاص بار عرب للہ قاتمی اور طاقتور تھم نہیں کہا جاسکتا تھا۔ عمر میں وہ پلا کے پانچ سال پر برا تھا۔ آجھے نے پلا کے لئے وہ کاربنی کا آرڈر پلے تھے دے دیا تھا۔ وہ شراب لایا تو وہ اطمینان سے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے آجھے نے

ہر من کے بارے میں پوچھا۔

”بیٹھ کر طرح ہے۔ بت مصروف۔“ پلا نے جواب دیا۔

”تمیں اس سے شادی کرنے پر انہوں تو نہیں ہے؟“

”اُس ذکر کو چھوڑو۔“ پلا کریا تھا کہ آجھے نے اسے اس

شادی پر آمادہ کیا تھا۔ جس کے اعتراض میں وہ اسے کاربوباری فائدہ پہنچائی رہتی تھی لیکن ان کے باہمی تعلقات میں جو بروہ آجیا تھا وہ اسے اٹھانے کے حق میں تھی۔

”جسے بت بھوگ لگ رہی ہے کہ کہانے کا آرڈر رہو۔“

آجھے نے کہانے کا آرڈر دیا۔ کہانے کے دور برا

کوئی خاص گفتگو نہیں ہوئی۔ البتہ آجھے نے اتنا ضرور تیار کرے

پہنچو دوسرا منڈکوں کے کام سے لوگوں آتا تھا۔ چنانچہ اس نے

سوچا کہ بجاے اس کے کہ پلا لوڑائے آئے دھوکے کیں نہ لوگوں

آجائے۔ اپنے منڈکوں کا کام بھی کر لے گا اور پلا سے بھی کاربوباری ٹکٹکو ہو جائے گی۔ کہانے کے بعد آجھے نے کہا تم

کاغذات اس کے سوٹ میں ہیں، پلا اس کے ساتھ ٹپے اور در کھے لے۔

پلا اس خیال سے پہنچا کر کیا اس کے لئے آجھے کے سوٹ میں جانا مناسب ہوگا۔ آجھے نے اس کی پہنچا پڑ دیکھ لی۔

تجویز پیش کی کہ ہوش والوں نے ایک کرا اس مقدمہ کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے جس کاربوباری میٹنگ کی جا سکتی ہیں۔ پلا

مکاری۔ اسے آجھ کی یہ بات بھی پسند تھی کہ وہ کسی بھی دشواری کا حجم حل خلاش کر لیتا تھا۔

کہانے سے فارغ ہو کر دونوں اس کرے میں پلے گئے ہے بودروم کما جاتا تھا۔ آجھے نے گزشتہ چھ ماہ کا تمام حساب کتاب پلا کو دکھایا۔

”جسے تھیم ہے۔“ اس نے آخر میں کہا۔ ”کہ ان جو میں

میں کچھ اچا بڑیں نہیں ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض حصہ کی قیمتیں گری ہیں جن سے نقصان ہوا لیکن وقت آئے پر ان کی قیمت پھر بڑھے گی۔ اب سوال یہ ہے کہ جو نقصان ہوا ہے اس کے

بارے میں تم ہر من کو بتا دیں یا مجھے بات کرنا ہوگی۔“

”میں بتا دوں گی۔ خاہر ہے کاربوبار میں بیٹھ مانع نہیں ہوتا۔“

بچپہ اکی کر جاتا تھا اور پلا کو اسے روکنا پڑتا تھا۔ مگر ایسا شاذ نادر ہے کہ اس نے آجھے کرنے میں بیرونی طرف سے خوبصورت ہوا کرتا تھا۔

”تھیریا دس فائد لیکن میں اسکے چھ ماہ میں یہ خسارا پورا کرلوں گا۔“

”ویس نہ صد۔“ پلا سید می ہو کر بیٹھ گئی۔ ”یہ تو تھیریا دو طبق

ڈال رہو گئے۔“

”ہاں لیکن یہ اکاؤنٹ میں ہیں ڈالن ڈال رکا ہے۔“ ڈالن کا خسارا پروداشت کیا جاتا ہے۔ دوسرے افراد اور اداروں کو اسے

کہیں نہیں تھا۔ نقصان ہوا ہے۔“

”جسے اتنا کی فرست دکھاو۔“ پلا نے کہا۔

آجھے نے کہنے سے اپنکا تھا۔ ایک قاکن پلا کی طرف پڑھا دی۔ ”میں سے دیکھنے میں کم سے کم دو گھنچے ضرور گھنیں گے اور اس وقت تم تھیں ہو۔“

”کوئی بات نہیں۔“ پلا نے قاکل کھولی۔

”مگر دیکھنے کے ساتھ ساتھ ہر سمجھے پر دھنخدا کل جاؤ تو اپنا ہے۔ وقت بیچ گا۔“

مگر بیٹھنے کا تھا۔ پلا نے قلہ اٹھا اور اتنا کی فرست دیکھنے گئی۔ پلا کی پروداشت بت اپنی تھی۔ مگر حصہ کی تعداد بت زیادہ تھی۔ ہر سید کے شیرزدی کی قیمتیں یاد رکھنا اور یہ کہ

چھ ماہ پلے ان کی کیا قیمت تھی خاصا ٹکل کام تھا۔ آجھ سارے پتے ہوئے اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

”اُس میں ایک مخفف کہے۔“ پلا نے کہا۔

”نہیں۔ تم سارے اپنے ہمیں کمل فرست ہے۔“

”اور میں کہہ رہی ہوں کہ ایک مخفف کہم ہے۔“ پلا نے آجھے کی طرف دیکھا۔ ”کم سے کم چار قسم کے بانڈز فرست میں نہیں ہیں۔ موبائل مرا سپلین، پیلیں، چوران۔“

”ہماری یاد داشت بت اپنی ہے۔“ آجھ سکرایا۔ ”واقعی ان کے شیرزد فرست میں شامل نہیں۔“

”تب پھر انہیں بھی شامل کر کے بھے دو۔“

”کیا تم سارے خیال میں ہر من بھی ان کی عدم موجودگی محسوس کر لے گا۔“

”نہیں، وہ اتنی تفصیل میں نہیں جاتا۔ تم چیک کر لیتے ہو میں چیک کر لیتی ہوں۔ اس کے لئے اتنا کافی ہے۔“ پلا نے کہا۔

”مگر یہ چکر کیا ہے؟“

”کیا تم نے ہر سمجھے پر دھنخدا کر لیے۔“

”نہیں۔ اور نہ اس وقت تک کروں گی جب تک فرست کمل نہیں ہو۔“

”لیکن ان حصہ کی اس قیمتیں نہیں ملے گی۔“

”کیوں نہیں ملے گی؟“

”کیوں کہ اب ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔“

پہلا چوک گئی۔ اسے مالیات کا اتنا طولی تجربہ تھا کہ اسے یہ
بھئے میں دشواری نہیں ہوئی کہ آرچ کیا تھے کی کوشش کر رہا
ہے۔ ”چما آرچ۔“ وہ بول۔ ”پنی بات کی مضاخت کرو۔“
”لنسان ہونے والا ہوتا جاتا ہے۔ میں نے آمریلین کل
میں بھاری سرایا کاری کی۔ بے شمار حصہ خرید لے۔ حصہ کی
قیمت بڑی بیکن میں مزید بڑھنے کے لامبی میں روکا رہا یکین تسب معلوم
ہوا کہ آمریلین کل کمپنی ہی فراہم تھی۔ وہاں کل کی کوئی کان تھی
ہی نہیں۔“

”تم نے سرایہ کمال سے حاصل کیا؟“

”اور کمال سے حاصل کرتا۔“ میں نے یہی باعذ اور حصہ
فروخت کر دی۔ دیکھو پہلا ضوری نہیں کہ پہاڑتہ ہر میں کو معلوم
ہو۔ وہ اتنی تفصیل سے چیک نہیں کرے گا۔ تم اپنے دھنخدا کو لوگی
تو وہ بھی تلیم کر لے گا۔ میں خود کو اس گزے میں سے نکلنے کے
لئے تماری مدد ہاتا ہوں۔ ہر میں سانچہ میں سے زیادہ سرایے کا
ماں کپے دوٹین کی اس کے نزدیک حیثیت ہی کیا ہے۔“

”تم نے باعذ اور شیرہز فروخت کر دی۔“ پہلے اسے
ضوری ہوتے ہیں۔“

”میں بھی کہتا ہوں پہلا کہ تمارے دھنخدا کہا ہے
آسان ہے۔ آرچ دوسی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔“

”لیکا تم کہنا چاہا رہے ہو کہ تم نے جملے دھنخدا کیے؟“
”یہ اچھی رکت نہیں تھی تکریں نے ایسا ہی کیا ہے۔ اگر
میرا اندازہ درست لکھتا تو تین میں کافا نہ ہو سکتا تھا۔“

” تمام کروڑ، احتیلائی اور بے ایمان آدمی کی کہتے ہیں۔“
”پہلے نے غصے کے کہا۔“ ”تم نے ہدف اعتماد کو دھکا دیا بلکہ میرے
جملے دھنخدا کے چور اور جعل ساز بھی بن گئے۔“

”بھی بھی کوئی خاتم فیصلہ نہیں ایسا بنا دیتا ہے پہلا۔ لیکا تم
نے کبھی کسی فیصلے میں غلطی نہیں کی۔“

”کراس وقت ہم میرے بارے میں نہیں تمارے بارے میں
بات کر رہے ہیں۔“

”نہیں ہے پھر تم کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہو؟“ آرچ نے
پوچھا۔

”کرنے کے لئے اور ہے ہی کیا۔ مجھے لانا ہر میں کو ہاتا
ہو گا۔“ پہلے نے ہواب دیا۔ ”میں اس میں شامل نہیں ہو سکتی۔ یہ
تم نے کیا ہے اور اس کا تنجیج بھی نہیں ہی بھلتا پڑے گا۔ میں
کوشش کروں گی کہ ہر میں اسے نظر انداز کرو۔“

”ہر میں کبھی کچھ ظریفانداز نہیں کرتا۔ بھی کسی کو معاف نہیں
کرتا۔ بڑا بے رحم اور ستمدل ہے۔“ آرچ نے کہا۔ ”وہ ضور بھج
پر مقدمہ کر دے گا۔ دیکھو پہلا ہمارے باہمی تعلقات ہست پڑے
ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے محبوب بھی رہے ہیں۔ میں نے ہر میں

سے شادی کرنے میں تماری مدد کی تھی۔ کیا تمہیں احساس نہیں
ہوا کہ تم میری احسان مند ہو۔ میری مدد نہیں کوئی!“
”نہیں۔ تم نے ہر میں سے شادی کرنے میں میری مدد اس لئے
کی تھی کہ اس کا اکاؤنٹ تمارے پاس رہے۔“

”اچھا تو کیا یہ کیسی نہیں کر سکتیں کہ ہر میں سے کہ دو کہ میں
نے تمہیں آمریلین کل میں سرایا لگائے کاموں وہ دیا تھا۔ تم نے
مغفرہ کر لیا۔ حصہ کی قیمتیں بڑھنے لگیں تو تم نے دوٹین کے
حصہ خریڈ لیے۔ گراند اونٹھ لٹکا اور لنسان ہو گیا۔“

”پہلا چوک ہے۔ وہ جانتی تھی کہ وہ آرچ کو جیل نہیں بھیج سکتی۔
اسے یہ بھی احساس تھا کہ وہ ہر میں کو یہی بیاور کر سکتی ہے کہ اس
نے ایک کاروباری اندازہ لگایا جو غلط تھا۔ اب آئندہ ایسا نہیں
ہو گا۔ ہر میں اسے بڑا بھلا ضرور کے گائیں اپنے مالی امور کا لفڑ
اس کے ہاتھ میں رہنے دے گائیں اس صورت میں بھی اسے
آرچ سے چھکنا رہا حاصل کرنا ہو گا۔ آئندہ وہ کسی بڑی اور قابل
اتھاڑ پہنچنے۔ مثلاً اپنر کو اکاؤنٹ دے دے گی۔ آئندہ کے لئے
وہ آرچ بھروسہ نہیں کر سکتی۔“

”نہیں ہے۔“ آخر وہ بولی۔ ”میں ہر میں کو یہ غلطی ساحف
کرنے پر تماہد کر لیں گی لیکن ساقچہ میں اسے یہ مشورہ بھی دوں گی کہ
اکاؤنٹ تمارے ہاتھ سے لے کر اپنر کے حوالے کر دے۔ میں
آئندہ تمارے ساقچہ کام نہیں کر سکتی۔“

”تمارے ذیل میں ہر میں حauf کر دے گا؟“

”ہاں کر دے گا۔“

”تب پھر اکاؤنٹ مجھ سے کیوں واپس لے رہی ہو۔ اس کی کیا
ضورت ہے؟“

”پہلا نے اس طرح آرچ کی طرف دیکھا چیزے وہ کوئی اچھی ہو۔
”جیسے ہی ہر میں آیا میں اس سے ایک خط پر دھنخدا رہوں گی
جس کے ذریعے اکاؤنٹ تمارے ہاتھ سے لے کر اپنر کو دے دیا
جائے گا۔“ پہلا حصہ کی فہرست اخراجے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

”اب میں دوبارہ کسی تماری صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔“ وہ
دروازے کی طرف بڑھی۔

”یا!“ آرچ نے آواز دی۔ پہلا نے گھوم کر اس کی طرف
دیکھا۔

”کیا ہے؟“

”یہ تمara آخری فیصلہ ہے؟“

”ہاں“ پہلا نے پھر قدم برھلایا۔

”بھاگو نہیں۔“ آرچ بڑے جھیٹتے ہوئے لیجے میں بولا۔

”نہیں اب بھی کسی باشیں کرنا ہیں۔“ وہ ایک پل کے لئے روکا

”تمہیں لاری کیا لگا۔ بہت انوکھا اور لچک پوجوان ہے تا!“

لارکا لج کے پر نسلے ایک مرتبہ پلے سے کما تھا کہ آؤ کے

پاس اتنی ذہانت ضرور ہوئی چاہیے کہ وہ بھگ کے کب اسے بلج

”چور“ جعلساز اور اب بیک میلر۔ ”دہ بولی۔“ اب رفتہ رفتہ
میں تھیس پہچانے کی ہوں۔“

”میں ان را بیوں کا پہلے ہی اعزازِ کرچکا ہوں۔ میں نے شرمِ محول کرپیا ہے۔ ان باتوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا گا۔“
آرچے نے بھی سکراہت سے کما۔ ”میں ہر قیمت پر دوستے سے پہنچا جاتا ہوں اور مجھے کیا تھی تو میں خود بھی اپنا کام نہیں ہو۔“

”یہ فوٹوم نے کیسے حاصل کیا؟“
”کیا واقعی جاننا چاہتی ہو؟“ آخر نے کری پر چلو بدلہ۔ ”

یہاں پہنچا چکا۔ اس کے لئے اپنے بھتی جاں پر ایک دوسرے مخصوصہ بندی تھی۔ ایک بخت قل میں لاگیا۔ تمہیں یاد ہو گا کہ اس کی ایک چالی ہیرے پاس بھی ہے۔ میں نے تمارے پیڑیوں میں ایک کیرا چاہا۔ کیرے کا لوگ تمارے پیڑ پر تھا۔ میکھے ساتھ ایک الکٹریشن بھی تھا۔ اس نے کیرے کے ٹھن کا ٹکٹکش پیڑ پر لے گئے۔ بنوں سے قائم کر دیا۔ اس کو صرف اتنا ہی کرنا تھا کہ کام کی بنن کو چھین دے۔ باقی کام کیرے کو کرنا تھا اور وہ اس نے کیا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ اس بلیک مینگ کے جال کو تیار کرنے کے لیے تم نے ایک آئیشنس کی خدمات حاصل کیں۔“

”ماں ڈارنگ، شاید تمہارے نزدیک میں اتنا عقائد نہیں تھا کہ ایسا کام کر سکتا۔ فلمرت کرو۔ اس الیکٹریشن کو اتنا معاوضہ دے دیا گا کہ کوہا اتنی زبان میں کھولے گا۔“

”پھر تم نے کسی فونگرافر سے اس نیکٹیو سے یہ پرنٹ بھی بنواا۔“

”شیں“ یہ کام میں نے خود کیا ہے۔
”اولاری۔ اس کے بارے میں کیا کہتے ہو۔“

اور دریں۔ ان سے پرستی میں یہے ہے۔
وہ بڑے کمال کا نوجوان ہے۔ ”آر جے“ سار کا شیلے
ہوئے جواب دوا۔ ”مچھے تین تھا کہ تم میرے لیے مشکل کرنی
کروگی۔ مچھے ایسے ذریعے کی ملاش تھی جس سے تمہیں کششوں
کر سکوں اور تم یہی خلکاتت لے کر ہر میں کی پاس نہ دوڑی جاؤ۔
مچھے یہ بھی اندازہ تھا کہ بڑی میں مچھے معاف نہیں کرے گا۔ برفرید میں
پچھے نہ کوئی کنوری ہوتی ہے جسے ضرورت کے وقت اپنے مفاد میں
استعمال کیا جاسکتا۔ ہم درود ان ایک درسرے کو تنبیہاً دس سال

سے جانتے ہیں۔ میں تمہاری کمزوریوں سے واقف ہوں۔ تم نے ایسے غص سے شادی کی جو ازدواجی تعلقات کا اہل نہیں۔ اس

شادی کو ہمارا سال سے زیادہ مگر چکے ہیں۔ جسمیں ہر میں کی موت کے بعد سماجی طبقیں ڈار کی جائیداد ملے اگر بیٹھ لیکہ تم اس سے بے

وغلی نہ کو دیکن مجھے تین خانہ تھا کہ تم ایک راہبی کی زندگی نہیں گزار رہی ہو۔ میں نے تمہیں چانسے کے لئے ایک کاتا پہنچا۔ کوئی دوسری گورت ہوتی تو تم اسکی کوشش سے کرنا چاہکے کامیابی کی کوئی گارنیزی نہ ہوتی۔ تمہارے مخاطب میں بھی ایک کوشش تو کتنی سکھتی تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ تم اپنی کاری کاری لینے ہمہ بگر آؤ۔ میں دو دن پہلے

کرنا چاہے اور کب نہیں۔ یہاں کے اندر جو آئنی عنزم خواہیں سے کام لیتے ہوئے اس نے اپنا چڑواں قدر پاٹ رکھا کہ اُرچ کے ایسا کام کرنے کے لئے کافی تھا۔

لیے یہ اندازہ لگانے کا منکن تھا کہ اس کی بات سن کر پہلا کو کتنا شدید
شاک لگا ہے۔ وہ اپن آئی اور کری پر بیٹھ گئی۔
”زمین مفتکو کرنے کے لئے مانی کارا رہ گما ہے“ اس نے

پوچھا۔ آرچ نے اسے ترقیٰ نظریوں سے دیکھا۔
”تمہارے مضبوط اعصاب کا میں پلے سے قائل تھا۔ اب

لیکن ہو گیا ہے۔ ”اس نے کہا۔ ”تم نے میراوار کی چیپٹن کی طرح برواشت کیا ہے۔ ”

”میرا گھنٹک کے لئے کہا تھا، وہ کہا کے ہے۔“ سلسلہ نے پڑا۔

”میری مھلوٹے کیے یا باہی دیتا ہے؟“ پلکے ہو رہا۔
”میں اور تم“ آج نے سکون سے جواب دیا۔ ”بات یہ ہے
پلکہ میں یہ اکاؤنٹ اپنے ہاتھ سے جانا گوارا نہیں کر سکتا۔ اگر

میں اتنا ہی مجبور نہ ہوتا تو نہ ہر میں کے اکاؤنٹ سے رقم کا لاتا اور نہ تہارے جعلی دھن خلکرتا۔ اس سودے میں میں نہ ہر میں کا سرمایہ ہے۔

بھی میں بلد اپنی پوچھی میں ضایع رہی ہے۔ اس میں حالات بہت خراب ہیں۔ صرف ہر ہن کا اکاؤنٹ میں ہمیں چاہی سے بچا بلکہ کے

”اس کا خیال تمیں اس وقت کرنا چاہیے تھا جب تم خیانت
اور جعل سازی کر رہے تھے۔“

”میرے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ میرے پاس ڈوبنے والی یا تم کرنی تکنی کے علاوہ کوئی صورت نہ تھی۔ اور میں ڈوبنے والوں سے شیراں ہوں۔“

میں سے میں اول۔
”اس کا مجھے لیکن ہے“
”میں اس اکاؤٹ سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔ میں اور تم

آنندہ بھی مل کر کام کرتے رہیں گے اور میں تمہیں اس کی وجہ بتا ہوں۔ ہم دونوں دھر کے بازیں۔ میں چور اور جعل ساز ہوں اور تم ناخدا اور طائفہ ہو۔ ہم دونوں اپنے میں سے کوئی ایسا نہیں سے چھوڑ دیں گے

فاختہ اور طوائف ہو۔ ممدوں میں سے وہی بھرپور سے ہمدرد روز کی توقع نہیں کر سکتا۔ اگر اسے ہمارے بارے میں معلوم ہو گیا تو، قیچی نہیں سکیں گے۔ تمیں سائٹھ ملین ڈال کی وراثت سے ہاتھ

دھونا پریں کے اور مجھے جیل ہو جائے گی۔ اگر اس انعام سے پچھے ہے تو ہمیں پارٹر بنے رہنا ہے۔“

”مُمْبَثِي س بات لی د سکل دے رہے ہو؟“ یہاں نے ارجمند
گھورتے ہوئے پوچھا۔
”اس بات کی؟“ ارجمند نے ایک لفافہ میز رڈال دیا۔

پہلے لفاذ اٹھا کر گھولوا۔ اندر سے ایک فوٹو ٹکلا۔ اس پر خوٹے سے اس پر نگاہ ڈالی۔ فوٹو میں وہ بیٹہ پر عربان لیش ہوئے تھے۔ کہتا تھا۔ کہ کہا۔

خی اور اس کے پا تھا لاری کی چلوں۔۔۔ کمول رہے تھے وہ خوبی جیسے اپنے کپڑے آتارنے کے لیے بیتاب نظر آ رہا تھا۔ ضبط کرنے کو کو شکر اسکے باوجودہ سلسلہ کو محصور ہوا جسے اس کا جو غیر

مرے ہی وہ لے باؤ باؤ پیدا کروں ہو ایسے، اس پر کوہ جبکہ
زیگا ہو۔ اس نے فوٹو واپس لفافے میں رکھ دیا۔

وہاں پہنچا۔ مجھے ایک خوبصورت نوجوان کی تلاش تھی جو اخلاقی
قدروں کا تاکل نہ ہو۔ اور آج کل ہمگر میں ایسے آوازہ کرد
نوجوانوں کی کم نہیں ہے۔ جو دوست کے لئے اتنی رقہ کیوں دے
رہی تھیں۔ یہ کوئی مضمون دلمی نہیں ہے۔ پھر بھی کچھ تو ہے۔ ویسے
میری تمام امیداں سے واپسی کیس کہ تم لا ری کو اپنے والا سے
جاوے۔ جب تم پہلیں سے روانہ ہوئے تھے میں تمہاری کار سے
آگے چل بنا تھا اور تمہاری اور لاری کی ساری باشن میں رہتا تھا۔
پھر بھی یہ ایک جوئی تھا جسکی میں تمہارا حراج چانتا ہو۔ مجھے
یعنی تمہارے تھا کہ تم اسے ضرور اپنے ساتھ ولالے جاؤ گی اور تم لے
سکتے۔ چنانچہ مجھے یہ فوٹھاصل ہو گیا۔ گواہ تم اور میں پارٹر
ہیں۔ اب بتا دیں تمہریں کے پاس جاؤ گی یا نہیں؟“

اس کام کے لئے سو ڈالری پیش کی۔ میں بحث تھا کہ اسے یہ سب تناہی میں کوئی خطہ نہیں ہے۔ وہ مجھے نہیں جانتا تھا۔ میں اس کے نزدیک ایک ایسا آدمی تھا جس سے سراہ اس کی ملقات ہو گئی تھی۔ وہ انکار کر دتا تو میں اسے باریں پھوڑ کر چلا جاتا تھا۔ یہی سب کے مجھے امید تھی اس نے انکار نہیں کیا۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم رات کو ہبہگ میں کمال حضوری مگر میں جانتا تھا کہ تم یون
تم نہیں تھا۔

میں شرسرے کاروباری سلسلے میں ملے والی ہوا دریہ بھی جاننا تھا کہ بون میں تم بیشہ کمال ٹھہری ہو۔ میں نے ایک کار کرایہ پر لی اور لاری کو بون لے گیا۔ مجھے قلع تھی کہ تم اسے حاصل کرنا ہو گی مگر پورا رائین شیں تھا۔ پرانچے مزید پچھلی کے خیال سے اس کے پیاس سپورت کا باندڑا اتنا۔ اسے بہر حال ایک پارپورٹ کی ضرورت تھی۔ وہ فوج سے بھاگا ہوا ہے اور بعد میں ایک اجنبی مظاہرے میں بھی شامل ہو گیا۔ امریکن اور جرمن پولیس دونوں اسے تلاش کر رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ انگلرازی اسپارے خدمتہ بردا رکا اور جلا آؤ تھی، خوفزدہ ہو گا تھا۔

فیاضی کو اپنی کرے تو تم اس کے لیے پاسپورٹ کا انعام کرو گی۔
یہ ایک جو عمارت میرا جو جس کی کامیابی کے امکانات، ہت نیادہ
تھے ہون سے روشن ہونے سے سلے تمہاری کار میں ایک

ایکیڑک آکے لکھا دیا پھر جس تم کو گنگ شوف ہوئی میں آئیں تو میں نے لاری کو اشارے سے خمیں دکھا دیا۔ لاری تم سے رابط قائم کرنے کی مامباد ہو گیا اور پھر جب اس نے تباہ کہ تم اسے اپنے شیر لفاذ کھولے گا لیکن جب وہ اس کے اندر رکھی خمیں دیکھے گا تو موت کے بعد پینک موت نہ شیئر پنک میں محفوظ ہیں۔ تمہاری موت کے بعد پینک وہ لکارے گا۔ انہیں ضائع رکھنے کا گا؟“

"میں جب بد لفاظ کو لوئے تو اسے اندر ایک اور لفاظ
لے گا جس پر لکھا ہے کہ اسے فوراً ہر میں کے پاس بچن دیا جائے۔
”تم سیرے ساتھ انساں نشیں کر سکتے ہو۔“ یہاں زیادہ سے
زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہی تھی۔ ”سماں موت بھی بھی
ہو سکتی ہے۔ ٹیارے کے خادوش میں مرکتے ہو گئی کار۔ ایک بیٹھ
ہو سکتا ہے، تمہیں ایسی موت آسکتی ہے جس میں میرا کوئی ہاتھ نہ
پہنچ سکے۔“ عصاں کے سامنے مانگا۔

بڑے اپنے سارے خانہ میں کچھ سلسلے میں جاگتے ہی رہتے۔
”درست ہے لیکن میں کم سے کم تمہارے ہاتھوں نہیں مارا
جاؤں گا۔ رہیں تم تو اپنی سلامتی کے لئے بیرونی زندگی کی دعا میں
کرتی رہو۔“ آرچنے کا اور پھر انکی گھنی دینکھ۔ ”سوئے کا
وعددہ بھی کیا کہ جب تم اور لاری اس کے پاس آؤ گے تو اس کا
ماحتسب پر شیدہ طور پر تم دفعوں کا فونٹولے لے گا۔ میرے پاس ایک
ہتھ و اپنی فتوح اس وقت کا ہے جب تم میکس کو تین ہزار فراہم

وقت ہو گیا ہے۔ مہماں کر کے اتنا کی فرست پر دھنخڑ کردو۔ ”تم کب جا رہے ہو؟“ ”شاید کسی کی وقت گرم کیوں پوچھ رہی ہو۔“ ”مجھے سچے کی صلات دو۔“ پہلے لکھی ہو گئی۔ ”میں کل اس پر تین بجے تھیں اپنا فیصلہ تباہوں کی۔“ ”فیصلے سے تمہارا کیا مطلب ہے۔“ آجھے نے اسے گھوکر لے گیا۔ ”فیصلے سے تمہارا کیا مطلب ہے۔“ تمہارے سامنے کوئی راستہ نہیں ہے۔ فرست پر فوراً دھنخڑ کردو۔“ ”میں ماتقی ہوں کہ میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے مگر تمہارے پاس بھی کوئی اور جاہد نہیں۔ مجھے سماں میں ڈال رہا تھے سے نکلنے کا خطرہ ہے تو جسیں بھی کم کے کم دس سال قید ہو سکتی ہے۔“ ”تم مجھے دھنکائے کی پوزیشن میں نہیں ہو۔“ آجھے نے غصے سے کہا۔ ”میں جانتا ہوں دولت تمہارے لیے کتنی اہم ہے۔ اب یہ بحث تم کو اور فرست پر دھنخڑ کردو۔“ ”میں۔“ پہلائے لفڑی میں سرلاپا۔ ”مجھے ایک فیصلہ کرنا ہے اپنے آپ کو مطمئن کرنا ہے کہ کیا دولت کی اتنی اہمیت ہے کہ میں ایک ایسے آدمی کی پار اندر ہوں جاؤں ہو چور۔ جہالت اور بیک سیل ہے۔ میں ابھی تک اس بارے میں مطمئن نہیں ہوں۔ مجھے سماں میں ڈال رہا ہمیں میں تب بھی آزاد تو ہوں گی۔ جبکہ تم نیل میں ہو گے اور میں جانتی ہوں کہ جسیں یہ ہرگز کوارٹ نہیں ہو گا۔“ پہلائے اتنا کی فرست خٹاہی۔ ”میں کل تین بجے اپنے فیصلے سے آگاہ کردوں گی۔ بلکہ تم مجھے والا منون کے معلوم کر لیتا۔“ اور یہ کہ کہ پہلائے پہنچا کے سماحت کرے سے باہر نکل گئی۔

○☆○

پہلے اپنے بیرون میں واپس آگئی۔ اپنے ابتدائی شاک پر قابو پا کر دہ اس وقت پوری طرح پر کون گئی۔ یہ خاکہ کرہ ایک جال میں پھنس گئی تھی مگر اس کا تجزیہ ہن اس سے بچے کا طریقہ موقع ہوا تھا۔ سکرست سکرا کہ وہ بستری ریٹ گئی۔ پہلے اس سے اس پر غور یا کہ ایک دولت مدد آدمی کی بیوی پہنچانا اس کے لیے کتنا ضروری ہے۔ شادی سے پہلے وہ جس طرح زندگی گزار رہی تھی اور اب جس طرح میں دنارام کی زندگی بسر کر رہی ہے دونوں کاموازدہ کیا اور آخر کار اس تینجی پر چکی کہ اسے ہر صورت میں اپنی موجودہ پوزیشن کو برقرار رکھنا ہے خواہ اس کے لیے آجھ کی باتاں کیوں شمانا ہے لیکن کیا اس کی بات ماننا ضروری ہے۔ اک نہیں تو پھر اس کا حل کیا ہے۔ وہ بت دیں تک سوچتی رہی اور فیصلہ کیا کہ اس صورت حال میں ایکیں حل یہ ہے کہ اس کے شوہر کا، ہر میں کا انتقال ہو جائے اس کی عمر کے لوگ... اور وہ ستر سال کا تو ضرور ہو گا۔ آئے دن مرتے رہتے ہیں۔ کتنی اچھی بات ہو گئی کہ ابھی فون کی تھیں بچے اور جنکل اسے یہ خود کے کہ ہر میں دل کا دوہرہ پڑنے

○☆○

اگلے دن صبح دس بجے پہلائے استقبالیہ کا ڈنر کو فون کر کے آجھ کے بارے میں پوچھا۔ اسے جیا گیا کہ وہ میں اسکے جا دکا ہے۔ اسے خود بھی لیکن تھا کہ آجھ اب تک جالا گیا ہو گا تھا پھر بھی پیک کر رہا تھا تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اپنے کرے سے باہر نکلے اور اس پر معاشر سے سامنا ہو جائے۔ اس نے لباس تبدیل کیا۔ منک کوٹ پہننا اور پھر وہ برفیں کیس اٹھاتے ہوئے،

ڈالنے دار چائے



دیکھا ٹپال کا کمال!

ہر ایک دانہ بھرپورِ ذات، رنگ اور خوشبو و مہربن انتزاع



تم امرک نہیں کیا تو وہ مجھ سے کبھی بات نہیں کرے گا۔

”تم نے رون کو بتا دا رہا؟“ پلچر گلی۔

”اہ! ادا مار میں نے گزشتہ رات اسے فون کیا تھا۔ بات یہ ہے کہ میں اس کا قرض دار ہوں۔ اس موٹے آدمی نے مجھے جدہ سوڑا رہی۔ میں نے اتنی رقم ایک سال تھے پلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے رون سے کہا کہ میں ایک سکنٹہ وہنڑ کا خرید رہا ہوں۔ اس پر اسے چیخت ہوا کہ میرے پاس اتنی رقم کمال سے آئی۔ چنانچہ میں نے اسے سب کچھ بتا دا۔“

اور لئے افراود اس کی حماقت سے واقف ہوں گے پہنچ سوچا۔ پلے لاری پھر آج اور اب یہ رون۔ پہنچے ایک گلاس میں دوڑ کا شراب اب اعلیٰ اور بخوبی ملائے پا گئی۔ شراب پا کر اس کی طبیعت کچھ سن بھلی۔ وہ بیٹھے گئی۔ بیک سے سکریٹ کیں کمال کر ایک سکریٹ سکایا اور ایک کر کی طرف اشارہ کیا۔

”بھیجاو۔“

”میجاو دا مام۔“ لاری بیٹھے گیا۔ ”دون بھپر بنت ناراض ہوا۔ اس نے کہا کہ بیک میڈر دینا کا سب سے ذلک آؤ ہوتا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ میں بیک میڈر نہیں ہوں۔ مجھے تو ایک کام کرنے کا حاصلہ دیا گیا تھا۔ وہ میں نے کرو دیا۔ میں کسی کو بیک میں کر سکتا۔ اس پر اس نے کہا۔ میں نے جو پچھے کیا وہ بھی بیک میلانگ ہی ہے اور جب تک میں تم سے معاف نہیں مان گوں گا وہ مجھ سے بات نہیں کرے گا۔“

”یا تم نے اسے بتا دیا ہے کہ میں کون ہوں یہ؟“

”تھی ہاں میں نے اسے سب کچھ بتا دا۔ چنانچہ میں آیا۔“ ”میری مدد کرنے تھم میں مدد کو گے۔ اب تم میرے لیے کیا کر سکتے ہو۔ بہت دیر ہو چکی ہے۔ اب کوئی میری مدد نہیں کر سکتا۔“ میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔

”اس کے پاس ہمارے روپوں نہ۔“ لاری نے کہا۔ ”میں اشیں اس سے لے کر جھیں دے دوں گا۔“ ”تم جتنا حق ہو تو سی ہی اختناق باتیں کر رہے ہو۔ اب تم وہ فوٹو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس نے اشیں بیک میں رکھا دیا ہے۔“ ”مگر وہ خود تو دسترس سے باہر نہیں ہے۔“

لاری کے لیے میں وہی خفا تاک تاثر خا جیسا اس وقت تھا جب اس نے میکس سے دروازے میں اس کی اکٹیاں پکھلے کر کا تھا۔ کیا مطلب ہے تم سارا؟“ پلچر گلی۔

”میں اسے پکڑ کر مجبور کر سکتا ہوں کہ وہ بیک سے فوٹو اپس لے۔ اس کے بعد وہ تمیں لے جائیں گے۔“ ”وہ فوٹو تھے اہم ہیں کہ تم کسی طرح اسے اشیں واپس لانے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ بیکا باتیں مت کرو۔“ ”مامادام۔“ تھمیں بیک مدد دھا ہتی ہو یا نہیں؟“

جس میں اتنا کی فرست رکھی تھی اپنے سوٹھ سے باہر نکل گئی۔ والا میں اس کے پاس گزشتہ ماہ کی اتنا کی فرست رکھی تھی۔ وہ دونوں فرشتوں کا موازنہ کر کے حصی کی قیمتی جیک کہا چاہتی تھی۔ وہ بیچنی طور پر جانتا چاہتی تھی کہ آجئے تکی رقم چوچی ہے۔ نیندی کو یہاں کھانے کی وجہ سے وہ دریک سوتی رہتی تھی۔ اپنی تو سرمش رو تھا اور مراجع چیچا اور بہا اور بہا۔ ایک دن بعد اسے انگوکے ہوائی اڈے پر ہر ہیمن کا استیقلال کرنا تھا۔

وہ والا کیلے روانہ ہوئی تو راستے میں روک کر اس نے کچھ کھانے کی جیسیں خریدیں۔ دو دوہنے اٹھے۔ نہایت غیر معمولی۔ آگے چل کر وہ ذاک خانے میں رکی اور ذاک وصول کی۔ والا بیچنی کر کر یہ میں کارکھنی کی۔ بریف کیس، بیزوں، کا تھلا اور ذاک کے خطوط اٹھا کر وہ والا میں داخل ہوئی۔ اسے دیا کہ کل رات وہ خانے کا دروازہ کھلا چوڑا گئی تھی۔ اپنی بیوی اور پر خود کو گراہملا کتے ہوئے خطوط بیڑپر رکھے اور جیزوں کا تھیلا اٹھائے پکن کی طرف بڑھی۔ اس وقت سوا گیارہ بجے تھے۔ ایک ڈریک بننے کے ارادے سے رہائش کرے میں آئی اور جو ٹک کر رک گئی۔ کھنکی کے پاس لاری کھرا تھا۔

”وہ دریک اسے گھوڑی اور پھر اسے اچانک غصہ آیا۔“ ”تم نے بیالا واپس آئے کی ہمت کیسے کی۔“ وہ چلانی ”بھاگ جاؤ۔“ تھامی تھے؟“

”محاف کرنا دا مام۔“ میرا تم سے مانا ضموری ہے۔“ ”رفت ہو جاؤ۔ ورنہ میں پولیس کو بُلائی ہو۔“ اس نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

اویز الفاظ مندے نکالتے ہی اسے محوس ہوا کہ وہ ضبط کو پچھی ہے۔ پولیس وہ آخری جیز تھی۔ جس کی وہ خواہش کر سکتی تھی۔ اس نے اپنا غصہ بضبط کرتے ہوئے سوچنے کی کوشش کی۔ یہ بیال کیا کر رہا ہے۔ کیا میرے بیک میں، لیکن وہ اس کی ہمت نہیں کر سکتا۔ وہ آرمی سے بھاگا ہوا تھا۔ تو پہر کیا ہوا۔ آرمی چوری اور جہازی کی بادی جو دستے بیک میں کرنے سے نہیں پہنچا۔ کیا یہ احتج جاتا ہے کہ میں نے اسے پولیس کے حوالے کیا تو خود کتنا لفڑان اٹھا دیں گی۔ اس پر میرا رعب برقرار رہتا چاہیے۔

”مامادام۔“ پلچر میری بات سخنوا۔ لاری گردگرایا۔ ”میں معاف مانگتے تھا ہوں۔ سچے دل سے معاف مانگتے۔“ ”حالی۔“ پلچر طبیر لیجے میں کہا۔ ”اس سلوک کے بعد ہو تم نے میرے سماں تھے۔ تمہارے اندر معافی مانگتے کا حوصلہ ہے؟“ میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔ تمیں دیکھ کر میری طبیعت مالش کر رہی ہے۔“

”تمیں ناراض ہوئے کا حق پہنچتا ہے۔ لاری بولا۔“ تھمیں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ جب میں نے رون کو ساری باتیاں تو اس نے مجھے بہت بڑا بھلا کہا اور کہا کہ اگر میں نے اپنی غلطی کا

”مگر تم کسے مدد کر سکتے ہو۔ کوئی بات اسے دھوڑا پس لانے پر مجبور نہیں کر سکتی۔“
”مگر میں مرکل ہوں۔“

”کس طرح؟“
”اُن ہاتھوں سے۔“ لاری نے اپنے پرسے اور طاقتور باتھ اٹھائے ”وہ موٹا ہے اور بزرگ بھی۔ کوئی دشواری نہیں ہوگی۔“

”مگر فوٹو پینک میں ہیں۔“
”اے صرف اتنا کہتا چوڑے گا کہ پینک کو ایک خط لکھ کر فوٹو واپس بھیج کر کے اور پینک بھیج دے گا۔“

پہلا نے لاری کو شراب بیش کی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کیا لاری آپرچ کو مجبور کر کے پینک کے نام خط لکھا سکتا ہے۔ پینک کو اس کا خط مل جائے تو وہ ضرور فوٹو بھیج سے گا۔ مگر آپرچ خط لکھنے کا ہی کیوں۔

”تمسرا خیال ہے کہ تم اسے خط لکھنے پر مجبور کر دو گے؟“
”بلاں ادا۔“

”میں اسے آمادہ کرنے میں سمجھ دیر گلے گی۔“
”یہ کساناڑا مشکل ہے۔ اس کا انحصار اس پر ہے کہ وہ سمجھ تھی تو قوت برداشت رکھتا ہے۔ اُترہہ جوان ہوتا تو یادہ درینہ لگتی مگر وہ یوڑھا جائے۔ مجھے اس کے ساتھ احتیاط کرنا چاہیے۔ گی۔ پھر بھی میرا خیال ہے کہ چوبیں بھٹکنے سے نیادہ نہیں لگیں گے۔“

یہ کائب کئی۔ اس نوجوان میں کوئی ایسی بات تھی جو اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔ پھر بھی وہ ایک حل چیش کر باخا ہے محفوظ کرنے والے اکار نہیں کر سکتی تھی۔ اسے ان فوٹوؤں کی شدید ضرورت تھی۔ اسے یہ بھی شہر تھا کہ آپرچ انسنڈ بھی رقم غبن کرنے سے باز نہیں آئے گا اور اسے بار بار ہر ہیں سے محظوظ یوں ہے گا۔

”میں ادا۔“
”بھیک ہے انکل۔ میشن درست ہو جائے گی تو میں فون کر دوں گی۔“ یہاں نے کما اور رسپورٹ کر دیا۔

”تم نے ہر ہو یو شیاری سے کام لیا ادا۔“ دون ٹھیک کہتا ہے۔ ہر پار الیم ہل ہو رکھتی ہے۔
”بیس ایمیڈر رکھوں کہ وہ نہیں آئے گا۔“

”میں ادا۔“
”میں اتنا انختار نہیں کر سکتی لاری۔“ یہاں نے کما۔ ”پسون میرا شوہر آہما ہے اور پینک سے فوٹو آئے میں ایک دن ضرور لگے گا۔ ایسی پار الیم ہے جس کا کوئی حل نہیں۔“

”دون گھنٹا ہے ہر پار الیم کو ایک بھیچ بھیج کر مقابلہ کرنا چاہیے۔“ لاری نے کہا ”لیکا تم اپنے شوہر کو ایک دوں آئے سے میں روک سکتیں۔“

یہاں کا وہن تیری سے سوچنے لگا۔ ایک ہنک حل نظر آیا۔ اس نے اپنی گھری کی طرف رکھا۔ اس وقت اس کا شوہر بنوار کر کے اپارٹمنٹ میں جینوا پرواز کرنے سے پہلے ضروری اور اہم کام نثار ہوا ہو گا۔ اس نے فون کار رسپورٹ انجینئر، بنوار کا نمبر ڈال کیا۔ کچھ دیر کے بعد آواز اہمی۔

”یہ مسٹرولف کی رہائش گاہ ہے۔“ یہاں نے بھل کی آواز پچان لی۔

”اوہ بھل، میں مسٹرولف بات کر رہی ہوں۔“ یہاں نے کما۔

لے اب مزید وقت نہ کرو۔ اسے فون کرو۔
پہلاں اگلی ایکن ہوٹل کا نمبر ڈال کیا۔

”کیا سڑاچہ ہوں میں ہیں ہے؟“ اس نے آپ پر شے کہا۔
آپ پر شے آرچے کے کے سے سکھن لادا۔

”بیوی! کون ہے؟“ آرچے کی آواز امگری اور پہلے نے اندازہ
لگایا کہ وہ کم سے کم تین گاس شراب ضروری پڑھا ہے۔

”آرچے میں میرے ملا جاؤتی ہوں۔“
”کیا یہ قائم ہو یہاں؟“

”ہاں کیا قائم فروڑا آئکے تو ہو؟“
”کیا مطلب ہے تمہارا۔ میں لفخ کھانے جا رہا ہوں۔“ آرچے

نے حباب دیا۔ ”تمہاری طلاقات تین بجے ہوتا ہے اور میں چاہتا
ہوں تمہاراں آؤ۔“

”مچھے روکتے بعد میلان جانے والی ٹرین پکڑتا ہے۔ آج رات
کی ٹرین سے میں نیوارک جا رہی ہوں۔“

”کیا بات کر رہی ہوئے؟“

”سوال مت کرو آرچے۔ ہم فون پر بات کر رہے ہیں۔“ پہلا
دریمان میں بول اٹھی۔ ”چکھے دیر پلے اہلکل کا فون کیا تھا۔ دہلی
ایک ہنگامی صورت حال بیدا ہو گئی ہے۔ بہت بڑی۔ مچھے جانا پڑے
گا۔“

”میرے خدا! میرے خدا!...“

”فون پر تفصیل مت پوچھو۔ اٹھکن کا کہنا تھا کہ کوئی دم کی بات
ہے۔ مگر خداوار اس پارے میں تمہاری زبان بد رہے۔ یہ خبر
سارے اشکار کیت کو اولٹ پلٹ کر دے گی۔ پھر کیا تم اُر رہے
ہو؟“

”ہاں میں آرہا ہوں۔ دس منٹ میں بچھ جاؤں گا۔“ آرچے
نے حباب دیا اور لائٹ خاموش ہو گئی۔

پہلے نے آہست سے ریسمور رکھ دیا۔ اسے کامیالی کا یقین
ہوتے لگا۔ یہ خیال اچاک ہی اس کے داغ میں آیا تھا جو کام کر
گیا۔ اس نے آرچے کو یہ تاثر دیئے کی کوشش کی تھی کہ ہرمنی یا تو
مرثے والا ہے یا مرکا ہے۔ پھر اس نے اشکار کیت کا ذرا بھی
کیا تھا۔ پہاڑات آرچے کو اس خیر کی صدیقی کرنے سے باز رکھے گی۔

وہ جاتی تھی کہ ہرمنی کے سیز مرگ پر ہوئے کی خبر سے حصہ کی
قیتوں میں زبردست آئا۔ آرچے حادثے کا اور آرچے کے تقاضے نظر سے
یہ موقع ہو گا کہ ہرمنی کی موت کی خبر عام ہوتے سے پہلے اپنے
حصہ فروخت کر دے۔ اسے یہ بھی احساس ہو گا کہ ہرمنی کی
موت کے بعد وہ پہلے کو اپنے قشیں برقرار نہیں رکھ سکے گا۔ وہ
کوئی نہ کوئی سودا کرنے مل جائے گا۔

”میری چال کام کر گئی۔“ پہلے نے لاری کی طرف دیکھا۔ ”وہ
آرہا ہے۔“

لاری نے کہا کہ جب تک آرچے رہائش کرے میں میں

تھے۔ اس بات کا امکان تھا کہ آرچے ہوٹل ہلیا ہو۔ اسے تین بجے
پہلا کے فون آئے کا انتظار کی ہو گا۔ کیا اسے کسی ایسی بات میں
اچھا جا سکتا ہے ہے سن کروہ تمام اختیاط چھوڑ کر لا آئے پر مجبور
ہو جاوے۔ اسی وقت لاری نے اس کے خلافات کی روشنی دی۔
”معاف کرنا مارا،“ یہاں کچھ کہانے کے لیے ہو گا۔ مجھے
بھوک گلی ہے۔“

”مچھے پر بیان مت کرو۔ میں سوچ رہی ہوں۔“ پہلا جھنگاکر
بولی۔ ”میں میں پلے جاؤ۔ دہلی سب کچھ موجود ہے۔“

لاری ٹھکریا ادا کر کے چلا گیا۔ پہلے پھر غور کرنے لگی اور آخر
دیں منٹ کے بعد اسے ایک حل سوچ گیا۔ اسے اٹھیاں ہو گیا کہ
وہ آرچے کو دلا آئے پر مجبور کر سکتی ہے یہاں وہ آگی تو کیا لاری اس
سے نہت سکتا ہے۔ لاری تو کافی رجا عادت تھا لیکن آرچے نے خدا پر
دھنخن نہیں کیے اور لاری کا مساب چیزیں ہو سکاتے آرچ ضرور انتقام
لے گا مگر آرچ کی طرح وہ بھی دوستے والوں میں سے نہیں ہے۔
لاری نے کھانا تیار ہونے کی اطلاع دی۔ پہلے کا دل کھانے کو نہیں
چاہا تھا مگر لاری کے نور دینے پر وہ تاہد ہو گئی۔

”تم آرچ کو یہاں کب بلاؤ گی؟“ کھانا کھاتے ہوئے لاری نے
پوچھا۔ ”اگر وہ آیا تو تھیا تو وہ سمجھتے بعد۔“

کھانے سے فارغ ہو کر پہلا بائیکی کرے میں گئی۔ لاری اس
کے پیچے تھا۔

”اے یہاں بیان کے لیے کوئی تذکرہ سوچی؟“ ہمگانے
پوچھا۔

”اس کے پاس کرائے کی کار ہے۔ اگر میں کیرج کا دروازہ
کھول دوں تو یہاں وہ اپنی کار کھنڈ کرنے والی آئے گا؟“

”یہ کیوں پوچھ رہے ہو۔“

”میرے خیال سے مادام اگر ہم اس سے گیم روم میں بات
کریں تو اچھا ہو گا۔“ لاری نے ہمایکی کرے پر ایک نظر ڈالی۔ ”یہ
ایک اچھا کرایہ اسے گندہ کرنا مناسب نہیں ہو گا۔“

”لیکن تم اسے کوئی نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچ رہے
ہو۔“ پہلے نہ تھی سے کما۔

”اُمید نہیں ہے مادام کراس جیسے افراد کو ٹھلٹھلٹھی ہو جاتی
ہے کہ وہ دوسروں سے زیادہ خست جان ہیں۔ ممکن ہے مجھے اس کے
دو چار ہاتھ لگانا پڑیں اس لیے بتریکی ہو گا کہ اس سے گیم روم میں
بات کی جائے۔“

”مگر وہ اتنا بے وقوف نہیں ہے کہ میرے کھنے سے گیم روم
میں چلا جائے اسے فوٹائی ہو جائے گا۔“

”کوئی بات نہیں مادام۔ مچھے اسے مارنا پڑا تو زیادہ نہ رہے
نہیں ماروں گا۔ میں یہ اسے گیم روم میں بھی لے جاؤں گا۔ اس

چار اسکے ہیں۔"

بڑی دلچسپ بات ہے۔ "آرچ نے اپنے بھٹے رقبو پاٹے ہوئے کہا۔ "تم بیشے سے، بت اچھا بیٹ کرتی ہو۔ یہاں لیکن مجھے بانٹ نہیں کر سکوں۔ اگر تم نے مزد کی شرارت کی تو میں اپنے بیٹک سے کہ دوں گا کہ وہ لفاظ فرو ہرمن کو بچ جاوے جائے۔"

"اگر تم نے ایسا کیا تو سید میں میں میں جائے گے۔" "تم اجھ چیل کیا تھم یہ نہیں دیکھ سکتیں کہ میرے پاس کوئی دوسرا راست نہیں ہے۔ میں اپنے بیٹ جائے کے امکان کو تماری دراثت سے محروم کیے ساختھ داؤ رکھنے کے لئے تیار ہوں۔ میں تمہیں دو منٹ دعا ہوں کہ وہ اتناک لٹ میرے جواں کرو۔ دوسرا صورت میں یقین کرو کہ وہ فوٹو ہرمن نک بچ جائیں گے۔"

"اپنے بیٹ کو لکھو کہ وہ فوٹو مجھے بچ جائے۔ یہ میں اپنی اور تماری دو فون کی سلامتی کے خیال سے کہ رہی ہوں۔"

"ایک منٹ نہ کیا ہے۔" آرچ بھری دیکھی دیکھتے ہوئے ڈال۔ یہاں کے کندھ اچکا اور خاموش کمری کری۔

"اوکے۔" یہاں اب وہ فوٹو ہرمن کو روانہ کر دیے جائیں گے۔ بیٹ میں زندگی کی رازتے ہوئے مجھے اس خیال سے بڑی تکین ہو گی کہ تم جیسی عیش دعویٰ کی دلادھ عورت غسلی کے عالم میں بھی رہی ہے۔"

وہ گوم کر دوڑاٹے کی طرف چلا۔ ایک جنکس سے دوڑاٹہ کھولا چاہی اور ایک ڈر رک گیا۔ سامنے لاری کھڑا تھا۔ وہ اس طرح کبرا کر بچھے ہٹا جیسے بکھی کا ٹھاٹا ترچھو لیا ہو۔ لاری کرے میں ہیکا ہے۔ اس کے جرے سمل جو دنگ مرم چاتے ہوئے حرکت کر رہے تھے۔ دو فون ہاتھ پتوں کی جیوب میں تھے۔

"یلو موٹے" اس نے کہا۔ "میں یاد ہوں؟"

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔" آرچ نے کہا اور یہاں کی طرف گھوما۔ "کیا تمہاری شرارت ہے؟"

"تمہیں میرے ساختھ یہ چال نہیں چلانا چاہئے تھی۔" یہاں نے گویا جواب دیا۔ "تمہیں معلوم ہونا چاہیے تھا کہ تم مجھے بیٹ میں کر کے بچھی نہیں سکتے۔ اب بیٹک کو تھلک لکھ کر ان سے کو کہ لفاظ وابس بچھ دیں۔"

"اس سے پہلے میں تمہیں جنم حرم سید کدوں گا۔ یہ مت سمجھنا کہ میں تمارے اسی ڈال سے ڈر جاؤں گا۔"

لاری نے آگے بڑھ کر آرچ کا بازو پکڑ کر موڑ دیا اور سیدھے ہاتھ سے اس کے منڈ پر ایک زبردست چھپر ریڈ کیا۔ چھپر اتنا زور دار تھا کہ آرچ کی اوپری بخشی اس کے منڈ سے نکل کر یہاں کے پاس آگئی۔

"بوجھ تھر سے کہا جا رہا ہے اگر نہیں کیا تو اور بھی چھپر رکھتے ہیں۔" لاری نے کہا۔

آجائے گا وہ اس کے سامنے نہیں بڑے گا۔

"میں سے بات کرنا مادام۔ میں ہے وہ تماری تجویزیں ہے۔ اگر نہیں تب پھر سنپھال لوں گا۔"

پکھ دیر بعد یہاں آرچ کی قیث کار آتے دیکھی۔ وہ کھڑی کے پاس سے ہٹ کی۔ "وہ آگئا ہے۔"

"اوکے مادام۔ گرفت کرو۔" لاری بچن کی طرف بڑھ گیا۔

"میں تمارے سامنے ہوں۔"

کار رکنے کی تواڑ آئی۔ چند لمحے بعد دروازے کی گھنٹی بجی۔ یہاں سے گزری ہوئی بڑی اور دروازہ کھول دیا۔ آرچ سفید چوپے اس کے سامنے کراچا۔

"کیا وہ مرگیا؟" اس نے بوچھا۔

یہاں سے ختح نظروں سے دیکھا اور پھر گوم کر رہا تھا کرے کی جانب مل دی۔ دروازے پر رک کر آرچ کو کوت آنارنے کا مخونہ دیا۔ آرچ نے کوت اتار کر میزہر ڈال دیا اور پھر پوچھا۔ "کیا وہ مرگیا؟"

"میں کام تھا۔" یہاں جھٹے پوچھا۔

"تم کام تھا ہنگامی طالت ہے۔ ملنے فون کیا تھا۔"

آرچ کرے میں ہیکا۔

"اوه ہاں، ہٹل نے فون کیا تھا۔ ہرمن اگلے بہت نک آئے کا۔ کوئی کافی رخ و غوہ ہے۔"

"آخر پر ہے کیا؟" آرچ کے چہرے پر ٹک کاتاڑا بھرا۔ "تم نے مجھے یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ ہرمن یا توبت ہمارا ہے یا مرکا ہے۔"

"میں نے شاید اس نے ایسا کیا کہ تمہیں یہاں بانے کا کوئی اور طریقہ نہیں تھا۔"

"ٹھوٹ چلیں عورت۔" آرچ کا چہوٹھے سے سرخ ہو گیا۔

"میرے ساختھ لوگی چالاکی مت کرو۔ وہ فون اپ بیٹک میں محفوظ ہیں۔ میں ایک اشارے میں تمہیں بریاد کر سکتا ہوں اور یہ بات تم کمی جانتی ہو۔ اب وہ اتناک لٹ مجھے دو۔"

"اب صورت حال بدلتی ہے آرچ۔" یہاں کری پر بیٹھ گئی۔ "تمہیں فرست نہیں ملے گی۔ اس کے بھائے تم اپنے بیٹک کو ایک خل کھوکھے کے اور اسے ہدایت کو دے کہ وہ لفاظ مجھے بچھ دے۔"

"تی چاہ رہا ہے تمارے منڈ پر چھپر سید کدوں۔" آرچ نے تمہی سے کہا۔ "تم پاگل ہو گئی ہو یا مجھے یہ تباہ چاہتی ہو کہ تمہیں ساٹھ لیں ڈال کر جائیدا اور دراثت میں پیائے کے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

"میں نے کہا کہ اب صورت حال بدلتی ہے۔" یہاں کوئی غصہ آئے گا تھا۔ "تمہارے پاس تین ایک تھے مگر اب میرے پاس

آرچ نیزی سے محفوظ اور کمرے سے نکل کر بال کی طرف بجاگا۔ لاری اس کے پہنچے لگا۔ پاہر سے ایک اور چمڑی کی تواز آئی۔ پلاٹے حس و رکت نہیں تھی۔ اسے جو تندرو اتنا تھا، پاپند تھا۔ ایسے تماں اس کے لیے ناقابل برداشت ہوتے تھے۔ آرچ کے پہنچنے کی تواز آئی۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے کافون پر رکھ دیے۔ کسی کے گرنے کا دھماکا ہوا۔ وہ جلدی سے آگے بڑھی۔ دیکھا کہ آرچ فرش پر گرا ہوا ہے۔ لاری نے گرے ہوئے آرچ کے پیسے پر ایک الات ماری۔ آرچ پیاس آغا۔

”رُول جاؤ لاری۔“ پلاٹے چلاقی۔ لاری نے پلت کر اس کی طرف دیکھا۔

”یہ نیک ہے مادام۔“ اسے چورڑو۔

”ضور دادا مام۔“ لاری پہنچے ہٹ گیا اور آرچ سے کہا۔ ”آجھ جاؤ مولے جیسیں زیادہ چوٹ نہیں آئی ہے۔“

آرچ زگارتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ اس کی سانس پھیل ہوئی تھی۔ دایاں گال سوچ کر سیاہی باکل ہو۔ نگاہ تھا۔ اس کے منہ سے خون لکل رہا تھا۔ اس کی حالت پلاٹے کے لیے قابل برداشت نہیں تھی۔ اس نے دم وزیلت شباباش۔ لاری نے کہا۔ ”اب اندر جاؤ، اپنی بیتی اُخڑا اور خڑ لکھ دو۔“

”خدا کی قسم میں تم دونوں کو اس کا منہ پھکھا کر رہوں گا۔“

آرچ نے کہا اور جیب سے روپال نکال کر منہ سے لگایا۔

”ضور مزدھ کھانا مگر پلے خڑ لکھ دو۔“

آرچ لکھ کرتا ہوئے کمرے میں واپس گیا اور اپنی بیتی اُخڑا کر منہ میں لگائی۔

”میرے خیال سے ادا ختم لکھ دو۔ اس کی حالت ایسی نہیں۔“ لاری نے کہا اور آرچ کی طرف دیکھا۔ ”تم بیٹھ جاؤ۔“ آرچ کر کر پڑھنے لگا۔ پلاٹے کھنکنے کی میزز سے کافند کالا۔ پلی دراز سے ایک پورا غلب ناچ پر رائسر کالا اور مطلبہ خڑ ناچ کیا۔ جس میں پینک شجر سے کما گیا تھا کہ جو لفاف اسے دیا گیا تھا وہ پینک کھولے مدد جوہ دیلی پتے پر بذریعہ رخسار ایکپیس ڈاک والیں کر دے۔ آخر میں آرچ کا کام اور کالوزا نے کاپٹا ہائے دیا۔ پھر اس کی محارت آرچ کو پڑھ کر سنائی۔

”اب اس پر سخت کر دو۔“

”میں نے تماں سے جملی و سخت کیے تھے۔“ آرچ نے اسے مکور تھے ہوئے کہا۔ ”اب تم اس پر میرے جملی و سخت کر دو اور دیکھو کیا تینچھی لکھا۔“

لاری آرچ کو مارنے آگے بڑھا گیکن پلاٹے اسے روک دیا۔

”میں تم سے کہہ چلی ہوں کہ چاروں بکے میرے پاس ہیں۔“

”میں اسے چھوڑتا ہوئے گا لاری۔“ پلا کرے میں واہن
 آگر کری پر بیٹھ گئی۔
 ”تمہارے خیال میں وہ اپنا دل کمزور ہونے کے بارے میں
 بلف تو نہیں کہ رہا ہے؟“
 ”میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ وہ جس تم کا آدمی ہے اور عمر کے
 جس ہے میں ہے اس میں اسے دل کی تکلیف ہو سکتی ہے۔ تم نے
 اسے مجبور کرنا چاہا اور وہ مرگیا تو... نہیں لا بھی ہم یہ خلوہ مول
 نہیں لے سکتے۔“
 لاری نے فریج کھول کر پیرہ شراب کی ایک بوتی نکالی۔ پلا
 نے پینے سے انکار کی تو خود اپنے لئے ایک گلاں بھرا۔
 ”دیکھو دا م۔ ہم اب بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔“ لاری نے
 اس کے بالغائل دوسرا کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ”ایسا تمہارے
 پاس اس کے دھنخدا موجوں ہیں۔“
 ”ہاں ہیں۔“ پلا چڑھی۔ ”مگر میں اس کے جعلی دھنخدا نہیں
 کر سکتی۔“
 ”وزرا مجھے دکھاوا!“
 پلا اٹھ کر میز کے پاس گئی۔ اس کی ایک درازے نافل کھالی
 جس میں آرجہ کے درجن خط تھے جو کامیابی ملے میں لکھے گئے
 تھے۔ اس نے نافل کھول کر دھنخدا کیکے۔ وہ ایسے دھنخدا تھے جن کی
 نقل آسان نہیں ٹھی۔ اس نے نافل لاری کو دوئے دی۔ لاری نے
 بھی آرجہ کے دھنخدا غور سے دیکھے۔
 ”دھنخدا اقليٰ مجیدہ ہیں۔“ دو بولا۔ ”مگر میں فریج لینے والا ہو
 آدمی جس نے میرا پاپورٹ بنا لایا تھا۔ آنکھیں بند کر کے ان کی نقل
 کر سکتا ہے۔“
 ”ایسا واقعی!“ پلا کو محسوس ہوا جیسے کوئی بھاری بوجہ اس
 کے پیٹے سے اٹکا ہو۔ ”مگر وہ تمازگی بوجائے گا۔“
 ”ردون کا کتنا تو یہ ہے۔“ لاری سکرنا کے۔ ”اگر محاذ
 معقول دیا جائے تو میکس خود اپنا گلا کاٹنے پر آتادہ ہو سکتا ہے۔ تم
 فور مرت کرو، وہ کہہ کر دیکھے گا۔“
 ”لیکن وہ سوالات کرے گا۔“
 ”میں کرے گا۔“
 ”وہ خط دیکھ لے گا اور خط پر میرا ہاتھ کھا ہے۔ وہ مجھے بیک
 سیل کر سکتا ہے۔“
 ”خط دکھانے کی ضرورت کیا ہے۔ ہم اسے چھپا سکتے ہیں۔ پھر
 وہ صیحت میں پہنچا بد نہیں کرے گا۔ تم اسے معقول رقم دے دو تو
 کوئی پر بٹانی نہیں ہوئی۔“
 ”وہ کتنی رقم مانگے گا؟“
 ”میں کہ نہیں سکتا۔ جو رقم پاپورٹ کے لئے دی تمی اس
 میں کام ہو سکتا ہے۔“
 ”تم یہ کام کر سکے!“

پوچھا تھا تو اس نے کہا کہ پاسپورٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ ”کوئی بات نہیں۔“ پہلے نے سنبھل کی کوشش کی۔ ”گرفتار“ دنوں میں میلان گئی تھی تو اپنا پاسپورٹ بھول گئی تھی۔ پچھہ دشواری ضرور ہوئی تک بہر ان لوگوں نے میرے ڈرائیور لائن کو کافی سمجھا۔ آرچ بھی محالِ سماں لے گا۔

”تم کتنی ہو تو پھر تھیج ہے؟“ بے اٹی نے کامگروہ تھی بول۔ ”وہ عوامی کراون ہوٹل میں ٹھرتا ہے۔ میں اسے پاسپورٹ بنایا ڈاک بھیج کر تھی ہوں۔ کل اسے مل جائے گا اور یوں والی میں اسے کوئی پڑھنی نہیں ہوگی۔“

اوہ خدا۔ پہلا نے سوچا کہ یا یہ عورت ہوشیاری ظاہر کرنے کی کوشش ترک نہیں کر رکھتی۔

”اس پاروہ گرائیٹ ہوٹل میں نہیں فھرے گا۔“ پہلے جلدی سے کہا۔ ”وہاں کوئی کراخال نہیں ہے۔ اسے پاسپورٹ مت بھیجنے۔ اگر کہیں ڈاک میں کم ہو گیا تو آرچ بہت غصہ کرے گا۔“

”چیز بات ہے۔ گرفون تو کے کانہ۔ جب بھی باہر جاتا ہے ضرور کرتا ہے۔ میرے اس سے پوچھ لول گی کہ مجھے کیا کہا جائیں۔“

”مجھے امید نہیں کہ اس پاروہ تمہیں فون کرے۔“ پہلے کہا۔ ”وہ بت مصروف رہے گا۔ اس نے تمہیں یہ بھی بتائے کہ کہا۔ کہ اس کا فون نہ آئے تو بریشان مت ہوتا۔“

”گرفون کیوں نہیں کرے گا۔“ بے اٹی بولی۔ ”اور یہ جو کام کا ذہیر ہیری میزبر رکھا ہے اس کے بارے کون بتائے گا؟“

پہلا بیٹی کے سوالات سے نکل آگئی۔

”اس نے جو بھج سے کما تھا تمہیں بتاوا۔“ وہ ناگواری سے بولی۔ ”جب طرح بھیجئے کام سنبلو۔ میں بھی اس کی سکریٹری رہ چکی ہوں اور میں یہی ہر قسم کے حالات میں کام سنبلو لیا کرتی تھی۔“

پہلے نے ریپورٹ کھو دیا۔ اس نے اپنی حد تک بے اٹی کو مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ مطمئن ہو گئی ہے تو تھیک اور نہیں بھی ہوئی تو وہ کر بھی کیا سکتی ہے۔ کہ سے کہ اب وہ آرچ کی عدم موجودگی سے گہرا کراس کی طالش تو شروع نہیں کرے گی۔ پھر اس نے سوچا کہ اب مزد اسے کیا کرنا ہے۔ تب اسے یاد آیا کہ انکی معراج مقابلی کرنے والی ملازمہ آئے گی۔ اسے بھی روکتا ہے۔ اس نے اس ایجنسی کو فون کیا جس کی معروف وہ ملازم رکھی تھی اور اس سے کہا کہ ملازمہ کو آئنے سے دوک دیں۔ جب اسے ملازمہ کی ضرورت ہو گئی وہ فون کر دے گی۔

اب اسے لاری کی وائیکی کا انٹلکار کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں تھا۔ اسے آرچ کا خیال آیا جو تھے خانے کے چھوٹے کمرے میں بند تھا۔ کیا وہ سمجھ جائے گا کہ پہلا نے خط پر اس کے جعلی ”کیا تمہیں بتیں ہے؟“ وہ مشکل بولی۔

”ہاں۔ اس کا پاسپورٹ میرے دراز میں رکھا ہے۔ میں نے

اے بخوبی جانتا تھا۔ اس نے اسے فون کیا۔ پوچھا کہ کیا آرچ نے کوئی طلاق چاہر کیا تھا۔ وہ نہیں نے اثاثت میں جواب دی۔ پہلے نے آرچ کی کہ آرچ کو کچھ ضروری کام پیش آیا ہے اس لے فلاٹ کی کشیں کر دی جائے کہ کام کر کے پہلا نے سوچا کہ اسے ایڈن ہوئی فون کے یادے کرے۔ اسے خیال آیا کہ وہ آرچ کی کارکی ذہنی بیجے، اگر وہاں آرچ کا سوچ کیس موجود ہوا تو اس کا مطلب ہو گا کہ اس نے ہوئی چھوڑ دیا تھا۔ وہ جلدی سے گرج میں گئی۔ آرچ کی کارکیں سوچ کیس موجود تھا۔ وہ اپنے والیں آگئی۔ اسے خیال ہوا کہ شاید ہرمن اسے ہوٹل کے پیٹر کوئی میل گرام با ملیکس کرے۔ وہ یہ طبقین کرنا چاہتی تھی کہ اگر ایسا کوئی ملیکس آئے تو ایڈن ہوٹل والے کہیں یہ شہزادیوں کے پہلا ہوٹل سے چل گئی ہے۔

پہلے نے اپنے ہوٹل فون کیا۔ خیبر سے پوچھا کہ اس کے شوہر کی جانب سے کوئی ملیکس تم نہیں آیا ہے۔ مطہر ہوا کہ ابھی تک تو نہیں آیا۔ پہلے نے آرچ کی کہ اگر آئے تو اسے والا تھن فون کر کے پتا دیا جائے۔ فجر نے ایسا کرنے کا وعدہ کیا۔ ریپورٹر کہ کراس نے آرچ کے پارے میں سوچا۔ وہ بت مصروف رہتا تھا اس لے یہ عین ملک تھا کہ اس کی سکریٹری بے اٹی نے آئے والے دن کے لیے پچھے پا نہیں رکھے ہوں۔ لاری کے واپس آئے پینک کو خلپو سٹ کرنے اور ملیک کی جانب سے فوٹو الائف اسے بیجے جانے میں کم سے کم تین دن لگ سکتے تھے۔ آج منگل تھا۔ منہ احتیاط کے طور پر وہ۔۔۔ پسی کو بتائے گی کہ آج اتوارے تبلی لوڑائے واپس نہیں آئے گا۔ اس لے وہ افوار تک کہ اس کے تمام پا نہیں کنسل کر دے۔ کہ کراس لے یہ ضروری تھا کہ کہیں بے اٹی کو غائب پا کر اس کے پارے میں تحقیقات شروع نہ کرے۔ اس نے بے اٹی کو فون کیا۔

”ایک ضروری کام درپیش آیا ہے۔“ اس نے بتایا ”میرے شوہرنے ایک ملیکس بھیجا ہے جس کے ذریعے اسے ہبایت کی گئی ہے کہ وہ ایک ضروری برس کے ملٹے میں روم جائے۔ جاتے ہوئے آرچ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تمہیں اطلاع کر دوں کہ وہ اتوارے تبلی واپس نہیں آئے گا۔ اس نے تم کوئی اپا نہیں کنسل کر دے رکھو اور کوئی ہوتا سے کنسل کر دو۔“

”روم چلا گیا ہے مگرہ اسی نہیں کر سکتا۔“ بے اٹی نے جرت سے کہا۔ پہلا چوک تھی۔

”کیا مطلب ہے تھا۔ اسے ایسا کیوں نہیں کر سکتا؟“

”اس کا پاسپورٹ اس کے پاس نہیں ہے۔“

پہلا گھر تھا۔ احمد اس نے اپنے آپ سے کہا۔ تمہیں یہ خیال کیوں نہیں آیا۔ کہا تھا تو روم کے بجائے یہ کیوں نہیں کہ دو کہ وہ زور چکا ہے۔

و خلط کریے ہوں گے۔ ویسے اس کا معلومہ تھا۔ کیا آرچ کسی کلیف میں تو نہیں ہے۔ کیا واقعی اس کا دل کمزور ہے۔ یہ لاری کے شرودے پنچے کا ایک بہانہ بھی ہو سکتا تھا۔
وہ بکن میں کچھ کھانا تیار کرنے گئی۔ وہاں سے نکل ری تھی تو اس نے دھاکوں کی آوازیں سخنیں جوڑتے خانے سے آری خیں۔ وہ ذرگئی۔ بھاگ کر زینے پر پہنچی۔ یہاں سے آوازیں نیاہ نیزا اور واضح سانی دے رہی تھیں۔ آرچ خانے کے کمرے کا دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ سریخاں اُتہر کنچے گئی۔ خانے کے کمرے کا دروازہ تھر تھرا رہا تھا۔ اس کا ایک پٹ توٹنے کا تھا۔ پٹلانے جلدی سے لوئے کا ہیونی دروازہ بند کر دیا اور پھر آرچ کو آوازدی۔ دھاکے روک لے۔

”بھجے یہاں سے بارہ کالو“ آرچ نے چیخ کر کہا۔
”یہ شور بند کو۔“ پٹلانے جواب دیا۔ ”تم باہر نہیں نکلتے۔ اگر شور سے لاری کی انکھ مکمل گئی تو وہ بیچ آئے گا اور پھر جو ہے۔
”بھیجا اس کے ذمے دار تم ہو گے۔“
”مکیاہہ تمہارے بتریں ہے چپل عورت۔“
”میں جسیں خوار کر دی ہوں۔ شور مت مجاو۔ ورنہ لاری آجائے گا۔“
”آئے دو۔ وہ بھجتے ہاتھ لگانے کی ہست نہیں کر سکتا۔ تم بھی ایسا نہیں چاہو گی۔“
”بھیوں نہیں چاہوں گی۔ مجھے معلوم ہے تم نے اپنے دل کے کمزور ہونے کے بارے میں جھوٹ بول لے۔“
”خدا کی قسم میں جسیں اس کا منہ چکھا کروں گا۔“
”بکوں بند کو۔ اگر تم نے پھر دروازہ توڑنے کی کوشش کی تو میں خود جا کر لاری کو اٹھا دوں گی۔“
”لغعت ہو تم پر۔ جسم میں جاؤ۔“
”پٹلانے کا دروازہ بھی مغلول کر کے اپر چل گئی۔ پیچے خاموشی تھی۔ اس نے طینان کی سائنس لی۔ اس کا بلکہ کام کر گیا تھا۔ پھر اس نوٹے دروازے کا خالی آیا۔ اگر وہ پیچے نہ جاتی تو آرچ دروازہ توڑنے کر ساہر آ جاتا۔ آرچ کیونگہ جسیں طرف جانے والا آئتی پڑھ پہنچے گئی۔ وہاں ایک بڑی ہے کی الماری کھٹی تھی۔ اس نے کسی کی طرح الماری کو دھکا دے کر دروازے کے ساتھ ملا دیا۔ یہ کافی نہیں تھا پھر بھی کچھ نہ ہونے سے ستر غائب وہ اپنے اعصاب کو سکون پہنچانے کے لیے برائی پی رہی تھی کہ فون کی بھتی بھی۔ اس نے ریسیور اٹھایا۔ اٹھن ہوئی کافی بیرات کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ ایسی انگلی ایک لیٹیکس آیا ہے کیا وہ اسے والا بھجتے ہے۔ پٹلانے کے لیے اس کی ضرورت نہیں صرف اس کا مضمون پڑھ کر سنادے لیٹیکس ہرمن کی جانب سے تھا۔ اس نے لکھا تھا کہ اس نے ایک ماہر کیک کی سیشن، یہ لیٹک مشین نیک کرنے

”بھجے افسوس ہے کہ مسٹر رولف نے تمہیں بلاوجہ پریشان کیا۔“ پٹلانے جلدی سے کہا۔ ”جب میں آئی تھی تو مشین نے چلے سے انکار کر دیا مگر اب وہ بالکل نیک کام کر رہی ہے۔“
”کوئی بات نہیں مادام۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اب وہ کام کر رہی ہے۔ ورنہ میرے باس کو تو بہت مکر ہو گئی تھی۔ مسٹر رولف ہم پر مقدمہ چلانے کی دھمکی دے رہے تھے۔“
”وہ تو یہ شکری نہ کسی کو دھمکی دیتا رہتا ہے۔“ پٹلانے مکرت آرچ نکل کسی پر مقدمہ نہیں کیا۔“

”اب میں آیا ہوں تو یکوں نہ ایک نظر دیکھ لوں۔“
”کوئی ضرورت نہیں۔ مشین نیک کام کر رہی ہے۔ میں اس کا ہٹن دیا جا بھول گئی تھی۔“ پٹلانے کما۔ ظاہر تھا کہ وہ مکینک کو خانے میں جانے کی اجازت کی دے سکتی تھی۔ مکرت آرچ نے آئے کی رخصت کی اس کاٹکری۔ ذرا حضور۔
”پٹلانے بھاگ کر بیرون میں گئی اور مکینک کو دینے کے لیے بیک سے بچاں فرائک کا نوت نکالا۔ واپس آئی تھی کہ ایک بار پھر تھا۔ خانے میں جانے والے دھماکے کا نوت نکالا۔ واپس آئی تھی۔ شاید آرچ نے باتیں کرنے کی آوازیں سن لی تھیں اور ایک بار پھر آزاد ہونے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ وہ ہال سنیں آئی تو دیکھا کہ مکینک لوپے کی الماری کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ دھماکے برابر ہو رہے تھے۔ کسی نہ کسی طرح پٹلانے اپنا چوپا پیٹ رکھا۔
”یہ لو۔“ اس نے مکینک کو بچاں فرائک کا نوت دیا۔
”تمہارے آئے کاٹکری۔ میں اپنے شوہر کو فون کروں گی اس لیے تمہیں اسے کوئی لیٹیکس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اسے سمجھا دوں گی کہ تمام تر غلطی میری تھی۔“
”غیریہ مادام۔“ بچاں فرائک کا نوت دیکھ کر مکینک کی

آنکھیں کُل کی تھیں۔ دھماکے اب اور تیر ہو گئے تھے۔
”میرا ایک دست اندھر کچھ نمکو پیٹ کر رہا ہے۔“ پہلا
نے کہا۔
مکنک کو بابرخال کرو دیر یونی دروازہ بند کر کے پہلا داپن
ہال میں آئی تب تک آرچ نے اپنے کمرے کا دروازہ توڑا لاتھا اور
بابر آیا تھا۔ پہلے نہ لوپے کی الماری کو دیکھا۔ کیا آرچ دروازے کو
غللنے سے روک سکے گی۔ اس نے دروازے کا بینل گھوٹتے دیکھا۔
”آرچ۔“ وہ تیج کربولی۔ ”دروازے سے ہٹ جاؤ درونہ میں
لاری کو بولاوں گی۔“

”میں جانتا ہوں وہ بیساں نہیں ہے۔“ آرچ نے کہا۔ ”اور
میں جانتا ہوں وہ کام گیا ہے۔ وہ بیسل گیا ہے۔ دروازہ کھولو درونہ
میں اسے بھی توڑا لوں گا۔“

”کیا ہے؟“ پہلا نے پوچھا۔

”بیڑا لد دوب رہا ہے۔ میرے اور کوٹ کی جیب میں
کویاں رکھیں۔ جلدی سے لے آؤ۔“

آرچ نے اپنا اور کوٹ انداز کر ہال کی کری پر ڈال دیا تھا۔
پہلا نے کامیاب ہاتھوں سے چیزوں میں دیکھا۔ ایک جب میں اسے
کویاں کی شیشی لیلیت میں دیکھا۔ اس میں سات آنھ کویاں تھیں مگر شیشی
پر کوئی لیلیت نہیں تھا جس سے معلوم ہوا کہ اس میں کوئی دروازے
آرچ دیوار کا ہا۔ بغیر سوچ کجھے پہلا نے شتر الگ کرنا چاہا تر
وہ اتنی مضبوطی سے جمگی کی تھا کہ وہ اسے ہلاکی نہیں سکی۔

”خدا کے لئے۔“ پہلا نے سرخ ہاتھ سے ہلاکی چھپی ہوئی تھی۔
ہوئے کہا۔ مگر اس کاہت میں غصہ اور خنی بھی چھپی ہوئی تھی۔
کیا وہ بلف کر رہا ہے۔ پہلا نے سوچا۔ شیشی کی طرف دیکھا۔
یہ کویاں کچھ بھی ہو سکتی تھیں۔ ہاضمی کی دوا۔ نیند کی کویاں۔

”پہلا کیا تم موجود ہو؟“ آرچ کی آواز پہلے سے زیاد مضبوط
لگ رہی تھی۔

اگر وہ بلف کر رہا ہے اور میں نے دروازہ کھول دیا تو اس
کے رام کرم پر ہوں گی۔ پہلا نے سوچا لیں فرش کو کہ اسے
واقعی دل کا دوہرہ پڑا ہوتا۔ پہلا دروازے کے پاس آئی۔
”کویاں ہوں اور کوٹ میں نہیں ہیں۔“ اس نے کہا۔ ”کہیں کار
میں تو نہیں ہیں।“

”وہ اور کوٹ میں ہی ہی۔“ اب آرچ کی آواز میں کرنگی
تھی۔ ”تم نے ٹھیک سے دیکھا نہیں۔ ایک شیشی میں سفید رنگ کی
کویاں ہیں۔ دوبارہ دیکھو۔ دروازہ کھولو۔ مجھے سانس لیتا مشکل ہو
رہا ہے۔ مجھے مرنسے سے بھاولو پہلا۔“

آرچ کی آواز میں کرنگی محسوس کر کے پہلا نے دروازہ نہ
کھولنے کا فیصلہ کیا۔ وہ لفڑیاتے قدموں سے باریں گئی اور ایک
گلاس میں برانڈی بھر کر ایک ہی سانس میں چھاٹی پھر صوف پر
لیٹ گئی۔ آرچ بلف کر رہا ہے، اس نے خود سے کہا۔ لیکن اسے
روانہ ہونے سے روک دے گا۔ پھر اس نے ایثنان ہوں گی۔ کوون
کر کے بیقام لکھوایا اور آئیکی کے اسے فردا ہرمن کو نیلکیں کر دیا
ہو رہی ہے۔

اب پہلا کو ہرمن کو اتنے سے باز رکھنا تھا۔ فون کرنے سے
کوئی فائدہ نہیں تھا۔ وہ بیٹھ کرنے لگا لیکن پہلا بھر قیمت پر اسے
ولا سے کم سے کم تین دن تک دو رکھنا چاہتی تھی۔ جب خانے سے
کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔ بہت سوچ کر پہلا نے فیصلہ کیا کہ وہ
ایثنان ہوں سے کہ کہ ہرمن کو ایک نیلکیں بھوائے۔ اس نے
ایک کانٹہ پر ذلت کی عبارت لکھی۔

مشین ٹیک کام کر رہی ہے مگرولا بالکل ٹھیڈی برف ہو رہی
ہے۔ اسے کرم ہونے میں ایک دن ضرور لگے گا۔ مصالی کرنے والے
عمل بھی سروی کو وجہ سے کام نہیں کر سکتا۔ وہ جترات کی صیحہ بیان
پہنچے گا۔ میرا مشورہ ہے کہ جو بعد کے دن جنبا جاؤ میں پہنچے کے دن
مقبرہ و قوت پر اگواز پورٹ پر جسمیں لینے آجائیں گی۔ امید ہے تب
تک سارے انتقالات مکمل ہو جائیں گے۔ بیساں خوب برف باری
ہو رہی ہے۔

ہرمن ضرور بھکل سے مشورہ کرے گا اور بھکل اسے کل صح
روانہ ہونے سے روک دے گا۔ پھر اس نے ایثنان ہوں گی کوون
کر کے بیقام لکھوایا اور آئیکی کے اسے فردا ہرمن کو نیلکیں کر دیا

آرچ تھا۔ تھے خانے کے کمرے دیکھے۔ سب کمرے غالی تھے کیا
 آرچ بھاگ کیا تھا۔ کیرج میں کھلے والا آئنی گیٹ بد شور بند تھا۔
 اب ایک کراپیچا تھا۔ پہاڑے تھے جسے بڑھ کر اس کا دروازہ کھولنا
 اور آرچ نے ایک درم کی پریوے ہوئے تبل کی طرف جلد کیا۔ پہاڑے
 تینی سے ایک جانب ہٹ گئی۔ آرچ لا ری سے گلکار اور اس کے
 پیشے پر گونومنا۔ لاری کرکی گلکار آرچ بھی ساتھ ہی کرا۔ لاری
 جلدی سے سنبھل کر اٹھا۔ آرچ اپنے موٹی پدان کی وجہ سے فوڑا
 ہی نہ اٹھ کا۔ لاری نے اس کے اٹھے سے پلے پوری طاقت سے
 گھونا مارا۔ آرچ پھر کر گیا۔ لاری نے اسے ٹھوک مارا پاچاہی گر
 پہلا نہ روک دی۔ آرچ نہ دوبارہ اٹھے کی طاقت نہیں تھی۔ وہ
 پہلا کو گورہ رہا تھا۔

”تو تمہارا دل وال اپس آتی۔“ وہ یہاں ”ٹھیک ہے“ جست جیت
 سنیں۔ مجھے میرے حال پر جھوڑ دو۔“
 آرچ کی حالت بڑی خست تھی۔ چرے کی چوت سیاہ ہوئے گی
 تھی۔ اس کے ہوش سوچ گئے تھے۔ مندر خون جہاں تھا۔ میں
 نے تمیں خوار کر دیا تھا آرچ۔“ پہلا نہ لام۔“ بہر حال دوسرے
 کر میں جل کر ٹھیٹوں میں تمہارے لیے ذریعہ آتی ہوں۔“
 آرچ لازم کرتے ہوئے دوسرے کمرے میں چلا گی۔ پہلا
 و مکر لے کر اپس آتی تو آرچ ایک کری پر بیٹھا تھا۔ پہلا نے
 و مکر کا لاری ایک چھوٹی میز پر رکھ دیا۔
 ”کچھ کھاؤ گئے۔“ اس نے پوچھا۔
 ”تمیں میں جاؤ تھے۔ میں مجھے آیا۔ چھوڑ دو۔“ آرچ نے سخے
 سے کہا۔

پہلا لاری کے ساتھ باہر جل گئی۔ دروازہ بند کر کے دوبارہ
 الماری لکھ دی گئی۔ شہری بھی جایا گیا۔ پھر کرانشٹ میں جا کر
 اس نے لاری کا لامبا ہوا لفاف کھولा۔ اندر سے خدا کا، اس پر لگے
 ہوئے کافن الگ کیے۔ پھر آرچ کے جعل و سختکو خور سے دیکھا۔
 دیکھتے ہوئے صارت سے بٹائے گئے تھے خود پہلا کو بچانے میں
 مھکل پیش آرچ تھی۔ ٹھیک بھی یقینی قبول کرے گا۔ اس نے
 اطمینان کی سانس لی۔
 ”سکس پانچ ہزار فراں مانگ رہا تھا۔“ لاری نے بتایا۔ ”مگر
 میں نے صرف ساڑھے تین ہزار دیے۔ پھر قدم ٹیوں دلانے میں
 خرج ہوئی۔ بالی میرے پاس ہے۔“

”وہ اپنے پاس ہی رکو۔“ پہلا نے کہا اور ٹاپ رائٹر سے
 لفافے پر ٹھیک کیا تھا۔ کیا۔ ”میں یہ خط پوست کرنے کا گاؤں جاری
 ہوں۔ اگر ہوک میں کیوں تو کچن میں کھانا کرہا ہے۔“

”اے میں پوست کر آتا ہوں۔ سروکوں کی حالت خراب ہے
 اور برف بھی نیلا ہو گری ہے۔“
 ”تمیں میں یہاں اکیلے رہنا تمیں چاہتے ہیں جاؤں گے۔“
 ”اچھا تو پھر گاڑی اختیار سے چلا۔“

ڈاکٹر بولا پڑے گا۔ کیا اس کی موت کی خبر اس سے پہلے کہ ٹھیک فونو
 والا لفافہ پوست کرے اس تک بچ کر جائے گی۔ اگر خوب سلے بچی ہوئی تو
 ٹھیک وہ لفافہ ہر میں کو بیخ دے گا۔ وہ اٹھ کر ایک بار پھر خاتمے
 میں آئے۔

”پہلا گولیاں لاو۔“ آرچ کی آواز ہتھ بیکی بلکی آرٹی تھی۔
 ”جلدی..... میں مر رہا ہوں۔“
 پہلا نے دونوں ہاتھوں سے کان بند کر لیے۔ پیدوں میں
 بھائیتی پیلی گئی اور پھر اورنڈھہ مدرسگر پڑی۔

○☆○

اور پھر لاری وہ لفافہ لے کر آیا۔ پہلا کو اتنا سکون محسوس
 ہوا کہ اس کی آنکھوں میں آنٹو آگے

”درے کیا ہوا مارا۔“ لاری نے رووازے میں شہیر لگے
 ہوئے دیکھا۔ ”کیا اس نے تمہیں پریشان کیا تھا؟“
 ”ہاں، بہت۔“

”وہ بھاگ تو تمیں کیا؟“

”تمیرا خیال ہے۔“ پہلا نے سکی بھری ”کہ وہ مر گیا ہے۔“

”مر گیا ہے۔“ لاری چونکا۔

”ہاں۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اسے دل کا دوڑہ دیا ہے۔ وہ کراہ رہا
 تھا۔ اس نے مجھے سے گولیاں مٹکا کیں۔ مجھے ٹھیں ٹھیں تھا کہ وہ
 کہہ رہا ہے یا بلٹ کر دیا ہے۔ میں دروازہ کھول کر اسے گولیاں
 دیتے کی ہتھ نہیں کر سکی۔ پھر اس کی آواز آتے آتے بالکل بند
 ہو گئی۔ اب ذرا جا کر اسے دیکھو۔“

”ماگر وہ مر گیا ہو تو تم کیا کوئی؟“ لاری پیچھے ہٹ گیا۔
 ”معلوم نہیں۔ میں نے ابھی سوچا نہیں۔ مگر تم جا کر دیکھو تو
 سی۔“

”میں..... میں لا شوں سے کوئی تعلق رکھتا نہیں چاہتا۔“ لاری
 کا چھو سغیر ہونے لگا تھا۔

”لیکن ہمیں معلوم ہونا ضروری ہے کہ وہ زندہ سے یا مر گیا؟“
 پہلا نے اتنی ہتھ سنبھال۔ ”میں جا کر دیکھی ہوں۔ مگر تم میرے
 ساتھ چل۔ اگر اس نے بلٹ کیا تھا تو زندہ ہو گا اور مجھ پر حملہ کرے
 گا۔“

”ٹھیک ہے مادام میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔“ لاری نے
 سرہا۔

پہلا نہ ٹھانے میں آتی۔
 ”میں یہ شہیر الگ نہیں کر سکتی۔ تم کو شش کرو۔“ اس نے
 کہا۔

لاری نے پہلے ایک جھٹکے سے شہیر علیحدہ کیا پھر الماری
 ہٹائی۔ پہلا آگے پڑھی۔ درسری طرف بالکل خاموشی تھی۔ پہلا
 بیٹھیں سے پیچھے اتری۔ آرچ کو آواز دی۔ مگر کوئی جواب نہیں
 ملا۔ لاری اور پہلا کوئی درمیں آگے بڑھے۔ آرچ کیں نظر نہیں

آنکھیں مُکلِّ مُگنیٰ ہیں۔ دھماکے اب اور تیز ہو گئے تھے
”میرا ایک دوست اندر کچھ خُوك پیٹ کر رہا ہے۔“ بیلا
نے کہا۔

مکنیک کو پاہر نکال کر اور ہیروئی دروازہ بند کر کے بیلا وابس
ہال میں آئی تک آرچ نے اپنے کمرے کا دروازہ توڑا لاتھا اور
پاہر آگئا تھا۔ بیلا نوہے کی الماری کو دیکھا۔ کیا یہ دروازے کو
ٹکلنے سے بُوک نکلے گی۔ اس نے دروازے کا پینڈل گھوٹتے دیکھا۔
”آرچ۔“ وہ چیخ کر یادی۔ ”دروازے سے بُس جاؤ درونہ میں
لاری کو ڈالوں گی۔“

”میں جانتا ہوں وہ یہاں نہیں ہے۔“ آرچ نے کہا۔ ”اور
میں جانتا ہوں کہ ماں گیا ہے۔ وہ بیسٹ گیا ہے۔ دروازے کو بولوں
میں اسے بُجی توڑوں ڈالوں گا۔“

”میرا دل ڈوب رہا ہے۔ میرے اور کوٹ کی جب میں
گولیاں رکھی ہیں۔ جلدی سے لے آؤ۔“

آرچ نے اپنا اور کوٹ اتار کر ہال کی کرسی پر ڈال دیا تھا۔
بیلا نے کامیختہ ہاتھوں سے میجبوں میں دیکھا۔ ایک چب میں اسے
گولیاں کی شیشی میں لگئی۔ اس میں سات آنکھ گولیاں تھیں مگر شیشی
پر کوئی بیلی نہیں تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس میں کوئی دوا نہیں۔
آرچ دوبارہ کہا۔ بیرون سوچ سمجھے وہ لانے شہری کا گناہ گزیر
وہ اتنی مضبوطی سے جنم گیا تھا کہ وہ اسے ہلا بھی نہیں سکی۔

”خدا کے لیے بیلا۔ میں مریا ہوں۔“ آرچ نے کراچے
ہوئے کہا۔ گلساں کا ہٹ میں حصہ اور خنی بھی ہوتی تھی۔
کیا وہ بلف کر رہا ہے۔ بیلا نے سوچا۔ شیشی کی طرف دیکھا۔
یہ گولیاں کچھ بھی ہو سکتی تھیں۔ باہمے کی دوا۔ نیند کی گولیاں۔

”بیلا۔“ یا تم موجود ہو۔“ آرچ کی آواز پسلے سے زیادہ مضبوط
گزری تھی۔

اگر وہ بلف کر رہا ہے اور میں نے دروازہ کھول دیا تھا میں اس
کے رم و کرم پر ہوں گی۔ بیلا نے سوچا تکن فرش کو کہ اسے
واقی دل کا دوہرہ پڑا ہوت۔ بیلا دروازے کے پاس آئی۔
”گولیاں اور کوٹ میں نہیں ہیں۔“ اس نے کہا۔ ”کہیں کار
میں نہیں ہیں!“

”وہ اور کوٹ میں ہی ہیں۔“ اب آرچ کی آواز میں کرختگی
تھی۔ ”تم نے تمہیک سے دیکھا تھیں۔ ایک شیشی میں سفید رنگ کی
گولیاں ہیں۔ دوبارہ دیکھو۔ دروازہ کھولو۔ مجھے سانس لینا مشکل ہو
رہا ہے۔ مجھے مرنسے سے بچاؤ بیلا۔“

آرچ کی آواز میں کرختگی محسوس کر کے بیلا نے دروازہ میں
کھولنے کا فیصلہ کیا۔ وہ لاکھڑا تے قدموں سے باریں گئی اور ایک
گلسا میں برائی بھر کر ایک ہی سانس میں چھاکنی پھر صوفیہ پر
لیٹ گئی۔ آرچ بلف کر رہا ہے، اس نے خود سے کہا۔ لیکن اسے
واقی دل کا دوہرہ پڑا ہوا اور جب لاری و پاپیں آئے تو اسے مُفرادہ پہنچے
تب وہ کیا کریں گے۔ لاری پر کیا رُزِ عالم ہو گا۔ اگر وہ مریغیا تو بیلا کو

”میرا ایک دوست اندر کچھ خُوك پیٹ کر رہا ہے۔“ بیلا
نے کہا۔

بیلا نے کوپاہر نکال کر اور ہیروئی دروازہ بند کر کے بیلا وابس
ہال میں آئی تک آرچ نے اپنے کمرے کا دروازہ توڑا لاتھا اور
پاہر آگئا تھا۔ بیلا نوہے کی الماری کو دیکھا۔ کیا یہ دروازے کو
ٹکلنے سے بُوک نکلے گی۔ اس نے دروازے کا پینڈل گھوٹتے دیکھا۔
”آرچ۔“ وہ چیخ کر یادی۔ ”دروازے سے بُس جاؤ درونہ میں
لاری کو ڈالوں گی۔“

”میں جانتا ہوں وہ یہاں نہیں ہے۔“ آرچ نے کہا۔ ”اور
میں جانتا ہوں کہ ماں گیا ہے۔ وہ بیسٹ گیا ہے۔ دروازے کو بولوں
میں اسے بُجی توڑوں ڈالوں گا۔“

بیلا نے دروازے کو گھوڑا۔ وہ اسے کس طرح محفوظ بنا سکی

ہے۔ اسے وہ شہریہ پاڈ آنیا جو عمارت تعمیر کرنے والی بیٹی بھول کر
چھوڑ گئی تھی۔ اور وہ سیر میں پڑا تھا۔ وہ بیلا کر گیرج میں لگئی
شہریہ اٹھا۔ وہ بت مباری تھا۔ بیلا نے اسے کہی کہ اسی طرح ہال
میں لے آئی۔ اتنی ورس میں آرچ نے دروازے کا قفل توڑا دیا تھا۔
بیلا نے شہریہ کا ایک برا مقابلہ کی دیوار سے لگایا دوسرا سے کو
الماری کے ساتھ ٹھوک دیا۔ شہریہ دیوار اور الماری کے درمیان
بالکل فٹ تیکا تھا۔ اب دروازہ ثوٹ بھی جائے تو آہنی الماری جو

دروازے کے پر ابری ہی بھوڑی تھی آرچ کو بیلا نہیں آئے دے
گی۔ شاید آرچ نے بھی یہ کیفیت معلوم کر لی اور وہ گولیاں دینے
لگا۔ بیلا وابس پیڈر میں چل گئی۔ لاری کے دابس آئے میں اب
بھی تین چار گھنٹے باقی تھے۔

اب بیلا کو ہرین کو اتنے سے باز رکھنا تھا۔ فون کرنے سے
کوئی فائدہ نہیں تھا۔ وہ بحث کرنے لگتا ہیں بیلا بالکل غصہ بی رف ہو رہی
وہ لالے کم سے کم تین دن تک دروازہ کھانا ہاتھی تھی۔ وہ غائب سے
کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔ بت سوچ کر بیلا نے فصلہ کیا کہ وہ
ایلن ہوٹ سے کہ کہہ ہرین کو ایک نیلیں بھجوائے۔ اس نے
ایک کانڈ پر ڈل کی عبارت لکھی۔

مشین ٹیک کام کام کر رہی ہے مگر لا بالکل غصہ بی رف ہو رہی
ہے۔ اسے گرم ہوتے میں ایک دن ضرور لگے گا۔ صفائی کرنے والا
عمل بھی سرو کی وجہ سے کام نہیں کر سکتا۔ وہ جھرات کی جمع یہاں
پہنچ گا۔ میرا شورہ ہے کہ جمع کے دن جھرو جاؤ میں پہنچنے کے دن
مقبرہ و دقت پر انگوڑا پور پر تمیں لیٹنے آجائیں گے۔ امید ہے تب
تک سارے انتظامات مکمل ہو جائیں گے۔ بیلان خوب برف باری
ہو رہی ہے۔

ہرین ضرور بھکل سے مشورہ کرے گا اور بھکل اسے کل صح
روانہ ہوتے سے روک دے گا۔ پھر اس نے ایلن ہوٹ کو فون
کر کے پیغام لکھوایا اور آکید کی کہ اسے فوراً ہرین کو نیلیں کر دیا

ڈاکٹر بنا پڑے گا۔ کیا اس کی موت کی خبر اس سے پہلے کہ بینک فنوں والا لفاف پوست کرے اس تک پہنچ جائے گی۔ اگر جو پہلے پہنچ گئی تو بینک وہ لفاف ہر میں کو پہنچ دے گا۔ وہ انھ کرا یک بار پھر خاتمے میں آئی۔

”یہاں گویاں لاو۔“ آرچ کی آواز بت ہیکی بھلی آری تھی۔ ”جلدی..... میں رہ رہا ہوں۔“

پہلا نے دونوں ہاتھوں سے کان بند کر لیے۔ پہلے روم تک جھاگتی پہنچی اور پھر اورنڈ سے منہ ستر کر پڑی۔

○☆○

اور پھر لاری وہ لفاف لے کر آیا۔ یہاں کو اتنا سکون محسوس ہوا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو تک گے

”ارے کیا ہوا مام۔“ لاری نے روایتے میں شہتیر لگے ہوئے دیکھا۔ ”کیا اس نے تمہیں پریشان کیا تھا؟“

”ہاں بہت۔“

”وہ بھاگ تو نہیں کیا؟“

”میرا خیال ہے۔“ پہلا نے سکی بھری ”کہ وہ مر گیا ہے۔“

”مر گیا ہے۔“ لاری چڑکتا۔

”ہاں۔ وہ کہ رہا تھا کہ اسے دل کا درودہ پڑا ہے۔ وہ کراہ رہا تھا۔ اس نے مجھ سے گویاں مٹکائیں۔ مجھے نہیں نہیں تھا کہ وہ وجہ کہ رہا ہے بالف کر رہا ہے۔ میں دروازہ کھول کر اسے گویاں دیتے کی بہت نہیں کر سکی۔ پھر اس کی آواز آتے بالکل بد رہ گئی۔ اب زدجا کارے دیکھو۔“

”اگر وہ مر گیا ہو تو تم کیا کرو گی؟“ لاری پیچے بہت گیا۔

”معلوم نہیں۔ میں نے ابھی سوچا نہیں۔ تکرم جا کر دیکھو تو میں۔“

کاچھو سفید ہونے لگا تھا۔

”لیکن ہمیں معلوم ہوتا ضروری ہے کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا؟“

پہلا نے اتنی بہت سنجھا۔ ”میں جا کر دیکھتی ہوں۔ تکرم میرے ساتھ چلو۔ اگر اس نے بالف کیا تھا تو زندہ ہو گا اور مجھ پر جملہ کردے گا۔“

”ٹھیک ہے مادام میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔“ لاری نے سر لایا۔

پہلا نے خاتمے میں آئی۔

”میں یہ شہتیر الگ نہیں کر سکتی۔ تم کوشش کرو۔“ اس نے کہا۔

لاری نے پہلے ایک جھٹکے سے شہتیر علجمہ کیا پھر الماری ہٹائی۔ یہاں آگے بڑھی۔ دوسرا طرف بالکل غلاموٹی تھی۔ پہلا

سیڑھیوں سے بیچ اتری۔ آرچ کو آواز دی۔ تکرم کوی جواب نہیں ملا۔ لاری اور یہاں کوئی پریڈور میں آگے بڑھے۔ آرچ کیس نظر نہیں

”تو تمہارا دلآل و اپس آئیا۔“ وہ بولا ”ٹھیک ہے تم جیت گئیں۔ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔“

آرچ کی حالت بڑی خست تھی۔ چرچے کی چوتھی سیاہ ہوئے گئی تھی۔ اس کے ہونٹ سوچ گئے تھے۔ منہ برخون جما ہوا تھا۔ ”میں نے تمہیں خوار کر دیا تھا آرچ۔“ پہلا نے کہا۔ ”بہر حال دوسرے کر کے میں جل کر چھوٹیں تمہارے لیے ڈرکل لاتی ہوں۔“

آرچ لڑکھڑا ہوئے دوسرے کر کے میں چلا گیا۔ پہلا و میک لے کر اپس آئی تو آرچ ایک کری پر بیٹھا تھا۔ پہلا نے میک کا گاں ایک چھوٹی میرے رکھ دیا۔

”کچھ کھا دیگے گے؟“ اس نے پوچھا۔

”چشم میں جاؤ تم۔ میں تجھے اکیا چھوڑ دو۔“ آرچ نے غصے سے کہا۔

پہلا لاری کے ساتھ با رہا جل گئی۔ دروازہ بند کر کے دوبارہ الماری لکھی گئی۔ شہتیر بھی تباہی گیا۔ پھر کرا نشست میں جا کر اس نے لاری کا لایا ہوا لفاف کھولا۔ اندر سے حکاکا، اس رکے ہوئے کاغذ الگ کیے۔ پھر آرچ کے جعل دھنکتوں کو غور رہے۔

و سختھ بہت صارت سے بنائے گئے تھے خود پہلا کو بچانے میں مشکل پیش آئی تھی۔ بینک بھی یقیناً قبول کر لے گا۔ اس نے اطمینان کی سانس لی۔

”میکس پاچ ہزار فراں ایک رہا تھا۔“ لاری نے تھا۔ ”مگر میں نے صرف سارے تین ہزار دیے۔ کچھ رقم پہلوں ڈلوں میں خرچ ہوئی۔ باقی سمرے پاس ہے۔“

”وہ اپنے پاس تی رکھو۔“ پہلا نے کما لوٹا پاپ رائٹر سے لفافے پر بینک کا ٹیکا ناٹپ کیا۔ ”میں یہ خط پوست کرنے لوگوں جاہری ہوں۔ اگر بیوک اگلی توپکن میں کھانا رکھا ہے۔“

”اے میں بوست کر آتا ہوں۔ سڑکوں کی حالت خراب ہے اور بر فر بھی زیادہ اگر رہی ہے۔“

”نمیں میں بیساں اکیلے رہتا نہیں جاہتی۔ میں جاؤں گی۔“

”اچھا تو پھر گاڑی اختیاط سے چلانا۔“

دروازے پر ہلکی دھنک نے پلاٹ کو جگایا۔ اسے گزشتہ رات کے واقعات یاد آئے اور وہ جلدی اسے انٹھ کر بیٹھ گئی۔
”فون ہے؟“ اس نے پوچھا۔

”میں ہوں مادام“ لاری تھی آواز آئی۔ ”لیکا کافی لاوں؟“
بند کھرکیوں سے دھپ کی کچھ کرہیں اندر آری تھی۔ پلاٹ
نے گزی کی طرف دیکھا سوانح بے تھے ”ہاں ضور لاوے“ اس
نے جواب دیا۔

پھر وہ بیت سے انٹھی، باقاعدہ روم میں گئی۔ ضروریات سے فاسٹ
ہوئی۔ بالائی تالی اور چڑے کا میک اپ کرنے میں اسے پدرہ منٹ
لگا۔ اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا اور مطمئن ہو کر بیاس
تبدیل کیا۔ وہ بینہ روم سے ٹکلی تو لاری ایک رڑے اٹھانے کیکن سے
نکل رہا تھا۔ وہ دوسری کرانشست میں آئے۔ لاری نے کچھ ناشتا
بھی پیار کر دیا تھا۔

”کیا وہ تھیک ہے؟“ پلاٹ نے ناشتا شروع کرتے ہوئے پوچھا۔
”ہاں“ میں نے اسے باقاعدہ روم میں جانے کی اجازت دے دی
تھی۔ پھر اسے ناشتا بھی کر دیا۔ اب وہ بالکل سیدھا ہو گیا ہے۔
کوئی مصیبت کھڑی نہیں کرے گا۔“

پلاٹ زیادہ اطمینان سے ناشتا کرنے لگی۔ اچانک اسے کچھ بیاد
آیا۔ ”تم نے میک سے اپنی نظروں کے سامنے دستخط کرائے
تھے؟“

”فکر مت کرو۔ اسے کچھ دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اس کے
پارے میں رون کا کنایج ہی تھا۔ وہ معمول رُم کے لئے خود اپنا گلا
بھی کاٹ سکتا ہے۔“
”لیکا تم نے رون کو فون کیا تھا؟“ پلاٹ نے سرسری لیجھ میں
پوچھا۔

”تھی ہاں، کیا تھا۔“ لاری نے جواب دیا۔ ”بات یہ ہے مادام
کہ رون میرے لیے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ میں اسے بتانا چاہتا تھا
کہ میں تمہاری مد کر رہا ہوں۔ اس نے مجھے جتنا بڑا اچھا کہا تھا
کہ پیش نظر ضروری تھا کہ اسے یہ بھی معلوم ہو کہ میں تمہاری کتنی
مد کر رہا ہوں۔“

”پھر اس نے کیا کہا؟“
”وہ بہت خوش ہوا۔“

”لیکا تم نے اسے یہ بھی بتایا کہ آرجے سماں ہے؟“

”میں مادام۔“
”تمیں کبھی کسی کو یہ نہیں بتانا پڑتا کہ آرجے سماں تھا۔“
”میں سمجھتا ہوں مادام، تم بالکل گرفتار کرو۔“ لاری نے
کہا۔ پھر اس کی مطمئن نیس ہوئی تھی۔
”کیا رون نے یہ نہیں پوچھا کہ تم کس طرح میری مد کر رہے
ہو؟“

”جب تک میں واپس نہ آؤں سونا ست پچھے کھا بھی لیتا۔“
پلاٹ نے غور سے لاری کی طرف دیکھا۔ ”وہ دہاں سے نکل تو
شیں سکتا ہے!“
”جب تک میں ہوں تب تک تو نہیں نکل سکتا۔“ لاری پہنچ
گا۔

پلاٹ نے لفاذے اپنے بیک میں رکھا۔ بر ف باری میں باہر جانے
کے لئے مناسب کپڑے اور جوچے پہنچنے اور ولادے سے باہر نکل گئی۔
کیرچ سے کار نکالی اور حجاج اطاعت ادا میں ڈرامہ کرتے ہوئے لگا تو نکی
طرف چل۔ راستے میں اسے نہ کوئی دوسری کار ملی۔ نہ کوئی راہ گیر نظر
آیا۔ پدرہ منٹ کی دشوار روز بیوی بیک کے بعد وہ سیٹل پوسٹ آفس
پہنچ گئی۔ وہ اُتری اور لفاذے ایک لیٹر بیک میں ڈال دیا۔ اپرین میں کا
پسلار مrtleہ مکمل ہو چکا تھا۔ اب یہ دیکھنا تھا کہ بیک مطلوبہ لفاذے
بھیجا ہے یا نہیں۔ کار میں بیٹھ کر اس نے سکرٹ لٹکایا۔ پیش بورڈ
میں گی ہوئی گزی ۵۵۳۳ جاری تھی۔ وہ بے حد سخن حسوس
کر رہی تھی اور ابھی اسے تین سختے انتظار کرنا تھا جس کے بعد
لفاذے کی توقع تھی۔ اگر بر ف باری اسی طرح جاری رہی تو یہ
امکان بھی نہیں تھا کہ ہر میں اچاک اگر اسے جیان کر دے گا۔
اسے ایسے خراب موسم میں سفر کرنا بالکل پسند نہیں تھا۔
والہی کا سزا اور زیادہ مشکل تباہت ہوا۔ ایک بار اس کی کار
بر ف میں پہنچنے کی تھی مگرہ کسی نہ کسی طرح اس سرک میک پہنچ گئی
جو ہوا جاتی تھی۔ گرسن روڈ سے اس سرک پر آنا تھا قریباً چھان
تم۔ اس نے کار روک دی اور اس کی بیٹل لائس بیٹل چھوڑ کر
پیدل والا کے ہمروں دروازے تک کی۔ لاری نے دروازہ کھولا۔ پلاٹ
پڑوں اور ہوں سے بر ف جھاگ کر اندر اٹھا ہوئی۔ کوٹ آتارا
اور صوفے پر پیٹھ کر آنکھیں بند کر لیں۔

”بہرہت خراب موسم ہے نا؟“ لاری نے پوچھا۔
”ہاں۔ میں نے کار باہر سرک پر چھوڑ دی ہے۔“
”کھانا تیار ہے مادام۔“
”میراچی نہیں چاہ رہا ہے۔“ پلاٹ نے جواب دیا۔ ”میں سونے
جاری ہوں۔ بے حد تھک گئی ہوں۔“
پلاٹ اپنے بیٹر روم کی طرف چل۔ راستے میں رک کر لاری کی
طرف دیکھا۔ ”وہ تو ٹھیک ہے۔ تم نے اسے کچھ کھانے کو دیا؟“
”تم جا کر آرام کرو۔“ ٹکرئی کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس کی
خربکری میں کروں گا۔“
”گڑھ ناشت لاری.....“ پلاٹ کو چیسے کسی بھی بات کی پروا نہیں
ہے گئی تھی۔ ”اور بہت بہت ٹھکری۔“
پلاٹ نے بیڈ روم میں واٹل ہو کر دروازہ اندر سے بند کر لیا۔
کپڑے اُنم اکر کش خوشی کا بیاس پہنچا اور ستریٹ گئی۔ پھر راجح
پڑھا کہ اس نے دو شیخ بھگداری۔ بر سول کے بعد پہلی مرتبہ دعا مانگتے
مگر لیکن دعا ختم ہونے سے پہلے ہی اسے گئی بیند نہ آیا۔

”اس نے پوچھا تھا۔ اس پر میں نے بتایا کہ ہم فنڈو اپس لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔“

”تم نے اسے میکس کے مقابلے سمجھی تھیا یا؟“

”مجھے بتانا ہی تھا۔“ اماری نے پھر بول دیا۔ ”میں نے اس سے کہا کہ میکس بھی توان کر رہا ہے۔ مگر اس میں فکر کی کلی بات نہیں، میکس اور ہون ہست اجھے درست ہیں۔ ہون یہ سن کر خوش ہوا کہ میکس بھی توان کر رہا ہے۔“

یہاں کامنا کامچا ہی۔ اس نے مگریٹ سٹھالیا۔

”اس نے یہ سوال نہیں کیا کہ میکس کس طرح توان کر رہا ہے؟“

”خوبی، ابادم۔ اسے اس سے دوچی نہیں تھی۔ اس کے ذہن پر کچھ اور فکریں سوار ہیں۔“

”کیمی فلکس؟“

”اس نے مجھے بتانا نہیں۔“

”پھر سوچ رہی ہی کہ اس کا پورا مستقبل ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ کچھ دیری کی خاموشی کے بعد داری بولا۔“

”ایک اتوی سڑک کی برف ہٹا رہا ہے۔ جیسے ہی اس نے اپنا کام فلم کیا میں کار لے آؤں کا۔“

”کار میں لے آؤں گی۔“ پھر نے کہا۔ ”تمہیں لوگوں کی نظریوں کے ساتھ نہیں آتا جائیے۔ گاؤں والے باشی ہانے لگیں گے۔“

اور تیز و غنی۔

”ودون تک اپری لذتیج ہوٹل میں۔ اس کے بعد مجھے امید ہے کہ ہنک کوئی فرنٹنگ لگا ملا کر لے گا۔“ ہر منے نے جواب دیا۔ ”اوہ میں یہ سمجھتے ہے کہیں قائم کروں کہ تم فوری طور پر کیوں نہیں آسکتیں۔“ میری مشکلات پیدا کرتی ہو۔“

”دیکی داد دی ہے میری محنت کی۔“ پھر نے صحت ہوئے لمحے میں کہا۔ ”اوہ ایس پر کیسے میں یہاں برف باری میں سری سے جی جا رہی ہوں۔ صرف اس لیے کہ تم آؤ تو آرام سے رہو۔“

”اوہ میری سمجھتیں نہیں، آتا کہ تم خود بھی دہاں کیوں ہو۔“ دراصل تمہیں ترجیحات کا تھیں کہ کہا نہیں آتا۔“

”بسم حال کان کھول کر کیوں کوئی میکس نیشور کر کے لیے ہٹھے سے پسلے روائی نہیں ہو سکتی۔“

”میں تمہارا انتظار نہیں کروں گا۔ میں کل منصع مساماً روائی ہو رہا ہوں۔“

”تو جب میرے لیے آتا ملکن ہو گا تمہارے پاس پہنچ جاؤں گی۔“ پھر نے کام پھر کچھ تمہر کر پوچھا۔ ”تمہاری طبیعت کیسی ہے؟“

وہ چند منٹ تک ایکہ دوسرے کی مزانچ پری کرتے رہے پھر پھلے نے ریسور کھدا۔ اب کم سے کم اسے ہر من کے آنے کی فکر ”میری بات ٹھنو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم فوراً نیشور ک آجائو۔“

میں تھی۔ اس طرف سے تو اطمینان ہوا۔ وہ بکن میں گئی۔ لاری برتن دھو رہا تھا۔

”تمیں یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ برتن دھونے کی شہین جو موجود ہے۔“

”تمیں اسے استھان کنا نہیں جانتے۔“ لاری نے کہا۔ ”اس کے علاوہ مجھے برتن دھونے پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔ آری میں میں سی کام تو کرتا تھا۔“

اُس وقت یہاں کیا کہ آرچے بتایا تھا کہ لاری فوج سے بھاگا ہوا ہے۔

”تم آری میں تھے؟“ اس نے پوچھا۔

”تم تو جاتی ہو مادام۔ آرچے نے بتایا ہوگا۔“

”ہاں اس نے کما تھام فوج سے بھاگ ہوئے ہو۔“

”میں آری سے بیزار ہو گیا تھا اس لیے بھاگ نہلا۔“ لاری نے کہا۔ یہاں نے اسے غور سے دکھا۔

”گویا یہ بات کہ تمہارے والدے تمیں پورپ کی سیرو قفرع کے لیے بھیجا ہے۔ جھوٹ تھی۔“

”حقیقت میں بتائیں سکتا تھا اس لیے جب تم نے پوچھا تو جو پہلی بات مل گئی تھی آئی کہو دی۔“

”گوئی بات نہیں میں بھیتی ہوں۔“

”ٹکریہ مادام۔“

”گویا تمہاری پوزیشن اس سے زیادہ مشکل ہے۔ بیٹھی میں خیال کرنے تھی۔ اگر آری پولیس کیسی۔“

”یہاں آری پولیس نہیں ہے مادام۔ مجھے اس کی گلر نہیں۔“

”تمیں نہیں ہے گر مجھے ہے۔ یہاں نہیں۔“

”میرا راہ پہنچنے کے دن نیوارک جانے کا ہے۔ میرے جانے کے بعد میر کیا کوئی گے؟“

”بیٹھنے کے دن۔“ لاری کچھ چوڑکا۔ ”کچھ نہ کچھ کرلوں گا۔ کسی ہوئی بیکاری پہنچ پہنچ کاں مل جائے گا۔“

”ہم اس موضوع پر پسلے بھی بات کر کچے ہیں۔ تمیں ایک درک پرست کی ضرورت ہے۔“

”ہاں۔“ لاری نے جزہ سلایا۔ ”مگر تم پریشان مت ہو۔ میں کچھ نہ کچھ کرلوں گا۔“

”ٹکریہ کیا اور کیسے ہے؟“

”میں سوچوں گا۔ مگر جیسا کہ ہوں کہتا ہے ہر پر اہم کو جھیٹ بھکھنا چاہیے۔ اور یہ سہی پر اہم ہے۔“

”تم نے میری مدد کی ہے۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں۔ اپنے گھر جانا پسند کوے؟“

”ضور۔ مگر جانہیں سکتا۔ پولیس سب سے پسلے مجھے دیں تلاش کرے گی۔“

”مگر تمہاری خواہش ضرور ہے کہ گھر جاؤ؟“
”جی۔۔۔ جی۔۔۔“
”میں تمیں لکھ اور کچھ رقم دے دوں گی۔ کیا اس کے بعد تم کوئی جاپ علاش کر لے گے؟“
”کیوں نہیں۔ میرے پاس وہ جعلی پاسپورٹ ہے۔ اگر میں والیں گیا تو کوئی سروس آسانی سے لو جائے گی۔“
”ٹھیک ہے لاری۔ تو میں یہ کوئی گی۔ جب میک سے فتوول جائیں گے تو میں نیوارک کی فناٹ میں تمہارے لیے ایک سیٹ ٹک کر اداں اگر انبویر تھنپا بچہ ہزارڈا لردے دوں گی۔ کیا یہ کافی ہو گا؟“

”کیا تم دراقتی ایسا کرو گی؟“ لاری خوش ہو گیا۔
”ہاں۔ آخر میں تمہاری احسان مندوں۔“
”ٹھیک ہے اداں۔ یہ کوئی احسان نہیں تھا۔ میری وجہ سے تم اس مشکل میں پچھلی ہو۔“

”مگر تم ایسا بھتھے ہو تو تمہاری ایمانداری ہے۔ یہیک میں تمہاری وجہ سے اس میہمت میں بڑی ہوں گیں ایمانداری کی بات یہ ہے کہ یہ خود میر کیا کارہ رہا ہے۔ میری خوش بختی تھی کہ تم سے واطر پڑا۔ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو کیا جائے کیا ہو گیا ہوتا۔ بھر حال میں گاؤں جا رہی ہوں۔ چل قدمی کوئی جاہ بنا ہے۔ وہاں سے کچھ ضروری چیزیں بھی لے آؤں گی۔“ تمیں تو کچھ نہیں چاہئے؟“

”میرا جو چوک گرم ختم ہو گیا ہے۔۔۔“
”ٹھیک ہے میں لیتی آؤں گی۔“ تمیں سامنے نہیں آتا چاہئے۔ تم بور تو تمیں ہو گے!“

”ببور۔“ نہیں مادام کیلئے سب سے پہلے تمہارے لیے اچھا سانچہ تھا کروں گا۔“
”بہت خوب! ابھی ایک سکھنے سے زیادہ نہیں لگے گا،“ اگر کوئی آئے یا فون کی لگنچہ بچے تو جواب مت دیں۔“

”بہتر اداں۔ تمہارے خیال میں فوکوب تک آ جائیں گے؟“
”پرسوں سے پسلے نہیں آ سکتے۔“ ٹھانے کا۔

برف باری رک گئی تھی۔ سورج بکل آیا تھا۔ وہ خوش خوش باہر نکلی اور گاؤں کی طرف چل دی۔

○☆○

گاؤں جاتے ہوئے وہ سورج روئی تھی کہ اس کی مشکلات رفتہ رفتہ قابو میں آئی جا رہی ہیں۔ ہرین کی تمد کا کوئی اندر نہیں۔ آرچہ خانے میں بند ہے۔ وہ لاری کو ہوائی لکٹ اور پلائی ہزارڈا لردے دے گی اس طرح اس کا حاملہ بھی ختم ہو جائے گا۔ پھر جب وہ ہرین سے لٹے گی تو اسے دو طین کے نقصان کے بارے میں بتا دے گی۔ آرچہ کو اور خود کو بھی اس نقصان کا ذائقے دار شہزادے کی اور اصرار کرے گی کہ آئندہ سو سکس لاکاؤنٹ اپنر کپنی کی

غمراں میں دے دیا جائے وہ بالکل آزاد ڈھن کے ساتھ نبیارک روانہ ہوگی اور پھر ڈھن سے ناساوہ بلاشبہ اسے وہاں کی بیکاری دھوپ کی ضرورت ہے لیکن سب سے اہم ہاتھ یہ کہ آنکھوں کی مردوسے کوئی تعلق نہیں رکھے گی۔ اس نے مطلوب اشیا خریدیں۔ لاری کے لیے جیو چک کم بھی لیا اور واپس ولا چل دی۔

وہ جیونے دروازے تک پہنچی تو کیا رہنے کر 50 منٹ ہوئے تھے۔ اپنی چالی سے دروازے کا قفل کھولا۔ لاری کو آواز دی۔ لائی ہوئی چیزوں ایک طرف رکھیں۔ کوت اتارا۔ دبادبارہ لاری کو کوارا۔ مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ وہ چنیں میں گئی۔ میر گوشت اور کچھ اور چیزوں کوچک تھیں جو کھانا پکانے میں درکار ہوتی۔ مگر لاری نہیں غما۔ قدرے پر بڑائی کے ساتھ وہ کراشست میں گئی۔ بالکل سامنے ایک آرام کری پر دیکھی پتے ہوئے آرچ بیٹھا تھا۔ اسے دیکھ کر پہلا کر ایک شاک لٹکا۔

”مجھے اس طرح دیکھ کر حیرت ہوگی۔“ وہ بولا۔

”لاری کہاں ہے؟“

”اے ہاں لاری۔ وہ نجی ہے۔ کچھ بہتر مالت میں نہیں۔ مگر نوجوان اور تدرست ہے۔ نیک ہو جائے گا۔ تم تو بینو۔“ پہلا حصہ حضور کھٹکی اسے دیکھ رہی تھی۔ ڈھن نے بیسے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔

”بینو جاؤ پہلا۔ مجھے افسوس ہے لیٹھیں تیار کرنا پڑے گا۔ میں کھانا نہیں پکا سکتا۔“

”تمرنے لاری کا کیا کیا؟“ پہلا رفتہ رفتہ اپنی حالت پر قابو پانے لگی تھی۔

”بہت آسان ہی بات تھی۔ تم نے محosoں کیا ہو گا کہ وہ کچھ زیادہ ڈھن نہیں ہے۔ میں نے دروازے کے پیچے سے تماری اور اس کی مشکوکوئیں بنی۔ جب تم جل ٹکن تو میں نے اسے آواز دی اور کافی مانگی۔ اسے اپنے آپ پر بہت اعتماد تھا۔ مجھے تو کچھ بھتھا ہی نہیں کرتا تھا۔ وہ کافی لایا۔ میں ایک کرے میں چھوپ گیا اور جب وہ اس طرف بڑھا جائیں میں خاتون میں ایک لکڑی سے اس کے سر پر ضرب لگائی۔ وہ بیووش ہو کر گزیا۔ میں نے باہر نکل کر دروازے کو شیری سے بند کر دیا۔ اور اس میں بیساں ہوں۔“

”تم نے زیادہ چوتھے تو نہیں پکھائی؟“

”اس سے زیادہ نہیں تھی اس نے مجھے پہنچا لی تھی۔“

”میں فتح جاکارے دیکھا ہوں۔“

”تم نہیں نہیں جاری ہو اس لیے من بند کرو۔“ آرچ کی آواز خخت ہو گئی۔ وہ ٹھیک ہے صرف بیووش ہو گیا ہے۔ اب تمارے پاس تین ایگے ہیں اور میرے پاس چار۔“ پہلا ایک کری پیٹھے گئی۔ اس کا جنم کاپ رہا تھا۔

”تم بہت خطرناک عورت ہو پہلا۔ شاید میں نے ہی تمہیں اپنے جعل دستخط بنانے کا آئینا دیا تھا کیا جیسے کوئی۔ اب میرا میرے پاس رہنے دو۔“

پہلا قدم یہ ہو گا کہ پینک کو فون کر کے اس خط کو نظر انداز کرنے کی پیدا بابت کروں۔ ”آرچ اٹھا۔“ تب بہر ہم اسی پوزیشن میں دالمیں آجائیں گے جاں سے پلٹے تھے۔ ”تمہرو۔“ پہلا نے تمہی سے کہا۔ آرچ نے اسے گھورا۔

”اب تمہارے داماغ میں کیا کچھی پکر رہی ہے؟“ ”میں پیک میں ہوتا نہیں چاہتے۔“ پہلا نے کہا۔ ”مجھے سوچنے کے لیے کافی دوست ملا اور اسی نے سوچا گی۔ ہرمن کے ساتھ میری زندگی زیادہ سے زیادہ بور اور اونٹ ہوئی جا رہی ہے۔ پہنچنے سے فائدہ کیا کہ بیک میں ہونے کے بھائی میں دراثت سے محروم ہونے کے لیے آزاد ہوں۔“

”بہت خوب۔“ آرچ مکرا ہا۔ ”مکالہ تو خوب بولا ہے مگر تم دولت سے درست بردار ہونا پسند کر دیے ایسی بات ہے جس پر میں یقین نہیں کر سکتا۔“

”تم یقین کرتے ہو یا نہیں مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ میں نے جو کچھ کہا وہی میرا مقصود بھی ہے۔ میں وہ فتوحات میں کرنا چاہتی ہوں۔ اس میں ناکام رہی تو پولیس کو فون کر کے تمہیں غلبے کے الزام میں گرفتار کر دوں گی۔ خوشی سے بیک کو فون کرو۔ اس کے بعد میں پولیس کو فون کر دوں گی۔“

”اچھا بلکہ کردی ہو گر مجھ پر اڑ نہیں کرے گا۔“ آرچ نے کافی گرفون کرنے کے لیے نہیں بڑھا۔

”تب میں پلے پولیس کو فون کر لیں ہوں بعد میں تم پیک کو فون کر دیتا۔“

پہلا اٹھ کر فون کی طرف بڑھی۔ ریسیر اٹھا لیا اور ڈاکل کرنے لگی۔ آرچ نے تمہی سے آگے بڑھ کر ریسیر اس کے باوجود سے لے لیا۔

”جلد بازی مت کو پہلا۔“ آرچ کے انداز میں بے چینی تھی۔ ”آؤ بیٹھ کر مذنب لوگوں کی طرح اس سکلے پر بات کریں۔“ پہلا نے محosoں کیا کہ اس کی پہلی چال کامیاب رہی۔ آرچ رجڑ گیا ہے۔ وہ بات چھرے کے ساتھ واپس کری پڑی۔ آرچ نے اسے دیکھ پیش کی۔ اس نے گلاس لے لیا اور آہستہ آہستہ پیچے گئی۔ آرچ بھی کری پر بیٹھ گیا۔

”فرض کو میں تمہیں فوٹو دے دوں تو تم کیا رہا ہیت کوئی؟“ اس نے کہا۔

”میں ہرمن سے کہوں گی کہ اکاؤنٹ کی سرمایہ کاری میں ہم دونوں سے غلطی ہوئی ہے۔ اس لیے دو میں نقصان کے ذمے دار ہم دونوں ہیں۔“ پہلا نے جواب دیا۔ ”مگر ساتھ تھی یہ بھی کہوں گی کہ اکاؤنٹ تم سے لے لیا جائے۔“ ”میں یہ تو وہی پرانی بات ہوئی۔“ آرچ نے نئی میں سرمایہ۔ ”نقصان کی ذمے داری تھا تم قبول کرو اور اکاؤنٹ میرے پاس رہنے دو۔“

”نہیں آرچ“، اکاؤنٹ کی حد تک تم ختم ہو پہنچے ہو۔ دوسرا راست مرف یہ کہ تم تیل جاؤ۔“
 سالانہ دس ہزار ڈالر کی امدنی ہوتی ہے (یہ جمودت تھا) پھر بچپن سے سال تک ساٹھی طین و والرے میں جیل میں دس سال تک سرجنے کے لئے آمادہ ہو۔ اب تمہاری عمر کیا ہے۔ اڑتالیس سال۔ دس سال بعد اخوات کے ہو جاؤ گے کوئی اتنے بوڑھے اور ساقہ سزا یافتہ تحرم کو کام نہیں دے سکتا۔“ آرچ ہونہوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولا۔ ”تم اچھا بلطف کرتی ہو اور اب بھی بُلپنی کر رہی ہو۔“

”تب پھر بیٹک کو فون کیوں نہیں کرتے اور کیوں نہیں دیکھتے کہ میں پولیس کو فون کیتی ہوں یا نہیں!“

”چنانچہ ایک تیری صورت پر غور کرو۔“ آرچ نے کہا۔ ”میں تمہیں فون دے دوں گا۔ اکاؤنٹ سے بھی دست بردار ہو جاؤ گا۔“
 مگر میں بہت زیادہ معموق ہوں۔ میں امریکا والیں جا کر نہیں سفرے سے آغاز کنا ہاتھا ہوں۔ تم مجھے اتنی متعلق رقم دے دو کہ میں اپنا تمام قرض اکاروں اور نئے نہرے سے اپنا کاروبار کر سکوں۔“

”میں بیک میل ہونا پسند نہیں کرتی۔“

”تم آسانی سے ڈھانی لاکھ ڈالر فراہم کر سکتی ہو۔ یہ رقم دے کر تم فون لے کر ہو اور جب وقت آئے گا تو سامنے طین ڈالر بھی تمہیں مل جائیں گے۔ اس سے زیادہ منفعتانہ سودا اور کیا ہو سکتا ہے؟“

”اور تمہارے خیال میں یہ ڈھانی لاکھ ڈالر میں کام سے لاوں گی؟“

”ہرمن کی ضمانت بر کوئی بھی سوکش بیٹک تمہیں اتنی رقم قرض دے سکتا ہے۔ ہرمن کو معلوم بھی نہیں ہو گا۔“

”میں آرچ، تم نے ایک بڑی غلطی کی ہے۔“ ہلا نے بواب دیا۔ ”تمہیں مجھے بیک میل کرنے کی کوشش نہیں کرنا ہاہبہ ہے تھا۔ میں بیک میلٹک کے دباو میں آئے والی نہیں ہوں۔ آج چیز بر لیٹھے ہوئے میں نے اپنے ٹمکنہ مستقبل کے بارے میں سوچا۔ میں نے محosoں کیا کہ میں ہرمن سے حد روچ پیزار ہو چکی ہوں۔ اس سے آزادی چاہتی ہوں تاکہ جب بھی مجھے کسی مردی ضمورت محosoں ہو بغیر کسی خوف اور اندریشے کے اسے حاصل کر لوں۔ میں نے سامنے طین ڈالر کے بارے میں بھی سوچا۔ یہ بت بڑی رقم ہوتی ہے۔ مجھے مل بھی جائے تو میں کوئی سمجھ نہیں سکوں گی کہ میں اس کا کیا کوں۔ پھر میں نے سوچا کہ اگر ہرمن مجھے طلاق دے دے تو میرا کیا حال ہو گا اور میں نے محosoں کیا کہ اگر ایسا ہو بھی جائے تو میری حالت زیادہ خراب نہ ہوگی۔ کیا باشیں الکی بیں جو تم نہیں چاہتے مثال کے طور پر تمہیں معلوم نہیں کہ ہرمن نے میری کرشمہ ساٹگرہ پر اتنی رقم کے باذڑ تھے میں دیے تھے جن سے

”تم بلطف نہیں کر رہی ہو۔“ آرچ نے پوچھا۔

”ہرگز نہیں۔ مجھے ایک گاس اور دو۔“

”ہم دونوں کوہی ایک ایک گاس کی ضرورت ہے۔“ آرچ گاسوں میں شراب اندر لیتے گا۔ ”تم نے جو کچھ کہا اگر وہ اتنی بچھے تو مجھے چھڑا طریقہ استعمال کرنا پڑے گا۔ میں ایسا کرنا نہیں چاہتا لیکن اگر تم بلطف نہیں کر رہی ہو تو کرنا ہی پڑے گا۔“

”اوہ یہ چھڑا طریقہ کیا ہے؟“

”میں تمہارے فون ہرمن کو فون دخت کر دوں گا۔“

”اوہ تمہارے فون ہرمن میں کیا اس سے کچھ حاصل ہو گا؟“
 ”ہا۔ میں اسے دھکی دوں گا کہ اگر تم یہ فون نہیں خردیوں کے لیے اسیں عطا فتوشاں کرنے والے کسی شخص کے ہاتھ فروخت کروں گا۔ اور پھر یہ فون ساری دنیا میں پھیل جائیں گے۔“

”لیکن اس دوران تم جیل پہنچ جاؤ گے۔“ آرچ کی باتوں سے مختبر ہونے گئی تھیں ہر طریقہ کرنا نہیں چاہتی تھی۔

”میرا چیل خیال نہیں۔ تمہاری طرح میں نے بھی بہت غور کیا ہے اور مجھے لیتیں ہے کہ تمہارے عطا فتوشاں کرنا ہرمن دنیا میں پھیلے کا اندریش ہو تو ہرمن بھجو رقدمہ نہیں کرے گا۔“

”تب تم ہرمن کو نہیں جانتے۔“ بڑے حوصلے سے یہاں نے جواب دیا۔ ”وہ تھے طلاق دے دے گا اور تم پر نہ صرف غم نہیں کے سلسلے میں بلکہ بیک میل کرنے کے الزام میں بھی کوئی قدمہ چالائے گا۔“

”ٹاماً میدی میں آدمی ہر طریقہ آزماتا ہے۔“ آرچ نے کندھے اچکائے۔ ”میرا خیال ہے کہ طلاق دینے کے باوجود ہرمن، تمہارے عطا فتوشاں کی تیسری پسند نہیں کرے گا۔“

”اچھا کچھ بیک ہاں سے دھماکوں کی آوازیں آئیں۔ آرچ کھڑا ہو گیا۔“

”میرا خیال ہے تمہارا دلآل آزاد ہونے کی کوشش کر رہا

حسین بالوں کے ۶ حسین راز



بیلہ نے فیصلہ کیا کہ وہ لاری کا مشورہ مان لے۔ جس دوران
پیلا سوچ ری تھی لاری نے کھانا تاریکر لیا تھا۔ چنانچہ دلوں نے کھانا
کھایا۔ بیلہ نے کھانے کی تعریف کی۔ وہ سوچ ری تھی لاری ایک
لڑکی کے لئے بہت اچھا شوہر تباہت ہوا۔ ملکا ہے کھانے سے فارغ
ہو کر بیلہ نے ٹھاکر کہ وہ ایک نظر آرچ کو بھی دیکھ لے لیں لاری
نے پھر اسے مطمئن کر دیا کہ اترج اپنی بندی کو لیکر ہے۔

”میں کل امریکن اینکریسٹس کو فون کر کے تمہارے لئے
طیارے میں سیٹ بیک کر دوں گی۔“ بیلہ نے کہا۔
”شکریہ ہادا مام۔“
”تم پڑے جاؤ گے تو مجھے تمہاری کی محسوس ہو گی۔ بہت یاد
آؤ گے۔“

”میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا مادا مام۔“
”ہنگامہ تو قریب قریب ختم ہو گا ہے۔ پرسوں فوٹو آ جائیں گے
اور پھر ہم ایک دوسرے کو خدا حافظ کیں گے۔“
”تمیک رہی ہو مادا مام۔“

بیلہ کے چیختات اسے بے قابو کر رہے تھے۔ اسے یاد تھا کہ
اس نے آئندہ کسی مرد سے تعقیل نہ رکھنے کا وعدہ کیا تھا لیکن صرف
اس بار..... آخری مرتبہ بہک جانے میں کیا لفڑا ہے۔ آج کی
رات۔۔۔ کل کا دن اور کل کی رات پاٹی تھی۔ انتظار کے لمحوں کو
اس نے زیادہ دچپ پھر مصروفیت میں کیا گزارا جا سکتا تھا۔ رہ لاری تو
اسے کیا اعتراض ہوا۔ ملکا ہے۔ صرف ذرا سی ہست افراد کی
ضورت ہے۔ بن ایک مرتبہ اس کے چیختات تکیں پا جائیں تو
پھر وہ اس خونگوار یاد کے سارے یعنی سر کر لے گی اور آئندہ
کبھی کوئی مرواری کی زندگی میں نہیں آئے گا۔“

”مادا مام۔“ اچھا لاری نے کہا اور بیلہ اپنے خیالات سے
چوک بڑی۔
”کیا بات ہے لاری؟“ وہ مسکراتی۔
”تو بیج کوئی پا آکر ہاکی کا ایک بیچ آئے گا۔ اجازت دو تو
اسے دیکھ لوں۔“ لاری نے کہا۔ بیلہ کو ایسا لگا چیز کی نے اس
کے مدد پر ختم پڑا رہا ہوا۔
”اگر تم دیکھ کر کھا جائیتے ہو تو ضرور دیکھو۔“ بیلہ نے مجھے ہوئے
لہجے میں کہا۔

”کیا تمہیں آکر ہاکی پہنڈ نہیں ہے؟“
”خیں میں مجھے اس سے کوئی پہنڈ نہیں۔“ بیلہ نے گھری
ویکھی اپنے 55 منٹ ہوئے تھے۔ ”بیچ تو آئنے والی لاہے۔“
”جی ہادا مام۔“

”خیں ایسا کرنے باری ہوں۔ کوئی ستاپ پڑھ لوں گی۔“
لاری نے تی وی کوں دیا۔ بیلہ سوچ ری تھی۔ آخر دو اس
کے چیختات میں کامیاب کوں نہیں ہوئی۔ فرض کرو اگر وہ
اس کی گردان میں پانیں ڈال دے خود کو اس کی آنحضرت میں دے
کرے تو دروازہ نہیں کھول سکتا۔“

بیلہ سوچ ری تھی آرچ کا اندرازہ درست ہے۔ بہمن پیش
کے پیچے کے لئے رقم بھی دے دے گا اور مقدمہ بھی نہیں چلائے
گا اسے اپنا گلاس اٹھایا۔ ایک گھونٹ بھرا اور پھر اتنا تیکی پھٹی
سے گلاس کی روک ملکی آرچ کے منہ پر پھیک دی۔ آرچ نے ایک بیچ
ماڑی اور پہاڑا کی طرف بھاگی دروازے سے شہیر الگ کرنا
چاہا کر دیا۔ ملکی سے لگا ہوا تھا۔ اتنی دیر میں آرچ بھی
آنکھیں بٹے ہوئے اس کے پیچے آیا۔ اسکی آنکھوں کو
بری تکلیف دے رہی تھی۔ پھر بھی اس نے بیلہ کو ایک گھونسنا مارا
جو اس کے کندھے پر پڑا۔ گھونسنا کھا کر وہ گری مگر اس نے شہیر
نیں چھوڑا۔ جس کے پیچے میں شہیر بھی اس کے ساتھ کرا۔ شہیر
ہٹا تو لاری دروازہ کھول کر باہر آیا۔ آرچ دیوانہ دار دروالہ سے
اپنی آنکھیں صاف کر رہا تھا۔ لاری نے اس کو حملہ کر دیا۔ دونوں
ایک ساتھ گرے لیکن لاری نے جلد ہی اپنے گھونسوں سے آرچ کو
بے حال کر دیا۔ وہ لڑکڑتے ہوئے گھونسوں کے علی گرا اور بیویش
ہو گیا۔ اس کی ہاتھ سے خون جاری تھا۔ بیلہ بھی اٹھ کر مٹی ہوئی۔
”تمیک ہو مادا مام؟“ لاری نے پوچھا۔

”ہا۔“

”آرچ بیک کو فون تو نہیں کر سکا۔“

”نہیں، میں نے اسے روک دیا تھا۔“

”نہیں ایسا کی ضرورت ہے مادا مام۔“ لاری نے کہا۔

وہ بیلہ کو بیچ رہوم میں لے گیا اور اسے ستر پر لایا پھر دروازہ
بند کر کے باہر نکل آیا۔ بیلہ سوچ ری تھی کہ لاری کیسی چالا نہ
جائے۔ اس پر ایک بار پھر چیختات کا غلبہ ہونے لگا تھا مگر اس نے
خود کو سنبھالا اور آنکھیں بند کر لیں۔

○☆○

گھٹیاں نے سات بجائے تو بیلہ اٹھی۔ آرچ نے جہاں اس
کے کندھے پر گھونسنا را تھا اسکا دارہ ہوا تھا۔ اس نے باہر ہوم
میں جا کر گرم پانی سے مثل کیا۔ میک اپ کیا۔ بال
سوارے۔ لیاں بدلا پھر بیچ رہوم سے باہر نکلی۔ پھر بیچ پر لاری نے
ہٹایا کہ آرچ بھیک ہے اور یہ کہ اس نے اسے پچھے کھانے کو بھی
وے دیا تھا مگر جو جس بیچ پر اسے بات کر رہا تھا اس نے بیلہ کو
چونکا دیا۔

”بیچ رہا تھا ہے میں بھی اسے دیکھ لوں۔“ وہ بولی۔
”خیں مادا مام۔“ اس سے درہی رہو۔ وہ بہت خراب مروڑ
میں ہے۔ ”لاری نے کہا۔“ ”تمہارے جانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں
ہے۔ وہ بیلا وجہ تمہیں دیکھ کر گھالیاں بیکھے گا۔ اس نے مجھے بھی
ہست گالیاں دیں۔ مگر ملک تک وہ پکھ پر سکون ہو جائے گا۔“

برداشت کر رہا ہوں۔ میرے جیل جانے کے دوسرا دن چھ گز من اخباروں میں لاری کا فوٹو شائع ہوا ہے۔ ”تو مجھے کیوں تمارے ہو۔ میں جانتی ہوں وہ فون سے بھاگا ہوا ہے۔“

”کیا تم بولنا بند نہیں کر دیں۔“ رون نے بڑی سختی سے ڈالا۔ ”سونو وہ فون سے بھاگا ہوا نہیں ہے۔ فون قید خانے سے فرار ہوا ہے۔ جہاں اسے اس لیے بند کیا گیا تھا کہ اسے امریکا واپس بھیجا جائے۔ جہاں اسے بھاگا ہوا فون کے لئے زندگی بھر کی پاگل خانے میں بند رکھا جائے۔“

”میں شیئن نہیں کر سکتی۔“ سروی کی ایک لاری پہلا کے جسم میں اُتر گئی۔

”مدت کرو۔ مجھے کیا پروا ہو سکتی ہے۔“ لجھ میں مزید درشناختی آئی۔ ”مگر میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ اخبارات اسے ہیرگ کا جلاad کہتے ہیں۔ پولیس کی نظروں میں آئے تک وہ پانچ فاٹھے عورتوں کا گلا گھونٹ چکا تھا۔ اسے پکڑ کر مقدمہ چلا گیا۔ جرم ثابت ہو گیا۔ یہ سب تفصیل یہاں کے اخبارات میں آچکی ہے۔ جبکہ اسے امریکا واپس بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا تھا وہ قید خانے سے بھاگ ٹکلا۔“

”اوہ خدا!“ پہلا کے منہ سے نکلا۔

”پولیس کا کہتا ہے کہ تو اس کے نزدیک نہ جائے۔ وہ بت خدا را کہے۔“

”مگر وہ تم کہتے ہے جس نے اسے بتایا تماکہ وہ جعلی پاسپورٹ کمال سے حاصل کر سکتا ہے۔“ پہلا نے خوب پر قابو پانے کی کوشش کی۔

”ضور بتایا تھا کیوں کہ وہ مجھے بہت شریف فوجوں لگا تھا۔ یہ پاتیں تو میں نے آج ہی اخبار میں بکھی ہیں۔ جب اس نے مجھے فون کرنے کے اس بیک میلر کی سازش کے بارے میں بتایا تو میں نے اپنا اڑاستعمال کرتے ہوئے اسے تمہاری مدد کرنے کے لئے کہا۔ جس کے لیے مجھے تمہارے ٹکریے کی ضورت نہیں لگیں لیکن جب میں نے اس کے بارے میں اخبارات میں پڑھاتوں نے تمہیں خبردار کرنا ضروری سمجھا۔“

”میں یہاں اکیلی ہوں۔“ پہلا کا پنچھے لگی۔ ”وہ دوسرے کرے میں ہے۔“

”اپ تم ایسا کو کہ اپنے آپ کو کرے میں بند کر لو۔ پولیس کو فون کرو اور دعا کرنی رہو کر تمہیں کوئی نقصان پہنچنے سے پہلے پولیس آجائے الوازع ممزور افسوس۔“ مجھے تمہاری حالت پر افسوس نہیں ہے۔ جس کی بھوکی دولت مدد گورتوں سے مجھے نفرت ہے۔ اور اُر لاری بات گھوٹو۔ میں ابھی جیل سے رہا ہوں۔ مجھے ایک بچتے کے لیے بند کر دیا گیا تھا۔ میں آج سپرگر شہنشہ کی بخوبی کام طالع کرتا رہا ہوں۔ میاں صورت حال سے واقع ہونے کے لیے۔“

”اس کے ساتھ ہی لاکن خاموش ہو گئی۔ پہلا نے کاپنے ہاتھوں سے ریسیور واپس رکھ دیا۔

وے تو کیا پھر بھی لاری کے چند باتیں میں کوئی بیجان پیدا نہیں ہو گا۔ لاری دلچسپی سے بچ دیکھ رہا تھا۔ پہلا نے ایک ٹھنڈی سائیں بھری۔

”میں ابھی پکھہ دری تک پڑھوں گی۔“ اس نے کہا۔ ”تمہارا بھج ختم ہونے تک نہیں سوؤں گی۔ مجھے گذشت کیتے ضرور آتا۔“

”ضرور مادام۔“ لاری نے اُنی سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا۔

پہلا ایک بھکت خودہ کیفیت میں اپنے بیڈروم میں داخل ہوئی۔ اس نے شب خوالی کا لایس پسنا اور ایک کتاب لے کر بیٹر پڑھ کی۔ کجر اس کا دل پڑھنے پر ماں نہیں خانے جانے کتنی دری وہ خاموش لئی چھت کو گھوڑی بیٹی۔ تب اچاک اس نے فون کی گھنٹی بجتے ہنر کیا ہر ہمین پھر فون کر رہا تھا۔ اس نے بیتر کے تریب رکھے ہوئے ایقٹشن کا رسیور اٹھایا۔

”کیا ممزور افسوس بات کر رہی ہیں؟“ ایک کرخت امریکن آواز اُبھری۔ پہلا چوپ کپڑی۔ یہ کون ہو سکتا ہے۔

”اہ، تم کون ہو؟“

”تم مجھے نہیں جانتیں۔ گرفتار ہوئے بارے میں نہیں ہو گا۔“

”میں رون اسٹم ہوں۔ جواب ملا۔“

پہلا ایک دم اٹھ بیٹھی۔ دل تیری سے دھڑکنے لگا۔ اب کیا مصیبت آئے والی ہے۔ کیا مزید یہاں میں۔

”ایسا تم لاری سے بات کرنا چاہتے ہو؟“

”وہ وہاں ہے؟“

”ہاں۔“

”کیا وہ جسوس پاتیں کرتے سن سکتا ہے؟“

”کیا مطلب؟“

”میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا وہ کرے میں تمہارے ساتھ ہے۔“

”نہیں، وہی وی رکھ رہا ہے۔ اس سے بات کرنا چاہتے ہو۔“

”میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔“ رون نے کہا۔ پہلا کامند نکل ہونے لگا۔ اسے لیکن ہو گیا کہ وہ اسے بیک میل کرنا چاہتا ہے۔

”مگر میں تم سے بات کرنا نہیں چاہتی۔“

”پہلار باتیں مت کرو۔ یہ تمہارے لیے بات اہم اور ضروری ہے۔ پتا میں میں کیوں یہ رحمت کر رہا ہوں۔“ تمہاری طرح دولت مدد گورتوں اس قابل نہیں ہوتی کہ ان کے لیے کیسی رحمت کی جائے۔ ممزور افسوس تھیں خطرے سے دوچار ہو۔ خاموشی سے میں بات گھوٹو۔ میں ابھی جیل سے رہا ہوں۔ مجھے ایک بچتے کے لیے بند کر دیا گیا تھا۔ میں آج سپرگر شہنشہ پہنچ کا مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ میاں صورت حال سے واقع ہونے کے لیے۔“

”تھیں خطرے سے تمہارا کیا مطلب ہے؟“

”موالات مت کرو۔ میں اس فون کا کل کا خرچ اپنی جیسے

”مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم اس قدر دکھی ہو۔“ پہلے نے فری
سے کہا۔ ”میاں مجھے بتاؤ کے کہ ایسا کیوں ہے؟“
”تم نے جو سلوک میرے ساتھ لیا اس کے بعد میں تھاری
عزم برقرار رکھنا چاہتا تھا۔“ لاری پتھی نظروں سے بولا۔ ”بہتر ہو گا
کہ اب تمہیں حقیقت بتا دوں۔ مجھے لڑکوں سے کوئی رغبت نہیں
ہے۔“

”کیا... کیا کام تم نے؟“ پہلے نے جھرتے سے پوچھا۔

”میں مزدوں کو پسند کرتا ہوں۔“

”مزدوں کو؟“

”ہاں۔“

”مگر تم نے کہا تھا کہ ایک لوکی نے تمہاری رقم جانی تھی۔“
پہلے نے کہا۔ ”اور آج تم نے بتایا تھا کہ جب اس کی رقم سے مقابلات
ہوئی تو تم ایک کال گرل کو پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔“
”سمیر رقم کی لڑکی نے تمیں چوائی تھی۔ وہ ایک مرد تھا اور
وہ لڑکی میں اسے نہیں اس کے پوائنے فریڈز کو حاصل کرنے کی
کوشش کر رہا تھا۔“

اور اچانک سب کچھ پہلا کی سمجھیں آیا۔ تو اس سے عدم
دُبپتی کی وجہ تھی۔ ایک طرح سے یہ کہ پہلا کو اٹھیاں ہوا۔
اس کا مطلب تھا کہ ابھی اسی کی جاذبیت قسم نہیں ہوئی تھی۔ یہ
پیات بھی سمجھ میں آئے گی تھی کہ اس نے پانچ ناخدا عورتوں کو
قلل کیوں کیا تھا۔ کچھ ہم جس پرست طواتخون سے نفرت کرتے
ہیں۔

”ایت یہ ہے ماڈام کر میں اور رون ایک دوسرے کے بہت
قریب تھے۔“ لاری دوسری طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ ”وہ مجھے پسند
کرتا تھا۔ مجھے چاہتا تھا۔ اور میں اسے چاہتا تھا لیکن میرے مزاد
میں اضطراب ہے، تکون ہے۔ میں کسی سے بھی مستقل طور پر
وابست نہیں رہ سکتا۔ رون کے ساتھ ایک بفتہ گزارنا میرے لیے
کافی تھا۔ میں بلا شفہ فخر سے بھاگا ہوں مگر کچھ اس نے بتایا وہ
باکل جھوٹ ہے۔ میں نے بھی کسی کو بلاؤ نہیں کیا لیکن میں بے
وقوف ہوں جب تک نے مجھے بتایا کہ تم مجھے نیوارک سنک کا کاری
اور پانچ ہزار ڈالر دکھی تو میں نے اپنی محاذت سے یہ بات رون کو
 بتا دی۔ اس نے قسم کھائی تھی کہ میں لڑکا رہتے ہوئے اس کے پاس
وہیں آؤں گا کیونکہ میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ میں نے
اسے بتایا کہ اب میں نیوارک رکارہا ہوں اور کسی وہیں نہیں آؤں
گا۔ اس پر رون غصے میں پاکل ہو گیا۔ تم میری مدد کر رہی تھیں یہ
بات بھی اسے کوارا نہیں تھی۔ اس نے مجھے گھالیاں دیں۔ دمکی
دی کہ وہ مجھے ٹیک کرے گا۔“

”تم نے اسے کب فون کیا تھا؟“ پہلے نے پوچھا۔

”جب تم گاؤں گئی تھیں۔“ لاری نے جواب دیا۔ ”لیکن مجھے
امید نہیں تھی کہ وہ میرے خلاف کچھ کرے گا۔ خاص طور پر مجھے
کا سلوک کیا ہے۔ تمہیں معلوم میں کہیں کتنا کھکی ہوں۔“

ہبرگ کا جلاڈ پہلا کو تین اضطراب انگیز راشن یاد آئیں
جو اس نے کبھی نیوارک میں گزاری کیں۔ تب ایک اور جلاڈ
آزاد پھر را تھا۔ ایک نیوان آؤی بڑی صعوبات تھیں دھورت
کے ساتھ۔ وہ ہولوں کی لالی سے تھا دو لکھ عورتوں کا انتخاب
کرتا۔ انسیں اکساما، تماہہ کر کا کہ وہ اسے اپنے ساتھ اپنے کرکوں
میں لے جائیں اور پھر جسی درندگی کرنے کے بعد ان کا گلگھوٹ
کر خاموشی سے پھلا جانا تھا۔ تب وہ ایک کار باری سلسلے میں
نیوارک گئی ہوئی تھی اور ایک مرد کو بھائی کی کوشش کر رہی تھی
لیکن جب اس نے اخبارات میں اس قاتل کی خبری پڑھیں تو وہ
اتی نہیں ہو گئی کہ ہر مرد کے ساتھ سے بھی بھائی کی تھی اور
اب یہ ہبرگ کا جلاڈ، ایک جنونی قاتل۔ اس کے اپنے گھر میں
اچانک اسے احساں ہوا اور وہ اسکے لیے بند کوت چھپایا ہوا ہے۔
ایک پل کے لیے اس کی سمجھیں نہیں آیا کہ ایسا کیوں ہے۔ پھر
اسے معلوم ہوا کہ لاری نے فی وی سیٹ بند کر دیا ہے۔ اس نے
گھبرا کر دوڑا وزے کی طرف دیکھا۔ ہالی قفل میں گلی ہوئی تھی اسے
دروازہ مغلل کر دیا چاہا ہے۔ اس نے سوچا گمراہے اور لاری نے ادازہ ہوا کہ
وہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتی۔

اے قدموں کی چاپ سُنائی وی اور ایک دم سے یاد آیا کہ
اس نے لاری سے کہا تھا کہ وہ بھی دکھ کر اسے شب تک نہیں کرنے کے اس
کے کمرے میں آئے اور پھر اس نے دروازے کے پینڈل کو گھوٹنے
دیکھا۔ پھر ایک پٹ کھلا اور لاری نے اندر قدم رکھا۔ پہلا سے
انتہائی خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

”بھیج سے ڈبو نہیں نادا م۔“ وہ بولا۔ ”میں ہربات کی
وضاحت کر سکتا ہوں۔ پلیزی میں بات سُنو۔“

پہلے نے بولنا چاہا گمراہ سے آواز نہیں نکلی۔ وہ بستر پر لیتی
اے گھوٹنی رہی۔

”جب فون کی سمجھنی تھی تو میں نے غیر شعوری طور پر رسیور
اٹھایا۔“ لاری کہہ رہا تھا۔ ”اور پھر تو کچھ رون نے کماں نے بھی
سُن لیا۔ گردوہ جھوٹ بول دیا تھا۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ اس کی ہر
بات جھوٹ تھی۔ پلیزی را لیں گے کرو۔“

”طل جاؤ یہاں سے۔“ پہلا کے منڈ سے کلا۔

لیکن جانے کے بھائے لاری اندر آیا اور بستر سے کچھ فاصلے
پر ایک کرپر پیٹھی گیا۔ پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا چوچھا تھا
ہوئے وہ روئے لگا۔ اسے روئے دکھ کر پہلا کا ٹوپ کم ہوئے لگا۔

”میرانی کر کے میرے کرے سے طل جاؤ۔“ وہ بولی۔

”میری سمجھ میں نہیں آہا ہے کہ اگر تم نے میراں نہیں کیا
تو میں کیا کروں گا۔“ لاری بڑا لایا۔ ”تم نے میرے ساتھ بڑی میرانی
کا سلوک کیا ہے۔ تمہیں معلوم میں کہیں کتنا کھکی ہوں۔“

ہبرگ کا جلاڈ پانچ ناخدا عورتوں کا قاتل۔ پھر بھی وہ اس
طرح روئے ہوئے کس قدر مجبور معلوم ہو رہا تھا۔

اور وہ نظریں ملائے سے نجی براتھا۔ اس نے کافی کے لیے پوچھا اور پہلا اپنات میں ہوایا دیتے ہوئے ہیوئی دروازے پر لگے پوسٹ بکس سے ڈاک لٹائے چلی تھی۔ کی خلوط تھے، وہ اچیس لے کر کرنا شست میں آئی۔ خلوط میں سے دو پیلا کی درست عورتوں کے تھے اور باقی ہرین کے نام تھے۔ وہ خط پڑھ رہی تھی کہ لا ری پاشتا تھا۔ ایسا۔ وہ کچھ دیوار اور باب میوندو رہا۔ مگر جب پہلا نے کوئی بیات نہیں کی تو کچھ میں لوٹ گیا۔ پہلا نے اپنے خطلوپ پر سے، ہرین کے خطلوپ پر نہ ساز کا پا لکھ دیا اور پھر کنک میں کتی۔

"میں تمara لٹک لیئے امریکن اپکرپس کے دفتر جاری ہوں۔" اس نے کہا۔ "پھر یہیک سے تمara لیے رقہ میں نکلاانا ہے۔ لوگوں کو کچھ کام بھی ہے واچیں میں کافی دریو جائیے کہ۔"

"اوکے اداام۔" لا ری نے کہا۔

"آرچ کی حالت کیسی ہے؟"

"وہ یہیک ہے۔" لا ری نے کہا۔ پہلا اب آرچ اور لا ری درقوں سے پیزار ہو گئی تھی۔ "فون آئے تو جواب مت دیتا اور نہ ہی ہیوئی دروازہ کھولنا۔"

"چھاما ادم۔"

پہلا ہال میں گوٹ پین رہی تھی کہ لا ری آیا۔

"تم پولیس سے تو کچھ نہیں کوئی بادا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"پیکار پانیں مت کرو۔ کل سے پرتم طیارے میں بیٹھے نیوارک جا رہے ہو گے۔" پہلے جواب دیا۔

والے سے باہر کل کرا سے برا اطمینان ہوا۔ اس اب ایک رات کی بات اور نہ گئی تھی اس کے بعد یہ ذرا کتاب خواب تھم ہو جائے گا۔ لوگوں میں اسے کارپارک کرنے میں کچھ دشواری پڑیں۔ پارک گلگ بیڑ میں اس نے مظلوبہ تکنے دالے اور پھر امریکن ایک پیریں کے آفس کی طرف چل دی۔ دیاں اس نے لا ری کے لیے نورست کلاس لٹک فریدا۔ فلاٹ اگلے دن دو بجے جانا تھی۔ اپنے لیے ایک فرشت کلاس کا لٹکتی یا تکریں ایک دوسرا فلاٹ پر نہیں تھیں۔ وہ دیماں سے ہزاروں میں دور نہ ساز جاری ہے اور ناساڑیں سے ٹھار ہوتا تھا۔ وہ لا ری کے ساتھ نیوارک جانا نہیں چاہتا تھی۔ وہ اسے میلان انرپورٹ تک لے جائے کی اور ہدایت کے ساتھ چھوڑ دے گی کہ اسے اس کی ولاد پخاڑا جائے۔ اس نے اپنے کریٹ کاڑو سے دو لکٹ لیے۔ پھر پینٹ جا کر پانچ ہزار ڈالر کے نرالوں چیک جیک حاصل کیے۔ پھر شانگ سینری جاتب تکل گئی۔ اسے پچھے خردیا نہیں تھا صرف وقت نہ رہتا۔

پچھے دریگار کوہہ ایڈن ہوٹل تھی۔ کھانا حکایا پھر اپنے کیسی میوندو سیما پلی گئی۔ سینما سے تکلی تو پھر ایڈن ہوٹل پلی گئی۔ دیماں باریں دوڑ کار مارنی کے دو گلاس پیئے۔ جب سے دروازے نہیں کھلے تھے۔ پنک کے دروازے پر لا ری کھڑا تھا۔ اس کا چوہتا ہوا تھا۔ اس نے ایک بار بھی لا ری یا آرچ کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔

اس کا گمان بھی نہیں تھیں فون کر کے ایسا جھوٹ پولے گا۔ اس نے تھیں پولیس کو فون کرنے کے لیے کہا ہے اور وہ بھی چاہتا ہے اگر پولیس یہاں آئی تو اسے معلوم ہو جائے کا کسی میں فون سے بھاگا ہوا ہوں۔ پولیس مجھے گرفتار کر لے گی تو رون کو معلوم ہو جائے گا۔ پولیس مجھے ہمہرگی بیچ دے گی اور جب میں رہا ہوں گا۔ جتنا میں اسے پسند کرتا ہوں وہ مجھے اس کا تو روں میرا خدا ہو گا۔ جتنا میں اس کے سپند بیخ نہیں رہ سکتا۔ اخبارات میں میرے بارے میں خوب شائع ہوا۔ سارے جھوٹ ہے اور اس نے یہ جھوٹ اس لیے بولا ہے کہ تم پولیس کو فون کر دو۔"

پہلے گئی سانس لی۔ اسے ہم میں پستوں سے سابتہ پہنچتا تھا۔ پیرا اوز از شی میں اس کا ہیڑز سرہ بھی ایسا تھا۔ نیوارک میں اس کے پسندیدہ کلب کا بیوی دیر بھی، ہم جس پرست تھا۔ ان کے علاوہ بھی زندگی کے ہر شے میں اسے ایسے ازاد لے سکتے۔ اسے معلوم تھا کہ ایسے افراد جسے نیا ہدایت ہے اسے لا ری کی بات چی معلوم ہو رہی تھی۔

"تھیں بھی بات کا تھیں ہے نا۔" لا ری نے پوچھا۔ "اب تم پولیس کو فون تو میں کوئی ہی۔"

پہلے کا ہاتھ محoso ہوا کہ لا ری سے شدید غارت کرنے کی ہے۔ والا میں اس کا درجہ برداشت نہیں کر سکتی مگر جب تک فوٹو نہ آجائیں آرچ کو کنٹرول کرنے کے لیے لا ری کی موجودگی ضروری تھی۔

"ہاں لا ری میں تمara بات پر تھیں کرتی ہوں۔" اس نے کہا۔ "اب تم جا کر سو جاؤ۔"

"چھاما ادم۔"

لا ری دروازے تک گیا۔ پہنچ کر پہلا کی طرف دیکھا اور پھر بیرون سے باہر کل گیا۔ پہلا درج سونے کی کوش کرتی تھی۔ جب کی طرح تینہ نہیں آئی تو اٹھی، خواب آرڈو اکی نین گولیاں کھا کیں اور آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔ اسے مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ دیماں سے ہزاروں میں دور نہ ساز جاری ہے اور ناساڑیں سے ٹھار ہوتا تھا۔ حقیقی مرد۔ موقع بھی ملیں گے۔ صرف اسے اور نیا ہدایت ہوتا ہے تو ہاگ۔ بلاشبہ دیاں ہر میں بھی ہو گائیں دوں کے اوقات میں بے حد مسروف رہے گا اور یہ اس کا کام ہے کہ پچھلی دھوپ میں ساحل سمندر پر وہ اپنی مصروفیت بھی تلاش کرے۔

○☆○

اگلی چھ یہاں اپنے بیٹر دوم سے تکلی تو ساڑھے دس نئے رہے تھے۔ اسے بہت گئی اور سے خواب نہیں آئی تھی۔ سر میں پہکا لکھا درد تھا اور مراجع چیڑھا ہوا رہا تھا۔ غسل کر کے اور بیاں بدلتے ہوئے اسی نے سوچا تھا کہ اسے جلد سے جلد لا ری سے پیچھا چڑھا لیتا جائیسی۔ پنک کے دروازے پر لا ری کھڑا تھا۔ اس کا چوہتا ہوا تھا۔

آرچ نے بیج کو کچھ فرم کیا "بہر لہا کی کارکھنی ہے اسے لے جاؤ اور لوگوں کے اشیش پر چھوڑ دیا۔ پہلا بندش ملگا لے گی۔ اگر جلدی کرو تو میلان جائے والی بڑی پکار کئے ہو۔" لاری آپسہ آہستہ آہستہ گھٹا گھٹا رژیکٹ اٹھا کر جیب میں رکھے اور آرچ کی طرف رکھا۔ "جیسے نہ ماڈام کی کارکی ضرورت ہے نہ تماری کسی میرانی کی۔"

"جیسی تماری مرضی۔ خدا غافل۔" لاری دروازے تک پہنچا تو پہاڑوں اُنھی۔

"کیا تم مجھ سے کچھ کہنا شیش جائے؟" لیکن اس طرح چیزے اس نے یہاں کی بات نہ سنی ہو لاری دروازے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحے بعد پہاڑے ہموفی دروازہ بند ہوئے کی تو آواز سنی۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ دیر تک خاموشی رہی پھر آرچ نے کما۔

"لاری چلا گیا۔ تم ضرور مجبو ہو گی۔ میں وضاحت کرتا ہوں۔ آج من تک میں نے تمیں بھیش ایک چالاک اور ذین ہوت سمجھا۔ گر تم نے مجھے مایوس کیا۔ لوگوں سے محالہ کرنے میں نفایات کو بھیکھنے کی صلاحیت ہوتا جا چاہیے۔ میرا خیال تھا کہ تم میں یہ صلاحیت ہے لیکن نہیں تھی۔ تم لاری کی خوبصوری اور اس کے طور پر یوں سے اتنی ستارہ ہوئیں کہ قطعی اندازہ نہیں کر سکیں کہ وہ کہاں جنس پرست ہے۔ یہ ایک بڑی غلطی تھی۔ میں نے کچھ دیر سی کڑاں کی یہ خصوصیت پہچان لی اور سمجھ لیا کہ اس سے کچھ مختلف ادا نہیں پیش آئے کی ضرورت ہے۔ ایک بہم جنس پرست لوگوں کی نفرت یا اپنی توپیں برداشت نہیں کر سکتا۔ جب تک کم کچھ روی تھیں کہ اسے اپنے بتر تک لے جائے میں کامیاب ہو گاؤں کی تمارا روتیے اس سے محبت آمیز اور ہدود رہا۔ جس کی اسے ضرورت بھی تھی۔ لاری ایک خاصاً شریف نوبوان ہے بالشبہ بے وقوف ہے خدا پی طاقت سے واقف نہیں گرفتاری طور پر وہ سادہ مزاج اور مخلص ہے۔ اس کے اندر حقیقی تکشیر کا لوگوں کی رخچان نہیں ہے۔ جب لاری نے تمیں اپنی حقیقت سے آگاہ کیا تو تم نے جو طرزِ عمل اختیار کیا ہے سرا مریم سے حق میں اور تمارے خلاف تھا۔ اس سے ہدروی کرنے کے ساتھ تم نے اس سے فرط اور خارت کا برآؤ کیا۔ اس کے ساتھ اس طرح پیش آئی رہیں چھے وہ تمارا رخربید غلام اور انتہائی ذلیل ہو۔ تمارے اس برآؤ کے اسے اونت پہنچا۔ اس کے جذبات کو مجوہ کیا۔ یہ بھی پرواہیں کی تکمیرا رہ دیتی اس کے لیے تکلیف ہے۔ تم نے اپنے عمل سے ظاہر کیا کہ اس کے ساتھ ایک پھٹت کے پیچے رہنا تمیں ایک بیل چکٹ نکالے اور لاری کے قریب ایک میز پر رکھ دیے۔ "یہ رہا تمارا لکٹ اور رقم۔ اب تم چلے پھر تے نظر آؤ۔" اس نے کہا۔

گمراہی سر حکایتے بیٹھا رہا۔ "اب تمارے منزد یہاں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔" بیلا نے غصہ خاہر کرنے کی کوشش کی۔

"اب زمین پر اُز اُز بیلا۔" آرچ نے کہا۔ "تم میرا کچھ بگاڑنے کی پوزیشن میں نہیں ہو۔"

اس نے یہ کمکوں کر ہوائی نکلت اور پانچ ہزار ڈالر کے نیویور چکٹ نکالے اور لاری کے قریب ایک میز پر رکھ دیے۔ "یہ رہا تمارا لکٹ اور رقم۔ اب تم چلے پھر تے نظر آؤ۔" اس نے کہا۔

گمراہی سر حکایتے بیٹھا رہا۔ "اب تمارے منزد یہاں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔"

میں کر سمجھے ایسا کا جیسے تم نے میرے ہاتھ میں چاروں راستے دے دیے ہوں۔"

پہلاں رہی تھی۔ رفتہ رفتہ اس کا ذہن پھر کام کرنے لگا تھا۔ لاری جا پڑا تھا۔ اب والا میں صرف وہ اور آرچ بھر کئے تھے۔ کل من فونو آجائیں گے اسے روایالر کا خیال آیا۔ نہیں چاروں راستے اب بھی اس کے بیان ہیں۔ روایالر مودے وہ فونو حاصل کر کے انہیں شانخ کروے۔ اس نے آرچ کی طرف دیکھا۔ "نمیک کاما تھے" میں نے حادثت کی ہے۔ "وہ بولی۔" اور اپنی حادثت کی قیمت تو ادا کرنا ہی پڑے گی۔"

"تم عجیب و غریب عورت ہو پہلا۔ بے حد خطرناک بھی ہو۔ اس وقت بھی تم سارا داعش پچھے کا کوئی راستہ خلاش کر رہا ہے گریٹس۔ نہیں یقین دلاتا ہوں کہ اب پچھے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ ہم والیں اسی صورت حال پر آگئے ہیں جہاں سے پڑتے ہیں۔"

"کیا واقعی وہیں واپس آئے ہیں۔" پہلے نے کہا۔ "مگر مجھے لاری کے بارے میں سمجھتا ہو۔ تم اور وہ دوست کیسے ہیں؟"

آرچ نے اپنے اور پہلے کے لئے ڈریک پیار کی پہلے محسوس کیا کہ وہ لڑکھڑا ہاہا ہے۔ شاید صورت سے نیزہ شراب پی لی تھی۔ پہلے نے پہنچے اسکا کار کر دیا تو آرچ اس کا گلاس بھی چڑھا کریا۔

"میں اپنے آپ کو ماہر نسبیات خیال کرتا ہوں۔" وہ بولا۔ "جب تم چلی گئیں تو میں نے لاری کو پے چھپی کے عالم میں پوری و لا میں ادھر سے اُدھر خو متے سن۔ میں جانتا تھا کہ وہ تمہارے طرزِ عمل کی وجہ سے بہت غمین ہے۔ اس کی بھیجیں نہیں نہیں تھے۔ میں بلطف کر رہا تھا۔ فونو تیریں سوت کیس میں موجود ہیں۔"

یہ اتنا براشاک تھا کہ پہلا سرے پاؤں تک کانپ گئی۔ جبکہ وہ اور لاری ان فونو حاصل کرنے کے لئے پریشان ہوتے رہے۔ طرح کھیکھی تکبیں سوچتے رہے۔ انہیں حاصل کرنے کے لئے اتنی زحم اٹھاتے رہے۔ اور یہ سب آرچ کا بلف تھا۔ وہ فونو شروع سے اب تک اس کے پاس موجود تھے لیکن... لیکن شاید بازی اب بھی اس کے ہاتھ سے نہ لکل ہو۔ فونو اس کی درس میں آکتے ہیں میں صرف اسے اپنا روایالر حاصل کرنے کی دیر ہے۔ وہ آہستہ آہستہ اٹھی۔

"میری طبیعت خراب ہو رہی ہے۔" اس نے کہا اور کمرے سے ٹکل گئی۔ بھاگتی ہوئی اپنے بیداروم میں پکھی۔ الماری کی دراز کھلی اور روایالر نکال لیا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ آرچ اسے فونو نہیں دے گا تو وہ اسے شوت کر دے گی۔ پھر ہو گا بیکھارے گا۔ آرچ نے اسے اتنی ذاتی اور جذباتی انسٹرپٹیشنی تھی۔ زندگی میں اسے کسی اور فرد کے ہاتھوں نہیں پکھی تھی۔ وہ واپس کرا نہست میں آئی۔

"وہ فونو میرے ہوائے کرو۔" اس نے روایالر دکھاتے ہوئے کہا۔ "ورنہ میں جیسیں گولی مار دوں گی۔"

صنایع کو فتوؤس کے سوت کیس میں ہیں۔ چنانچہ میں اس کی کارکردگی اور سوت کیس سے یہ لفافہ نکال لیا۔“
 پڑھا نے سکریٹ لائز جلایا اور اس کا شعلہ فوٹوؤس سے لکاریا۔ جب وہ جل کے تو ٹیکیوں کا سمجھی حشر کیا۔
 ”مجھے اپنے طرزِ عمل پر انوس ہے لاری۔“ وہ آہستہ سے بولی۔
 ”کوئی بات نہیں نادا۔“ لاری نے ہواں لکھت اور ٹیکر رکھ دی۔ ”تم نے میرے ساتھ ہمدردی اور محبابی بھی کی ہے۔ میں نے اس کا پرلر کپا کر دیا۔ اب ہمارا حساب برابر ہو گیا۔
 میں ہمگر واپس جا رہا ہوں۔“
 ”بیکار ہائی میں مت کرو۔“ لکھت اور رقم لو اور امریکا واپس لوٹ جاؤ۔“ تھیں ایک نئی زندگی شروع کرنے چاہیے۔ تھیں اور ضورت ہو تو میں مندرجہ رقم بھی دے سکتی ہوں۔ تھیں اندازہ نہیں۔
 ہے کہ تم نے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ میں اسے ساری زندگی فراموش نہیں کر سکتی۔“
 ”نہیں نادا۔“ شکریہ۔ مجھے تم سے کوئی مدد نہیں چاہیے۔“
 لاری نے غور سے پہلا کی طرف ریکھا۔ ”میرے زندگی آرچ جو اور تم دونوں انتہائی ذیکل انسان ہو۔ میں یہ بات کتنا نہیں چاہتا تھا لیکن حقیقت کی ہے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم میں یہ لوگ بھی ہوتے ہیں۔ میں واپس آری میں جا رہا ہوں اور جو ہزار طیگی بخوشی پرداشت کر لوں گا۔ یہ جو کچھ میں نے تمارے لیے کیا اس لیے کیا کہ تم نے بھی ضورت کے وقت میری مدد کی تھی لیکن اب میں کبھی تماری صورت بھی کیتا نہیں چاہتا۔“
 ”تمارا مطلب ہے تم رون کے پاس واپس چلے جاؤ گے۔“
 ”رون تم سے بدر جام ستر ہے۔ وہ دھوکا نہیں دلتا۔“
 ”بھیتی تماری مری۔“ پڑھنے بے بی سے کندھے اپنکا کے۔ ”مجھے اسید ہے تم اس کے ساتھ خوش رو گے۔ ایک بار پھر تمara شکریہ۔“
 لاری دروازے تک گیا۔ جرا کا گھوما۔
 ”الوداع نادا۔“ میں اسید کرتا ہوں کہ تم بھی خوش رہو گی۔
 مگر اب پہلا کا ذہن اسی کے بارے میں میں سوچ رہا تھا۔ وہ آرچ کے مغلق غور کر رہی تھی۔ وہ اسے کڑی سے کڑی سے سڑا دے گی۔ پہلیں میں روپوت کر دے گی اور خود ناساڑا پلی جائے گی۔
 وہاں حرارت بیش چکلی دھوپ میں سمندر کے کنارے رہت پر لینا کتنا سکون بخش ہو گا۔ خاص طور سے اس تصور کے ساتھ کہ آرچ اب کم سے کم پاچ سال جیل کی کوڑی میں سر کر کے گا۔ اس نے بیرونی دروازہ ہند ہونے کی آواز سنی۔ پھر کافی دیر کے بعد انھی اور پھر بیرونی دروازہ اندر سے مقفل کر دیا۔

”مفرور ماروو۔“ آرچ نے ایک طغیرہ مکراہٹ سے جواب دیا۔ ”میں اب جا رہا ہوں۔ یاد ہے اب تھیں کیا کرنا ہے۔“ دوبلین ڈا رکے نفعان کی نسبتے داری میں اپنے سرلوگی اور سوائیں اکاڈمیت میرے پاس رہے گا۔“

”میں مذاق نہیں کر رہی ہوں۔ فوٹو مجھے نہیں دو گے تو میں تھیں ضرور قتل کر دوں گی بعد میں خواہ میرا کچھ بھی حال ہو۔“
 ”تو رونا!“ آرچ نے باہر جاتے کے لیے دروازہ کھولا۔
 پڑھا نے اس کا شاندار لے کر ٹریکر دبایا۔ مگر ایک لکل کی آواز کے علاوہ اور کچھ نہ ہوا۔

”مجھے تم پر حیرت ہے پیلا۔“ آرچ نے کام کیوں کیا تو مجھے کیجھ تلقی کر دیتیں۔ مگر تم نے یہ نہیں سوچا کہ میں کوئی تھیمارے قبیلے میں کیسے چھوڑ دیتا۔ میں نے پیرو روم کی لامائی اور جب یہ ریوالور دیکھا تو اس کی گولیاں نکال دیں۔ اب تو اعزاز کر لو کہ میں تم سے ہے تیادہ چالاک ہوں۔ اچھا گذبائی۔“

پڑھا ایک سکتے ہیے عالم میں خالی ریوالور ہاتھ میں لیے اسے جاتے رہتی رہی۔ پھر جب اس نے ایک کار کے روانہ ہونے کی آواز سنی تو وہ بے انتیار روئے گئی۔ اسے بیویتے زم رہا تھا کہ وہ آرچ سے تیادہ چالاک، ”زیادہ ہوشیار“ تیادہ ذہین ہے لیکن اس سور کے پیچے نے اسے ٹکست دے دی تھی۔ اس کی ہر جال ناکام بنا دی تھی اور یہ کہ اب وہ منیز اس کے احصاپ پر سوار ہے کامان اگر ہر میں کا انتقال نہ ہو جائے۔ اب اسے ہر میں کے سامنے جا کر یہ کہنا پڑے گا کہ دوبلین ڈا رکے نفعان اس کی وجہ سے ہوا ہے اور آرچ بدستور سوکس اکاڈمیت کے سیاہ و سفید کا مالک بن رہے گا۔ پہنچنے والے تھیں وہ کتنی دیر تک کری پر پیٹھی آنسو بھاتی رہی۔ اچھاک ایک آواز ابھری۔

”نادا۔“
 پڑھا نے چوک کر کاہ اٹھائی۔ لاری دروازے میں کھڑا تھا۔
 اسے دیکھ کر پڑھا کو اوتی حیرت ہوئی کہ بیان سے باہر۔
 ”سب کچھ ٹھیک ہے نادا۔“ لاری کمرے میں آہیا اور ایک لفافہ اس کی گود میں ڈال دیا۔ ”تھیں اس طرح آنسو بھانے کی ضرورت نہیں ہے۔“
 کاتپتی تھاں سے پڑھا نے لفافہ کھولا اور اس میں رکھ دو فوٹو باہر نکالے۔ ایک فوٹو میں اسے مکس کو رقم دیتے دکھایا گیا تھا اور دوسرے میں وہ اپنے بستر پر عیال لینی تھی اور ساتھ ہی لاری بیٹھا تھا۔ لفافہ میں ٹیکیوں بھی تھے۔
 انسیں ابھی جلا دو نادا۔“ لاری نے کہا۔
 ”تھیں کیسے ملے؟“
 ”مجھے اندازہ تھا کہ وہ کوئی چال جل رہا ہے۔ میں نے اس کی پاتوں سے متاثر ہونے کی اداکاری کی۔ اس کی بات مان کر بظاہر چلا مگیا لیکن پھر واپس آکر اس کی اور تماری گفتگو سنی۔ اسے کہتے



James Hadley Chase

The Joker In The Pack



 Master Mind Books

ہساد جوانی

اشرتھماں

زندگی اس پیر شوقِ دنی کے مانند ہے جن کی ہر موچ اپنے انک من ترینگ اپنا جائدا گا نہ مذاج رکھتی ہے۔ یہ من ترینگ اور مذاج ہی سفرِ حیات کے لیے نت نئے راستے اور میدانِ منتخب کرتا ہے۔ اس دو شیز کا قسم ہے جس نے دولت اور عیش و عشرط ہی کو زندگی کا حاصب ممجبہا تھا اور اوسی سکے حصول کے لیے خوبی کو دا پر لے گا دیکھی تھی۔ و اپنے دولتِ مند بیوی ہے شوہر کی ٹھوٹتی سانسون پر نظر رکھ مستقبل کے سُنہمے خواب دیکھ رہی تھی۔ اس حقیقت سے جو خیر کے زندگی کی حقیقی خوشیاں دولت کے ذریعے حاصل نہیں کی جاسکتیں لیکن با آنحضرتِ اس حقیقت از لی کا درِ اک ہو گیا۔

حینہ ہیڈلے چینِ ٹھانڈا زیبیان کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ زیرِ نظلو ناولِ چین کے سلسلہ تحریر میں ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے اور خاص کی چیز ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اسے شروع کر دے کے بعد آپ ختم کیے بغیر کام نہیں لیں گے۔

مغرب کی معافیت کا ایک تلحیث باب ایک مکمل ناول کی تلمیص

دنیا کے امیر تین آدمیوں میں سے ایک کی بیوی ہونے کے باعث پلا روپ غُوا اپنے ساتھ یک جانے والے وی آئی پی سلوک کو پسند کرتی تھی اور اس سے لطف انزوڑ ہوتی تھی گراس فرگے کو دران ایک مسئلہ اس کے ذہن کو ریشان کرنا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ اس تمام چھوڑ دیا جائے مگر لوگوں کی مسلسل توجہ اسے بور کر رہی تھی۔ زیورج سے طول سڑک دران اس نے حیات کا جائزہ لیا تھا اور اسے لیکن ہو گیا تھا کہ دلیلیں ڈال رہے زیادہ رقم غائب ہے۔ آرجے نے اس کا اعزاز بھی کر لیا تھا۔ وہ سرچ ری تھی کہ اس کا مخدور شہر ہرمن روپ اس پر کس بُرگل کا اظمار کرے گا۔ جب وہ بتائے گی کہ اسے دھوکا دیا گیا ہے تو اس کا جواب کیا ہو گا۔ یقیناً وہ نیوارک میں اپنے وکیل کو مطلع کرے گا جو بالمقابل سیٹ پر بیٹھا خبار نامزد ہ رہا تھا۔ اور خود کو شنبہ کی۔ ایسے خیالات اس کے ذہن میں خیس آئے چاہیں۔ وہ اپنے شوہر



کے پاس اپنی جاہی ہے جو مخدور اور جنی اعتبار سے ناکارہ ہونے کے ساتھ ساخت خطرناک حد تک ٹھیک مراجح بھی تھے۔

”مزروں لف!“

پہلا نے تاہم اخماں کرپاں کھڑی اڑھو شنس کو دیکھا۔ ”ان نوجوان لڑکیں کو کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔“ اس نے سمجھے سے سوچا۔ ”انہیں جب قشی محوس ہوتی ہے وہ اپنی پیاس بچھاتی ہیں۔ انہیں اس کی طرح چھانا نہیں پڑتا۔ وہ خوف کسی موٹل، جوں یا کسی بھی جگہ پل جاتی ہیں۔ ان کی طلب کوئی چیز بھی پیدا نہیں کرتی۔“

”دیبا بات ہے؟“ اس نے پوچھا۔

”وس مث میں طیارہ لینڈ کرنے والا ہے۔“ اڑھو شنس نے جواب دیا۔ ”پی خلافتی پیٹک باندھ لیں۔“

وہ آئی پی کی حیثیت سے وہ سب سے پہلے طیارے سے اتری۔ ہٹل شاندار سلو شیڈ روپس کار کے ساتھ اس کا انتشار کر رہا تھا۔ ہٹل شوپ خدمت گزاریاں پارچی، نرس بھی پچھے تھا۔ جب پہلا نے ہر میں سے شادی کی تھی تو ایسا معلوم ہوا تھا کہ وہ اسے پسند نہیں کرتا۔ مگر چھ ماہ گزرنے تک اسے قریب سے دیکھنے کے بعد اور یہ محسوں کر کے کہ پہلا خود بھی اس کی طرح بھکیل پڑنے، دیہن، بوشیار اور پیشہ ور ہے۔ اسے قبول کریا۔ اگرچہ اب بھی وہ ایک معیاری ملادم کی طرف خاموش اور غیر متعلق رہتا تھا مگر پہلا کو احسان ہونے کا تھا کہ وہ صرف اسے پسند کرتا ہے بلکہ اسے قابل تعریف بھی سمجھتا ہے۔

”مجھے امید ہے آپ کا سفر نوٹھوار گزرا ہو گا۔“ ہٹل نے کہا۔

”ہاں تھیک ہی تھا۔“ پہلا نے روپس کی طرف بڑھتے ہوئے جواب دیا۔ ”مشریم کے ہیں؟“

”آپ خود بھی وکھل لیں۔“ ہٹل نے کار کا دروازہ کھولا۔ اڑپورٹ کے گام نے اسے سیلیٹ کیا۔ پہلا کار میں بیٹھنے، ایسا استقبال کون کاونڈ کر سکتا ہے۔ اس نے سوچا۔ اگرچہ بھی بھی ہر میں کی طاقت اور جادو بڑیشان کوں جاتا تھا لیکن کچھ دوسرے موقع پر یہ ایک الی جادوی چالی تھا جس سے دیا کے تمام بندرووازے مکمل جاتے تھے۔

”اس کا مطلب ہے کہ ان کی طبیعت بہتر نہیں۔“ پہلا نے کہا۔

”نہیں بادام، سفر کی تھا۔“ پہلا نے کار کا دروازہ دے کر علاوہ وہ بست زیادہ کام کر رہے ہیں۔ آج صبح واکر بھی طیارے سے آئے ہیں اور اب ان کو دیکھ رہے ہیں۔“

”کیا طبیعت خراب ہے؟“ پہلا نے پوچھا۔ ”یوں کہنا چاہیے کہ حالت کمزور ہے۔“ ہٹل نے جواب دیا۔

ظاہری وجہت کا برا نادر تھا۔ آئینے میں جو کچھ نظر آیا اس سے
 مطمئن ہو کر یہاں پڑھے کہ اور فناں اکھیا جس میں حبابات کے
 کافی ذات تھے اور کرنے سے باہر نکل گئی۔ اس نے اپنے شور کو
 پہنچنے والے کسی بیخ پایا۔ وہ ناکام ہوا اور یاریک نئے
 اس کی طرف دیکھا۔ انتہائی دُبُّل بُمْ جھا ہوتا ہوا سرپاریک نئے
 جیسے بیخ ہونے کا منہ، آنکھوں پر سیاہ چشمہ جیسے کی ٹھپری کی
 ناک پر لگا ہوا۔

”یہو یہاں“ ہرین نے حسب معمول سرو جھیں کیا۔
 پہلا ایک کری پہنچ گئی۔ ان کے درمیان ابتدائی ری ٹھنگو
 ہوئی۔ یہاں پر ہرمن سے اس کی طبیعت کے بارے میں پوچھا اور
 ہرمن نے بیخ کی دُبُّلی کے اس کے سفر کے بارے میں دریافت
 کیا۔ ہرین نے بتایا کہ اس کی طبیعت کچھ خراب ہے مگر وہ احتیٰ
 ڈاکٹر لیوی بیویت تسل کا بہاڑ بناتے کا عادی ہے۔ چند ثغروں کے
 چادلے کے بعد اچاک ہرین نے پوچھا۔
 ”تم مجھ کچھ بھانا چاہتی ہو؟“

”ہاں“ یہاں نے سنبھل کر جواب دی۔ ”جیک آر جدھو کے باز
 اور جعل ساز ٹابت ہوئے۔“

وہ ہرین کو دیکھ رہی تھی۔ اسے تو قع تھی کہ وہ ایک دم طیش
 میں آجائے گا کہ میرہرمن کا چوہ کی سمجھی تاثر سے غلی تھا۔ حالانکہ
 یہاں چاہتی تھی کہ وہ جوش میں آئے۔ اگر وہ پوچھتا، اس کے چھے
 کارنگ تبدیل ہوتا تھا۔ بھجن کر وہ سمجھی انسان ہے مگر ان کا ٹھپری
 جیسا پوچھ کر پری جیسا تھا۔

”میں جانتا ہوں۔“ ہرین کی آواز سخت تھی۔ ”اس نے دو
 میں غنی کیے ہیں۔“

”تمہیں کچھ معلوم ہوا؟“ یہاں کے جنم میں سردی کی امری
 اُرٹی۔

”کچھ معلوم ہوا،“ یہ میرا کام ہے کہ مجھے ہربات معلوم ہو۔ کیا
 تم نے یہ سوچا تھا کہ میں اپنی دولت کے بارے میں ہربات پچک
 شیں کروں گا؟ اگرچہ آرچنے بڑی چالاکی اور زبانت سے مختلف
 اکاؤنٹس میں غنی کیا ہے۔

جب آرچنے سے پہلا کویلک میں کرنے کی کوشش کی تھی تب
 اس نے اسے تین دلائیا تھا کہ ہرین کو کبھی معلوم نہیں ہو گا کہ
 آرچنے کوں سے بادھ اور کون سے حص جو کے ہیں۔ اس نے
 کما تھا کہ ہرین کا کام اتنا پچھلہ ہوا اور اتنا زیادہ ہے کہ وہ ان
 چیزوں کی کی محسوس ہی نہیں کرے گا۔ تب یہاں کے اس پر یہیں
 کریا تھا مگر اب وہ جیت زدہ کی خاموشی پہنچیں اس ناک کو ٹھوکر
 رہی تھی۔ جس کاہر زادہ ہرمن کو پہلے سے معلوم تھا۔

”کویا آرچ دیکھاں لگا۔“ ہرین نے کہا ”خیز ایسا ہوتا ہے۔ میں
 نے اس کے بارے میں اندازہ لگانے میں غلطی کی۔ غالباً اس نے
 تمہارے جعل و سختی بنائے تھے۔“

اعزاف کرتا نہیں چاہتے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ وہ بلا تاخیر شیوا رک
 اپنے آرام وہ گروہ اپنے جائیں اور وہاں پر صروفیت ترک کر کے
 صرف اور صرف آرام اکریں۔ کہ کسے کم تین ہاتھ۔

”مگر اسیں کوئی بھی بھی کوئی کام کرنے سے نہیں روک سکا
 ہے۔“ یہاں نے کہا۔

”درست ہے۔ اسی لیے میں آج سرپرداپیں جارہا ہوں۔
 میرے دو بھرے مریض پیٹک کم اہم ہیں مگر زیادہ ضرورت نہیں ہے۔
 وہ میرا مشورہ بھی ماننے ہیں جبکہ تمہارے شور ٹھیں ماننے۔ اگر وہ
 اس طرح کام کرتے رہے تو مجاہیں گے۔“

”بُبْ تک وہ اس طرح کام کر کے خوش ہیں۔ کیا اس سے
 کوئی فرق پڑتا ہے؟“

”چیز کہ رہی ہو۔ ڈاکٹر لیوی نے تائید کی۔“

”ان کی بیوی ہوئے کی وجہ سے میں ٹکرمد ہوں اور پوری
 صفائی سے جانتا چاہتی ہوں کہ وہ اس طرح کب تک چل سکیں
 گے؟“

یہ کہتے ہی یہاں کو احساس ہوا کہ وہ اپنے خیالات کو توازن دے
 رہی ہے۔ اسے افسوس ہوا کہ اسے یہ نہیں کہنا چاہیے تھا۔ گریشاید
 ڈاکٹر لیوی بھی اس کی ذہنی کیفیت سمجھتا تھا۔ اس نے گلوی ہمار
 تاثر خاہر نہیں کیا۔

”وہ کل بھی مر سکتے ہیں اور ایک سال بعد بھی۔“ اس نے
 جواب دا ”میرا اپنا خیال ہے کہ نیادہ سے زیادہ چھماہ سوائے اس
 صورت کے کہ وہ کام چھوڑ کر مکمل آرام کریں۔“

”مگر اب بھی تو وہ آرام ہی کر رہے ہیں۔“

”نہیں،“ وہ برابر فون کر رہے ہیں۔ اپنی مسلسل ٹیگرام،
 کیبل، لیکس موصول ہو رہے ہیں۔ وہ یہاں بیٹھ کر بھی اپنی
 کاروباری سلطنت پر حکم چلا رہے ہیں۔“

”اور یہ ایسی بات ہے جس میں نہ تم کچھ کر سکتے ہو اور نہ
 میں۔“

”صحیح ہے۔ میں نے بڑا رکیا تھا کہ میرا مشورہ ایک طرف رکھ
 دیا گیا۔ اس لیے میں سرپرداپیہ ادا نہیں کیں جارہا ہوں۔“

وہ چلا گیا۔ کھانے سے نارغ ہو کر وہ کارپٹی کا گلاس پیتے
 ہوئے یہاں سوچا۔ جب ہرمن مر جائے گا تو وہ ترکے میں ساٹھ
 میں ڈاکٹر میں گے۔ جو چاہوں گردنے کے لیے آزاد ہوں گی۔ جس
 مرد کا چاہوں گی جاصل کرسکوں گی مگر جب وہ مر جائے گا تب
 یہاں نے فون کر کے مکمل کو بیان۔

”کیا میرہرمن کو معلوم ہے کہ میں آئی ہوں؟“ اس نے
 پوچھا۔

”ہاں مادام۔ اور وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ کے اپارٹمنٹ
 کے باہمی جانب تیراروائے ان کا ہے۔“

یہاں نے قریب آدم آئینے میں اپنا جائزہ لیا۔ ہرین عورتوں کی

”ہاں“ پہلا نکست خودہ لجے میں بول۔

”مجھے پچھے ہی اس کا خالی کرنا چاہیے تھا۔ جلوہم اسے ایک تجربہ کی قیمت سمجھ لیں گے۔“

”تو یہی تم اس پر مقدمہ نہیں چلاو گے؟“ پہلا نے جوتے سے بوچھا۔ ہرینہ اس کی طرف گھوما، سیاہ چھٹے کا رنگ اس کی طرف ہو گیا۔

”خوش قسمتی سے میں یہ نقصان برداشت کر سکتا ہوں۔ دو

لہین بڑی رنگ ہے مگر میرے لئے زیادہ انکم نہیں ہے۔ یہ نکتہ میں نے ایک اتفاق کروایا ہے کہ آرجی کو آئندہ بھی اور کہیں کوئی فتنے دارانہ جاپ نہ دی جائے اور یہ زندگی اسے جیں میں سراکاٹے سے زیادہ دشوار ہوگی۔ اب کوئی اسے چھوڑا بھی کوئا رہنیں کرے گا۔“

پہلا دھرمکتے دل کے ساتھ خاموش بیٹھی تھی۔ بیقیہ مقدمہ نہ

چلانے کے پیارے پر پردہ کوئی اور مقدمہ بھی تھا۔

”میں اس پر مقدمہ چلا سکتا تھا۔“ ہرینہ دوسرا طرف ریکھنے لگا ”صرف ایک وجہ سے ایسا نہیں کیا۔ مجھے تباہی کیا ہے کہ ماری شادی سے پہلے میں آرجی کی واشنگٹن ہیں۔ مجھے شور ویا گیا کہ اگر میں

نے آرجی کے خلاف قانونی کارروائی کی تو یہ افسوس ناک حیثیت پہلک سے مانے جائے گا۔ آرجی عدالتیں تمہارے بارے میں

ہر زد سرانی کر سکتا ہے۔ نہیں اور اپنے آپ کو اسکینٹل سے

بچانے کے لئے میں اسے سراہانے کا خیال کر دیتا۔“

پہلا کو اس لئے کا خیال آیا جب ہرینہ نے اسے شادی کی

بیکھش کی تھی۔ اس نے پوچھا تھا۔

”کیا تم جس کو بہت اہمیت دتی ہو؟“ اور پھر بات جاری رکھتے ہوئے کہا ”میں ایک مفتر اور آئندی ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میری

بیوی بننے کے لیے کیا تم باری ازوای ہی تھات فرات فراموش نہیں کر سکتی ہو؟“

ماری شادی کے بعد تمہاری زندگی میں کوئی دوسرا مرد نہیں آئے گا۔ کبھی کسی اسکینٹل کا شانتیہ بھی پیدا نہیں ہو گا۔ یہ ایک ایسی

بیان ہے میں برگز برداشت نہیں کر سکوں گا۔ اگر تم نے مجھے

بھی روکا رہا یا پہلا تو میں جیسیں اس طرح طلاق دوں گا کہ تمہارے پاس کچھ باقی نہیں بچے گا۔ اسے یاد رکھنا اور آرجی میری وفادار

رہیں تو میں تھیں عیش و راحت سے بھرپور زندگی فراہم کر دیں گا۔

میں نے معلم کیا ہے کہ ایسی کی جیسیں ہیں جو عرض کافیم البدل بن

سکتی ہیں۔ اگر نہیں یہ شرط منور ہو تو میں جیسے ہی جملہ اتفاقات

کمل گر کے، ہم شادی کر سکیں گے۔“

پہلا نے اس کی شرط تسلیم کی۔ یہ تین کرتے ہوئے کہ دنیا

کے امیر ترین آدمیوں میں سے ایک کی بیوی بننے کے لئے ثمار

فاکرے جس کی کوپری کر سکتے ہیں گمراہیا ہوا نہیں۔ اسے تسلیم کرنا پڑا اور اس کے لیے تو پھر ہی زندگی ہے۔

”مجھے افسوس ہے۔“ پہلا صرف اتنا ہی کہ سکی۔

”کوئی پات نہیں۔“ ہرینہ نے کہدی ہے اُپکار کے ”جو ہو جو کہا“ دو ہو جو کہا۔ میں جیسیں اپنے مالی امور سنجال لئے کی نہ تھے داری سے آزاد کر رہا ہوں۔ اور تم سے تو قریب تکتا ہوں کہ میری بیوی کی حیثیت سے میری دولت سے لطف اندر ہوئی رہو گی اور مجھ سے بے دوائی نہیں کرو گی۔ سو یہیں اکاؤنٹنٹ ون ہرن سنجال لے گا۔“ اس نے ایک طرف لگا ہوا اپنی دبیا۔

”تو مجھے منزدِ قابل اعتماد نہیں سمجھتے؟“ پہلا ایک دم غمے میں آگئی۔

”رسوال اعتماد کا نہیں۔“ ہرینہ کی آواز خخت اور سرخ تھی ”میں تمہیں الرام نہیں دیتا۔ آرجی کا اتحاد گاب میں نے کیا تھا۔ جہاں تک تم سارا تعلق ہے، تم نے اپنا کام بخوبی اختیار دیا ہے۔ میں مطمئن ہوں۔ مگر موجودہ حالات میں یہ بہتر ہو گا کہ تمہیں منزد ہے۔ داریوں سے بکروہش کرو یا جائے تم صرف گھر سنجالو۔“

حکمتی کے بیوے میں مثل نہود رہا گا کہ وہ ان دونوں کو دیکھ کر اتنی دور رک رکیا کہ اس کے کانوں تک ان کی آواز نہ بچتی تھی۔

”تو مجھے میرے مقام سے گراویا جائے گا!“ پہلا نے بھٹکتے کہا ”تمہارے احتفاظ نظری کی سرماجھے برداشت کرنا ہو گی!“

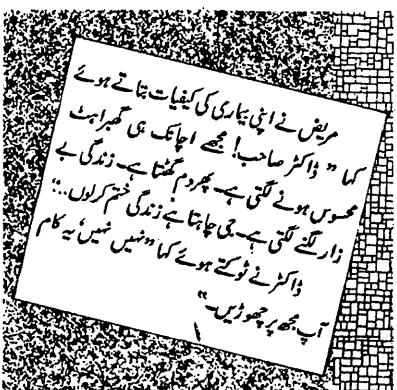
سیاہ چھوٹ پھر پہلا لگی طرف گھوم گیا تکھرپی جیسا چوبید ہتھوڑے پاٹ رہا۔

”ساحل کا لطف اُخْتَار ہے۔“ ہرینہ کی آواز اس کی بے تعلق کا انتہار کر رہی تھی ”اور سبھل کر رہو۔ یہ بات یاد رکھنا کر میں شاذ و نادر ہی طغی کرتا ہوں لیکن جب کوئی طغی ہو جاتی ہے تو اسے کبھی دُھر آتا نہیں۔“

اس نے مغل کو آگئے آئے کا اشارہ کیا اور فاٹکی دیں کری پڑھ جھوڑ کر حصہ میں بھری ہوئی اپنے اپارٹمنٹ و پاپن پہن گئی۔

○☆○

ایک دنین بین الاوقای و کیل کی اکلوتی اولاد ہونے کی حیثیت سے چلانے تمام ضروری تھام مصالح کی گئی۔ اس نے قانون ہی گی پڑھا تھا اور سیکریٹری کی تمام بیانیاتی تہیت بھی پائی تھی۔ اس کے باپ نے سوتیرلینڈ کی ایک معروف فرم میں ہارپر ٹکس کے بطور سروں کلہ جھی۔ جب پہلا لگی عمر جھیں سال کی تھی اور اس نے اپنی قیمت بھی مکمل کلی تھی تو اس کے والدے اسی فرم میں اسے اپنی اسٹنٹ کی حیثیت سے ملازمت دلوادی۔ پہلا بیانیاتی امور پر کافی دسیز رکھتی تھی۔ اس نے جلد ہی اپنی اہمیت منوال۔ چچ سال بعد جب دل کے درسے سے اس کے والد کا اتحاد ہو گیا تو بھی فرم میں پہلا بیوی نہیں کی تھی فرق نہیں آیا۔ جب آرجی نے ہو اس فرم میں جو نیک پارٹر تھا، پہلا کوپری پر سلیکن کیکری ہی بھایا۔ وہ ایک خوب صورت اُدی تھا اور پہلا بیوی سے پس نہ دھی۔ وہ اسکی زندگی کے لئے ضروری تھے اور اس نے لوگوں سے اس کا تعلق رہ چکا تھا کہ اس نے لگنگا چھوڑ دیا تھا۔ آرجی کی سیکریٹری بننے کے



ایک سنت کے اندر وہ اس کی واشنین گئی۔ کسی شرکی طرح اور کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ کیسے آج کو ہرین روپ کا اکاؤنٹ مل گیا اور یوں وہ فرم کا سستن پار ٹھرن گیا۔ اس مچلے ہوئے اہم اکاؤنٹ کو بھال لئے میں پلاٹنے کی بھروسہ دو دو۔ ہرین پلاٹن کی بالاتی سوچ بوجھ سے بہت حاشیہ ہوا اور ساتھ تھی اس کے حسن دشائی سے بھی۔ اس نے شادی کی پیشکش اور آج کے انسانے پر چلانے کی پیشکش منظور کر لی۔ سب کچھ غمکھ شاک چلتا ہے۔ پہاں تک کہ آج چنے خواہنے کے جلدے ڈلا ایک ملین ڈالر کا نکے لائچ میں ایک آئندہ میں کیسے کی پیشکش خرید لیے۔ کمکن کا دو دیاں تکلیم۔ آج چنے خود کو چاہیے سے بچانے کے لئے پلاٹنے کے جلدی دخخط بنا کر ہرین کے اکاؤنٹ سے دو ملین ڈالر سے زیادہ رقم نکالا۔ اپنے اپارٹمنٹ کے غیر میں پر بیٹھی ہوئی پلاٹن کا کافی میں آج کے الفاظ کوچ رہے تھے۔

”دیکھو پلاٹن ہرین کو اس بارے میں معلوم ہونا ضروری نہیں ہے۔ تم جانتی ہو کہ وہ بھی کوئی پیچہ چک میں کرتا۔ اسے دوسرا بہت سے کام صروف رکھتے ہیں۔ تم تمام کا نہایات پر اپنے دخخط کرو۔ وہ اٹھیں منظور کر لے گا۔ میں تم سے درخواست کر رہا ہوں کہ مجھے اس بیوادی سے بھالو۔ ہرین سماں تھیں میں سے زیادہ کمالک ہے، دو ملین کی کمی ہموں نہیں ہوگی۔“

اگرچہ پلاٹن کو یقین تھا کہ ہرین کے لئے دو ملین ڈالر کی حیثیت نہیں رکھتے مگر اس نے جھلسازی میں آج چنگی ساختی پیش سے انکار کردا۔ اس نے کتنا صحیح فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کے پچھے جانے سے پہلے ہی ہرین کو آج چنے کی دعا زیارت کا حال معلوم ہو جائے۔ اس نے ایک گرسانی لی۔ خدا کا تھکے کہ وہ آج کے بیک پیٹک کے جال میں نہیں بھنسی تو اپنے ”مدد جوہد“ حالات میں بترہو گا کہ تمہیں منزدہ تھے اور یوں سے بکدوش کریا جائے۔“

یہ ہرین کے الفاظ تھے۔ لعنت اپاچ، ان تمام خدمات کے باوجود ہواں نے اس کے انعام دیے تھیں۔ اپدے بھی سوتھر لیڈنگ پریس یا اون اس کی نمائندگی بن کر نہیں جائے گی۔ اب بھی اور کہیں کوئی اسے وی آئی پی نہیں سمجھے گا۔ وہ دران سنری مروول کو شکار کرنی تھی تو اب یہ بھی نہیں ہو گا۔ وہ اپنے نئے عطاکن سے محروم ہو جائے گی۔ بت پلاٹن کو اکٹلی کی بات یاد آئی۔“وہ کبھی رکھتے ہیں اور ایک سال بعد بھی۔ میرا اپنا خجالت ہے کہ زیادہ سے زیادہ چھاہ سوانے اس صورت کے کہ وہ کام پچھوڑ کر مل کر آرام کریں۔“

اور ہرین ایسا بھی نہیں کرے گا۔ تو پہلو چھاہ..... وہ جماد مک انٹھار کرنے کے لئے تیار تھی اور اس کے بعد یہ سماں تھیں ڈالر۔۔۔ ہرین کی ٹلسماں جانی پلاٹن کی ہوگی۔ اس نے بھی سوت پہننا اور ایک شاک جس پر ڈالتے ہو کے وہ افٹ سے بچنے پہنچی۔

”تم اس جگہ کس طرح آئے؟“ آخر اس نے پوچھا۔“تیکن نے جواب دیا۔ ایسا ہوا ہوں۔“

پلاٹن اسے غورے دیکھ رہی تھی۔ تیکن کا کرتی جسم اسے اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔“اگر یہ کوئی حرکت کریں۔۔۔ پلاٹنے سوچا کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔“ تیکن کوئی حرکت کریں۔۔۔ پلاٹنے سوچا تو مجھے کوئی اعتراف نہ ہو گا۔“

”تم اس جگہ کس طرح آئے؟“ آخر اس نے پوچھا۔“تیکن نے جواب دیا۔ ایسا ہوا ہوں۔“

”اچھا“ پہلا کار میں بیٹھ گئی ”وابس جانے کے لیے لفٹ جائے ہے۔“

”شیری۔ ایک دن کے لیے کافی چل کا ہوں اس لیے تمہاری پیشش سے ضرور فائدہ اٹھاؤں گا۔“ تینکن ساحل کار میں بیٹھ گیا۔ کار آگے بڑھاتے ہوئے پہلا نے سوچا، وہ جانتا کہ میں کیا چاہتی ہوں۔ اس کے دل کی دھمکیں بے ربط ہوئے تھیں۔ دوران خون تیز ہو گیا اور وہ ایک سرفوشی کے عالم میں ہوٹل کی طرف چل دی۔

○☆○

تموڑی نیز لینے کے بعد پہلا نے ہوٹل کے پیوں پارے سے اپنے بالوں اور چہرے کی آرا انکش کرائی۔ سفید سادہ گرفتاری لباس زیب تن کیا۔ آئینے میں اپنے سریلا کا جائزہ لے کر اٹھیان کا اٹھار کیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ میکن سے لٹک کے لیے جانے سے پہلے ہر من کو شب تھیج کر دے گی اور اسے بتابے کی کہ وہ کچھ دری ساحل سمندر پر غلتے چارہ ہے۔ اگرچہ اسے کوئی دوچھپی نہیں ہے کہ وہ کہاں جاتے ہے مایا کرتی ہے پھر میں وہ اس سے کہ دے گے۔ وہ ووڑ کار میں رہی تھی کہ فون کی ہٹھنی آئی۔ ”میں نے آپ کو ڈسٹریٹ شیں کیا دا رام؟“ ہٹل بول رہا تھا۔

”ہٹل کیا تھیں۔ ہٹل کیا بات ہے؟“ پہلا کچھ جران تھی۔ ”کیا آپ مجھے چند منٹ دے سکتے گی؟“

”غور“

”غوریہ یا دا رام“ ہٹل نے رسیور رکھ دیا۔ کچھ ابھی ابھی سی پہلانے شراب ختم کی اور انتظار کرنے کی کوئی نیت نہیں ہے۔ ہٹل اس سے کیوں ملا جاتا ہے؟ کیا ہر من کے بارے میں کوئی بات ہے؟“ وہ ہٹل کو تقریباً تین سال سے جانتی تھی مگر اس نے کبھی اس طرح لٹک کی درخواست نہیں کی تھی۔ پہلا کے ذاتی کاموں کے لیے ایک علیحدہ ملازم تھی اور وہ ہٹل کو صرف ہر من کا خادم سمجھتی تھی۔ چند لمحوں کے بعد دروازے پر ہٹل کی دنگ سنائی دی پھر ہٹل اندر آیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور کچھ آگے بڑھ کر گرگا۔ پہلانے سوالی نظروں سے اسے دیکھا۔

”اہ! کیا بات ہے ہٹل؟“ اس نے پوچھا۔ ”اگر آپ جائزت دیں مادام تو میں بے نکلی سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔“

”کیا مسٹر ہرمن کے بارے میں؟“

”ہاں بادام“

”بیٹھ کیوں نہیں جاتے؟“

”غوریہ یا دا رام۔ میرا کھدا رہنا مناسب ہے۔ میں تقریباً پندرہ سال سے مسٹر ہرمن کی خدمت کر رہا ہوں۔ ان کے اٹھیان کے مطابق خدمت بھالانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ پھر بھی میں نے کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا۔“

”اچھا“ پہلا کار میں بیٹھ گئی ”وابس جانے کے لیے لفٹ پیشش سے ضرور فائدہ اٹھاؤں گا۔“ تینکن ساحل کار میں بیٹھ گیا۔ کار آگے بڑھا۔ ”کام کیا کرتے ہو؟“ پہلانے سوال کیا۔ ”میں سفری سلیمانی ہوں، گھومتا پھرتا ہوں۔ مجھے اپنی یہ آزاد زندگی پسند ہے۔“

”کیا چیزوں خست کرتے ہو؟“

”پہلے میں کام آئے والی اشیا۔“

”ت“ تو کافی کہاں ہوتی ہوگی۔ ہر شخص کو اپنے چیزوں کی ضرورت رہتی ہے۔“ پہلانے سوچ رہی تھی۔ ”معمولی حیثیت کا اور میں کوئی خطہ نہیں ہو گا۔ ہر میں یا اس کے دوست ایسے لوگوں سے واسطہ نہیں رکھتے۔ تعلقات کسی کی نظریں نہیں آسیں گے۔“ ”ٹھیک کہ رہی ہو۔ گزارو تھات سے زیادہ مل جاتا ہے۔“

”جیکن نہ ہتا۔“

”ٹھہرے کمال ہو مسٹر جیکن؟“

”اک ساحلی ہٹ کرائے پر لے لی ہے۔ ہٹل مجھے پسند نہیں آئے۔“

”کیا تمہاری بیوی بھی زندگی کا یہ ادا پسند کرتی ہے؟“ پہلا نے پوچھا۔ جیکن نے ایک قسم لگایا۔

”میں کوئی بیوی نہیں ہوں۔“ وہ بولا ”مجھے اپنی آزادی اچھی لگتی ہے۔ یہاں کوئی میری کرل فریڈریکی نہیں ہے مگر میں کی نہ کسی کو ملاش کرلوں گا۔ مجھے وہ ہماز پسند ہیں جو رات میں گزر جاتے ہیں مگری پچھری گئی نہیں ہوتی۔“

پہلا کا دل چاہا کہ یہیں کار روک لے مگر اس نے خود کو سنجال لیا۔

”میرا نام پہلا ہے۔“ اس نے کہا ”آج رات میری کوئی مصروفیت نہیں ہے۔ کیا ہم اس سے کوئی فائدہ اٹھائے سکتے ہیں؟“

”کیا وہ پیچھے ہٹ جائے گا یا یہ جو اسے گا کہ وہ اس سے عمر میں زیادہ ہے۔“ دڑا یونگ وہیل پر پہلا کی رفت سخت ہو گئی۔

”یہ تو بت اچھی بات ہے۔“ میکن جلدی سے بولا ”تیاؤ میں تھیں کمال سے لوں؟“

”کیا تمہارے پاس کار ہے؟“

”بیوں نہیں“

”تب تم مجھے رات نوبی اور ششن پیچ کلب کے باہر ملو۔“

”غور ہے۔ میں ضرور آؤں گا۔“ جیکن نے کما پھر قدرے تو قفل کے بعد بولا ”وہیں ایک ریسٹورنٹ بھی ہے۔ کیا تم سمندری کھانا پسند کوئی؟“

”پیک“

”تب بھر طے ہو گیا۔ لباس کے انتباہ میں وقت متأخر مت جاتسو سو ۱۲۴ ایکسپریس۔“

”کسی حد تک سے اور شاید اس کی وجہ وہ دو ایسیں ہیں جو ڈاکٹر لیوی انہیں دیتے رہتے ہیں۔ جس کے باعث اب ایسا معلوم ہوتا ہے ”مسٹر ہرمن کا ذہن نظرت اور تنفس کی بحاجت جا رہا ہے۔“

”یہ تیجہ تم نے یئے اخذ کر لیا؟“

”میرے لیے یہ بتانا شاید مشکل ہو۔“ ڈکھ پریشان مسلم ہو رہا تھا ”غافلیوں تک مسٹر ہرمن آپ کا ذکر بڑی مردانی اور احترام کے ساتھ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ تعریف بھی کرتے تھے مگر طالب میں ان کا روایت بدلتا جا رہا ہے۔“

”چھا جائی را تھی؟“ وہ لامگی۔

”ہاں بادام۔ منزدی کہ وہ اچانک انی بینی میں شیلا میں بھی دوچھی لیتے گئے ہیں۔ شاید آپ جانتے ہوں کہ میاپ بینی میں برداشت کرنے والوں تھا جس کے بعد میں خیال کھڑو چھوڑ کر پلی گئی اور گرفتار میں سال اسے انہوں نے مسٹر ہرمن سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا ہے۔“

”ہاں میں نہ نہ تھا۔“

”مسٹر ہرمن برک نے کام اس خط میں انہیں ایک نئی وصیت کے بارے میں پڑایا تھا دی گئی ہے۔ مسٹر ہرمن اپنی دولت کا کیا کرتے ہیں، اس سے میرا کوئی حق تھا نہیں ہے لیکن ایک بیش آنسے والی بات کے لئے نظر اور دیکھتے ہوئے کہ مسلسل مسٹر ہرمن کی خدمت کر رہی ہیں، میں بھتھتا ہوں کہ اس سے آپ کا آگاہ ہوںا ضروری ہے۔“

”کون یہ پیش آئے والی بات؟“ پلاٹنے کچھ گھبرا کر پوچھا۔

”مجھے یہ بتاتے ہوئے افسوس ہوتا ہے بادام کہ میں نے کل مسٹر ہرمن کو فون بربات کرنے سُتو تھا ایک پر اپیویٹ گرلنگ رسال ایجنٹی کو آپ کی گرفتاری کرنے کی ہدایت کر رہے تھے۔ یہ جانتے ہوئے کہ آپ ہر طرح مسٹر ہرمن کے اختدادی متعلق ہیں، میں ان

لہذا سرگزشت کی پڑھ کا دیستہ والی ڈیکھلوں

کراچی یونیورسٹی میں ذری تعلیم، کشمیر کی ایک بینی
کی خنچکاں سرگزشت
و خڑک کشمیر

اوے وطن تو نے پکارا تو لوکھل اُنھا
وطن کی محبت نے اسے سرفوشی کا چذبہ عطا کیا۔
اُنگ اور خون کے طوفان سے سرخو ہو کر
گزرنے والی اس مجاهدہ نے دُخزان کشمیر کو بھارتی
ورزدوں کے مقابلے میں ہو سطے اور عزم کے ساتھ
صف آرا کر دیا۔

لہذا سرگزشت افرادی ۲۰۱۶ء کا اعلان و ملکیت

”میں جاتی ہوں ڈکھل۔“
پلاٹن سچو رہی تھی کہ ”ڈیا وہ نرم انداز میں یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ ہر میں سے بھلپا اور اب جانا چاہتا ہے۔“ اس خیال نے اسے پریشان کر دیا۔

”تم نے جو کچھ کیا، اس سے زیادہ کوئی نہیں کر سکتا تھا۔“ وہ بھر بول۔

”میرا بھی یہ اسی خیال ہے مادام۔ گرگاب میں اپنے آپ کو ایک عجیب پوڈوپن میں محسوس کر رہا ہوں۔ ظفری طور پر اپنی مدت کے بعد میں مسٹر ہرمن کے لیے ایک جذبہ دفاراہی محسوس کرتا ہوں۔ آپ جاتی ہیں کہ جب وہ کسی سفر جاتے ہیں تو انہیں ان کے کاغذات کی دلکشی بھال بھی کرتا ہوں۔ وہ اس سلسلے میں مجھ پر اعتماد بھی کرتے ہیں۔ حسب معمول میں کچھ کاغذات کو فون کل میں رکھ رہا تھا تو میری ظراہیک خط پر بڑی جو کہ مسٹر ہرمن نے مسٹر ہرمن کو لکھا ہے۔ یہ جانتے کے لیے کہ میں اسے کس ناکل میں رکھوں تاکہ وہ اسے آسانی سے پا سکیں، میں نے اسے پڑھا۔ اسے پڑھ کر میں بھیج سن پڑ گیا۔ پھر ایک ایسی بات ہوئی کہ میں نے فیملہ کر لیا کہ مجھے آپ سے ضرور بات کرنا چاہیے۔“

”میری کچھ میں نہیں آ رہا ہے تاہم اکیا مطلب ہے؟“ پلاٹنے پر جو کچھ میں آ رہا ہے تاہم اکیا مطلب ہے؟“

”آپ مجھے وضاحت کرنے کا موقع دیں تو بتاؤں۔“

”ضرور بتاؤ۔“

”افسوس کے ساتھ مجھے اعتراف ہے کہ جب آپ نے مسٹر ہرمن سے شادوی کی تھی تو میں نے آپ کو پسند نہیں کیا تھا لیکن جب مجھے آپ کو جانتے کا موقع ملا تو مجھے آپ کی درودیت کا احساس ہوا۔ آپ نے جو کچھ مسٹر ہرمن کے لیے کیا، کس طرح آپ نے ان کی کمپلیٹ نوگی کو آسان نہیں کیا ذائقے اور ایک اخلاقی اور کس طرح آپ ان کے خلاف کے لیے مسلسل سفر کریں اس سے میں بہت تھاڑ ہوا۔ آپ بیش ان کی بدد کے لیے آگاہ رہتی ہیں۔ آپ کی مالیاتی سرچ بوجھ بوجھ اور تدریج بے مثال ہے۔ آپ نے ان کے لیے بڑے ایجاد رتو قبولی سے کام لیا ہے۔“

پلاٹن تھے ڈکھل کر دلکھ رہی تھی۔

”شکریہ ڈکھل“ وہ بولی ”تم نے تو جیسے ایک سپاس نامہ پڑھ دیا۔“

”میں ایسے معاملات پر بغیر سوچے سمجھے بات نہیں کرتا مادام۔“ ڈکھل نے جواب دیا ”مسٹر ہرمن کی حالت کسی اعتبار سے اچھی نہیں ہے اور میں یہ بات ڈاکٹر لیوی سے زیادہ بہتر جانتا ہوں کیونکہ میرا ان سے دن و رات کا ساتھی ہے۔ میں نے مسٹر ہرمن کی دادا، زمینی اور کمزوری کو محسوس کر لیا ہے جبکہ ڈاکٹر لیوی ابھی تک اس سے ناقابل ہیں۔“

”تمہارا مطلب ہے کہ میرے شہر کی ذاتی حالت درست نہیں ہے؟“ پلاٹن کو ایسی کوئی بات سننے کی امید نہیں تھی۔

کے اس اقدام کو توہین آمیز سمجھتا ہوں اور میرے نزدیک اس کی کی۔

وجہ یہ ہے کہ وہ ذہنی طور پر بیکار ہیں۔“

پلٹا بڑی میز کی طرف بڑھ گئی۔ دامیں جانب کی چکلی دراز میں

"ایک پا یوئیٹ سراغ رسم اجتنبی! ایسا سرپرستی۔ خالی اسے شُغیر جلد کا ایک فاکل للا۔ اسے میر پر رکھتے ہوئے پڑائے خالی نظریوں سے اپنے ہاتھوں کو گھورتے ہوئے اس نے اس شاک لیپ روشن کر دیا۔ اس نے فاکل مکھا تو دل جی می طرح دھڑک رہا سے شنیدنی کی کوشش کی۔

”ماں نیزون بڑا۔

میرے پاس یہ تین کرنے کی وجوہات موجود ہیں کہ میرا نہ تھی دیں مگر انہیں ایک مسکن دو اورے دی ہے۔ مشرون بڑے کے نام خڑ، میرے خیال میں آپ کو ضور دھکنا چاہیے، ان کی میری سبھائی کے قابل بھی نہیں ہے۔ وہ میرا تو ان کا کوئی نہیں تھا اور شبانے کی حق ہے نہ ہی الی ہے۔ وہ میرا تو ان کا کوئی نہیں تھا اور اسی سب سے پہلی دراوش میں رکھا ہے۔ اسے انہیں سمجھانے کے تابع بھی نہیں ہے۔ تمارے مشورے کے باوجود یہی نہیں تھا کہ اسے اپنے افسوس ہے، میں نے ایک وصیت پروردہ کا جانا ہے۔

"ٹکری مکل" یہاں آہستہ سے کہا۔
تیار کرائی جس کے ذریعے اپنے تقریباً سانچھے طین میں ڈال کر کٹلوں
"ناوم، انساف نام کی کوئی پیچھی ہوتی ہے۔" مکل نے اسے دینے کی تکمیل کی (یہ وصیت تمہارے پاس موجود ہے جسے
جواب براو اور کمرے سے نکل گیا۔

پندرہ سال تک بے رحمانہ برس اور علی زندگی کا بچرہ وصیت لئی گئی تھیں بلکہ ایماندار اریٰ الیائی امور میں اس کی حاصل کرنے کے بعد پہلا ہر قسم کے شاک ہابوی پیاس تک کہ ہوشیاری سے ماٹھڑہونے کے ساتھ ساتھ اس پر اعتماد کرنا تھا بربادی کو برداشت کرتا یا کہی گئی تھی۔ خواپنی زندگی میں اسے ایسے اور مجھے بقین تھا کہ وہ میری دوست کو اسی طرح سبیلے گی جس

اس حیاں پر اپنے میں ایسا حادثہ ہے جو بڑی دلچسپی کا خاتمہ رکھتا ہے۔ اس بیوی کی اس سعادتی کی تھی تو اسے خود اگر کیا تھا کہ میں کوئی اسکی نہ کیا اس نے کوئی افواہ نہیں ہے؟ کیا اسے کوئی گم کھٹکا ہے۔ وہ تو براشٹ نہیں کروں گا۔ جو بیوی مجھے ملے ہیں، وہ استپریشن اپنے مردوں کے ٹھکاریں بتتے جاتے رہے۔ اسے مثل کا خیال آتا ہے۔ جانتے ہوئے کہ آس ہر طرح سڑھیں کے اعتبار کی کرنے والے ہیں کہ مجھے ایک گمراہ رسالہ اجنبی کے رکھنے والے اس

کی مگر ان کی تین کاماتھام کمی کے پا اور اگر بھی ٹوٹتا ہے تو آبیاتو سخت ہیں۔ میران اور شریف مرا جنگل، اس نے اپنی شراب ختم کرنے کے سکریٹ مٹھا لایا۔ تواب کوئی جاوس اس کی مگرابی کر سکے۔ مگر کوئی فرمائی۔ تواب کوئی شراب نہ تھی۔ مارس اس کی اکاٹتے میں اسے فروٹ لاطک دے رہا تھا۔

لے چکا ہوں نہ مُودودی رہت جان ہیر گز۔ وہ شبکے کے اخراج ون برلن کو خط لکھا ہے، اپنی وصیت تبدیل کرنا چاہی ہے۔ پہلا اس سے ثافت کرنی تھی۔ وہ جاتنی تھی کہ ون برلن اک رکشاری، کاغذی خالق تھا۔ اسے سیندھ نہ کرتا اور جس بھین نے

مروں سے تعلقات رکھتی رہی ہے اس لئے میں نے فصلہ کیا ہے کہ آرچ کو پاسوں اکاؤنٹ دیا تو وہ رنگ و جسم سے مری گیا تھا۔ اسے بینچے معلوم ہوا جائیا کہ اسے کس مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ اسے خداوند نے، شرکت میں نہ، کام میں نہ، کوئی نہ۔

خیس۔ سائنس کی آہستہ آمدورفت کے سوا وہ بالکل مردہ نظر آتا تھا۔ اس نے آہستہ سے کپارا ہر مین ”گر کراس نے جرکٹ نہیں میں آئشیا۔ میں خلا کے بارے میں سچھتا ہوں۔ وہ میرے لئے

ایک پریشان گن مسئلہ ہے مگر اس نے اتنی بوشیاری ضرور کھائی
ہے کہ ایک دوسرے نام اختیار کر لیا ہے (جس کا مجھے علم نہیں) تاکہ
اس کی غیرت سے واران سیاہی سرگرمیاں اور لاالابی طرز نہیں
رولف خاندان کا نام بعد نام نہ کریں۔ اس دوسرے نام کے انعام کے
طور پر میں اس کے لیے ایک طیب زندگی مار جو شیخی ہوئی
مکات کو قانونی انداز دیتے ہوئے میری دوسری وصیت تیار کر کے
جلد سے جلد مجھے بھجوادو۔ ہر میں رواف"

○☆○

پیلا بڑی درجہ خط کو گھوڑی ری۔ اس کا پہلا روٹ عقل
انتہائی بیوسی کا تھا۔ "دوبارہ شاہی بھی نہیں۔ مزید معاشرتے بھی
نہیں۔ وہ بوڑھا شیطان اسے ایک نن کی زندگی گزارنے پر مجبور
کرنا چاہتا ہے۔ وہ بن اس خط کو پڑھ کر کتنا خوش ہو گا.....
خوب! بھلا کس نے اس کی چھٹی کھائی ہو گی؟ اسے یقین تھا کہ
ہر میں کی موت کے بعد وہ بن شب و روز اس کی گھرانی کارئے
گا۔ اسے مغل دیکھنے سے نیا وہ بن کو کسی بات سے خوش
نہیں ہوگی۔ ہر جو ہر میں کی دولت سے عیش کرنے اور لفظ اخاتے
کے بعد بھلا ایک لاکھ اور سالانہ کی آمدی کیا ہوگی۔ اونٹ کے من
میں زیرہ۔ بکر اس کی بیٹی کو ایک طیب زندگی مار دیں گے۔"

اچاہک ایک آواز نے اسے تینی گھوشنے پر مجبور کر دیا۔
ہر میں بیٹی روم کے دروازے میں دو بماری پھولوں کے سارے گمرا
ہوا سے چکتی غسلی آنکھوں سے گھوڑا تھا۔
"تمہیں میرے ذاتی کافروں کو ہاتھ گلنے کی ہست کیسے
ہوئی؟" اس نے انتہائی غصے سے کہا۔ خوف، شرم اور نفرت سے
پیلا ایک دم بھڑک اٹھی۔
اور تمہیں میری گھرانی کرانے کی ہست کیسے ہوئی؟" اس
نے چیخ کر جواب دا۔ "تمہاری نام نہاد عزت کی کوں پوہا کرتا ہے؟
تم تو انسان بھی نہیں ہو۔ ایک بے رحم کپیور ہو۔ دولت کانے
والا کپیور۔ تمہارے اندر ہمروہی!" حساس اور موت کا شایب بھی
نہیں ہے۔"

ہر میں لڑکھا تے ہوئے آگے بڑھا۔

"تم فاختہ، رعنی ہو۔" اس نے کہا۔

"ایک اپاچ تکل کپیور کے مقابلے میں رعنی ہوتا زیادہ

بتر ہے۔" پیلا نے چیخ کر جواب دیا۔

اور تہ وہ حادثہ ہو گیا۔ ہر میں کے ہاتھوں سے چھڑاں نکل
گئیں۔ وہ سرخ چڑے اور ٹیڑھے منہ سے ساچھی اپاچ بید کر کے
فرش پر گرا۔ وہ جس اذیت میں جلا تھا اسے دکھ کر پیلا نے
آنکھیں بند کر لیں۔ پھر اچاہک ہر میں کا ایشنا ہوا جسم بے حد و
حرکت ہو گیا۔

○☆○

"کیا وہ مر جائے گا؟" پیلا نے اپنی سونے اور چشمیں کی رست

"میرا خیال ہے، آپ اپنے اپارٹمنٹ میں چل جائیں
مادام۔" بھل کے کہا۔ کیا آپے تو ڈاکٹر بیوی کو فون کر دیں؟"
کیا یہ دل کا دودھ ہے؟" پیلا نے پوچھا۔

"اندیشہ یہ یہ ہے مادام۔ مسٹروں بن اور مسٹروں ان کو بھی
اطلاع دیتا ہو گی۔"

پیلا ڈاکٹر بیوی کو فون کرنے کے بعد اپنے اپارٹمنٹ میں چلی
گئی۔ پیراڑا نرٹی ڈاکٹر بیوی کھانا کھا کر فارغ ہوئے تھے کہ یہ
کافی فون پہنچ گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک طیارہ چارڑ کے فوراً
آرہا ہوں اور دوستہ میں پہنچ جاؤں گا۔ وہ بن اس وقت تمہیریں
ختا۔ پیلا نے اس کے لیے چیم جھوڑ دیا کہ وہ تمہیرے آجائے تو
فون کر لے۔ لہان بھی خرچ کر پریشان ہو گیا اور دیتا کہ وہ کل عمل
الصباح پہنچ جائے گا۔ شجروں نے دلخیل آدمی کھڑے کر دیے تھے۔
ایک روزی کے کارپے کے پار وہ سرافراش کے پاس۔ شجروں نے یہ بھی
جیسا کہ جس ڈاکٹر کو اس نے پہنچا تھا، وہ ہر میں کا معاون کر رہا ہے۔

جب ہر میں نے اچاہک نہوار ہو کر پیلا کو چونکا رہا تھا۔

سرخ ناک اس کے باہم تھا اور اس نے اسے بند کر دیں

بستر رکھ دا تھا۔ اپنے اپارٹمنٹ میں واپس جائے سے پہلے پیلا

نے خلپے کی اس سرخ روشنی کو ہمیشہ دیاں تھیں اس کا خلپہ دری

کے بعد ایک بھاری بھرک میاہ فام آئی۔ آگ تباہی کا اس کا نام

ڈاکٹر بیوی ہے۔ ہر میں کو شدید دودھ ڈپا۔ وہ ہو چکہ کر سکتا تھا۔

اس نے کربو اور رک ڈاکٹر بیوی کے آنے کا خفر ہے۔

چکھ دی بعد پیلا کو خیال آیا اور ہر میں کی میز کی وراثے

سرخ ناک نکال لائی۔ واپس آتے ہوئے اسے راستے میں ہوئی کا

بھیجا گا۔ جس نے اسے اپنے اپارٹمنٹ میں جا کر آرام کرنے کا مشورہ

دا۔ اس نے کھانے کے بارے میں بھی پوچھا گر پیلا نے اکار

کر دیا۔ پہلا نے اپنے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کر لیا اور تب اسے یاد آیا کہ رجوع ہوئے تو اسے جیسکن سے ملنا تھا، اسے بڑی یادوی ہوئی۔ تھوڑی وروٹ کا مارٹنی ہاتی تھی۔ اس نے وہ لی اور سگریٹ شکل کر خاموش بیٹھ گئی۔ وہ حنخے سکتی تھیں رہی۔ اس کے ذمہ میں اسکے ہی سوال تھا کیا ہر مین مر جائے گا؟ اس دوران سُرخ فاکل اس کے پاس ہی رکھا رہا۔

ڈاکٹر یلوی بھی آگیا تھا۔ ہر مین کو دیکھ کر اس نے پہلا سے بھی مختصر ملاقات کی۔ اس نے بتایا کہ اس کے شوہر کو فاجح کا دوہرہ پڑا ہے۔ جیسے یہی ملکن ہوا، اسے اپنال نشل کریا جائے گا۔ بدقتی سے خرباہر نکل گئی اور اخباری نمائندے آگئے۔ بہتر ہو گا کہ وہ اپنے کمرے میں چل جائے اور ان کے ساتھ نہ آئے۔ ہوٹل کی انتظامیہ صورت حال کبھی رہی نہ اس لیے اس نے خاتمی اذادات کر لیے ہیں۔ کچھ دیر بعد ملکن ہے وہ اسے ہر مین کے بارے میں نہیں کچھ بتا سکے۔

”بھی کچھ کہنا مشکل ہے۔“ ڈاکٹر یلوی نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا ”جسے افسوس ہے مسز ہر مین مگر معاملہ ہیریں ہے۔ اس کا انعام اس پر ہے کہ اگلے دو تین دن کے اندر ان کی حالت کیسی نہیں تھا، وہ اس نے ورن کا جواب دیا۔ ورن نے جواب دیا کہ اس نے لوبان سے رابط قائم کیا تھا اور یہ کہ وہ دونوں جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ ہوٹل کا شعبہ کچھ سینڈو پر اور ارٹنی لے آیا اور پہلا کو کھانے کا مشورہ دے کر چلا گیا۔ پہلا نے سینڈو پر کھائے، شراب پی اور جب کچھ سنبھل گئی تو اس نے ورن کے نام ہر مین کا خط دبوا رہ پڑا۔

”دو یا تین دن!“ پہلا نے دہرا یا۔
”ملکن ہے کل کے بعد ہی اندازہ ہو جائے۔“
”آپ کچھ چھپا میں نہیں۔ سیریس سے آپ کا کیا مطلب ہے؟“

”سیدھا ہاتھ کمل طور پر مفتوح ہے۔“ ڈاکٹر یلوی نے اپنا پیشہ صاف کرتے ہوئے جواب دیا ”دماغی نیلوں کو نقصان پہنچا ہے جس کی وجہ سے ملکن ہے قوت گویا بھی بھا شاڑ ہو۔“
پہلا کے جسم میں پھر بیری کی دوڑ گئی۔ یہ ایک ایسی بات تھی جو کہ کسی کے حق میں نہیں چاہتی تھی۔ ہر مین کے کھنگی نہیں۔

”ان کے پیچے تو پہلے یہ تقریباً بیکار ہے۔“ وہ بول۔

”ایک افسوس ناک صورت ہے۔“ ڈاکٹر یلوی نے زری کے کامن میں نہ اپنی پلے ہی بخوار کر دیا تھا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ وہ کبھی دوبارہ نہیں بول سکیں گے؟“
”یہ ابھی دھکتا تھا ہے۔ اس کا اندر یہ یقین ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ اب آپ آرام کریں مسز ہر مین۔ ظاہر ہے، آپ کچھ نہیں کر سکتیں۔“

”کیا یہ ان کے حق میں بہتر ہو گا کہ وہ مر جائیں؟“ پہلا کانپ اٹھی ”نہ سیدھا ہاتھ بیس میں نہ ہو اور پھر زبان بھی بند۔“
”سے کھا کر سونے کی کوشش کریں۔“ ڈاکٹر یلوی نے ایک

کر دیا۔ پہلا نے اپنے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کر لیا اور تب ڈاکٹر یلوی بھی آگیا تھا۔ ہر مین کو دیکھ کر اس نے پہلا سے بھی مختصر ملاقات کی۔ اس نے بتایا کہ اس کے شوہر کو فاجح کا دوہرہ پڑا ہے۔ جیسے یہی ملکن ہوا، اسے اپنال نشل کریا جائے گا۔ بدقتی سے خرباہر نکل گئی اور اخباری نمائندے آگئے۔ بہتر ہو گا کہ وہ اپنے کمرے میں چل جائے اور ان کے ساتھ نہ آئے۔ ہوٹل کی انتظامیہ صورت حال کبھی رہی نہ اس لیے اس نے خاتمی اذادات کر لیے ہیں۔ کچھ دیر بعد ملکن ہے وہ اسے ہر مین کے بارے میں نہیں کچھ بتا سکے۔

نہ بجے جبکہ پہلا کو جیسکن سے ملنا تھا، ورن کا فون آیا تھا۔ اسے چھپریں ہی خپر پچاڑی گئی تھی۔ ڈاکٹر یلوی نے جو کچھ ہو گا کہ اس پہلی تھا، وہ اس نے ورن کا جواب دیا کہ اس نے لوبان سے رابط قائم کیا تھا اور یہ کہ وہ دونوں جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ ہوٹل کا شعبہ کچھ سینڈو پر اور ارٹنی لے آیا اور پہلا کو کھانے کا مشورہ دے کر چلا گیا۔ پہلا نے سینڈو پر کھائے، شراب پی اور جب کچھ سنبھل گئی تو اس نے ورن کے نام ہر مین کا خط دبوا رہ پڑا۔

”کیا ہے مر جائے گا؟“ پہلا نے خط اپنی سُرخ فاکل میں رکھتے ہوئے سوچا ”آگر وہ مر جائے تو اس کی مشکل حل ہو جائے گی۔“ صرف ہنکل کو خط کے بارے میں معلوم ہے۔ کیا وہ اس پر بھروسہ کر سکتی ہے کہ وہ خاموش رہے گا؟ اسے آرچ کے بارے میں کوئی اندر یہ نہیں تھا کہ وہ اسے بیک میل کرے گا مگر اس نے کرنے کی کوشش کی۔ پھر کیا ہنکل بھی خلاف توقع بیک میل کرے گا مگر یہ اس کے مقابلے میں ہنکل کے الفاظ ہوں گے اور اگر وہ خط ضائع کر دے تو کوئی ثبوت بھی باقی نہیں ہو گا۔ ورن بلکہ شہر ہنکل کی بات بر لین کر لے گا مگر وہ کچھ کر نہیں سکے گا۔ اس کے پاس ہر مین کی پہلی وصیت ہے اور اسے اس کے مطابق ہی عمل کرنا پڑے گا۔ ساٹھ ملین ڈاکٹر صرف اس وقت جبکہ ہر مین مر جائے تو کیا وہ مر جائے گا اور اگر وہ نہیں مراتا تو؟ پہلا نے اس کی آنکھوں میں نفرت دیکھی تھی۔ اس کے خلاف یہ نفرت اور غصہ ہی اس کے دورے کا سبب تھا۔ چنانچہ اگر وہ زندہ رہ گیا تو اسے ایک نی کی زندگی گزارنا ہوگی۔ اس کے پاس یہ صورت حال قبول کرنے کے سوا کوئی چاہہ نہ ہو گا۔ جس طرح اس کی بھی کے پاس گھر جھوٹنے کے طاہدہ کوئی راستہ نہیں تھا۔
لیکن وہ مر جائے تو تکمیل آزاد ہونے کے علاوہ وہ ساٹھ ملین

کیکپول یہا کے باخچہ پر رکھ دیا۔
جب وہ چلے گئے تو پیلا کیپیول کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ
لخت کے اور زینے کے پاس اپنی ذیلیں انجام دے رہے تھے۔ انہوں
گئی۔ وہ دل میں دعا مانگ رہی تھی کہ ہر ہم مر جائے اپنے مقاب
نے سیلوٹ کیا۔ وہ بُرن اس طرح کی باتیں بہت پسند کرتا تھا۔
اس نے سرکے اشارے سے جواب دیا۔ ایک نر نے دوازہ
کھولا۔ وہ اندر را ڈال ہوئے۔ پیلا اون بر کو ہار کش کرے میں لے
گئی اور فاصل کی میزکی دارزوں میں خلاص کرنے لگی۔ جاپانی کنٹریکٹ کا

فائل جلدی مل گیا۔ اس کے پیچے ایک اور فائل غایب کا تلقن
سوکس اکاؤنٹ سے تھا۔

”فائل دیکھ کر مجھے یاد آیا۔“ وہ بُرن نے آہستہ آوازیں کہا
”کہ لوہان کہ رہا تھا کہ سوکس اکاؤنٹ میں دو ٹیکن کا نقصان ہوا
ہے اور اسے مسٹر ہر ہم نے بتایا تھا کہ یہ نقصان لاپرواہی سے
سریا یہ کاری کی وجہ سے ہوا ہے۔“

پیلا نے اپنے مضطرب اعصاب پر قابو پایا۔ کم سے کم ہر ہم
نے حقیقت نہیں بتائی تھی۔ وہ بُرن اور لوہان دو نوں آرچ جی دعا
باتی سے بخیر تھے۔

”سوکس اکاؤنٹ میں ڈستے داری ہے۔“ اس نے وہ بُرن
کی طرف دیکھا ”مجھے معلوم ہے کہ کتنا نقصان ہوا ہے؟ میں اس
سلسلے میں پہلے ہی اپنے شوہر سے بات کر چکی ہوں۔ چنانچہ اگر بچھے
ہے تو یہ میری راہی ہے،“ تہاری نہیں۔“

ہونٹ بچھیت لینے کے علاوہ وہ بُرن نے کوئی اور روشن عمل ظاہر
نہیں کیا۔

”تب میں تم سے اجازت چاہتا ہوں مسٹر ہر ہم۔“ اس نے
کہا۔

”کوئی اور بات تو نہیں ہے؟“
”فوری طور پر نہیں ہے۔ ڈاکٹریو کی خیال ہے کہ مسٹر ہر ہم
کی حالت کچھ بہتر ہو تو انہیں واپس ہجرا ادا کر کیتی جائے جس کے
ان کی دلکشی بھال یہاں سے بہتر ہو سکے کی۔ ایک دو دن میں اس کا
فیصلہ کر لیا جائے گا۔ میں آن شام واپس جاؤں گا۔ امید ہے تم
حالات سے آگاہ کرتی رہو گی۔“

”ضور گیوں نہیں۔“ پیلا نے جواب دیا۔
”اگر جھیں میری ضورت ہو تو میں سوٹ نمبر ۱۱ میں ہوں۔
مسٹر ہر ہم کے ناظم اور مسٹر قانون کی حیثیت سے مجھے معلوم رہنا
چاہیے کہ آیا تم ان کی بڑیات کی پابندی کرو یا نہیں؟ دو ٹیکن
ڈار کا نقصان ایک بڑا نقصان ہے۔“

پیلا نے رواہ راست وہ بُرن کو گھوڑ کر دیکھا۔
”کیا تم میرے ساتھ آئے کی زحمت کو گی؟“ وہ بُرن نے
بات جاری رکھتے ہوئے کہا ”اکہ ہم دونوں مسٹر ہر ہم کے کاغذات
دیکھ سکیں۔ میرا وہ کنٹریکٹ دریکھنا ہست ضروری ہے۔“
ایک بار اور فریغ تھی۔ پیلا نے دل میں کہا۔ اگر میں نے وہ سرخ
نہیں لے گا۔“

وہ بُرن کے ہونٹ ایک مرتبہ پر بچھیت گئے۔

ونہ بُرن نے پیلا کو بتایا کہ بعد میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ رواف
کنٹریکٹ کا پورپوش کا ہاتھ صدر ہوئے کی وجہ سے لوہان کا
نیوارک میں موجود رہنا زیادہ مغیرہ ہوا۔ اب جبکہ پھل بچی ہے
تو کارپوریشن کے حصہ بادیں آ جائیں گے۔ وہ صبح گیا وہ بچ کر
پدرہ منٹ روائیں چھوٹیں چھوٹیں بچتے تھا۔ پیلا نے اسے آتے آتے
خدا اور اگرچہ وہ اس سے نفرت کرتی تھی لیکن اسے اعزاز تھا کہ
وہ اپنے کام میں بہت ہوشیار اور اُوی ہے۔ ہر وقت اتنا سمجھ دیتا ہے
کہ قفسہ لگانا تو اُگ۔ پیلا نے کبھی اسے مسکراتے ہوئے بھی نہیں
دیکھا تھا۔ روڑوں سے کچھ باتیں کرنے کے بعد وہ ہوٹ میں چلا
گیا پھر قربیاً ایک بچھے بعد وہ پیلا سے ملنے آیا۔

”بہت افسوس ناک واقع ہے۔“ اس نے کہا ”ہر ہم کی
حالت ناک معلوم ہوتی ہے۔“

”ہاں“
”کیا میں تمہارے لیے کچھ کر سکتا ہوں مسٹر ہر ہم؟“ وہ بُرن
نے پوچھا۔

”مشکری! سردوست کچھ ضورت نہیں ہے۔“

”مسٹر ہر ہم نے ابھی حال میں جاپان گورنمنٹ سے ایک اہم
کنٹریکٹ کمل کیا ہے۔ وہ مجھے اس کنٹریکٹ کا فائل بھیجنے والے
تھے کہ یہ دوہرہ پر گیا۔ معاملہ بہت ضروری ہے کیا تمہیں معلوم ہے
کہ وہ فائل کیا رکھا ہے؟“

”ہٹل کو معلوم ہو گا۔“ پیلا نے بغیر سوچے سمجھ کر دیا۔
گریہ الفاظ زبان سے نکلتے ہی اسے خطرے کا احساس ہوا۔

اگر وہ بُرن بھل سے ہر ہم کے کاغذات کے بارے میں بات
کرنے لگے تو یہ امکان تھا کہ ہٹل اسے خط کے بارے میں بتا دے
مگر پیلا کو فکر نہ ہوئے کی ضورت نہیں تھی۔ وہ بُرن نے بھویں
اچکا میں ”میں مسٹر ہر ہم کے معاملات پر ایک ملازم رہتا
ہوں چاہتا۔“ دہ بولا۔

”تم احق مغور آؤ۔“ پیلا نے سوچا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ تم
مغور ہو۔

”کیا تم میرے ساتھ آئے کی زحمت کو گی؟“ وہ بُرن نے
بات جاری رکھتے ہوئے کہا ”اکہ ہم دونوں مسٹر ہر ہم کے کاغذات
دیکھ سکیں۔ میرا وہ کنٹریکٹ دریکھنا ہست ضروری ہے۔“

ایک بار اور فریغ تھی۔ پیلا نے دل میں کہا۔ اگر میں نے وہ سرخ
نہیں لے گا۔“

”محبی بھی یہی امید ہے بہرہ میں۔“ اس نے سمجھتے ہوئے

○○○

کہ کروہ کرنے سے نکل گیا۔

پلا نے اطمینان کی سائنس لی۔ اس نے اپنا اچھا قافع کیا۔

اس نے سوچا۔ اگر کہیں وہ بظال جاتا تو یہ خلپاک آدمی اسے

اپنے پنجی میں بکھر لتا۔ وہ اپنے سوت میں والپس آئی تو بظال انتظار

کر رہا تھا۔ وہ بہت تھکا ہوا معلوم ہوا تھا۔

”اپ کی طیعت کیسی ہے ادا م؟“ اس نے پوچھا۔

”ٹھیک ہے اور تم ساری؟“

”رات بڑے اضطراب سے گزرا ہے مگراب مشربہ میں کی

حالت تدریج ٹھیک ہے۔ ہمیں امید کا دامن ہاتھ سے نہیں

چھوڑا چاہیے۔“

”یا ڈاکٹر لیوی نے تمہیں بتایا کہ قائم کا حملہ بھی ہوا ہے؟“

”ہاں مادام مگرقدار نے جلاہا تو وہ ٹھیک ہوا تھا۔“

خیال میں آپ شیرس پر لیکھ کیا میں تو اچھا ہے۔ پرنس والے طے

گئے ہیں، وہ آپ کو پریشان نہیں کریں گے اور وہ عجب آپ کے لئے

منید ہو گی۔“

ہماراں بظال۔ پلا نے سوچا۔ اگر ہمیں مرگیا تو اسے توفی ہے

کہ وہ اسے چھوڑ کر نہیں جانے گا۔

”اجھی بات ہے بظال۔ تجب ہے میں بھوک محسوس کر رہی

ہوں۔“ اس نے کمال۔

”حالات کے دباؤ میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ یہ کوئی انوکھی بات

نہیں ہے۔“ بظال نے جواب دیا۔

وہ پلا کے لئے ڈریک بنا نہ لگ۔ پلا اس کی حرکات و

سکنات غور سے دیکھ رہی تھی۔ نہیں، اس نے سوچا یہ آدمی یا یک

میل نہیں ہو سکتا۔

”تم ہر بات کا خیال رکھتے ہو۔“ اس نے بظال سے گلاس لیتے

ہوئے کہا۔

”میں کوشش کرتا ہوں مادام کر خیال رکھوں۔“ بظال نے

جواب دا۔ ”سردیست میں مشربہ میں کی کوئی خدمت انجام دینے

سے قاصر ہوں اس لیے مجھے خوشی ہو گی کہ اپنے مجھے اپنی خدمت کا

موقع دیں اور جب بھی ضرورت ہو، مجھے بیالیں۔“

”ٹھیک ہے بظال۔ میں ضرور ایسا کروں گی۔“ پلا نے فوراً

محسوس کر لیا کہ یہ موقع دنگ کی مزید ہمدردی حاصل کرنے کے لئے

بہتر ہے۔ ”مسٹروں ہر ان نے ایک کنٹریکٹ سے متعلق کوئی فائل

جھسے مالک تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ تم مشربہ میں کے کانفرنسات

سے زیادہ واقف ہو، اس لیے وہ تم سے بات کرنے کے گمراہ اخیال ہے

کہ وون ہر ان حق اور مغفور آدمی ہے۔“

ڈاکٹر لیوی کے جانے کے بعد پلا نے پر آئی۔ اس نے سوچا

میل کے موٹے چہرے پر ایک سرفی ہی آئی۔

کہ اگر ایک اور بارہت ایک ہے، ہمیں کاخاتھہ نہیں ہوا تو وہ دون

”میرا بھی یہی خیال ہے ادا م۔“ اس نے سمجھتے ہوئے کہ

برن کو اپنے خط کے بارے میں ضرور بتا دے گا۔ گردوں تین ماہ میں بست

کچھ ہو سکتا ہے۔ سوئں اکاؤنٹ بس تور اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے حصہ اور بانڈز کی مالیت پردرہ میں ڈارے نہیں زیادہ ہے۔ اس بارے میں اسے ابھی طرح غور فکر کرنا ہے۔ وہ رات کو زیادہ اپنی طرح غور کر کتی ہے اس لئے آج رات بتیر لیت کر سوچے گی کہ مستقبل کے لئے کیا کہا ہے؟ فی الحال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں ٹسپ کارڈ ہیں۔ ہرمن کے کم دو ماہ بول ٹسپ کلکٹ کے خلڑاک خل اس کے قبیلے میں ہے۔ سوئں اکاؤنٹ کے پندرہ میں، بھی اس کے ہاتھ میں ہیں اور یہ سب ٹسپ کارڈ ہیں۔ اس نے پیدا روم میں جا کر ٹنی سوت پہننا اور ہال پورڈ کو فون کر کے ساحلی کاراٹے کو کہا۔ اُب کبھی ہرمن بولنے کے قابل ہو گیا تو یہ وی آئی پی سلوک ختم ہو جائے گا۔ ابھی تو وہ جو چاہتی ہے، ٹیش کریا جاتا ہے مگر علمائی چالی کاتوازن ڈرگا کا رہا ہے۔

جب وہ اپنے موٹھ سے نکلی تو اس نے دیکھا کہ سیکرٹی کا رہا جا چکے ہیں۔ وہ کار میں ساحل سمندر پر گئی اور ایک بار پہر ان سنان رہت کے نیلوں کا گزر گیا۔ جب وہ اسی جگہ سے کمزی ہجھا رہت ہے تو اسی ہستہ نی ہوئی تھیں تو اسے ہیری چیکن کا خیال آیا۔ ہیکن نے جایا کہ ان میں سے ایک ہیث اس نے کارے پر لے رکھی ہے۔ یہاں کو ایک بار پھر گزشتہ ذات اس سے ملاقات نہ کرنے کا افسوس ہوا۔ آج صحیخ اخبارات میں یہاں اور ہرمن کے ڈوڈ شانع ہوئے تھے۔ ہیکن کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ مزبرہمین ہے۔ چنانچہ اب اس سے روانہ لاما محفوظ نہیں تھا۔ یوں بھی وہ جب تک ناساؤ میں ہے، اسے مختار رہنا چاہیے۔ اسے بھی یاد کیا کہ اس کی ہجرانی کرائی جا رہی ہے۔ اکرچے کسی نے اس کا تناقہ نہیں کیا تھا اور نہیں اس وقت کوئی آس پاس نظر آ رہا تھا۔ ہجریہ میں ہیکن تھا کہ دور کیس کی آڑ میں اسے ایک طاقتور دریتیں سے دکھے رہا ہے۔

کافی دری تک سمندر میں تیرنے کے بعد وہ ساحل پر وہاں آئی اور بیام کے ایک درخت کے سامنے میں بیٹھ گئی۔ کچھ ہی دری میں ہیکن بھی دھوپ کا چشمہ لکھے اور عسل کا لباس پہنے دہا آیا۔ اس وقت یہاں کمی دھوپ کا چشمہ پہن رکھا تھا۔ آواز من کر اس نے ہیکن کی طرف دیکھا۔

“کیا تم بیشہ وعدہ کر کے نہیں آتی ہو؟” ہیکن مسکرا یا۔ یہ کے سہیں سننی ہی بیجل گئی۔

“مجھے رات نہ آئنکے کا افسوس ہے۔” اس نے کہا۔ “میں نہ آن کر رہا تھا۔” ہیکن اس کے برادری رہت پر بیٹھ گیا۔ “تمہارے شور کرے ہارے میں پڑھ کر رہت افسوس ہوا۔” ایک بار اور بیچھے گئی۔ یہاں نے سوچا۔ اگر رات میں اس سے ملنے چل گئی ہوتی تو اب تک ہم دونوں عشق بازی کرنے لگے ہوتے۔ ہیکن کا یہ جانتا خلڑاک ہو سکتا تھا کہ میں کون ہوں۔ ”کوئی تماز اخبار پڑھ لیا ہے؟“

”ضور میں باخبر رہنا چاہتا ہوں۔“ ہیکن نے جواب دیا ”کوڑا پیپ کے حلکے کی سب سے خوب صورت خاتون“ اخبار نے یہی سُرخی لکھی تھی تا۔ اور میں سمجھتا ہوں اس نے تھی یہی لکھا تھا۔“

”اور بھی کئی حسین عورتیں ہیں۔ مثلاً الرخت نیل۔“ یہاں جواب دیا۔

”میں اس سے نہیں ملا ہوں اس لئے اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔“ ہیکن نے کہا ”تمہارے شوہر کی طبیعت کسی ہے؟“

”خوبوں سے معلوم ہوتا ہے تو خراب ہے۔“

یہاں ایک پن کی اشیا کے سلہنیں سے اپنے شوہر کی صحت کے بارے میں بات کرنا شہنشاہی تھی۔

”کیا تم اپنی چیزوں سے لطف انداز ہو رہے ہو مسٹر ہیکن؟“

یہاں نے قدرے تھی اور ترشی سے کہا۔

”معافی چاہتا ہوں گریش بلاوجہ نہیں پوچھ رہا ہوں۔ یہ جانتا میرے لئے ضروری ہے۔“

”اور یہ تمہارے لئے ضروری کیوں ہے؟“

”اچھا سوال ہے۔ بات یہ ہے میں ایک سُرخ روشنی مل آئی۔“

”کیا مجھے تمہاری کسی پر ایلم سے دوچکی ہوتا چاہئے مسٹر ہیکن؟“

”معلوم نہیں تک میرا خیال ہے ہونا تو چاہئے۔“

”بیمار یہ خیال نہیں۔ میری اپنی مذکولات بہت ہیں۔“ یہاں کھٹکی بوجی ہو گئی مجھے ہوں اپنے جانا چاہئے۔

ہیکن نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے ہونٹوں پر موجود مسکراہٹ کچھ کم ہو گئی۔

”ضور جاؤ۔“ اس نے کہا ”میں تو صرف یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اپنی پر ایلم کے بارے میں تم سے بات کوں یا مشرون بنانے۔“

یہاں کو ایک جھٹکا سالگا مگرودہ اتنی تجھر کار تھی کہ اپنے چہرے کو پاٹ رکھ کر کتی تھی۔

”کیا تم مشرون بن کو جانتے ہو؟“ اس نے پوچھا۔

”نہیں اور مجھے اسے جانے کا کوئی شوق میں نہیں۔ وہ بڑا سخت آؤ معلوم ہوتا ہے۔“ ٹیکھے ہے تا!

”مجھے نہیں معلوم، تم کیا کہ رہے ہو۔ اچھا مجھے اب چلتا چاہئے۔“

”بُو تمہاری خوشی۔“ ہیکن نے کہا ”میں تمہیں روک نہیں سکتا۔ مجھے صرف یہ خیال آیا تھا کہ شاید تم یہی پر ایلم کے بارے میں وہ بدن سے نیا بات کہا پڑے گی۔ وہ تمہارا دلکش ہے۔“

یہاں ساحلی کار میں رکھا ہوا اپنا موٹے کا سگرٹ کیس

نکال کر ایک سگریٹ سلاکا۔

”اچھا مشریعہ ہے، تم مجھے اپنی پراملم کے بارے میں بتاؤ؟“
اس نے ”دوں چھوڑتے ہوئے کہا۔“
”تم خوب صورت ہی نہیں، ذین یعنی ہو۔“ یہیں مسکرا یا
چک رہی تھی۔

”میرا شورہ ہے کہ تم مژوں برلن سے رہوں گرو۔“ اس نے
جواب دیا ”اور دوں ہزار ڈالر اس سے اگوہ آج شام سے قبل
نیوارک نہیں جائے گا۔ تمہارے پاس کافی وقت ہے میرے
بارے میں جیسیں ایک بات ضرور معلوم ہونا چاہئے وہ یہ کہ میں
بیک میلگ اور بیک میل دوں پر لخت پتھر ہوں۔“
ان کہ کروہ انی ساحلی کار میں بیٹھ گئی۔ یہیں نے ایک قصہ
لکھا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تم وہ شراغ رسال ہوئے میرے شوہر
نے کرانے پر حاصل کیا ہے؟“ پہلے نے کہا ”میرا خیال تھا کہ تم
پکن میں کام کرنے والی چیز فروخت کرتے ہو۔“

”کرت تھا مگر اس کام میں آہنی کم تھی اس لئے چھوڑ دیا۔
ڈیکھو اپنی بھنی سے اچھی آہنی ہو جاتی ہے۔“

”گوں کی نہیں رہنا جیسیں براہمیں لگتا۔“
”انتا ہی برا لگتا ہے جتنا تمہارا اپنے شوہر سے بے وفائی
کرتا۔“ یہیں خاتما۔

”تمہاری پراملم کیا ہے؟“
”میں بکھری خوارک میں لاس اپنی بھنی میں کام کرتا تھا۔

انہوں نے ہی مشریعہ میں سے میرے سفارش کی تھی۔ مشریعہ
کہ بہت سے میل گرام آئے تھے جیسیں اس نے کمرے میں
رکھا گیا ہے۔ نیز مژوں برلن بھی پوچھ رہے تھے اور جانے سے
پہلے مٹا چاہئے ہیں۔
”اُن سے کہ دو کہ میں واپس آئی ہوں۔“ پہلے جواب
وا ”آدھے گھنٹے کے بعد وہ مجھ سے مل سکتے ہیں۔“
ایسے کمرے میں داخل ہو کر پہلے میرے گرام اور کیبل
کاڈھر رکھے تو کھا جو مختلف لوگوں نے ہر میں کی علاط کے بارے
میں پڑھ کر سمجھ تھے۔ پہلے ایسی باتوں سے بہت بور ہوئی تھی۔ اس
نے غسل کیا اور ٹیریں پر ایک دھوپ چھتری کے سامنے میں بیٹھ
گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ مستقبل میں وہ اپنی افراد کا انتخاب
کرنے میں زیادہ مختار رہے گی۔ یہ یہیں والا معاملہ تو براہی پر فتح
ہو سکتا تھا۔ اسے اپنے آپ پر کٹوں کی کٹا چاہئے، کم سے کم اس
وقت تک جب تک وہ یورپ نہ کچھ جائے۔ یہیں تھا اس کے ساتھ اس
نے تھک ہی سلوک کیا۔ اس احتق کے پاس کوئی تحریری ثبوت
نہیں تھا۔ صرف ایک فون کال۔ اسے تین قھاکر یہیں کوون
برلن کے پاس جانے کی ہمت نہیں ہو گئی۔ اگرچہ وون برلن (انی فرست
کی وجہ سے) مٹکن ہے اس کی بات پر یہیں کر لیتا گردہ کی صورت
میں دس ہزار ڈالر نہیں دے سکتا۔ برعکس اس وقت جو صورت
ہے وہ پہلے کے قابوں ہے یہیں کی بلا سرے مل چکی تھی۔

گمراہ اپنے ڈیبیٹس پر ضرور تابو پانچا چھٹے یہ دوسری مرتبہ
تھی کہ وہ بیک میل کے جانے سے بال بال چیز تھی۔ کاش خوب
صورت فوجوں مدد کیہ کروہ اس طرح بے تاب نہ ہو جایا کہے
جس طرح کوئی پاسا سے خوار شراب دلیے کرو جاتا ہے۔ اسے ہر
صورت میں ضبط کی عادت ڈالنا چاہئے۔ خیر اعطا ایمان ضرور تھا کہ
ادا کردو۔ میں اپنے کارکن واپس بولاں گا.....“ تم منون اڑا کتی
پہلے جواب ندا۔

”بہت خوب۔ برعکس میری تجویز ہے کہ تم مجھے دس ہزار ڈالر
ادا کردو۔ میں اپنے کارکن واپس بولاں گا.....“ تم منون اڑا کتی
پہلے جواب ندا۔

یہ دیکھ کر کوئی اس کی فہمی ادا کرنے والا نہیں، وہ اپنے کارکنوں کو کوئی ادا کرنے والا نہیں، وہ اپنے کارکنوں کو کوشش اور بہت پیریہ خرچ ہوا۔ اسی سلسلے پر اس کے اور تمارے شوہر کے درمیان زندگی سے بآسانہ آئی تو اسے عاق کرو جائے گا۔ اگر وہ اپنی سفر گزینیوں سے باہمہ آئی تو اسے عاق کرو جائے گا۔ اسے کنٹول میں کرنے کا یہ طریقہ مناسب نہیں تھا پانچ دنہ گھر چھوڑ کر جی گی اور تب سے اب تک مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

”نہیں“ پہلا نے سربراہی۔ ”اور شدید میرے پاس ہے۔ اس غیر متوقع یہاڑی نے مشریق کا اکاؤنٹ منجد کر دیا ہے۔ اور اخراجات ہر جاں ہوتا ہیں۔

تماری مالی پوزیشن کیا ہے؟“ ”میرا اپنا اکاؤنٹ سے گروہ فلم ہونے کے قریب ہے۔“ پہلا نے جواب دیا۔ ”لبتہ سوئں اکاؤنٹ میرے باہمہ میں ہے۔ میں اس سے کچھ رامانچے حساب میں خلل کر سکتی ہوں۔“ ” موجودہ قائمی پانڈیوں کے پیش نظریہ مناسب نہیں ہوگا۔

پہلا کو اس بات کا خیال نہیں آیا تھا اور اپنی یہ غفتہ اسے میری گی۔ ”جسے اس کا پا تو نہیں معلوم کر جیہن کی پیاری کی خبر اخبارات کے ذریعے اس تک ضور پہنچ جائے گی۔“

”درست ہے،“ دن برلن نے کہا اور پرقدورے لفظ کے بعد ”میں کہ رہے ہو۔ میری غلطی تھی۔“ پہلا کو پاہر جانے کا موقع ملے تھریا۔ ”لیکن میں لوزانے جا کر سفری چیلک لاسکتی ہوں۔“ ”ہاں“ یہ مناسب ہو گا۔ ویسے کارپوریشن مشریق میں کا اور تمارے اخراجات کا بنڈو بست کروے گی۔“

”مگر میں اپنے روپے کو ترجیح دیتی ہوں۔ جب ہر ہیئت خیریت سے اپنے تالا چل جائیں گے تو میں لوزانے کا ایک چکر لگانا گی۔“ ”واکٹریوی اگرچہ کالی پارسیدن لیکن اسکے دھوکہ دن کافی پریشان کر رہیں گے کیا سہیں سمجھتا ہے کہ میں ہر میں کی میٹی شیلا سے کیے رابطہ قائم کر سکتا ہوں؟“ ”بڑی یعنی بات ہے۔ نہیں“ ”بانک نہیں“ میں کہیں اس سے نہیں مل۔ تم ”میں کہیں اس کا کوئی مطلب نہیں آتا ہے۔“ ”دن برلن نے طے ہو؟“

”ہاں پیٹک۔ بہت ہوشیار لڑکی ہے بلکہ کہا جائے کہ غیر اپنی رشت و اچیکی“ ”چھا اب میں جطل گا منزہ برین۔“ ”جب وہ جلا گیا تو تھل ایک رٹے میں شراب کی بوتل اور گلاس اٹھائے اور دیتا۔“

”چھا، وہ کس طرح؟“ پہلا کو اچھا بک جنس ہوا کہ وہ اس لڑکی کے بارے میں معلوم کرے جائے ایک میلن ڈالر ملے والے تھے۔

”ہاں میں نے دیکھا تھا۔“ ”مکمل نہ رکی جائے میں کہا۔“ ”وہ شیلا کا پتا معلوم کر رہے تھے۔ ان کا خیال ہے کہ شیلا کو ضور اطلاع دننا چاہئے۔ تھیں اس کا پتا معلوم ہے۔“ ”جی ہاں واہم۔ میں شیلا بھی جسے مجھے خل کھتی رہتی ہیں، اور میرا دونوں کا خیال تھا کہ کارپوریشن میں اسی کی شمولت بہت محدود تھا۔“ ”وہی مگر بد قسمی سے وہ ان خالقاتہ جنگلیں میں شامل ہو گئی جو نو جان نسل کو برباد کر دیں۔ تمارے شہر سے بہت معمول جب خرچ دا کرتے تھے۔ وہ اس رقم کو تحریکیں کی طاقت بڑھانے میں خرچ کرتی تھی۔ بہاں تک کہ اسے اپنے کی اسکنگ پا انہوں نے رازداری کی شرط کے ساتھ بتایا تھا۔“

”یہ دیکھ کر کوئی اس کی فہمی ادا کرنے والا نہیں، وہ اپنے کارکنوں کو تقریباً پہنچ بجھے دن برلن اس سے ملے آتی۔“

”اس وقت صورت حال کافی اُمجھی ہوئی ہے۔“ ”اس نے کہا کیا مشریق میں کے اکاؤنٹ کے لئے تمارے پاس پاوار آف امانی ہے۔“

”نہیں“ پہلا نے سربراہی۔ ”اور شدید میرے پاس ہے۔ اس غیر متوقع یہاڑی نے مشریق کا اکاؤنٹ منجد کر دیا ہے۔ اور اخراجات ہر جاں ہوتا ہیں۔

تماری مالی پوزیشن کیا ہے؟“ ”میرا اپنا اکاؤنٹ سے گروہ فلم ہونے کے قریب ہے۔“ پہلا نے جواب دیا۔ ”لبتہ سوئں اکاؤنٹ میرے باہمہ میں ہے۔ میں اس سے کچھ رامانچے حساب میں خلل کر سکتی ہوں۔“ ” موجودہ قائمی پانڈیوں کے پیش نظریہ مناسب نہیں ہوگا۔

پہلا کو اس بات کا خیال نہیں آیا تھا اور اپنی یہ غفتہ اسے میری گی۔ ”جسے اس کا پا تو نہیں معلوم کر جیہن کی پیاری کی خبر اخبارات کے ذریعے اس تک ضور پہنچ جائے گی۔“

”میں کہ رہے ہو۔ میری غلطی تھی۔“ پہلا کو پاہر جانے کا موقع ملے تھریا۔ ”لیکن میں لوزانے جا کر سفری چیلک لاسکتی ہوں۔“ ”ہاں“ یہ مناسب ہو گا۔ ویسے کارپوریشن مشریق میں کا اور تمارے اخراجات کا بنڈو بست کروے گی۔“

”مگر میں اپنے روپے کو ترجیح دیتی ہوں۔ جب ہر ہیئت خیریت سے اپنے تالا چل جائیں گے تو میں لوزانے کا ایک چکر لگانا گی۔“ ”واکٹریوی اگرچہ کالی پارسیدن لیکن اسکے دھوکہ دن کافی پریشان کر رہیں گے کیا سہیں سمجھتا ہے کہ میں ہر میں کی میٹی شیلا سے کیے رابطہ قائم کر سکتا ہوں؟“ ”بڑی یعنی بات ہے۔ نہیں“ ”بانک نہیں“ میں کہیں اس سے نہیں مل۔ تم ”میں کہیں اس کا کوئی مطلب نہیں آتا ہے۔“ ”دن برلن نے طے ہو؟“

”ہاں پیٹک۔ بہت ہوشیار لڑکی ہے بلکہ کہا جائے کہ غیر اپنی رشت و اچیکی“ ”چھا اب میں جطل گا منزہ برین۔“ ”جب وہ جلا گیا تو تھل ایک رٹے میں شراب کی بوتل اور گلاس اٹھائے اور دیتا۔“

”چھا، وہ کس طرح؟“ پہلا کو اچھا بک جنس ہوا کہ وہ اس لڑکی کے بارے میں معلوم کرے جائے ایک میلن ڈالر ملے والے تھے۔

”وہ آگر خود یونیورسٹی کی سب سے زیاد طالب تھی۔“ ”وہ ہریں نے جواب دیا۔ ”مگر بیشن پاکی کرنے والی سب سے کم عمر لڑکی رہی ہے۔ بعد میں اس نے معاشریات کی ڈگری لی۔ تمارے شہر کا اور میرا دونوں کا خیال تھا کہ کارپوریشن میں اسی کی شمولت بہت محدود تھا۔“ ”وہی مگر بد قسمی سے وہ ان خالقاتہ جنگلیں میں شامل ہو گئی جو نو جان نسل کو برباد کر دیں۔“ ”تمارے شہر سے بہت معمول جب خرچ دا کرتے تھے۔ وہ اس رقم کو تحریکیں کی طاقت بڑھانے میں خرچ کرتی تھی۔ بہاں تک کہ اسے اپنے کی اسکنگ پا انہوں نے رازداری کی شرط کے ساتھ بتایا تھا۔“

”بے نک، مت پتاو۔ کیا تمارے خیال میں وہ اپنے والد غائب ہو گیا تھا۔ سے ملنا چاہیے گی؟“

○☆○

دس منٹ کی بیتابانہ تلاشی کے بعد یہاں کو یقین ہو گیا کہ وہ رہائش سرخ فاصل جس میں ہر میں کا خط رکھا تھا پوری ہو گیا۔ وہ رہائش کر کے میں وابس آئی اور بے جان ہی کری رہ یتھے گئی۔ ناک کون چڑھا لے گئی۔ وہ بیرون؟ یہ تو سوچا، ہمیں یہیں جا سکتا۔ کیا ملک؟ اسے خط کے مضمون کا علم قتا۔ کیا اسے طولوم ہو گیا کہ فاصل کے پہلے آئی ہے۔ اور یہ سوچ کر یہاں سے شام نہ کرے۔ اس نے خط اس کے پیشے سے کھال لیا ہے مگر اسے شام نہیں آئی تھا کہ وہ میرے خط کا کیا ہوا بواب دیتی ہیں اگر انہیں روپے کی ضرورت ہوئی تو یہاں کیسے کر سکتا تب پھر کون؟

پہلے کو یاد آیا کہ ہوش نیشنے اسے سرخ فاصل اپنے سوت

میں لے جاتے دیکھا تھا مگر اسے شام نہیں تھا کہ ایسے معیاری ہوش کا نیچر نہیں یہ سچنا ہمیں صافت ہے۔ پھر اسے وہ دیکھوئی گار براڈ آئے اور یہ کہ انہیں ہٹا لیا گیا تھا۔ تو جب وہ سندھر میں تحریر گئی تھی تو کوئی بھی اس کے سوٹ میں داخل ہو سکتا تھا۔ اپنی کھبر اپن پتا کو پاپتے ہوئے پہلے نے سکریٹ سکیا۔ اسے اس حقیقت کا سامنا کرنایا پڑے گا کہ خط چوری ہو گیا ہے۔ اس کا ایک ٹرمپ کارڈ گم ہو گیا۔ اب کیا ہو گا؟ یہی چورہ خط ورن کے پاس پہنچ دے گا؟ یہ زرا مشکل بات تھی۔ لیکن ہر ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ایک مرتبہ پھر یہیں ملک کے لئے ایچ ٹیار ہو گیا ہے۔ فون کی ٹھنڈی نے اسے چونکا دیا۔ کچھ پچھاتے ہوئے اسے ریسیور اٹھایا۔

”مسز ہرمن،“ مسروں بن کافون ہے۔ ”آپ نہ رہنے اسے بتایا۔

وہ بیرون وہ تو اس وقت میاں جا رہا ہو گا۔

”تمہیں سننے میں کوئی غلطی تو نہیں ہوئی۔“ یہاں کہا ”مسز“ وہ بیرون تو میاں جا چکے ہیں۔

”وہ شخص کہ رہا ہے کہ اس کا نام وہ بیرون ہے اور اسے ضروری بات کرنا ہے۔“ آپ نہ رہنے جواب دیا۔

”احلا، کشش دے دو۔“

چند لمحوں کے بعد ایک موادہ آواز انگریزی۔

”ریسیور مت رکنا۔“ میرے پاس ایک ایسی چیز ہے جسے تم لیتا چاہو گی۔ ”یہاں نے بیکس کی آواز پکاپیں لی۔ اسے پہلے ہی اس کا خیال تنا چاہئے تھا۔

”تم وقت شام نہیں کر رہے ہو مسز بیکن؟“ اس نے سخت لمحے میں کہا۔

”تم یہ بات ایک مرتبہ اور کہ سکتی ہو۔“ بیکن نے قبعتہ لگایا۔

دروازے پر دنکھ پوکی اور پھر ملک ٹرالی کو دھکا دیتے اندر

”جنم اُپنے تو ہے۔ میں نے انہیں مسز ہرمن کی طبیعت کے خیال ہے کہ ضرور آئیں گی۔ البتہ سفر ترجیح کی پرشانی ہو گی۔ مسز ٹیکلے کے حالات اچھے نہیں ہیں ملکن ہے وہ کرانے وغیرہ کا انظام نہ کر سکیں۔“

”میں اسے روپے پہنچ سکتی ہوں۔“

”یہ شاید مناسب نہیں ہو گا ماواہ۔ دیکھنا چاہئے کہ وہ میرے خط کا کیا ہوا بواب دیتی ہیں اگر انہیں روپے کی ضرورت ہوئی تو یہاں اپس سے رجوع کر سکتا ہوں؟“

”پیک“ یہاں نے فوراً کہا۔ یہ ملک کے چہرے پر اطمینان کا تاثر نہوار ہوا۔

”کیا آپ کھانا یہاں کا ہائیس گی بارا مام؟“ اس نے پوچھا۔

پہلے نے آئے والے طبیل اور تھام گھنٹوں کے بارے میں سوچا گر برا جا پھر کسی مروکی طرف متوجہ ہوئے کا خطرہ کوںوں مولیا جائے۔ مناسب ہو گا کہ تمہرے پر ایکی کھانا کھائے اور پھر ایک کتاب لے کر ستر چلی جائے۔

”ہاں میں کھاؤں گی۔ میں کچھ جلدی سوتا چاہتی ہوں۔“

”تب کچھ بھلا کھانا ہتر ہو گا۔“ آپ آیا۔

”ہاں تمara بتاہ کرہ آتیٹ کھائے بہت دن ہو گئے۔ مجھے بت زیادہ پسند ہے۔“

مکمل جس طرح خوش ہوا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس سے زیادہ اچھی کی اور بات کہ ہی نہیں لکتی تھی۔ اس کے جانے کے بعد یہاں ٹیکلے کے بارے میں سوچنے لگی ہے معلوم نہیں تھا کہ اسے باپ کے ترکے سے دس لاکھ رالہے والے ہیں۔ فوراً اسی اسے خیال آیا کہ اس کا خط ورن برلن کوںل جائے۔ اور اگر وہ اسے مل گیا تو یہاں ایک نن کی زندگی کزار نے پر بجور ہو جائے گی۔ پہلے نے کچھ دیر سوچا۔ پھر طے کیا کہ جب اسے ساٹھ میں ڈالر میں گے تو وہ ان میں سے ایک ملین ٹیکلے کو دے دے گی۔ اسے دن برلن کی باتیں دیا۔ آئی آخر ہرمن کیا کہا جاتا ہے؟ دن، حد، راز۔ ان الفاظ کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اس نے یہ الفاظ کی طرف بندہ دہراۓ اور پھر چوکٹ ٹھنگی۔ یہی بات ہے وہ دن برلن۔ خط اور روز اسکے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کا اشارہ پیڈروم کی طرف نہیں جیسا کہ نہیں تھے سمجھا بلکہ بھائی کرے کی طرف ہو گا۔ اسے وہ سرخ فاصل ہوش کے میجر کو دے دننا چاہئے آگہ کہ وہ اسے سیف میں حفاظت سے رکھے۔ اسے پہلے ہی دے دننا چاہئے تھا۔ گلاں میز پر رکھتے ہوئے پہلے اپنے پیڈروم میں گئی۔ الماری کوولی۔ سوت کیس پاہر نکلا۔ ڈھنلا اٹھایا اور پھر ساکت و جاہد کھٹی رہ گئی۔ سرخ فاصل

جیت گی انگلش، ہرگئی ہم سنگان



انگلش فونڈ پیش میں کی

صلائی اور حفاظت کا آسان طریقہ

ORHLL

دائل جواہ

"میں ابھی بات نہیں کر سکتی۔ ایک گھنٹے بعد فون کرنا۔" یہا

نے کما اور ریپورٹ کہ دیا۔

"آئیٹ فور" کھانا مناسب ہو گا مادام۔ ورنہ غصہ ہو کر بیکار

ہو جائے گا۔" مغل نے کہا۔

یہا کا دل کچھ کھانے کو نہیں جاہر رہا تھا مگر اس نے خود پر جر

کر کے نہ صرف آئیٹ کھایا بلکہ مغل کو خوش کرنے کے لئے اس

کی تعریف بھی کی۔

کھانے کے بعد اس نے کافی پینے سے انکار کر دیا۔ مغل ٹالی

لے کر شب پیش کرنے ہوئے چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد یہا

ٹیکس میں جا کر بیٹھ گئی۔ "میرے پاس ایک ابھی چیز ہے جسے تم لے لیا

چاہوگی" اور یہ صرف دون برلن کے نام برمن کا خط ہی ہو سکتا ہے۔

اس نے یہ حاملہ کیسے کی؟ اب وہ بیک میل کرے گا۔ اے اب

کیا کرنا چاہئے؟ میکن کو سچت دیا تو اس کی زندگی

بریاد ہو جائے گی۔ سو اُنکی اکاؤنٹ لے لیا جائے گا۔ لوزانے کا سفر

جس کی وہ آزاد رو مند تھی، ختم ہو جائے گا۔ اے دون برلن سے مدد

مانتن پڑے تا آنکہ برمن ٹیکن نہ ہو جائے۔ مگر باڑہ نہیں" اس

نے اپنے آپ سے کہا۔ خط ابھی دون برلن ٹیکن نہیں پہنچا ہے۔ پلے

اسے میکن کی شراطات معلوم ہونا چاہیں۔ ایک فیصلہ کرتے ہوئے

وہ رہا کہ میرے میں گنجی اور ہیڈل پورٹر کو فون کیا۔

"جسے ایک پاک سائز شیپ ریکارڈر کی ضرورت ہے۔" اس

نے کہا "ساتھ ہی ایک بہت حساس مانگرو فون بھی ہونا چاہئے۔ یہ

چیزیں ایک گھنٹے میں مل جائیں۔"

"بہت اچھا میز برمن۔ میں ابھی انتظام کرتا ہوں۔"

"خیریہ" یہا نے کما اور ریپورٹ کہ دیا۔

اس نے الماری سے ایک بیڈ بیک نکالا اور اس کے اندر

کپڑے کی تہہ کاٹ دی۔ اگر ماں کرو فون حساس ہو تو شیپ ریکارڈر

بیڈ بیک کی اندر رکھ کر بھی منتظر ریکارڈر کی جائے گی۔ جائیں مت

بعد شیر تین پاک سائز شیپ ریکارڈر لے کر آیا۔

"اس میں سب سے نیا ہد حساس کون سا ہے؟" یہا نے

پوچھا۔

"میرے خیال سے یہ ہے۔" فیرتے ایک قدرے بڑے شیپ

ریکارڈر کی طرف اشارہ کیا۔

"تم یہ تیوں چھوڑ جاؤ۔"

"آپ کو معلوم ہے یہ کس طرح کام کرتے ہیں؟"

"ہاں میں جانتی ہوں۔"

فیرتے کے جانے کے بعد یہا نے تیوں شیپ ریکارڈر باری باری

بیک میں رک کر ان کی آزاں کی۔ جس ریکارڈر کے بارے میں فیر

تے تیا تھا وہ اس سے بہتر معلوم ہوا۔ اس سے فارغ ہوئی تھی

کہ فون کی مخفی بجھنگی۔

"مشروون برلن کا فون ہے۔" اپر پر نہ تباہ۔

"میکن میں بات کر سکتے گی۔"

"دیکھو بے بی۔ مجھے انتظار کرنا پسند نہیں ہے۔" میکن کی

آواز اپنگی۔

"میرا خیال تھا میکن کو سلزیں تریت یافت ہوتے ہیں۔

انہیں تریت سے بات کرنا سکھا جاتا ہے۔ مگر شاید تم اپنا اخلاق

بھول گئے ہو۔ اگر یاد ہو گا تو مجھے آئندہ کمی "بے بی" کہ کرم حاطب

ست کرنا کچھ گئے!"

کچھ وقدر را پھر میکن کے پہنچ کی آواز آئی۔

"خوب صورت اور زیاد ہوئے ہوئے کے علاوہ سخت بھی ہو۔ او کے

مسز برمن" میں جو کچھ کہا اسے بھول جاؤ۔ آج رات تیرہ پاند

کو لوگ اسی تمام پر۔"

پہلا کے ذہن نے تیزی سے سوچا۔ میکن سے اس س manus

جگہ ملائخڑا کا ہو سکتا ہے۔ تیزی وہ اس سے اپنی مفت کردہ جگہ پر

ملقات کرے گی۔

"میرے سوٹ آجاو میسر پیکن"

"یہ کوئی اچھا خیال نہیں ہے۔" میکن پھر ہنسا "تماری

شرت کے لئے مجی بھی ہے اور میرے لئے بھی۔ کیا خیال ہے کہ اکر

ہم پر ریشورت میں میں میں۔ کافی بھی پیکن گے"

"پھر آور میکن میں آجائو۔" یہا نے کما اور ریپورٹ رکھ دیا۔

اس نے ہینڈ بیک میں شیپ ریکارڈر کو فون رکھا۔ سگرٹ

کیس اور لاکڑر کے علاوہ اپنے پارس ٹیکٹ اور روماں بھی رکھا

پھر ایک بھلی شال اور میکن ہوئے ہوئے پارہ نکل آئی۔ وہ میکن سے پہلے

ریشورت میں بچنا چاہتی تھی۔ پہلی ریشورت نہ ساز کا معروف

ریشورت تھا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی، ہیدر وہڑتے اسے بچان

لیا۔ آگے بڑھ کر انتقال کیا۔

"میں میز برمن سے مٹے آئی ہوں۔" یہا نے کہا "ہم

صرف کافی پیکن گے۔ تم کسی خاموش گوئے میں میر کا انتظام کر سکتے

ہو؟"

ہیدر وہڑتے اسے پہلی منزل پر بانٹنی میں پڑی میز پر بھاولوا۔

وہاں اس وقت کی دل تھا۔ یہا نے اسے دس ڈال کا فرش بطور

ٹپ دیا اور کہا کہ جب میز میکن آئیں انہیں ہمہاں پہنچا دیا

جائے۔ دس منٹ بعد میکن بھی آیا۔ یہا نے ہینڈ بیک میکن

اوپر اپنے سامنے رکھ دیا تھا۔ میکن کو آتے دیکھ کر شیپ ریکارڈر آن

کر دیا۔ اس میں لگے ہوئے کیٹ کی ایک سائٹ میں منٹ تک

ریکارڈر کر کی تھی اور یہا کے خیال میں اتنا وقت بہت کافی تھا۔

میکن پیٹھ گیا تو یہا نے ہیدر وہڑتے کافی لاء کو کہا۔

"مشریع برمن کی طبیعت اب کیسی ہے؟" میکن نے پوچھا۔

"اور ہمارے جاؤں کے مرا جائے ہیں؟" یہا نے گوا

جواب دیا۔ میکن نے ایک قبیلہ کیا۔ ہیدر وہڑتے کافی کڑے رکھ

گیا۔

”یہ مینگ مجھے پسند نہیں ہے۔ مجھے بناو گے کہ تم نے اس کیوں ضروری سمجھا؟“ پیلا بول۔

”میرا تو خیال ہے مسٹر ہمن کیہے مینگ تو تم نے طے کی ہے۔ تمہیں پسند نہیں تھی تو نہ آئی۔“

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ پیلانے سوچا، اسے وقت شائع نہیں کتنا چاہئے۔

”تم نے کما تھا کہ تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس کی مجھے ضرورت ہو سکتی ہے۔ وہ کیا ہے؟“ پیلانے کاٹ کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

”چھا باؤل ہے۔“ بیکن نے کافلی کا ایک گھونٹ بھرا۔ ”جب تم نے آج سر پر میری کوشش ناکام بنا دی تو میں نے اس محالے سے دست بردا رہوئے کا ارادہ کر لیا تھا۔ تمہارے پیلانے کاٹ کی پیالی اٹھاتے مضمود تھی۔ میرے پاس مسٹر ہمن کی طرف سے کوئی تحریر نہیں تھی۔ میرا مژوان برلن کے پاس جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ میں سخت افراد سے دور رہتا ہوں۔ چنانچہ نے میں اپنی فسک و خدا حافظ کہہ رہا تھا۔“

اس نے اپنی پیالی اٹھا کر دو تین گھونٹ پڑے۔ ”تم پوری بات سمجھ کر اس نے میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں کام کس طرح کرتا ہوں۔“ بیکن نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”میرے پاس مستقل اشاف بھی ہے اور میرے ابھی ہیں۔ ایک گمراخ رہاں کی حیثیت سے ضروری ہے کہ میں ہر اونچتے ہوں میں کسی نہ کسی سے رابطہ رکھوں۔ میں ان لوگوں کو اپنا ابھیت خیال کرتا ہوں۔ یہ ایسے افراد ہوتے ہیں جو ہر کمرے میں جا آسکتے ہیں۔ خاص طور سے مقامی کرنے والا عمل۔ ان افراد سے معلومات حاصل کرنے کے لئے میں معمولی رقم خرچ کرتا ہوں جو آدمی تمہارے کروں ناچھر روم اور ستر وغیرہ کی صفائی کرتا ہے۔ یہ دو قلیں نسل کا آئی ہے آدھا گور اور آدھا ولیٹ اٹھیں۔ اسے زندگی میں ایک ہار لے ڈیؤں ایکشٹا گلاؤ موز سائکل سے زیادہ کسی چیز کی آرزو نہیں ہے۔ وہ موز سائکل خریدنے کے لئے نہ جانے کس سے رقم جمع کرہا تھا پھر بھی اس کے پاس پوری قیمت سے ہٹت۔ رقم تھی۔ اس پیغام سے کہنی کی صرف ایک موز سائکل تھی۔ اسے حلوم تھا کہ اگر اس نے اسے نہیں خریدتا تو شاید چھپاہ ملک اس سے بھی زیادہ انتشار کرنا پڑے گا۔ وہ انتشار کرنا نہیں چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے ضروری رقم دے دی اور اس نے موز سائکل خریبی اور اس نے میری اس میانی کے حوالے میں مجھے ایک بُتی چرپا کر دے دی۔ میں نے اس سے کما تھا کہ جب مقامی کرنے جاؤ تو آنکھیں مکھی رکھنا اور جو بھی چیز اہم معلوم ہو اسے لا کر مجھے دے دیتا۔ وہ ذہن آؤی ہے، اس نے مجھے پوچھا کہ اہم چیز سے میرا کیا مطلب ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ مثال

”تم نے تو مجھ سے کما تھا کہ تم نے کبھی بیک میں بونا قبول نہیں کیا۔“ بیکن نہیں رہا تھا۔

”ایسا وقت بھی آتا ہے کہ بڑے سے بڑے جریل کو جنگ ہارنا پڑتی ہے۔“ پیلانے جواب دیا۔ ”کتنی رقم چاہتے ہیں؟“ ”میرا تو خیال شاکر تم کچھ مراحت کرو گی۔“

”مجھے تمہارے خیال سے کوئی دلچسپی نہیں۔“ رقم جاو؟“

”چجی کتابت ہوں مسٹر ہمن۔ اگر یہ صرف میرا اور تمہارا معاملہ ہوتا تو میں خط یو ٹی دے دیتا یا نیادہ سے زیادہ دس ہزار ڈالر اپنی فیس کے طور پر لیتا گریجو آؤی ہے تا سس کالیں نے ذکر کیا ہے، میں جا چلا اک جائے۔ جانتی ہوں اسے کیا کیا۔ اس نے خط کی روشنی اٹھیت کاپیاں بنوائیں۔ ایک تمہیں دینے کے لئے مجھے دے دی اور ایک اپنے پاس رکھ لی۔“

بیکن نے جیب سے ایک ترکی کیا ہوا کاغذ نکال کر پیلا کے سامنے ڈال دیا۔ پیلانے اسے آٹھا کر دیکھا رہہ ہیں کہ خط کی لق نہیں۔

”میں سوچ گئیں کہ میں سکتا تھا کہ دوغلی نسل کا ایک آؤی اتنا چلا اک پوسکا ہے۔“ بیکن نے بات جاری رکھی۔ ”جیسا کہ میں نے کہاں تو اپنی فیس لے کر بات ختم کر دیتا گی اس کے خیالات کچھ اوری بیرون کوٹھا ہے کہ کچھ خلتوں کی کائن ہے۔“

”میرا تو خیال ہے، تم اپنی ایسے خرافات بند کر کے مجھے سیدھی میں جو اسے خلدوں کا کوئی دلچسپی نہیں۔“ پیلانے سخت لیچیں کہا۔

”میرے لئے توس ہزار ڈالر ہی کافی ہوں گے جو کل سر پر نکل گئے مل جانا چاہتیں دس ہزار ڈالر نظر۔“ بیکن نے جواب دیا۔

”رقم ایک لفاذ میں بند کپکے ہال پورٹ کو دے دیا۔ اس سے میں
لے لوں گا۔ مگر جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے تو وہ پانچ لاکھ ڈالر
مائل رہا ہے۔“

”ہاں تھے ہے۔“
پھر جیسے ہی پیلا نے پینڈ بیک اٹھانا چاہا جیکن نے اسے
چھٹ لیا پھر پڑھتے ہوئے کہا۔
”میں سمز ہرمن میانی اتنا آسان نہیں ہے۔ تم میرے درجے کی
نہیں ہو۔ جب تم نے ہوش والوں سے شپ ریکارڈ ماٹھا تو پورے
اسٹاف میں یہ بھیل کی۔ اس آدمی نے مجھے فون کر کے بتایا۔“
جیکن نے پینڈ بیک سے شپ ریکارڈ نکال کر اس کا کیسٹ
الگ کر لیا اور پیش ریکارڈ روپاں بیک میں رکھ دیا۔
”بے وقوف عورت“ وہ حصے سے بولا ”تمہارا واطہ ایک
پیشہ ور آدمی سے ہے۔ آئندہ کمی میرے ساتھ کوئی چالاکی مت
کرتا۔ سیدھی طرح کل دس ہزار ڈالر ادا کردہ درست ریاضت
ہو جاؤ گی۔“ وہ کری سے کھڑا ہو کیا ”ٹھٹھا ناٹھ بے بی، اب بجا کر
آرام سے سو جاؤ۔“
وہ اکٹھا ہوا چلا گیا اور پیلا اسے گھوڑتی رہنے کے علاوہ اور
کچھ نہ کر سکی۔

”باتِ عجیب ضرور ہے مگر مجھے صرف اپنی فیس اور اخراجات
ہی درکار ہیں بلکہ مجھے افسوس ہے کہ میں نے اس آدمی کا
قام کیا۔ تم آئیں میں دس ہزار ڈالر پر حمالہ طے کر سکتے ہیں۔ اُر
کل رات نکھٹے وہ کارنے کے بجائے میری باتیں لیتیں تو میں
اسے تمہارے کر سکے کی خلاصی لینے کے لئے نہیں کتا۔“
”دیکھ ضرورت سے زیادہ لفاغی نہیں کر سو ہو۔“ پیلانے
ترشی سے کہا ”کل جب میں تم سے گھنٹکو کریتی تھی اسی وقت یہ
آدمی میرا کرالا پر کارسی خلاصی لے رہا تھا۔ اس کے بعد تو
اسے موقع ہی نہیں مل سکتا تھا۔ یہ باتِ ثابت کرتی ہے کہ تم اور وہ
دونوں کر کام کر رہے ہو اور مجھے پورا لیشن ہے کہ میں جو مردم تھی¹
دوں گی اس میں تمہارا اور اس کا دونوں کا حصہ ہو گا۔“
ایک مرتب پھر جیکن کے ہوتوں سے مکراہت غائب
ہو گی۔ وہ دوسری طرف دیکھتا ہو لیکن چند لمحوں کے بعد اس نے
دوبارہ پیلانی طرف دیکھا تو پھر سکرا ادا تھا۔

”میں کہ چکا ہوں سمز ہرمن کہ تم بہت زیین ہو۔“ اس نے
کہا ”چلو میں اپنا حصہ مانتا ہوں مگر یہ خیال اسی آدمی کا ہے۔ یہ
میرے دامغ میں نہیں آیا تھا لیکن اس نے کہا کہ تم نے رقمی
چاکتی ہے تب پھر میں نے بھی غور کیا۔ وہ از خود سے کام نہیں
کر سکتا تھا چنانچہ میں نے اس کا ساتھ رہنا مٹھوڑ کر لیا۔ اب تم
تفقی نقشی کے حصہ وار ہیں۔ چنانچہ اُر تھیں وہ خل جا ہے تو دس
ہزار کل ادا کرو اور پانچ لاکھ ڈالر میرا باعظی کی سورت میں دس دن
کے اندر اندر۔“

”اوہ اس کے بعد مجھے خط مل جائے گا؟“
”یقیناً نہیں کوئی دھوکا نہیں دوں گا۔ جیسیں خط ضرور مل جائے
گا۔“
پیلانے ایک گھنی سانس لی۔ اب جیکن اس کے قابو میں
آیا تھا۔ اگر وہ ہرمن کی دولت شائع کرنے کی تو یہ سانپ بھی جیل
میں سفرے گا۔
”چھی بات ہے۔“ وہ بولی ”میں کل باہر بجے تک رقمیاں پورٹ

○○○
پیلا ہوش کی لابی میں داخل ہوئی تو پیلا پورٹ کو دے دیا۔ اسے بتایا۔
”مسٹر وون بن کافون آئی تھاما دا۔“ ”امنوں نے کہا ہے کہ وہ
موٹھا ہو گئی میاں میں ٹھرمے ہوئے ہیں۔ آپ اشیں فوراً فون
کر لیں گوئی بہت ضروری بات ہے۔“
”اُنچھی بات ہے۔ ٹکری۔“

پیلانے کا لفاذ سے اپنے اپارٹمنٹ پہنچ پہنچ گئی۔
وہ ہزار ڈالر فراہم کرنا تو شکل نہیں مگر پانچ لاکھ ڈالر کام سے
آئیں گے اور کیا وہ بیک میل ہو تو مٹھوڑ کرے گی؟ اس نے کبھی
خود کو اتنا تھاں گھومنے نہیں کیا تھا۔ بڑے اضطراب سے اس نے
سوچا کہ وہ بیش قریباً تھاںی رہی ہے۔ اپنے والدین کی اکتوبر اولاد
تھی۔ بہت زیادہ ذہن ہونے کی وجہ سے وہ دوسرے طالب علموں
سے کمی رہی۔ اس کے باپ کو صرف اپنے بیویوں سے دوچھی تھی۔
اس کی ماں بیوی اپنے بچوں میں صروف رہتی۔ مزید اس کی پیٹنی
پیاس اسے خورغاں کا حل میں انجاماتی رہتی۔

حالات کا مقابلہ کرو۔ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ تم خود
اپنے محالات کی دستے دار ہو۔ کوئی تمہاری بدو نہیں کر سکے گا۔
ایک بڑی میسٹر میں پھنس گئی ہو تو اب کیا کوئی یہ سب کچھ
سوچتے ہوئے پیلانے کو احساس ہوا کہ اگر ہرمن آج رات مر جی
جائے تو بھی تیکن اور اس کا ساتھی تمام زندگی اس پر سلط
ریں گے۔ اصلی خدا سے واپس کرنے کے باوجود وہ اس کی لفظ
اپنے پاس رکھتے ہیں اور آگر اس نے آئندہ بیک میل ہوئے
انکار کی تو وہ کالپی ون برک کو بچ جسکتے ہیں اور وون برک میں اس کے

”کوئی تبدیل نہیں ہے۔“

خلاف قدم اٹھائے گا اور اسے سانچہ ملینا ڈال رہے تھوڑم کروے گا۔ اسے خود کو پہنچانا ہے تو یہ جنگ اسے اکپلے ہی لڑتا ہوگی۔ اس نے بیکن سے کما تھا کہ بہرمن جو غل بھی تھافت سے دوچار ہو سکتے تھے احتقش نہیں ہے۔ اس نے اس کی آوازیں شہر کی جملک محوس کی کی۔ پس گراس نے تہر کر لیا کہ ایک لایائی ایسی ہے جو اسے ہر قیمت تھی۔ اگر اسے واقعی جنگ ہو گیا توہ تھیقات کرے گا اور ہوں گا پر جنتا ہے۔ وہ اُنھیں کر بائی تھی کہ اسے ایک سرخ نہیں مل کھل کر سے کما کہ وہ موٹا چمچ ہوٹل میا ہی میں مشروں برلن سے بات کرنا ہے۔ لے گئی ہے، پس ان یہ وقت وہ بن کے بارے میں پڑھان ہوئے کا چاہتی ہے۔ رابطہ قائم ہونے کا انتظار کرتے ہوئے اس نے خود سے نہیں خدا۔ ملے اسے پہنچ کامان کرنا ہے گر کیے 19 سے یاد کرے گا۔ اس کے والد کا کرتے تھے کہ مجب تھیں کوئی مشکل کام درپیش ہو سکتی ہوں اور اُنکی بھتھے ہارنا پڑا توہیں پوری کوشش کروں گی کہ کوئی اور بھی شر بھیست سکے۔

”میں سمزہر مین بات کر رہی ہوں۔“ رابطہ قائم ہونے پر اس نے کہا۔

”بھجے جیسیں زحمت دینے کا افسوس ہے۔“ وہ بن کی سر آواز سائی دی دیا میں تم سے اپنا ایک کام کرنے کے لئے کہ سکتا ہوں۔“

”ضور کریں نہیں!“ یہاں نے کچھ جھیت سے جواب دیا۔

”یہاں واپس آتے ہوئے میں نے سوچا کہ آخر تھاںے شورہ کیا کہنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ وہ عجیب الفاظ وہنِ حد راز اور اشیں کی وجہ بیان سے ڈھرانے کے بعد ظاہر ہوا کہ وہ دون بہن، خط اور روزا کشا جاتے ہیں۔“

”تم چالاک چیل کی اولاد“ یہاں نے دل میں کما اور پھر آواز پر قابو پاتے ہوئے ہوئے ہوئے۔

”اچھا، مجھے تو کسی اس کا خیال نہیں آسکتا تھا۔“

”میں نے نہیں فیر لے کو فون کر کے اس سے کما کہ وہ سمزہر مین کے سامنے یہ الفاظ بڑا کردیجے اور اس نے ایسا ہی کیا اور سمزہر مین کے روپیلی سے معلوم ہوا کہ ان کا مطلب یہ ہی تھا چنانچہ نہیں فیر لے کو لیں ہے کہ سمزہر مین کی میری درازیوں میں کوئی خط میرے نام لکھا رکھا ہے۔ چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ تم درازیں چیک کرلو۔“

زیادہ چالاک ہابت نہیں ہوئے۔ یہاں نے سوچا۔ اس وقت

تھیں یہ کہا چاہئے تھا کہ خود واپس آکر بھکھتے۔

”میں نے اور تم نے مل کر درازیوں دیکھی تو تھیں۔ وہاں کوئی خط نہیں تھا۔“

”مگر وہ بھی سکتا ہے۔ ہم محض جاپانی کنٹریکٹ کی فائل دیکھ رہے تھے۔ اب دوبارہ غور سے جلاش کرو۔“ وہ بن نے تیر لے لیں گے۔

”اچھی بات ہے۔ اگر کوئی خط ملاؤں تھیں جیسیں فون کروں گے۔“ یہاں نے بواب پا۔ ”اگر میں ایک گھنٹے میں فون نہ کروں تو تم سمجھ لیں گے جسے خط نہیں ملا۔“

”مکریہ۔ سمزہر مین کا کیا حال ہے؟“

وہ پہلے کے جواب سے مطین نہیں ہوا۔

”نہیں۔ میں یا تو ہوش کے گرل روم میں کھانا کھالوں گی یا پھر سبھا لئتے ہوئے میری طرف چل۔ نس فری لے کو گلایا، اس کے سامنے ایک ایک کر کے تمام درازیں روکھیں۔“

”میرے لائق کوئی اور خدمت؟“
پہلے کا کتنا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس ہمدرد اور ہمیان آئی کو جیکن کے بارے میں بتادے گے اس نے سروکا انکار میں جبکش دی۔ بیان۔“

”میرے خیال سے آپ خود ہادیں۔“ نس نے جواب دی
”بُنِ آج شام کو چیجے اپنی مخصوص کاک میل بنا کر پیدا نہ
اور کچھ نہیں۔“ اس نے جواب دی۔

”میں اس وقت دوبارہ ان کا سامنا نہیں کر سکتی۔“ پہلے نے کہا ”چاہ تو تم خود تمام کافی انتہا رکھ کر اپنا اطمینان کرلو۔“
اس کی آنکھیں ڈپڑی ہیں۔ آنسوؤں کو پیچے کی کوشش
کرتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ اپنے اپارٹمنٹ پہنچ کر بھی
اسے خود راتاپاٹے میں کئی منٹ تک پھر وہ جیکن کے بارے
سوچتیں گئی۔ نس فری لے نے مکراتے ہوئے اس کا استقبال
کیا۔

”میں اس لئے آئی ہوں کہ وہ خط طلاش کر سکوں جس کی
میرے شوہر کو اتنی گلر ہے۔“ پہلے نے کہا ”ویسے اب ان کی
طیبیت کیسی ہے؟“

”آہستہ آہستہ بھر ہو رہی ہے۔“ نس نے جواب دی ”رات
انہوں نے سکون سے گزاری ہے۔“
”کیا میں انہیں دیکھ سکتی ہوں۔“
”دیکھوں نہیں۔ مجھے امید ہے وہ آپ کو دیکھ کر خوش ہوں
گے۔“

پہلے خود کو سبھا لئتے ہوئے پیڑوں میں واٹل ہوئی۔ نس
فری لے مصلحت اندھی کے طور پر کچن میں چل گئی۔ پہلے نے بستر
لیپے ہوئے نجیف و نداہرہ میں کو دیکھا۔ کیا یہی وہ ظہیر ہر میں ہے؟
ہوں؟“ پہلے کے کہا۔

”ایکٹرا ٹکانے۔“ ہمارے پاس ایک ہی موڑ سائیکل تھی اور وہ
فرودخت ہو چکی ہے مادام۔ سلیمان نے جواب دی ”مگر چند ماہ کے
اندر اور آئے والی ہیں۔“

”یہ تو ہر ہوا۔ میں اسے دیکھا چاہتی تھی۔ ملکن ہے خریدنے
والا دکھانے پر آمادہ ہو جائے۔ تمہارے پاس اس کا کام اور پتا تو
ہو گا۔“

سلیمان ایک کارڈ لے آیا جس پر خریدنے والے کام اور پتا
لکھا تھا۔ مسٹر جوڑو ہوڑ، ۵۰۰ ناٹار تھیج روڑ، ناٹاوے۔ پہلے نام
اور پتا زدن شئین کیا۔ جیکی کی طرف واپس آئی اور ڈرائیور سے
کہا کہ نارتھ تھیج روڑ چل۔ دس منٹ میں جیکی دہاں پہنچ گئی
ڈرائیور نے جو ایک ولیٹ ایعنی تھا پلٹ کر پہلے کی طرف دکھا۔
ہے۔“ آپ کو کس نمبری عمارت تک جانا ہے؟“

”مجھے افسوس ہے ہر میں۔“ وہ بولی ”حقیقت میں بہت افسوس
ہے۔ خدا ہم دونوں پر رحم کرے۔“
جیکی کی کھڑکی سے جھاستھوئے آخر پہلے کو ۵۰۰ نمبر عمارت
نظر آگئی۔ یہ ایک معمولی سامنان تھا جس کے لان پر ایک موٹی
ہر میں کا ہاتھ اسے نکل جانے کا انشدہ کر رہا تھا۔ آنکھوں سے

وہ سی اعین عورت بیٹھی انبار پر رہی تھی۔ پہلے نے زار تصور کیا کہتے ہیں؟“
انداز کیں۔ دیکھتا ہے، مسٹر بینے کی اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟“
”میں تم کھاتا ہوں، ادا کم کیں نے رقم پس انداز کی گئی۔
وہ سی اس پر جزو رہی تھی۔ لفٹ کی طرف جا رہی تھی کہاں پورٹر نے اسے روک لایا۔

”بیہی بات توہر سے منو جو نہ۔“ پہلے کام ”کل صبح میں
بیرے کی ایک فتحی انگوٹھی پر باتھ روم میں بول گئی تھی۔ وہ تائب
منڈ بعد میں جائیں۔“ اس نے کہا۔
”لوئی بات نہیں۔ مجھے صرف ایک پیروی تھا۔“
وہ لفٹ سے ٹاپ ٹلوڑ کچھی۔ اس کے دروازے کے باہر ایک
سرسوں ڑالی کھڑی تھی۔ وہ آہست سے اپنے سوتھی میں داخل ہوئی۔

نوجوان کا چھو اتنا سفید پر گیا کہ پہلے نے سوچا کہیں وہ بے
بتوش نہ ہو جائے اسے دیکھتے ہوئے پہلے نے ایک پیاس پیدا
ہوتے محض کی۔ یہ صین نوجوان۔ اگر اس کے بال کا لئے نہ
ہوتے تو یہ کہاں ملک خاکہ کے وہ دوغلی نہیں کام
”کیا تم ایسا ہی نہیں کیا؟“
”ذین مادام میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے آپ کی انگوٹھی
چھو جائی۔“

”تھیں کھانے کے بہت عادی معلوم ہوتے ہو۔ اچھی بات
ہے۔ دیکھنا چاہیے کہ مسٹر بینے کی تمارے ساتھ کیا معااملہ کرتے
ہیں یا پوسیں کیا سلوک کرتی ہے۔ کوئی تینیں نہیں کرتے گا کہ تم چار
ہزار ہزار پانچ سو ہو۔“
”پہلے انکھ کشی فون کی طرف بڑھی۔
”پلیے باراً“ نوجوان نے جلدی سے کہا۔

”پلیے باراً“ نوجوان نے جلدی سے کہا ”میں نے آپ کی
انگوٹھی نہیں لی۔“
”میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔“ پہلے نے ختم لجھے میں
کما اور گھوم کر نشست کا پیش چل گئی۔ نوجوان بھی اس کے پیچے
چلا۔

”ادھر کھڑے ہو جاؤ۔“ پہلے نے میرکی طرف اشارہ کیا۔ موڑ
سائیکل کے میلان نے اسے الیٹرا گلاؤ کے بارے میں ایک
کتابچہ دا تھا۔
پہلے نے کری پر بیٹھ کر سگر سٹرکا لیا اور پھر بینڈ بیک سے موڑ
نے سوچا اور ریپورٹ سے باہر بیالی۔
”چھر گم نے کیا جیزی تھی؟“ اس نے پوچھا۔

”ایک سن فاکل باراً جو آپ کے سوت کیس میں رکھا
تھا۔“ نوجوان نے مجھے سکر گئی میں کہا۔ پہلے دبایہ کری پر بیٹھ
گئی۔

”تم نے اس کا کیا کیا؟“
”میں نے اسے ایک آدمی کو دے دیا۔“
”کون آدمی؟“
”معشر بیکن۔“

”تم نے ایسا کیا کیا؟“
”مجھے اس موڑ سائیکل کی خواہش تھی۔ مسٹر بیکن نے مجھ
سے کہا کہ اگر میں آپ کے کمرے سے کوئی اہم چیز لا کر اسے دے

دول توہہ مجھے چاہرہ اڑالوے گا۔

”توہہ نیادہ چل انداز نہیں کر سکے۔ شاید دوسرا رے میں چھ ملت آئے۔ خاص طور سے کم کیوں؟“

”مجھے زیادہ تجھواہ نہیں لتی۔“

”ایسا یہ حقیقت نہیں کہ بیکن نے ہوٹل میں ٹھہرے والے کی جا سوی کرنے کے لئے تمہاری خدمات حاصل کر رکھی ہیں۔“

نوہوان نے اپنے ہوتھوں پر نیان بھیری۔ کچھ بے چینی کا

املاکار کیا۔ بیول چیز بونے والہ ہو۔

”میں تم کھاتا ہوں مادام میں نے پہلی مرتبہ ایسا کیا ہے۔“

اس نے کہا ”مجھے ایسا نہیں کرتا چاہئے قاتم مجھے موڑ سائکل کی بڑی خواہش تھی۔“

”کیا تم نے اس ناک میں رکھے ہوئے خود کو بیجا تھا؟“

”ہاں مادام وہ کی وصیت کے بارے میں خات۔“

”کیا تم نے اس خط کی فوڈ اسٹیٹ کاپی بھی اُتر دی تھی؟“

”بِاکل نہیں مادام۔ میں نے صرف وہ فائل منزہ بیکن کو دے دیا۔“

”کیا تم نے یہ نہیں سوچا کہ بیکن میری کوئی اہم چیز کیوں چڑھاتا ہے؟ تم نے سوچا کہ اس نے تمہیں اتنی بڑی رقم کیوں دے دی؟“

”میں صرف موڑ سائکل چاہتا تھا۔“

”احقاً نہیں میں مت کرو۔“ بیلا نے غصے سے کہا ”تم نے ضرور سوچا ہو گا۔“

”میں ... میرا خیال تھا کہ وہ آپ کے لئے کوئی مشکل کھڑی کرنا چاہتا ہے۔ میں نے بھی آپ کو نہیں دیکھا تھا اور میں صرف موڑ سائکل کے بارے میں سوچ رہا تھا۔“

”جھیں معلوم ہے بلکہ میلک کا مطلب کیا ہوتا ہے؟“

”ہاں مادام۔ یہ ایک جگہ بیچ ہوتی ہے۔“

”پھر کیا نہیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ بیکن مجھے بلکہ میل کرنا چاہتا ہے؟“

”وہ ایسی بات نہیں کر سکتا مادام۔ وہ بت اچھا آؤ ہے۔“

”اور اس کے باوجود تمہیں خیال آیا تھا کہ وہ میرے لئے کوئی مصیت کھڑی کرنا چاہتا ہے۔ وہ بلکہ میلک نہیں تھی تو اور کیا تھا۔“

”میں کچھ نہیں سوچ رہا تھا مادام صرف موڑ سائکل چاہتا تھا۔“

”اس خط کی وجہ سے جو تم نے چلایا تھا بلکہ بیکن مجھے بلکہ میل کر رہا ہے۔ اسے چوہہ سال قید کی سزا ہوگی اور ساتھ ہی جیسی بھی۔“

”میں صرف موڑ سائکل چاہتا تھا۔“ جوہڑے خف زدہ بے

میں کہا ”میں تم کھاتا ہوں کہ میرا کوئی اوب.....“

”خافوش ہو جاؤ۔“ بیلا چینی ”اگر تم بیل سے باہر رہتا۔

چاہئے ہو تو اس بارے میں کسی سے چھ ملت آئے۔ خاص طور سے بیکن سے۔ میں تم سے بھروسات کوں گی۔ اپنا کام ختم کو اور انٹھار کو جب تک میں تم سے دوبارہ بات نہ کرو سکھ گے؟“

”نادا میں تم کھاتا ہو۔“

”کچھ کے یا نہیں؟“ بیلا کے لمحے کی سختی نے جوہڑے کو کچپا دیا۔

”ہاں مادام۔“

بیلا نے شپر ریکارڈ اٹھایا۔ اس کا بیٹن آف کیا اور جوہڑے کی طرف دیکھے بغیر کمرے سے باہر نکل گئی۔

○☆○

ہوٹل کی لالی میں یہ بیلا ڈاکٹر گلی کو آتے دیکھا۔

”میں نے تمہارے بارے میں پوچھا مسز ہرمن تو مجھے بتایا گیا کہ تم ہاپر گئی ہو۔“ ڈاکٹر گلی کی جانبے کے کام

”ہاں میں ابھی اپنی آئی ہوں۔ تمہارے میں پس کا کیا حال ہے؟“

”حالت بہتر ہوئے کی رفتار اُمید افزاء ہے۔ میں ڈاکٹر گلی کو فون کرنے کا رارہ کر رہا ہوں۔“

وہ دونوں لاڑکانے کے ایک گوشے میں اگر بیٹھے گئے۔ بیلا نے

سگرست ٹھاکیا۔

”میں ڈاکٹر گلی کو مسحور ہوں گا کہ تمہارے شوہر کو کل ہی

پیارا نڑی اپنالیں میں خلیل یا جا سکتا ہے۔ ان کی حالت کافی بہتر ہے سفر سے کوئی خراب اثر نہیں ہوا گا بلکہ تھوڑا سا خلدو ہے جس کے بارے میں میں ڈاکٹر گلی کو سے پہل کوں گا۔ دل کی حالت کمزور ہے اور وہ کچھ پریشان ہیں میں نہیں فیر لے بیماری تھی کہ شاید کسی خلٹ کے بارے میں گلرمند ہیں۔“

”ہاں بہت سے کافیات ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس

خاص طور کے سلطنت پریشان ہیں۔“ بیلا نے کہا۔

”اگر ڈاکٹر گلی نے اتفاق کیا تو تم کل رو انہوں نے کا انتظام کر لیتا۔“

ڈاکٹر گلی چلا گیا تو بیلا ہوٹل سے باہر آکر ایک پام کے درخت کے سامنے میں بیٹھ گئی۔ یہ ڈنیک سے شپر ریکارڈ ٹھال کر آن کیا۔ جوہڑے خوف زدہ کوڑا بہت واضح ریکارڈ ہوئی تھی۔

ریکارڈ سن کر اسے اطمینان ہوا۔ اس نے اس کے بارے میں سوچا۔ اس کی عمر انہیں سال سے زیادہ تھیں معلوم ہوئی تھی۔ وہ

خود اس سے چوبیں برس بیٹھی تھیں۔ اتنی بڑی کہ اس میں ہو سکتی تھی۔ اس کا کوئی عاشق اتام میں بھی نہیں رہا تھا۔ وہ اسے محبت کرنا رکھا سکتی ہے۔ اس نے جو اعتراف خرم کیا تھا اس نے بیلا کو اس

پر عمل کرتوں دے دیا تھا۔ کل وہ ڈینا اٹھارہ تیرشی کی شاندار اولاد اپنی چلی جائے گی۔ جوہڑے کے ساتھ جائے گے اسکا اکار نہیں کر سکتا اور

کرو جائے گا۔"

"یہ تو بھی اچھی بات ہے۔" بھل خوش ہو گیا۔

"ہاں بیٹھ ممکن ہے تھیں اپتھال میں سفر ہر ہمین کے ساتھ رہتا ہے۔ اس لئے میں ایک اور ملازم رکھنا چاہی ہوں آکر وہ گھر کے معقول کے کاموں میں شمار کر سکے۔" "تمہیں کسی کی کم دوکے بغیر بھی اپنا کام کر سکتا ہوں۔" بھل نے کچھ ناگواری سے جواب دی۔

پیلا کو بھل کی خلافت کی وقوع تھی مگر جواب نے طے کر دیا تھا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کرے گی۔

"ہوش میں ایک نوجوان کام کرتا ہے۔" پیلا نے سخت لمحے میں کما "مجھے دہ، دست میں اور کام کا اوری معلوم ہوتا ہے۔ اگر مجھے کسی کی کم دوکا موقع طے تو خور کرنی ہوں۔ میں اسے ملازم رکھنا چاہتی ہوں۔ تم اسے اس کی ذائقے داری سمجھا رہتا۔ کیا میری خاطر کم اتنا کام کو گے۔"

بھل نے پیلا کے لمحے اور آنکھوں میں سخت محظوں کی۔ اور ہوش بھج کر ایشات میں سردا ریا۔

"اگر آپ بھی یہ خواہش ہے تو میں ایسا ہی کر دیں گا۔"

"مس خلائی کوئی خبر معلوم ہوئی؟" پیلا کری سے سُن گئی۔

"نہیں باداں۔ ابھی کوئی اطلاع نہیں لی ہے۔" بھل بھی کھرا ہو گیا۔

"اس نوجوان کام ذکر جو نہ ہے۔ اسے سوڑا رہے رہتا ہے۔ اس کی سخت دار خواہد ہو گئی اور ساتھ میں لکھانا اور رہائش میں اس سے کوئی کم وہ تھا کہ وہ تم سے رابطہ قائم کرے۔"

باہر بھل اسکی حسب فرانک ایک منی مانگ کار انتخار کر رہی تھی۔ بھل اس میں بیٹھ کر اس کا تھجھ روز دو روز ہو گئی۔ اس نے مکان نمبر ۱۵۵ کے سامنے کار روکی۔ اتر کر مکان کے کیٹ میں داخل ہوئی۔ آس پاس کے لوگ اسے تعجب سے دیکھ رہے تھے۔ اس نے دروازے بردھک دی۔ اس موقعیت سے اندھیں گورت نے ہے اس نے پہلے نہ لکھا تھا۔ دروازہ کھولا۔

"مسر ہوڑ" پیلا مکر انی "میں تم سے ذکر کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔"

"میرے بیٹھے کے بارے میں؟" مولیٰ گورت نے کہا۔

"ہاں۔ میرا تام منہ ہر ہم روف ہے۔"

"آئیں اندر آ جائیں۔" مس رہوڑ پیلا کام گن کر اپنی جرحت پر قابو پاتا ہو کر کوئی۔

وہ اسے ایک چھوٹے گرفتار سترے رہائی کر کرے میں لے گئی۔ کرے میں ایک گولے آؤزے آؤی کا رہا ساف ٹوکا تھا۔ اسے دیکھنے سے پیلا کو معلوم ہوا کہ ذکر جو نہیں اسے خوب صورت خدو خال کمال سے حاصل کیے تھے یہ یقیناً اس کے باپ کا فونڈا تھا۔ وہ ایک کری پر بیٹھ گئی۔ مس رہوڑ نے درسی کری سینا جال لی۔

پھر ایک مرتبہ بھل چھپنے کے بعد۔ مزید یہ کہ وہ بیکن سے بھی دور ہو جائے گی، یہ اہم بات تھی۔ اپنے بھائی سے جو نہیں مولیٰ مال کا خیال کیا۔ اسے اس سے بھی بات کرنا ہو گی مگر اُسی کے کہہ اسے آناء کر لے گی مگر ایک وقت میں ایک کام۔ ابھی اسے بیکن سے کچھ سملت حاصل کرنا ضروری ہے۔

اپنے سوٹ میں واپس آگر پیلانے اتنی اور جو نہ کی منتکش کو کی ایک اور نقل تاریکی۔ پھر پسلے والے کیٹ کو ایک لانے میں بد کر کے اس پر اپنا نام لکھا۔ دروازہ لیکارا ہے بیک میں رکھ لیا۔ میں فون ڈائریکٹ سے بیکن کیڈیکٹیو ایجنٹ کا نمبر معلوم کر کے آپریٹر سے رابطہ قائم کرنے کے لئے کہا۔

"ڈسکرٹ اگر اور نگ ایجنٹ۔ میں بیکن بات کر رہا ہوں۔" ریسپور سے آواز اُبھری۔

"آج تو تمہاری آواز زندگی سے بھر پر معلوم ہوتی ہے۔" پیلانے سخت لمحے میں کہا۔

"کون بات کر رہا ہے؟" "کیا تم میری آواز نہیں بچاتے مسٹر بیکن؟ میرا خیال تھا

پیشہ در جاؤں ہو۔" "اوہ تو چشم ہو۔"

"ہاں رہم کی اور انگلی میں کچھ دیر ہو جائے گی۔ میں کا پیٹ پسلے میرے بیک سے تقدیق کرنا چاہتا ہے۔ بیکاری بات ہے گر جبوری ہے۔"

پیلانے سیپور کھڑک پر۔ بیکن کچھ دیر رکنے پر مجرور ہو گا۔ پیلانے کو یقین تھا کہ جب تک بیکن کو یہ احساس شہ جو جائے کہ اسے رقم نہیں ملے گی تب بیک دو کوئی اور قدم نہیں اٹھا جائے گا۔ فون کی سختی بھی مگر پیلانے رسپور نہیں اٹھایا۔ نہیں مسٹر بیکن اس نے مکراتہ ہوئے سوچا تھیں کچھ انتخاب کرنے کی عادت ڈالنا چاہئے۔ پھر وہ لفاذ اٹھا کر یقین اُتری۔ نائب نیجر اپنی کری پر موجود تھا۔

"اسے اپنے سیف میں رکھ لو۔" پیلانے لفاذ نیجر کو دے دیا "میں چاروں شپ ریکارڈ خریز رہی ہوں۔ ان کی قیمت ہمارے پل میں شامل کر دیتا۔"

"بہت خوب مسٹر ہرمن۔" نیجر نے کاما اور لفاذ کی رسید بیکر دے دی۔

پیلانے رسید اپنے بیٹھنگ میں رکھی اور بھال پورٹر سے کاما کے اسے ایک چھوٹی کار کی ضرورت ہے۔ پورٹر نے تھا یاد میں حاضر کر دی جائے گی۔ وہ بھر کل تو اس نے تھل کو کری پر بیٹھنے کوئی کتاب پڑھتے دیکھا۔ وہ اس کے قریب جا کر دوسری کری پر بیٹھ گئی۔ بھل نے کھڑا ہوتا چاہا اپنے پیلانے اسے اٹھنے نہیں دیا۔

"ڈاکٹر بیلاجی نے مجھے تھا کہ ہر ہم کی حالت بہتر ہے اور اگر ذاکٹر بیلوی نے اجازت دی تو ابھیں کل بیروڈا اور نگ اپتھال خل

”میں نے آج صحیح اخبار میں مسٹر برمن کی بیماری کے بارے میں خبر درجی تھی۔ بت افسوس ہوا۔ میری طرف سے ان کی مراج پری کر لئے۔“

”ٹھنڈی“ پہلائے کام اور پھر فوٹو کی طرف اشارہ کیا ”کیا یہ تمارے شوہر کا فوٹو ہے؟“

”ہاں۔ اس کا نام ہنری جونز تھا۔ بالکل اچھا آدم نہیں تھا۔ مگر خدا کا حکم ہے کہ اس نے ٹھنڈی ڈکھیا تباہ۔“

”میں تم سے ڈک کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ وہ آپ کے ساتھ چلا چاہتی تھی۔ میں اس کے لیے ہمیں زندہ ہوں۔ وہ آپ کے ساتھ چلا چاہتی تھی۔“ اس کی جدائی بست محسوس ہو گی کمراتے نبیارک اور یورپ دیکھنے کا موقع تھے۔ گا۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔“

”تب غیب ہے۔“ چلا کھڑی ہو گئی ”میکن ہے کہ میں اور میرے شوہر کل ہی راہ از رشی پلے جائیں۔ ڈک ہمارے ساتھ جائے گا۔“

”تی جلدی مادام۔“

”ہاں گر کفر مت کرو۔ وہ بالکل خیرت سے رہے گا۔“ پہلے نے سزا جو نہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھے۔

”میرا بیٹا بات اچھا ہے مادام۔ اس کا خیال رکھیں۔ آپ نے اسے جو چانس دیا ہے اس کا گھریہ۔ خدا آپ کو اپنی رحمت سے نوازے۔“

○○○

ہوٹل سے الچی پر پہلائے ہوٹل کی باؤں کپرسے کاما کوہ ڈک سے بات کرنا چاہتی ہے۔ اس نے ڈک کو اس کے پاس بیج دیا جائے۔

”ایسا سے کوئی فلکی ہو گئی ہے؟“ ادام ”ہاؤس کپرس پوچکی۔ ”میں ایسی کوئی بات نہیں۔ میں اس سے کچھ کرنا چاہتی ہوں۔“ پہلائے سروچشمیں جواب دیا۔

”بہت اچھا مادام میں اسے ابھی پہنچنی ہوں۔“ یہ بات باؤں کپرسے کو افواہ پھیلانے کا موقع دے گی۔ پہلائے سوچا گرگرا اسے کسی بات کی پرواہ نہیں تھی۔ اس نے سکریٹ ٹھکرائی گئی ویکھی، پونے ایک بھاگ تھا۔ پکھ دیر بعد دروازے پر دھک دی تھی۔

”اندر آ جاؤ۔“

ڈک جو نہ کرے میں آیا۔ اس کی سیاہ آنکھوں سے خوف نمایا تھا۔ پہلائے کئے پر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

”میری بات توجہ سے ٹوٹو۔“ پہلائی ”تم مشکل میں پھنس گئے ہو۔ میں نے تمہاری بات سے بات کی ہے۔ وہ اس پر تینیں کرتی ہے کہ جو تم نے اسے ہیا ہے کہ موڑ سائکل کی قیمت ایک ہزار ڈالر ہے۔ میں جاتی ہوں کہ اس کی قیمت چار ہزار ڈالر سے زیادہ ہے اور یہ بات میں ثابت کر سکتی ہوں تمہارا کیا خیال ہے کہ جب اسے حقیقت معلوم ہو گی وہ کیا کے گی؟“

”مگر میرا فانی کر کے آپ اسے کچھ نہ تائیں مادام۔“ ڈک نے

ہوٹل میں میرے سوٹ کی صفائی کرتا ہے۔ مجھے وہ دیجن اور شریف نوبوان معلوم ہوا۔ مجھے ڈیک ملازم کی ضورت ہے۔ اسے میرے ساتھ ہمیزی کا انتہا چانا ہو گا۔ اس کے لیے ایک اچھا موقع ہے لیکن اس سے بات کرنے سے قبل میں نے ماحصل بھاگ کر ٹک سے اجاہت لے لول۔ میرا خاص خادم اسے تہیت دے رہے گا۔ ”خواہ اچھی ہو گی اور شنیوار ک پورپ وغیرہ جانے کا موقع بھی ملتے گا۔“ ”خدا چھوپ رام کر کے۔ آپ جیسی دولت مدد خاتون میرے بیٹے کی ٹکریوں کی رویت ہے؟“

”میری کچھ ایسی ہی طبیعت ہے۔ میں لوگوں کی مدد کرنا پسند کرتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے ایک بات کے لیے اپنے اکل تے بیٹے سے چدا ہوا مشکل ہوتا ہے گمراہ ارادے کے مفاد کے لیے سب کچھ کرتا ہے۔“

”لیکن آپ کے بھی بچے میں مادام؟“ سزا جو نہیں نہ پچھا۔ ”خیوار“ پہلائے خود سے گما۔ تم بت پائیں کبھی ہو۔ مختار رہو۔

”بُر قسمی سے میرا کوئی بچہ نہیں ہے۔“ مگر میں جانتی ہوں میں کیا محسوس کر دیں۔ ”وہ بولو۔“

”ڈک ایک اچھا اور پوچھ لے کا ہے۔“ سزا جو نہیں کہا ”ڈک کو اس کی ایک بات بھائی ہوں۔ وہ ایک موڑ سائکل خریدنا چاہتا تھا۔ اس کا جوں تھا۔ ہوٹل میں اسے سڑاوارنی بخت ملتے ہیں۔ ہم جیسے غریب لوگوں کے لیے یہ رقم بھی بتتے ہے۔ وہ مجھے تین ڈارا اپنے اخراجات کے سلسلے میں ادا کرتا ہے اور باقی بھائی۔“

کریں ایک ہزار ڈالر اور ایک شام گھر آیا تو اس کے پاس اس کی پسندیدہ موڑ سائکل تھی۔ نہ اسے لے لیوں کا شوق ہے نہ سکریٹ بیا شراب پینے کا۔ کسی بات کا اس سے اچھا لڑکا یا ہو گا۔“

”اس پر غور بات کو دیکھتے ہوئے پہلائے سوچا کر اسے اس کے بیٹے کی موڑ سائکل کی قیمت ایک ہزار نہیں بلکہ چار ہزار ڈالر ہے تو اس کا روک عالم کیا ہو گا۔“

”میں اسے ایک سوڑاوارنی بخت طالعہ کاٹا چلتے ہیں اور بیان کے دوں گی۔ اس طرح اسے بچانے کا نیا ہد موقعاً تھے۔“ پہلائے کہا ”میں جاننا چاہتی ہوں کہ اس کے میرے پاس کام کرنے پر

کما۔ پیلا نے پنڈیگ سے شیپ ریکارڈز نکال کر میر پر رکھ دیا۔
”اے گنو!“ وہ بولی اور ٹھنڈا دیوار پر۔

ڈک خاموش کمرا ستارہ۔ بیالا تک کر کے اس کی اور پیلا کی
ریکارڈ شدہ لفڑی ختم ہو گئی۔ پیلا نے ٹھنڈا آف کر دیا۔

”یہ ایک طرح سے اعتراض جرم ہے جو ذکر تم نے ایک قبیلے
و ستارہ پر جائی۔ پولیس اس پر بھیت کارروائی کرے گی۔ تم اور تمہارا

دوسٹ بیکن کم سے کم چودہ سال کے لیے جیل جاسکتا ہے۔“

”میں صرف وہ موڑ سائکل چاہتا تھا مادام۔“ جوڑے میں کانپ
گیا۔

”اور اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے تم جوہن بن گئے۔
تمہاری ماں نے مجھے بتایا ہے کہ بہت اچھے ہیے ہو۔ لیکاہ ایک چور
کو اچھا بیانا کہ سکتی ہے؟“

جوڑے خاموش کمرا رہا۔ اس کا چوہن زرد ہو چکا تھا۔

”تمہیں میرے ساتھ میرے گھر میں کام کرنے کے لیے.....
پیدا ہوئی تھا جاتا ہے۔ میں تمہیں بیکن سے دور رکنا چاہتی ہوں۔

تمہیں اچھی تیخواہ ملے گی مگر تمہیں وہ ہی کچھ کرنا چاہو گا جو تم سے
کرنے کو کہا جائے گا۔ میرا خادم خاص مسٹر بخل تمہارا گمراہ
ہو گا۔ میں تمہاری طرف سے کوئی پریشانی نہیں چاہتی۔ تم اپنا

سامان پیک کر کے کل پٹے کے لیے تیار رہو گے۔ کچھ گئے؟“

”مکراوم میں بیالا سے جانا نہیں چاہتا۔ بیالا میرا گھر ہے۔
اچھی طازمت ہے میں جانا نہیں چاہتا۔“ جوڑے نے کہا۔

”تمہیں چور بنتے سے قلب اس کا خیال کرنا طے ہے کہ۔“

پیلا نے سوچ لیا ہے میں کیا؟ اب تم وہی کو لو گئے جو شیعیوں کی ورنہ
میں تمہیں مسٹر ہینے کے جوانے کے کردوں کی جو تم پر بالکل رحم نہیں
کرے گا۔“

”اوہ میری موڑ سائکل کا کیا ہو گا؟“

”عفت ہو تمہاری موڑ سائکل پر۔“ پیلا نے تیزی سے کما
جاؤ اور جانے کی تیاری کرو۔ تمہیں ہر صورت میں کل جانا ہے۔

میکن تم سے بات کر لیں گا اور تمہیں وہی کہا ہے جو وہ کے اور
دوسٹ بھی وہ ذہنیں ایماندار اور قابلِ اعتماد آؤ ہیں۔“

”اوہ سکرٹ ایجنٹی!“

”میں آپ کو اس سے دور رہنے کا مشورہ دوں گا۔“

ایک لڑکی ایک ایک ہزار کے دری نوٹ لائی۔ اس کے ساتھ
رقم کی وصولیابی کی ریسید بھی تھی جس رنگوں کے فربر لکھے تھے۔

پیلا نے پنڈیگ کی خوشی کی طرح
کمرے سے کل کیا۔

پیلا نے اپنا سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دیا۔ اس کا ہاتھ
کاف رہا تھا۔ حلہ کردا فاقع کرنے سے باہر ہے۔ پیلا جوڑے کو خوف

زدہ گر کے خوش نہیں تھی۔ اسے یہ سب کچھ جو گورا کردا تھا وہ
اپنے مستقبل کے لیے لبری تھی۔ میں فون ڈائریکٹری دیکھ کر اسے
معلوم ہوا کہ بیالا صرف ایک وومن ڈیکھنے والا جو اور ہے جس

کا نام مرٹل ایجنٹ ہے اور جن کا ایک مسٹر فریک گرٹن ہے اسے

نے آپریٹر سے اس کا نمبر لٹائے تھے تو۔ کچھ دیر بعد ایک عورت کی

ترین آمویزوں میں سے ایک کی بیوی سے بات کی جا رہی اب تو۔

سوالات نہیں پوچھے جاتے۔

اپنے کام سے مٹھن بون کر پیلا ہوٹل واپس لوٹ گئی۔ گل روم میں فتح کھلایا۔ ابھی رعنی ابھی کے خدمات میری گمراہی کرنے کے لیے حاصل کیں۔ اس ابھی کے الک کا نام ہیری میکس ہے۔ ”

گرینین نے ابھی میں سریلا یا گر خاموش رہا۔ اس کا چوکی بھی تماشہ خالی تھا۔

”ایک دن بعد مسٹر ہرمن کو دورہ پڑا۔ مسٹر یمکن کو اپنی فیس کی گلر ہوتی۔ اس کے کتنے کے مطابق جب میرے شورہ نے اس کی خدمات حاصل کی جیسی تو کسی طرح کی شرطاً نہیں ہوتی تھیں اور نہ ہتھی پچھے ایڈو انس رہا تھا۔ یمکن مجھ سے مادر فیس ادا کرنے کو کہا۔ اس کے پہلے اس نے دو دن کام کیا ہے اور دو کار کوں جیسی گرفتاری پر لکھے ہیں۔ اب میں تم سے معلوم کرنا چاہتی ہوں اسے کتنی فیس ادا کرنا چاہیے جو معقول اور مناسب ہو۔“

گرینین نے ایک گانتا پاپ کھالا۔

”کیا میں پاپ پی سکتا ہوں؟ ابارت ہے؟“ اس نے پوچھا۔

”ضور“ پہلے کچھ بے کھیلے کہا۔

”اسے کچھ ایڈوالیں ملے کا حق ہے۔ کم کے کم تین سو ڈالر“ گرینین نے پاپ میں جیا کو بھرتے ہوئے جواب دی۔ ”گر مسٹر ہرمن چھے گاپک سے وہ ایک ہزار ہیگن سکتا ہے جو نہ ماحصل نہیں ہو گا۔ پھر اسے سو ڈالر روزانہ کے حساب سے اخراجات کے لیے بھی ملنا چاہیے۔ دو دن کے کام کے لیے غم اسے ایک ہزار ڈالر ادا کر کری ہو گریزناہ نہیں۔“

”لین یمکن دس ہزار ڈالر ایگن رہا ہے۔“ پہلے بتایا۔ گرینین کی انکوں میں تھی کاتاڑا۔

”ایسا تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے؟“ اس نے پوچھا۔

”خوبی طور پر مجھ نہیں ہے۔“

”گرینین چھاہ سے ناساو پولس یمکن کالائنس ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔“ گرینین نے کہا۔ ”اسے شہر پہنچ کر وہ بیک میلر ہے مگر انہیں تک اسے کوئی ثبوت نہیں ملا ہے۔ اگر تم یہ ثبوت میرا کر سوکو کہ وہ دو دن کے کام کے لیے دس ہزار ڈالر ایگن رہا ہے تو پولیس اس کی ابھی بند کر دے گے۔“

”یہ بات ہے تو پھر یہ کہے میکن ہوا کہ نیوارک کی لاس انکو اڑا کی ابھی سے اس کا کوئی تعلق ہے جو کہ بہت زیادہ مستقر فرم ہے۔“

گرینین نے اپنا پاپ سٹارک ایک گراش لگایا۔

”ابھی یمکن اس فرم میں کام کرتا تھا۔“ اس نے جواب دیا ”چار سال نبیل وہ بیان کیا اور اپنی ابھی کھول لی۔ لاس نے اس کی بہت مدد کی۔ ایک سال ہوا کہ یمکن کے تعلقات ایک ہائی کلب کی عکس سے ہو گئے وہ نت فی قیامتیں کرنے والی گورنمنٹ نہیں کیا۔ اس نے بتایا ”اور ان کے ذہن میں یہ اور اسے اپنا بناۓ رکھنے کے لیے یمکن بے تحاش خرچ کر رہا

”میں ڈاکٹر یلای بات کر رہا ہوں۔“ ریپورٹ سے آواز ابھی ”میں نے ڈاکٹر یلے سے بات کی تھی اور انہوں نے مسٹر ہرمن کو اپتھال لے جانے کی اجازت دے دی ہے۔ انہوں نے مسٹر ہرمن سے بھی بات کھلی ہے۔ کل دن کے دو بجے ایک چار ہزار طیارہ پیارا ہو گا۔“

”یہ تو مت ابھی خرب ہے ڈاکٹر۔ تم نے جو کہہ کیا اس کے لئے شکریہ۔“

پہلے ہال پورہ کو فون کر کے مغل کو مباریا۔ جب وہ آیا تو ڈاکٹر یلی کی اجازت کے بارے میں بتایا۔

”کل صبح کسی سے کہہ میرا سامان پیک کر دینا۔ اس لئے ڈک جونز سے بھی بات کرو اور تاکید کر دو کہ وہ ہمارے ساتھ چلتے کے لئے تیار ہے۔“

”بہت اچھا دام“ اس کے بعد پہلا اوشین ایئرپریٹ روشن ہو گئی۔ جہاں پر رٹش ابھی کا دفتر تھا۔ چیک کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ سکریٹ ابھی کا آفس بھی اس عمرت میں ہے۔ مسٹر یمکن چوتھی منزل پر ہوتے ہیں اور مسٹر گرینین پانچھویں منزل پر۔ وہ لفت سے پانچھویں منزل پہنچیں ایک اور ہیڈر گرینین نے اس کا احتیال کیا۔

”مسٹر گرینین آپ کا انتقال کر رہے ہیں۔“ اس نے بتایا اور خود اپنے ساتھ آسٹن تک لے گئی۔ وہ آسٹن سلوک ا! پہلے سوچا یہ کہ تک جاری رہے گا۔

فریک گرینین کوہ طرف سے ایک سالیک پولیس ہیپر ملum ہو رہا تھا۔ بھاری مکرم جنم سفید بال، ڈین نسلی اسکمیں اور ایک سمجھیدہ تاریخ جو رینکے والے میں اعتماد پیدا کرنا تھا۔

”بیٹھ جائیں مسٹر ہرمن۔“ اس نے کریے اسے اٹھتے ہوئے کہا ”مسٹر ہرمن کی علاالت کی خبر پڑے کہ افسوس ہوا۔“ پہلا سامنے کریے پر بیٹھ گئی اور غور سے گرینین کی طرف دیکھا۔

”میں نے ناساو پینک کے نیجر فری میں سے بات کی تھی۔“ وہ بولی ”انہوں نے کام کے کم پر پڑا اٹھا کر کیتی ہوں۔“

”فری میں اور میں اخچھے دوست ہیں۔“ گرینین سکریٹا ”ہاں تم مجھ پر اعتماد کر سکتی ہو۔ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟“

”میرے شوہر پچھے عرصے سے پیار ہیں۔ اس پیاری نے ان کے ذہن کو بھی مٹا رکیا ہے۔“ پہلے بتایا ”اور ان کے ذہن میں یہ

ضورت ہو تو میں ہر طرح حاضر ہوں۔”
”مچھے دل کی ضرورت نہیں مسٹر گرٹن۔ پھر مجھی اس پیکش کا
ٹھکریے۔“ پہلائے جواب دیا اپنی سکور کن مکراہت بھینی
ہوئی وہ اُپس سے باہر گل کی۔

ہوشیار اپنی جانے والے اس نے اپنی رستہ واچ پر نگاہ
ڈالی۔ چار بجے کریں منٹ ہر ہر تھے۔ اسے اپنے تھاوار طول
کھنوں کا خیال آیا جو اسے بیکس سے مٹے سے پہلے گزارنا تھے۔
اگر دل کی سب سوچی اور کوئی یہ سمجھتا ہے اس کے ساتھ گزارنے کے لیے
موجودہ ہوتا ہوایا بات تھی۔ تیر نہیں، اسے کوئی خطروں مول میں لیتا
چاہیے۔ وہ اپنے ہمارہ شہنشہ میں ہی رہے گی۔ ایک ہی کام کا کام
گئی اور دل کو گولیاں خواب اور دوا کی کھاکر سوجا گئی۔ اس کے
ہوتھوں پر ایک طور پر اُنیں آئی۔ دیا کی ایمِ زین عورتوں میں سے
ایک ”اور اتنی تھا!

○☆○

دوسری نئی ہوچے مٹل بھائی شے کڑاں کے ساتھ حاضر ہوا۔
”میرید ہے رات آپ کو احمدی نیزد آئی ہوگی۔“ اس نے پیالی
میں کافی انڈیا ہے ہوئے کہا۔
”ہاں ٹھکریے۔“ پہلائے جواب دیا۔ خواب اور دوا کی دو
گلوبوں نے اسے اپنی نیزد دی۔ وہ خود کو توانہ محسوس
کر رہی تھی۔

”مچھے اپنے ٹھکر جا کر خوش ہو گے۔“
”ہاں دادا۔ مچھے ہوش کی نیزد پیدا نہیں۔“

”مسٹر برٹن نے رات کس طرح گزاری؟“
”۱۰ نیس میں کن داؤں کے زیر اثر کھا جا رہا ہے دادا۔“

”تم چوڑے سے ملے؟“
”ہاں دادا۔ وہ لئے تک سفر کے لیے چارہ بوجائے گا۔“
”وہ دیہن نوجوان معلوم ہوتا ہے۔“ پہلائے سرسری لجھے میں
کہا۔

”معلوم ایسا ہی ہوتا ہے۔“ مٹل کی آواز سے اس کی
ٹھاکوری ظاہر تھی ”گمراہ سے برت بچوں سمجھنا ہے۔“

”مچھے ایسی کچھ دیر میں باہر جانا ہے۔“ قمیں گل دوم میں
کرلوں گی۔“

”تب تک بیکنگ تک ہو جائے گی۔ میں ہوش کے واجہات
سے نہ ہوں گا۔ ہم ہماراں دیڑھ بچے روادہ ہوں گے۔“

”تمساری وجہ سے مجھے ہت آرام ہے مٹل۔“ پہلائے
مکراہت۔

”آپ کی مرانی ہے کہ آپ ایسا کھتی ہیں۔“ مٹل بولا ”میں
نے مسٹر برٹن کی تمام چیزوں پیک کر دی ہیں۔ سرخ فائل نہیں مل
رہی ہے۔“

پہلائے کہ جسم میں سروی کی لمری اُتر گئی۔ اسے اس امکان کا

ہے۔ اب وہ نگل درست رہنے لگا ہے اور تم نے جو کچھ بتایا اس سے
علوم ہوتا ہے وہ کی بھی طرح روپیہ حاصل کرنے پڑا گا ہے۔“
”اپنے دشمن کو جانے کی کوشش کرو۔“ پہلائے جواب یاں کا
احساس ہوا۔ اُپاٹش کے پیچے اس کے حق میں گردے تھے۔
”کیا تم اس عورت کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟“ اس نے
پوچھا۔

”اگر تم بیکن کو اس کی اوقات یاد لانا چاہتی ہو تو تمیرے
ساتھ پلیس ہیڈ نو اڑ جلو۔ پلیس ہر طرح تمصاری مدد کرے گی اور
پوری رازداری کے ساتھ۔“

”ٹھکریے مسٹر گرٹن مگر میں بیکن سے خود منٹا چاہتی ہوں۔“
پہلائے ترشی سے کہا ”تم مجھے کچھ بھی ٹاکسکو تو میں ٹھرگزار ہوں
گی۔ وہ عورت لوں ہے؟“

”اس کا نام باریا پور ہے۔ وہ بلوڑ کلب میں کام کرتی ہے۔
اس کی شادی ایلوپر سے ہو چکی ہے۔ ایڈا ایک کشی کا الک اور
لیکھن ہے جو نہ سماوا اور آؤٹ آئی لینڈر کے دریاں ڈال کرنے اور
لے جانے کا کام کرتی ہے۔ ایڈا ایک پر اسراز آدمی ہے۔ پلیس کچھ
مدت سے اس کی گھر انی ٹھمی ہے۔ وہ ایک ساحلی گروہ کا سردار
ہے۔ اس گروہ کا نام ڈیمپل ہے۔ یہ گروہ ساحل پر کام کرنے
والیں طرح طرح کے باروں سے رقم و صل کرتا ہے۔ ایڈا کی
پاگل کچھ کی طرح خدا را کہے۔“

”یا اسے اپنی بیوی کی بیوہ نہیں ہے؟“
”ہب پوڑا کرتا ہے لیکن جب وہ کسی اعتماد کرتا ہے تو بس
کرتا پلاٹا جاتا ہے۔ وہ اپنی بیوی پر بھی اعتماد کرتا ہے؟“

”وہ اس کے باوجود وہ بیکن سے تعلق رکھتی ہے۔“
”وہ ایک لاپچی عورت ہے اور بیکن اس پر روپیہ خرچ کرتا
ہے۔ وہ دونوں جانتے ہیں کہ کٹا خدا را کام کر رہے ہیں گمراہ کے
تلحقات اس قدر پوچھیدہ اور غیرہ ہیں کہ پلیس کے علاوہ کوئی اور
نہیں پاہتا۔“

”کیوں یہ کما جاسکتا ہے کہ بیکن ڈائیٹ اس سے کھلی رہا
ہے۔“ بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہی کما جاسکتا ہے۔ ”گرٹن نے
جواب دیا۔

”ٹھکریے۔“ پہلائے کھنی ہو گئی ”تم نے میری ہب مدد کی۔ مجھے
تمسیں کیا دنا چاہیے؟“

”مسٹر برٹن میں نے تمہارے بارے میں بہت کچھ پڑھا
ہے۔“ گرٹن بھی کھرا ہو گیا ”اپنا معلوم ہوتا ہے تھیں ہماری ہے
اور مستقل مراجع غلطیوں ہو۔“ بھی بات جو میں نے تھیں ہماری ہے
اگر بیکن کے ہوش ٹھکانے لکھتی ہے تو میں اس کا کوئی معاوضہ
نہیں لیں گا۔ میری بیکن تھا میں تمہارے ساتھ ہیں۔ گمراہ کر کتنا
کہ بیکن بھی ہبٹ چالاک اور خدا را کہے۔ اُڑ تھیں مدد کی

خیال رکنا چاہئے تھا۔ اس نے جیزی سے سوچا یہ بہت ضروری ہوتی کہ آپ وہ خط کاغذات میں سے نکال لیں گی تو میں یہ بکھی نہ تھا کہ وہ مثل کے اعتدال کو برقرار رکھے یہ بہت اچا ہک اور خطرناک صورت حال تھی۔

ذر ہے کہ مسٹر برمن، بہت بیمار ہیں اور آپ نے جو کچھ کیا درست کیا۔ میرے لیے یہ بڑے ایکینان کا باعث ہے کہ میں بد تصور کوش سے مثل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ تم مجھے پسند کرتے ہو! یہاں تک کہ میں تھاری تکنی مونوں ہوں کہ خط کے بارے میں تم نے مجھے اعتماد میں لیا۔ میں بھمی ہوں کہ تمہارا اعتدال تھی وہ تی کا مظہر ہے اور مثل مجھے ایک درست کی ضرورت ہے۔“

مثل کے چہرے پر زندگی کا تاثر آبھرا۔ اس کی آنکھیں بیگن لکھن اور یہاں نے فروٹ موس کر لیا کہ وہ درست طریقے سے کام لے رہی ہے۔

”تم نے مجھے مشورہ دیا کہ میں وہ خط پڑھ لول۔“ اس نے بات جاری رکھی اور میں نے اسے پڑھ لیا۔ میں مذہر خواہ ہوں کہ جب تم نے تیار کا تھا کہ مسٹر برمن کا ذہن حاٹھ ہوا ہے تو مجھے تمہاری بات پڑھنے میں آیا تھا۔ میں مثل سمجھتی تھی کہ وہ ذہنی مریض بن جائیں گے لیکن جب کل اٹھیں دیکھا تو اندازہ ہوا کہ یہ بات کچھ ہے۔ مجھے اب اندازہ ہوا کہ تم مجھے نے زیادہ غلطی ہو۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو ان کی آنکھوں سے خوف زد کرنے والی شدید نفرت ظاہر ہو رہی تھی۔ میں جاتی ہوں کہ جو لوگ ذہنی مریض ہوتے ہیں وہ ان کے خلاف ہو جاتے ہیں جن سے وہ مجہ کرتے کامیاب ہوتے ہیں یا پڑھ وہ اُوچی اتنا ہی جلاک ہے جتنا کہ گردنی ہیں۔ میں اور وہ بہت قریب بہت خوش رہے ہیں۔ مجھے سے جو کچھ مجنون تھا ان کے لیے کیا۔“

پہلا نئے اپنے ہاتھوں سے من چھپا لیا، ایک شکلی لی اور کوش کرنے لگی کہ کچھ آنکھی بھی آجائیں۔

”مسٹر تکمیں ہیں؟“ پہلا نئے پوچھا۔

”ہاں ناداام!“ اس قدر تکمیں نہ ہوں۔“ مثل بھرا تی آواز میں دوڑا نہ کھول دیا ”تم سے کوئی ملٹھے آیا ہے۔“ اس نے اندر جھاٹکے ہوئے کہا۔

”یہ ہم دونوں کے لیے ہے۔ الم تاک صورت حال ہے۔“ وہ بولی ”تم بچھ پر بہت مرباں ہو۔ میں نے وہ پڑھا ہے اور مسٹر برمن نے بھی اسے دیکھ لیا تو تیرما سبقیل برداو جا گئے۔ میں جاتی ہوں اور تھیں بھی معلوم ہے کہ اگر مسٹر برمن نارال ہو تو کبھی ایسا بے رحمان اور غیر منصفانہ خطا نہ لکھتے۔“ پہلا نئے اٹھیں زور سے بند کریں اور ایک اور آنسو اس کے گال پر لٹاٹھ آیا ”واٹر لیوی نے مجھے بیٹایا ہے کہ مسٹر برمن زیادہ دن زندہ نہیں رہیں گے۔ میں اس کو حفاظت سے رکھوں گی۔ اگر وہ محبت بیاں ہو گئے تو میں وہ فاکل ان کے کافذات میں واپس رکھ دوں گی لیکن اگر وہ در مر جاتے ہیں اور میں دعا کرنی ہوں کہ ان کی ذہنی پیاری دور ہو جا کے۔ تب میں وہ خط ضائع کر دوں گی۔ مجھے تباہ کر کیا میری یہ سوچ غلط ہے؟“

”مادام!“ بمل نے بھاری آواز میں کہا ”اگر مجھ کی توقع نہ مجھے سے کہا ہے کہ میں تمہارے واجبات ادا کروں۔“

”مادام!“ بمل نے تباہ کیا کہ میں تمہارے واجبات ادا کروں۔“

ایک لمحے کے لیے بیکن کے چہرے پر ابھسن سی ظاہر ہوئی مگر رقم میری ہے۔ کیا تم یہ ثابت کر سکو گے کہ تمہنے اسے نہیں بھیجا ہے؟ خود پر قابو کر تقدیر کیا۔

جلدی ان نے خود فوازش مزہ بریں۔ ”اس نے کہا“ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اب وہ اتنے صحت یا بہ ہو چکے ہیں۔“

”میں تمہاری کتنی رقم ادا کرنا ہے؟“ اس نے کہا۔“ اس کا بات ہے اگر ایسا ہے تو ایسا ہی سی۔ تم نے اپنا موقع گواہا۔ اب خط مسٹروں بر کے پاس جائے گا۔“ وہ بولا۔

”میں تمہارے اعصاب ہو اب دے گئے؟“ پلا نے قہرہ کیا۔“ مجھے تجھ سے ان پانچ لاکھ روپا کا لیا ہے گا جو تم اور تمہارا سامنگی آپس میں تقسیم کرنے والے تھے؟ یا تمہارے اندر ان کے لئے لے رہے کی ہست شنس ہے۔“

”مُسْتُونِ چیلِ!“

”میں تمہارے منوں مسٹر بیکن، اسے غور سے ٹوٹو۔“ پلا نے بیکن کا جھسے کر کی تعلق نہیں مزہ بریں۔“ وہ بولا۔“ یہ تمہارا کام ہے کہ اسیں آتا ہو۔“

پلا نے کندھے اپنکا چکے اپنا بیک کھلا اور اس میں سے ایک ہزار ڈالر کے دس نوٹ نکالے اور سامنے میرے روکھ دیے۔

”اگر تم مجھے دو دن کے کام کے معادنے میں دس ہزار ڈالر وصول کرنے کی رسید لکھ دو تو میں اوسی تکی کروں۔“ بیکن کی

مسکراہٹ غالب ہوئی میں نے بھیں خبردار کر دیا تھا کہ کوئی چالاکی مت کرتا۔ ہر حال تمہاری پینگ شنس اُڑے گی۔ میں ہزار ڈالر کی رسید دوں گا۔ باقی رقم کا محالہ صرف میرے اور تمہارے درمیان رہے گا۔ کیا تم آج ہمیں اپنے بیک میں پیپ ریکارڈ پیچھا کے ہوئے ہوئے؟“

”میں تمہیں یقین نہیں پڑھتا۔“ بھیکن کی بات پر پیش کرے گا؟“ بیکن نے کہا۔

”میں تمہیں یقین نہیں پڑھتا۔“ بھیکن کی بات پر پیش کرے گا۔“

”چھا بلف ہے یعنی مگر کام نہیں آلتے گا۔ تم نے قفریا مجھے گھبرا دی دیا تھا۔“ بیکن نے بڑی سریلا یا ”گھردہ روپا کردا“ میں کر رہا ہے۔“ اس نے روپا روز تھاں کر دکھایا۔“ یہ میں تمہیں ایک گفتگو سٹانے کے لئے روپا روز روپا کی شادوت قبول نہیں کرے گی۔ چالی باتوں جو دن جانا ہے اسی طبق میں کیا کھانا ہے؟ اور وہ کس طرح تمہارے پاٹھتے آئی؟ جب تم اسی کی وضاحت کرو گی تو حق نظر آؤ گی۔ نہیں، تم مجھے بلف نہیں کر سکتے۔ اب یہ چالا کیاں ختم ہو۔ یہ دس ہزار ڈالر مجھے دو۔ باقی پانچ لاکھ مجھے پیر باغی کی ختم ہو۔ یہ دس رکارڈ چک چاپ ادا کر دو رہن۔“

پلا نے اسے غور سے دیکھا۔ کوئی بیک نہیں، بیکن نے

”تم سے ای اعتمانہ حرکت کی قوچ ہے۔ اس طرح تم بیک میں ہی نہیں چور بھی کملاؤ گے۔“

بیکن نے رقم اٹھانے کے لیے ہاتھ پر عالمیا مگر پھر پیچے ہٹالا اور پلا کو گھوڑ کر دیکھا۔

”کیا مطلب ہے تمہارا؟“ اس نے پوچھا۔

”اچھا سوال ہے۔“ پلا صورت حال سے لفٹ اٹھانے لگی تھی۔ بیکن کے پاس ان نوٹوں کے قبری موبوہد ہیں اور پولیس، جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے صرف اس انقلاب میں ہے کہ تم سے کوئی غلطی ہو اور وہ تمہارا لائنس ختم کر دے۔ میں ثابت کر لکھیں ہوں کہ یہ غلطیاں ہوتی ہیں۔ اب ہمیں یہ کہا ہے کہ۔“

”مجھے معلوم ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے۔“ پہلا پنچ بات کافی اتنی بے تاب ہو رہی تھی۔ اس سے پہلے تو وہ شاندار والا ہرشن کے ہو گئیں جیسیں کہا نہیں چاہتی۔ اگرچہ تم انتہائی ذمہ داری ہوتے سرپور اور بھی کی وجہ سے ایک تیاروت کی طرح گھوسیں ہوئی تھی۔ ڈال کی موجودی میں تو اسے ٹھکنے ہے سوٹر لیندے جائے کا خیال بھی نہ آئے ورنہ بنے اسے رقم فراہم کرنے کی پیشکش کی ”مجھے افسوس ہے مشرب یونکن کہ میں تمیں بلک میل کر دی جس طرح مجھے بلک میل کر رہے ہو؟“

”کیا کوئا کوئا کر رہی ہو؟ یہ اختیانہ باش ختم کرو اور توجہ سے مسنوکہ تمیں کیا کرنا ہے؟“ اپنی گھنی پر نہادے ہیں؛ بھی ناساؤ سے روائی میں ڈھانی مجھے باقی تھے۔ اس نے قیصلہ کیا کہ وہ گل بدم شیخ نہیں کرنے کے لیے۔ اپنے موجودہ بوجھے مذہب میں اس کے لیے وہ اپنے ریٹرینمنٹ میں جانا مانتا ہوا گا۔ اس کی بھی پروادہ نہیں تھی کہ وہ اس وقت مزودوں بیاس میں نہیں ہے۔ اسے لفڑی کی ضرورت تھی اور وہ ہر صورت میں اسے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

ایک اس طرح جگرا کر پیچھے ہٹا جیسے کہی نے اس پر کسی خطرناک ہیئت سے چھپا۔ اس کا گھر سفید پر گیا۔ منہ مکلا کا

”لیڈی! تم بھی سوت میں زیادہ خوشی گھوس کر دی۔“ اس کی اور آنکھوں سے خوف جھانکنے لگا۔

”اگر تمہارے اپنے پاس کوئی بات چھانپے والی ہو مشرب یونکن تو بھی کسی کو بلک میل کرنے کی کوشش مت کرو۔ اور لادا بادہ خط مجھے دے دو۔“

پانچ مث بعد وہ سرخ فاکل بجل میں بیانے پہلا سب رتاری سے باہر نکلی اور زینے سے اگر سرکر پر ہنگی۔

○☆○

پہلا جب واپس ہوئی جاری تھی تو اپنے آپ کو بالکل نوجوان گھوس کر دی۔ بترن جرچ سمجھی کوئی لڑائی نہیں پڑاتے۔ یہ درست اوقیانوس کا اس نے اپک بلکل میرل کو گلخت دی تھی۔ اس کے سامنے اب بھی وہ منتظر اپنے تھا جب یونکن نے اسے سرخ فاکل دیا تھا جس میں خط کے علاوہ ایک فون ایشٹ کا بھی رکھی تھی۔ وہ کاپ پر راتا اور پینے میں نامیا جا رہا تھا۔ پہلے نے ایک ہزار دار کا نوٹ اس کی طرف پیچھے بوئے رسید کامالہابدہ کیا اور یونکن کا ساتھ انکا کپکا رہا تھا۔ اسے لکھنا مشکل ہو گیا تھا۔

پہلے نے رسید لے کر اپنے بیک میں رکھی اور فرنٹ سے کما۔ اپنی طوائف کے ساتھ دادی عیش دیتے رہو مشرب یونکن۔ میں اپنی زبان نہیں مکولیں گی مگر جلد یا بدیر کوئی یہ یک کام ضرور انجام دے گا۔

تاش کے پیتے دستور اس کے حق میں گر رہے تھے۔ چند ٹھنڈوں میں وہ گمراہی چلی جا رہی ہو گئی۔ ہرشن اپنالش ہو گا۔ اور اس کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنے۔ اسے ڈک جو نرخ کا خیال آیا اور دل کی دھرم کن تجزہ ہو گی۔ اسے اختیانے سے قابو میں کناہ ہو گا۔ وہ

نوجوان اور بیضاں کی حوصلہ کیا کیا۔ پہلا اس کے ساتھ تھی۔

”میرے پیچے پیچے آئے میں زیادہ گھر کرنے کی پیشکش کیں“

نوجوان اس کا ساتھ کپڑا کر سمندر تک بھاگتا چلا گیا اور کنارے پر پہنچ کر ایک چلا گلگ لگائی۔ پہلا اس کے ساتھ تھی۔

”میرے پیچے پیچے آئے میں زیادہ گھر کرنے کی پیشکش کیں“

کھلیتا ایک انوکھا تجھرہ ہو گا۔ وہ پہلی مرتبہ گھر جانے کے لیے جاؤں گا۔“ نوجوان نہ آئا۔

پہلا کو ہر بڑی سی آگئی تک رومن میں پہنچ لوگ اسے دیکھا۔ اسے بس یونی سائیٹ پا آتا تھا۔
رہے تھے وہ خاموشی سے مغل کے ساتھ لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔
”دیکا ہم روانہ نہیں ہو رہے ہیں؟“ اسے لفٹ سے اُترنے
کے بعد پوچھا۔
”تین ماوام۔ مسٹر ہرمن کی حالت کچھ خطرناک معلوم ہوتی
ہے۔“
بیکن پارس کی فتحی خوشی اور ذرک جو زر کو ساختے ہے جانے
کا جو شسب ناسب ہو گیا۔ لہوت ہو ہرمن پر۔ اس نے سوچا تکن
پسند کر رہے ہیں۔ اسے کسی ابھری تیراک سب سے برتر رہا
جیسے یہ خیال اس کے ذمیں سے گزارا۔ اسے شرمنگی ہوئی۔ تم
خود غرض عورت اکثر تم پر لگ کر جاتا، مد نیز ہما ہو کر رال بننے
لگتی۔ یوں سے معلوم ہو جاتی۔ سیدھا ہاتھ اور پیر مظفر
ہو جاتے تو تم کیسا محسوس کریں؟ ڈاکٹر پیلا اس کا انتظار کر رہے
ہیں کا جو ششم ہو گی۔ کیا اسے کبھی عقل نہیں آئے گی؟
”میری ڈرک گرم ہو رہی ہے۔“ اس نے کما اور واپس لوٹ
”اوہ مسٹر ہرمن!“ تیرے پاس کوئی اچھی خبر نہیں ہے۔

”اوہ مسزہر بھئیں“ میرے پاس لوئی اگلی جگہ میں ہے۔
 تمہارے شوہر سفر کرنے کے قابل تھیں ہیں۔ ”والا لڑکا ہی نے کہا۔
 ”ہوا کیا؟“
 ”میری کچھ بھگھیں نہیں آہتا ہے۔“ اکابریوی چند گھنٹوں میں
 پہنچ رہے ہیں۔
 ”کیا انہیں دوسرا دوڑہ پڑا ہے؟ تمیں تو معلوم ہونا
 چاہیے۔“ پہلا نئے تیری سے کہا۔
 ”وہ مکن دوڑیں کے اڑیں تھے اور ایسا لگتا ہے کہ اسی
 کیفیت میں پہنچوں ہو گئے۔“
 جنم میں جاؤ تم سب اس نے سوچا۔ جب مرد کی ضرورت ہو
 اسے استعمال کرو۔ جب ضرورت نہ ہو تو اسے ٹھوک کار درود جلدی
 سے بایس تپیل کر کے بخوبی ہوئی شراب کاپلی ادا کر کے وہ کار میں
 آئیجی اور ہوئی روشن ہوئی۔ ہوئی پہنچ پہنچے اس کا خٹکا ہمارا مود
 دو اور اسی آغا تھا۔ اسے یوہ کل رہی تھی اس لئے سید ہی گرل
 درم پلی گئی۔ دروازے پر اسے ہیڈیٹر ملا۔
 ”میواف کریں مسزہر بھئی۔“ کاٹوٹر آپ کو پچھا جا رہا ہے۔
 اس کے کہا۔

”کون پوچھ رہے؟“ پلاٹ نگاری سے سوال کیا۔
 ”شاید آپ کا خام خاص ہنگل۔“ ہیڈوٹر نے بتایا۔ پلاٹ
 چاہیے کہ وہ تو بوش یا میں؟“
 گھری دیکھی والہ نہیں ہوئے تھے۔
 ”علاوہ تینی اچھائے والی ہیں۔ نرس فیر لے جلد کی رنگت
 نیکوں اور ساس کی تکروز آمود وفت دیکھ کر بڑک گئی اور مجھے
 مل بیا۔ میں نے دیکھا کہ اکچہ دل کی حرکت مضبوط ہے مگر دھڑکن
 میں پلے کھانا کھانا چاہیں ہوں۔“
 بہت آہستہ ہے۔
 ”پیارا دل مر گی؟“
 پلاٹ نے کھانے کا آئرڈر دیا۔ وہ اس وقت کی تمکن کی مداخلت
 کی۔

”یا وہ لب مرل میں“
 ”میں یہ تو نہیں کہ سکتا مگر جو تبدیلی آئی ہے وہ انتہائی غیر معمولی ہے۔ میں اس کی کوئی وجہ نہیں تلا کرتا۔ بہر حال میں نے آسکیجن دینے کی پرایات کوئی ہے۔ میرا تابت دہاں موجود ہے اور وہیں رہے۔ گاہر مگر ان علاج کی وجہ پر جائے گا۔“

لیں۔ ”کیا بات ہے؟“ اس نے پوچھا۔
 ”کوئا گھر جانے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا؟“
 ”تی اگال نہیں۔“
 ”تو میں ڈاکٹریو کا انتظار کرنا پڑے گا۔“
 ”ہاں منزہ بریمن۔“
 ”اوہ تم کچھ نہیں بتائتے کہ آخر یہ بے ہوشی اچاک کیوں
 ہو گئی ہے؟“
 ”بیٹھنے خالی میں ڈاکٹریو کا انتظار کریں۔ آخر مشرب میں

ان کے مریض ہیں۔

”ٹمپک ہے جب ہمیں ضرور انتظار کرنا چاہیے۔“ پہلے

اپنا غصہ پچھائے کی کوشش نہیں کی ”میں لباس تبدیل کرنا چاہتی ہوں مسلک پھر نہیں کچھ ضروری پاتیں کرتا ہیں۔ مجھے پندرہ منٹ دو۔“

”ضرور ماڈام“

چلا اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی تو خصے اور بابی کی کشفیت میں تھی۔ اس نے جلدی سے لباس تبدیل کیا اور سکرٹ ٹھکانہ کا اضطراب کے عالم میں پیٹر روم میں شنسے تھی۔ اس کے ذمہ پر ڈک جوز حاوی تھا جب مسلک نے دروازے پر دستک دی تب بھی وہ شل ہدی تھی۔

”تم نے تم لیا ہو گا کہ مشربین سفر نہیں کر سکتے۔“ وہ بول۔

”ہاں ماڈام۔ مجھے افسوس ہے۔“

”ٹکری ڈک۔“ بتر ہے کہ اسے نام کے پہلے بڑے پکارے

چالنے کی عادت پڑ جائے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھے سفر نہیں کرنا

چاہے گا۔“ یہ حالت ہوئی کب؟“

”آپ کے جانے کے بعد منٹ بعد نس فیر لے نے مجھے بلکر

ہتایا کہ مشربین کی حالت اچانک خراب ہو گئی ہے۔ اس نے

ڈاکٹر ٹیلی کو آگاہ کروایا اور ڈاکٹر ٹیلی نے ڈاکٹر ٹیلی کو فون کروایا

ہے۔ یہ نہ کریں اس ہوں مل رہی تپاگل ہو جاؤں گی۔“

”اگر میں اس ہوں مل رہی تپاگل ہو جاؤں گی۔“

”میں سمجھتا ہوں ماڈام۔ شاید ڈاکٹر ٹیلی جا سکیں کہ ہمیں کب

کر رکنا ہو گا۔“

”خدا ہر ہے انتظار کے علاوہ اور کیا کیا باسکتا ہے۔“

”اب ہمیں جوز کے بارے میں سمجھنا ہو گا۔“ مسلک نے ”بلاؤں کی“

آہستہ سے کہا۔ جیسے پہلا کچھ اور سوچ رہی تھی۔

”اوہ ہاں۔“

”چوک کر اب ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہو گی اس لئے میں

ہوں مل کی انتظامیے سے کوئی گاکہ وہ اسے دوبارہ روک لیں۔“

”میں مسلک۔“ پہلے سوچا۔ تم بہت اچھے اور ہمدرد ہو گر

فیلم ملت کرو۔“

”اگر مشربین چند روز میں سفر کرنے کے قابل ہو جائے

ہیں۔“ اس نے کہا ”تو میں اب بھی اسے ایک موقع دینا چاہتی

ہوں۔ ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ڈاکٹر ٹیلی کیا کہتے ہیں۔ جو زر ہے

سے لطف اخراج کئے ہوں؟“

جو زر نے قدرے سمجھتے ہوئے پہلا کو سلام کیا اور باہر نکل کر

دروازہ آہستہ سے بند کر دیا۔

○☆○

پہلے نیرس پر نیمی اپنے خیالات میں ٹم کھی۔

”کیا آپ نے مجھے بیانی تھا ماڈام؟“ مسلک نے کہا۔

”بیانی جاؤ مسلک۔“

”ٹکری ماڈام۔ میرے لئے کھرا رہنا زیادہ مناسب ہے۔“

”اوہ خدا کے لئے بیٹھ جاؤ۔“ پہلا چکر کیوں۔ کچھ نکل کر

اسے آئیکن کی نیچی کردہ سوائجے لابی میں نیار ملے شاید دو دین

انتظار کر رہا ہو گا۔“

”اچھی بات ہے مسلک میں ڈاکٹر ٹیلی سے بات کرنے کے بعد

ہمیں بلاؤں کی۔“

”جو حکم ماڈام۔“ مسلک نے جواب دیا اور چلا گیا۔

پہلے نے سیور اگھا کرہاں پورڑ کو فون پہلایا۔

اور پھر شیرس پر بیٹھ گئی۔ اس نے کتاب پڑھنے کی کوشش کی مگر وہ اسے دلچسپ نہیں لگی۔ وہ ذکر کے بازے میں سوچتے گئی۔

”ہاں میں ڈاکٹر بیوی سے بات کر لی ہے؟“

”کیا آپ نے ڈاکٹر بیوی سے بات کر لی ہے؟“

”بجہ کارڈیوں میں اس نیچے پر بیٹھ ہوں کہ وہ مشورہ اور کسی کرنل فرزد کے ساتھ منج آڑا رہا ہو گا مگر اس طرح خالی ہے موجودہ حالت کے بازے میں ڈاکٹر بیوی سے زیادہ کچھ نہیں جانتے ہے۔“

”کیونکہ بھی نہیں۔“

”لیکن بادام...“ مکمل کے چرے سے افسوس ظاہر ہوا۔

”حقیقت یہ ہے مکمل کہ یہ نام نامداہ ہر ڈاکٹر جب اکٹھ جاتے ہیں اور ان کی بھیج میں کچھ نہیں آتا تو اس کا اختلاف نہیں ہے۔“

”بیرون از این کی بھیج میں کچھ نہیں کہ لٹا کر تباہی میں کھینچنے ہے۔“

”کرتے۔ ڈاکٹر بیوی کی اکٹھی باش میں مطمئن نہیں کر سکتے۔“

”کہتے ہیں کہ مشریح میں کی طبیعت بہت خراب ہے۔“

”تو ظاہر ہے۔“

”اور ان کا خیال ہے کہ اس خاری کا ان کے دورے سے کوئی تعلق نہیں۔“

”یہ ایک بخی بات ہے اور وہ کم سے کم اتنا اختلاف کرتے ہیں کہ ان کو تین نہیں کہ یہ نی کیفیت کس وجہ سے ہو سکتی ہے۔“

”ظاہر نے ریپورٹ اٹھایا۔“

”کوئی فوری خطہ نہیں لیکن اسیں بیرون از این سے جانا ممکن نہیں ہو گا۔“

”تمہارا کسے اٹھیں نہ ساڑا اپنال لے جانے کا انعام کیا جائے ہے؟“

”آپ بڑی آواز جا رہا ہے۔“

”یہ تو بتہ بھری خربہ بادام۔ آخڑا ڈاکٹر بیوی کیا تجویز کرتے ہیں؟“

”مکمل نے پڑھانی سے کام۔“

”مشعر میں۔ ڈاکٹر بیوی نے مجھے فون کیا تھا۔“

”دن بہن کی سردوڑا اوز اپنی“

”یا معلوم ہوتا ہے۔“

”مشریح میں کی طبیعت زیادہ وقت پہنچنے گے۔“

”اویہ کچھ نہیں معلوم کہ ہم کب بیساں سے روائی ہو سکیں والی ہے۔“

”ہاں ڈاکٹر بیوی ڈاکٹر بہن اٹھیں سے شورہ کریں گے۔“

”بجھے معلوم ہے۔ میں نے اس لیے فون کیا کہ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو صورتیں۔“

”کیا کوئی خدمت ہو۔“

”ہاں شاید۔ ڈاکٹر بیوی نے مجھے اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی تھی مگر میں آج کے لیے ڈاکٹروں سے بھرپائی۔ تم تو میرے لیے اپنی لذیذ آنکھیں بنا دیتا۔“

”پڑو مشریح میں۔ کیا پاپن ہزاری بہت کافی ہوں گے؟“

”کافی سے زیادہ ہوں گے۔“

”کچھ میں وہ خلط نہیں ملا؟“

”ملا ہو تو تمہیں فون ضرور کر لے۔“

”بیوی یعنی بات ہے۔ زس فری لے کا کہنا ہے کہ مشریح میں برا اصرار کر رہے تھے۔“

”کوئی بھی تبلی ہوئی تو میں تمہیں فوراً اطلاع دوں گا۔“

”مت ہو۔ ایک مرتبہ اس غیر معمول کیفیت کی شخصیت ہے تو مجھے تینیں ہے کہ کاسایی سے علاج لے جائے گا۔“

”الفاظ اغاظ مخشن خالی الفاظ۔ یہاں نے دل میں کما۔“

”مشکریہ ڈاکٹر۔“

”بیٹا ہو رہا ہوں۔“

”ولن اور شام کا باقی وقت اسی طرح بے زاری سے گرداب۔ جس طرح روگز رہ رہا تھا۔ یہاں نے آمیٹ کھایا، اس کی تعریف بھی کی ہو رہے تھے۔ وہ ایک گمراہی سائز لے کر اٹھی اور سب معمول

خواب آور روا کی دو گولیاں کھا کر بست پر لیٹ گئی۔ درسی صبح دہ
ضروبریات سے فائٹ ہوئی ہی تھی کہ مغل کافی لے آیا۔ پہلے
انفلوچر جب تک ڈاکٹر بن اشنیں آگر ہر ہیں کو نہ دیکھ لے اور پھر
اپنال فون کیا گرد ڈاکٹر لای نے بتایا کہ ہر من کی حالت لوگی ہے
مغل نے بھی خرچ ملک کو بجا دی۔ ناشیت سے فائٹ ہو کر پہلے یہ
آئی اور ہاں پورٹ سے کسی اونچے ایجنسٹ کے پارے میں
بیٹھ گئی۔ مغل نے اُٹھنے کا ارادہ کیا تو اسے دوبارہ بخداوار۔

”میں سچ رہی ہوں مغل کہ ہم دونوں کا بیان رہتا غیر
ضوری ہے۔“ اس نے کہا ”مجھے ولا کی بڑی گرمیو
ہر ہیں جانے کے قابل ہوئے تو اسی ہوں چاہتی ہوں کہ دلا ان کے لئے
بالکل تیار ہو۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ ملازم تمہاری عدم موجودگی میں
ٹھیک کام نہیں کرتے۔ مالی بھی حرام خوب کرہا ہو گا جیسا کہ ایک
میں رستہ رہتے عاجز آجی ہے۔ اس نے کوئی چھوٹا سا بلکہ بھی چل
جاوے کا۔ اتفاق سے ایک چھوٹا سا گھرست شاندار اور لا کارے کے لئے
خالی تھا۔ وہم پہلے کو دلا دکھائے لے گیا۔ یہ چھوٹا سا بالکل
ویسا ہی تھا جیسا پہلے چاہتی تھی۔ بالکل الگ تحفہ بنا ہوا، تقریباً
ایک پچ تھنیں میل کا اس کا اپنا ساحل۔ دسچٹ ٹیکس۔ سب برا
رہا اسی اور کھانے کا کردا۔ دوپا تھر روم۔ بر ضرورت سے آرستہ
کرن۔ ایک بڑا تھیر کا تالاب۔ ایک بار ایک بہت بڑا اور
شاندار بیڈ روم۔ پورا دلا بھریں اور تھی فرنچیز بالکل ہی معلوم ہوتی تھی۔
”بہت اچھی دلا ہے۔ میں بالکل اپنی ہی چاہتی تھی۔“ پہلے
نے خوش ہو کر کہا۔

”تم میرا بڑا خیال رکھتے ہو مگر جیسیں اب تک اتنا تو معلوم
ہو جانا چاہیے کہ میں اپنی دیکھ بھال کر سکتی ہوں۔ ہوں گی کہ سروس
بھی اچھی ہے اور میں جانتی ہوں کہ جیسیں ہو ٹلوں میں رہنا پسند
نہیں۔ پھر آپ کی خدمت کوں کرے گا۔ مجھے آپ کی گرفتاری
کی ترکیں دو بارہ کردی جائے۔ خود تمہرے کمی مرتبتہ اس کی ضرورت
کا انعام رکھیا ہے۔ تو اس وقت تمہرے بھی کر سکتے ہو۔ میرے خیال سے
توکل ہی طے جاؤ۔“

”چھی باتیں ہے مادام۔“ مغل خوش ہو کر لولا ”اگر آپ بھتی
ہیں کہ آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہو گی تو میں چلا جاؤ گا۔“
یہ سلسلہ تکنی انسانی سے طے ہو گیا۔

○☆○

پہلے کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ باقی دن یا کل کی صبح کیے
گزارے گی۔ اس کے اعصاب اتنے کمپنے ہوئے تھے کہ جنکے
تریب تھی یہ صرف اس کا آہنی ارادہ تھا جس نے اسے اٹاف
پہنچ لیا تھا اور اس کا لکھنالیا ریچنچسے باز رکھا ہوا تھا۔ وہ
اپنے آپ کو بہرا رہی تھی کیونکہ اسے تین ٹھاکر ایک دن بعد ڈک
جو نہ اس کے پاس ہو گا۔ رو گلی سے پہلے مغل نے روایتی باشی
کیں اور اس نے بھی روایتی اندازیں ان کا ہوا باب دیا۔ وہ دیکھ
رہی تھی کہ مغل و اپنی جانے سے بہت خوش ہے۔ روایتی کی
خوشی توہہ مغل کے جانے کے بعد شروع ہو گی۔ اس نے مغل کو
جاتے دیکھ کر اطمینان کی سافنی لی۔ اس پر نظر کئے والی آنکھوں
ہوں گل دلیں جاتے ہوئے پہلے کا ذہن، بت صروف تھا۔ پہلے
اسے مثل کا انعام کرنا ہے پھر ڈک کو پکڑنا ہے اس کے لئے اتنی
شام کو ڈاکٹریوی ڈاکٹر بن اشنیں کے ساتھ اس سے ملے

آیا۔ ڈاکٹر بن اشیں ضرورت سے زیادہ موٹا آدمی تھا۔ پہلے اسے دیکھتے ہی ناپڑ کر دیا۔ اگرچہ ڈاکٹر بن اشیں بہت قابل تھا اسے اپنے آپ راعت مانی جی۔ تھا مگر تو یہ ٹھنڈکو کے بعد یہ پہلے محسوس کر دیا کہ ہر ٹین کی بیماری کے سلسلے میں وہ خود بھی اتنا ہی انجما ہوا ہے جتنا ڈاکٹر بن اشیں۔

”سرگر نہیں۔ میں سمزہ میں بات کر دیں ہوں۔“ لکھن ملے پر اس نے کہا۔ ”تم نے میرے لیے پوچھ کیا اس کا شکریہ۔“

”میرے کے کام کا سایاب ہوئی ہے۔“

”بھیت۔ تم نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو تم میری بدوکھ کے۔“

”میں تباہ ہوں۔“

”میں ہوٹل کے ایک سابقہ ملازم سے رابطہ تم کرنا چاہتی ہوں۔ اس کا مامن ڈک جو نزدے اور وہ نمبر ۵۵۰۱۳۷۶ پر رہتا ہے۔ کیا تم اس عکس پر بیان پختا کر سکتے ہو کہ وہ ریلوی ائٹھون پر آج سے پہلے تین بجے مجھ سے لے۔“

جواب میں کچھ دری خاموشی رہی۔ پہلا بھروسی تھی کہ گرفتار ہوئی ہوئی ہلکی باتیں میں سمزہ میں۔ آخیر گرفتار ہوئے جواب ضرور تجویز کر دیا ہو گا۔

”کوئی ہلکی باتیں میں سمزہ میں۔“ اس کے تھوڑے سے ملٹی میں ہوئی تھیں کہہ کر دیا۔ اسے ملٹی میں دوست کے گا۔

”تم میں سے محنت پر اعتماد رکھنا چاہیے سمزہ میں۔ یہ ایک غیر معمولی کیس ہے۔“

”میں یہاں سے منتقل ہو رہی ہوں۔“ پہلے ڈاکٹر بن اشیں کا طلاق کرتے ہوئے ایک کارڈیوا ”میرا نیا فون نمبر ہے۔ براہمی تھے حالت سے آگاہ کرتے رہیں۔“ اور پھر ڈاکٹر بن اشیں کی طرف پہنچتے ہوئے ہوں۔

”تو تم مجھے کچھ نہیں بتا سکتے کہ میرے شوہر کب تک گھر جائے کے قابل ہوں گے؟“

”تی میں،“ بھی تو ان کے ہوائی سفر کے بارے میں سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ سارا انعام اس پر ہے کہ نیشن کالیا تیج لکھتا ہے۔

اس رات پہلا کو نیند لالے کے لیے تین گولیاں کھانا پیں۔ اگلی صبح جانشینی پر ایک جائزہ دیا۔ مکمل جا چکا تھا۔ مکمل جا چکا تھا۔ وہ رین ٹیوکار میں پر اتھا۔ وہ رین ٹیوکار میں تھا۔ ایک بہتان عشت اس کا ملاحظہ تھا۔ مزید اغتالا کی کوئی ضرورت نہیں تھی اس لیے اب ڈک کی خلیت ہا ہے۔ گرفتاری اس سے رابطہ کیسے قائم کرے گی۔ اسے سلسلے یہ خیال آیا کہ خود ڈک کے گھر جائے اور اسے ساتھ لے آئے گرفوڑی اس نے سوچا کہ دیبا کے دولت مدت تین گذیوں میں سے ایک کی بیوی ایسا نہیں کر سکتی۔ وہ ہاں پورٹر سے کہ کہ بھی ڈک کو بلا سکتی تھی گرفتاری بھی خطرناک تھا۔ سوچا جاسکتا تھا کہ وہ ایک دوغلی نسل کے ملزم کو کروں گا۔ اسی ہے لعنت ہو اس نے دل میں کہا ”لیا میری زندگی بیش اتنی اُبھری رہے گی۔ اسے افواہوں سے مختار رہتا پڑے گا۔“

جب کوئی کوئی بات چھپتا ہے تو اسے اس کے تمام سڑاگی پوچھنے پڑتے ہیں۔ اچانک اسے فریک گرٹن کا خیال آیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور آپریٹر سے گرفتار ہوئے دل میں کہا ”لیا میری زندگی بچے سے چند منٹ پہلے وہ ریلوی ائٹھون پہنچ گئی۔ جب وہ کار روک دیا۔

رہی تھی تو اس نے دیکھا کہ نوجوان افراد کی ایک نویں ایکٹری گلائیڈ موز سائیکل کے گرد تھے۔ لڑکوں کے قابلے میں لڑکیں نیزہ تھیں۔ موز سائیکل کے قریب ہی ڈک جو نزد کھدا مسکرا کر باش کر رہا تھا۔ پہلا کارمیں بیٹھی رہی اور ایک سگرٹ جھلکا کر ڈک کو غور سے دیکھا۔ ڈک کو اس کے دیکھنے کا احساس ہوا تو اس نے میں تم پر مولیٰ کر رہی ہوں۔ اگر وہ کیسٹ پولیس کو دوے دوں تو چونکہ کر پہلا کی طرف دیکھا۔ دوغون کی آسمکھیں ہیں، پہلا نے اپنے خراب رکارڈ کی وجہ سے تم مصیبت میں چھپ جاؤ گے۔ تم یہ دانتہ اپنی نگاہ میں بھتی پیدا کر لے۔ ڈک کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ اس نے اہستہ سے کچھ کما اور تمام لیکیاں لڑکے ایک دم خاموش ہو گئے اور پلٹ کر پہلا کو دیکھنے لئے اور پھر ادھر ادھر بھر گئے سوائے ایک لڑکی کے۔ پہلا نے اسے پلے نہیں دیکھا تھا۔ اب وہ ایکلی ہو کر زندہ دنیا میں نظر آئے گی۔ اس کی عمرا میں تین سال معلوم ہوتی تھی۔ اس کا قد قدرے لمبا تھا۔ پہلا پلا جسم۔ بیٹی تانکیں سرخی ماں کی بال۔ پہلا نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور کچھ بے چینی محسوس کی۔ لڑکی کے خدا خالی نہ ہونے کے باوجود مشبوط قوت ارادی کے مظہر تھے۔ چھوٹی ہی تاک بڑا دہانہ، بڑی بڑی آنکھیں۔ وہ خوب صورت نہیں تھی تکہ کہ اس میں بڑی کشش تھی وہ دوسری لڑکیوں سے جوڑ کر بھاگ گئی تھیں بہت مختلف معلوم ہو رہی تھی۔ وہ بھی پہلا کو غور رہی تھی میاں تک کہ ڈک نے اس سے کچھ کما اور وہ شانے اپنکا کر سر بلند کیے باقاعدہ انداز میں ایک طرف پلی گئی۔ ڈک اہستہ قدموں سے پہلا کار کی طرف آیا۔ لڑکیاں اور لڑکے کچھ فاصلے پر جا کر ڈک نے تھے اور پہلا کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اس سے یہاں تکہ ایک غلطی تھی، پہلا نے سوچا۔ مگر اب سے کوئی پرواد نہیں تھی۔

”لیکا تم نے جو ہیرن والا دیکھی ہے۔“ ڈک کے قریب آئنے پر پہلا نے ختح لجھ میں پوچھا۔

”ہاں ہاوم“ ڈک ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

”میں نے اسے کارے پر لے لیا ہے۔ جسیں کل صبح سے کام شروع کرتا ہے۔ اس کی صفائی تحریر کرنا تھا کام ہو گا۔“

”اچھا ہاوم“

”کیا یام کھانا پاک کرنے کے ہو؟“

”تمیں ہاوم“ ڈک جو نکا ”جھے کھانا پاکا نہیں آتا۔“

”کوئی بات نہیں۔ تمہارے کام کرنے کے اوقات صبح آٹھ بجے سے شام سات بجے تک ہوں گے۔“

ڈک اپنا بیٹھتا ہوئیں میں مردھتے ہوئے دوسری طرف دیکھتا رہا۔

”تم نے مٹا کر میں نے کیا کہا؟“ پہلا تحریر سے پوچلی۔ ڈک نے چونکہ کراہات میں سرایا۔

”اس طرح سہلانے سے کام نہیں چلے گا۔ تمہیں ہاں نہیں میں جواب دینا ہو گا۔“

”ہاں ہاوم“

گی۔

”ہست اچھا مادام۔ آپ کے خادم بٹل کے نام ایک کیبل آیا ہے۔“ ہال پورٹر نے کہا۔

”تجھے دے دو۔ میں بٹل کو فون کروں گی تو بتا دوں گی۔“

اپنے کرے میں بٹل نے کیبل پڑھا۔ وہ پرس سے آیا تھا۔

پیشام بہت غصہ تھا۔

”تاساڑ آتا مکن نہیں۔ دیوی مرس گے نہیں۔ وہ بیشہ بع

جاتے ہیں۔ خیال۔“

چچے بدرستور اس کے حق میں گرفتے ہیں۔ بیٹھنے سوچا۔ وہ

میرمن کی بھی کے پارے میں گرم دندھ تھی۔ اس وقت اس کا آنا

آمیختہ بیدار اکسل کھاڑا سے میلا کے پیغام کے الفاظ سے جب ہوا

تھا۔ اس نے کیبل ایک لفانے میں رکھ کر اس پر بٹل کا پالک

روا۔ پھر ایک بیک میں اپنی کچھ ضوری چیزوں رکھیں۔ پورہ کو گدا کر

بیک اپنی کار میں رکھوایا اور دس منٹ بعد بلیو ہیرن والا روائے

ہو گئی۔

منی کار کو دلا کے گیرج میں چھوڑ کر اس نے بیرونی مقفل

دروازہ کھولا۔ رہائی کرے میں داخل ہوئی۔ اسیٹ ایجنت نے

اس کی دولت کو خراج حبسن پیش کیا تھا۔ تمام گلڈ ان میں مختلف

پہلو نظر آرے تھے۔ ایک گلڈ ان کے ساتھ اس کا کارڈ بھی تھا

جس میں بیٹھا کے قیام کے خونگوار ہونے کی خواہیں کی گئی تھیں۔

بیٹھنے کیلئے بھول دیں۔ میں پر بٹل آئی۔ یہ دلادیا تھا

جیسا ہدھا تھی۔ اس نے دلادیا کیا۔ اپنا سوٹ کیس

بیڈروم میں لے گئی۔ ایک بکی سوت پہن۔ اس وقت تیرپیا

سائز می پانچ بجے تیرپیا کے لیے وقت تھا۔ اسے لے ایک

گلاس مشروب بنایا۔ ہائی فائی سٹ کھول کر بیان خونگوار خواب

وہ سمجھتے گرا دردی۔



اگلی صبح سات بیس پر بیٹھا کی آنکھ ٹھلی۔ ایک لمحے کے لیے

اے کچھ یاد نہیں کیا کہ وہ کہا ہے۔ پھر شاندار بیڈروم کے

وروپور پرچھتے ہوئے اے یاد کیا کہ وہ بہتانی نہیں میں ہے۔

وہ سوچنے لگی کہ اس ولا کا مالک کیا ہو گا۔ اس کی محبوہ کیسی ہو گئی۔

وہ ایک کار اکیڈیٹ میں مرکی۔ کچھ لوگ لئے بد قسم ہوتے

ہیں۔ ضروریات سے فارس ہو کر وہ بکن میں گئی۔ اسے شدت سے

ایک بیالی کاٹی کی خواہ ہو رہی تھی کہ باتا را مکمل تاثر

ہوا۔ اسے ایک مشین لی جو اس کی بھیجیں نہیں آئی۔ اس کے

ایک برتن میں اس نے کافی دال کر جب بیانی اٹھ لئے تو وہ لفٹنی

مشین پھٹ پڑی۔ تمام کافی اور بیانی پر طرف بھر کر بھیل گیا۔ اس

نے غصے سے مشین کو دیکھا اور اسے ایک طرف پھٹک دیا مگر اسے

کافی کی ضرورت تھی۔ ایک دوسرے برتن میں پانی والی کچوچھے کی

رکھا۔ جب وہ کھوئے لے تو اس میں دو بڑے ججھے کالی دال دی۔ کافی

ذالتی پانی اُنل کر بابہر آگیا اور تمام چوٹے پر بھیل گیا۔ اس نے

وہ تیرپی سے فارغ ہو کر آرہی تھی کہ اس نے فون کی سمجھتی

بیجتھی۔ وہ بھاگ کر بھائی کرے میں آئی۔ رسیور اٹھایا۔ دوسرا

طرف سے ڈاکٹریو بات کر رہا تھا۔

”میرمن کی حالت وہی ہے اور ہتھ الجماری سے۔“

اس نے بتایا ”لیکن میں تمیں یہ اطمینان دلا سکتا ہوں کہ وہ کسی

خطرے سے نہیں ہیں۔ اس نے پہنچان مت ہونا کر جب تک ان

کی یہ عجیب بے ہوشی ختم نہ ہو ڈاکٹرین اٹھنے پہنچتے نہیں

لے سکتے۔“

”اور ہے ہوشی کب ختم ہو گی؟“ بیٹھنے پے تابی سے

پوچھا۔

”کچھ کما نہیں جا سکتا۔ کسی بھی لمحے ختم ہو سکتی ہے اور دوسری بھی

لگ سکتی ہے۔ ہم لوگ اس پارے میں مطمئن ہیں کہ تمیں گرم دندھ

ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈاکٹرین اٹھنے کل برلن والی اپنی

چاہرے ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ میں بھی ناٹھے نہیں ہو۔ سکلا۔ اس

بر زندگی اور بیجاگی سے تمام منظر کو دیکھا۔ پکن ایک عجیب و غریب صورت حال بیش کردا تھا۔ ہار کراس نے کافی بناۓ کاراڈ ترک کروایا اور دعا کرنے لگی کہ کاش ڈک کو کافی بنا آتی ہو۔ فرج سے بر فکل کراں نے دوڑ کاماری کا ایک گلاس تار کیا۔ اسے پتے ہی اس کی بھی طبیعت پھر سے چک اُٹھی۔ بکی سوٹ پن کرتے ہی بیلی گی۔ ساری ٹھیک بجے سے چند منٹ پہلے دابی آتی۔ ابھی بچہ دری میں ڈک آتا ہوا اس نے جلدی سے پکڑے پھنسے اور کری پہنچ کر ریڈی یو مٹھنے لگی۔ اسے ایک بارہ بھائی کی خواہش محسوس ہونے لگی تھی۔ اسے اپنے باپ کا ایک قول باد آیا۔ تمیں اپناں اور اپنی بیٹی ایک ساتھ نہیں مل سکتے۔ اسے بھی آتی۔ ابھی تک بن توچھ اچھا نہیں نکلا تھا۔ کچھ دری کے بعد اس نے گھری دیکھی تو فوج کر میں مت ہو چکے تھے۔ وہ آپھل کر کھڑی ہو گئی۔ ڈک کمال سے۔ شاید وہ چپ چاپ آکر بکن کی مقابلی میں مسحوف ہو گیا ہے۔ وہ ہمکی طرف پل ملڑک وہاں نہیں تھا۔ وہ نہیں آیا تھا۔ یہاں کو غصہ آیا۔ اچھا لڑکے اس نے سوچا۔ تم مجھ سے بچ نہیں سکتے۔ میں تمیں مہ پکھا کر ہوں گی۔

تب اسی وقت اس نے ایک قریب آتی ہوئی موڑ سائکل کی آواز سنی۔ تو آخر ہدایا۔ بریک لکھے کی آواز آتی۔ پھر انہیں بد ہو گیا۔ وہ گھری انتظار کر لی رہی۔ دل تیری سے دھڑک رہا تھا۔ ہاتھ بیکھے ہوئے تھے۔ دروازے کی گھنی بھی گردی کریں ہی۔ وہ ڈک کو یہ جانشی کا موقع نہیں دے کی کہ کس بے چینی نے اس کا انتخاف کر رہی تھی۔ گھنی دیوارہ بی۔ یہاں آہستہ قدموں سے ہال میں داخل ہوئی اور دروازہ ہکول دی۔ اس نے زندگی میں بہت سے شاکوں کا تجھر کیا تھا۔ گیری شاک کی بہت زیادہ طاقتور گھونٹے کی طرح خابس سے اس کی سانس ڈک گئی اور وہ سس و حركت کھڑی رہ گئی۔

وہ لڑکی جس کا نام تمیں شیڈ تھا اپنے سرخ بالوں کے ساتھ دروازے میں کھڑی تھی۔ اس نے پیلا کو دیکھا اس کی بڑی بڑی بزرگ ہمکوں میں اور چرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔ اپنے آہنی ارادے کو بڑے کارلاتے ہوئے یہاں نے جلدی خود کو سنجھا لیا۔

”تم کیا ہتھی؟“ اس نے ختح لبجھ میں پچھا۔

”ورسے گئے پر مذہر خواہ ہوں۔“ لڑکی کی آواز ترم اور خونگوار تھی۔ میں راستے میں ڈک گئی تھی۔

”بھلا ٹھانے بھانے کے لیے میں کون استعمال کرتا ہو گا؟“ وہ بولی۔

”ڈک کو ایک حادثہ پیش ہیا ہے۔“ لڑکی نے بتایا۔ ”میں نے اسے خود رکھیا تھا کہ موڑ سائکل اس کے لیے بہت بھاری اتی تھی اچھی بھی مٹکنا تھا۔ یہاں نے دو پیالاں پیں اور پھر اٹھ کر گھنیں ہیں گئی۔ ٹھانے جو اسماں کر دیا تھا اور اب جک جگہ بھی کام درست نہیں ہو گا۔

”تمہارا نام کیا ہے؟“ یہاں نے پوچھا۔ اگرچہ وہ جانتی تھی۔

”تم اندر آیا تو۔“ اس نے کما اور رہائی کر کے میں آکر کری

”اچھی بات ہے میری جب تک ذکر نمیکش ہو تم کام کر سکتی گے۔“
”مگر تمہیں یہاں کام کرنا ہے تو اپنایہ خارت آئیز روڈ پر لنا
اوکے کیا تم مجھ سے کھانا بھی پکوانا چاہتی ہو؟“ میری نے
”میں نے کب کما کہ تم کوئی چیز جو الو
پوچھا۔“

”کیا تم پاکی سکتی ہو؟“
”اکثر عورتیں پاکی سکتی ہیں، یا نہیں!“
”میں وہیں کا کھانا ہر روز پاک کراؤں گی۔“ پلاٹے میری کی
بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا ”البتہ رات کا کھانا پاک کر تو اچھا
ہو گا۔ کوئی خاص اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔“
”لیکن تمہیں پیکا جیزس کھانا چاہتی ہو جو الماری میں رکھی ہیں۔“
”بیکار جیزس؟“
”ہاں یہ کھانے دیجئے۔“

”ان میں کیا رائی ہے؟“ پلاٹہ رہا کہ میری کرے میں ہی۔ اپنے
خدا۔ اس نے اپنے اپنے اداکاں۔ نیچے سے ہاتھ ملایا، ہوش کے نلا میں کو
مغقول شہپر دی اور والیں پیرویز اور والوں کوئی۔ اس نے سوچا کہ
والا میں سامانِ نمیک سے رکھ کرہوا دشمن کلپ جائے گی اور اس
کی مجرمین جائے گی۔

اس نے کلب کے تاریخ کتابیجھ میں پڑھا تھا کہ کلب وقت
گزارنے کے لئے بستی جیزس پیش کرتے مثلاً کیسینو تھے کہ
تالاب، پیش، گلوگ، برج یا مال مک کہ تیرفقار موڑوں کی۔
زیفک زیادہ تھا اور یہ استرقاری سے اگے بڑی روئی تھی کہ
اس نے ایک بس انساپ پر ذکر میں کو کھڑے دیکھا۔ اس کے
سامنہ دو بڑے شاپنگ میگ بھی تھے۔ پلاٹے اس کے پاس کار
روک لی۔

”بیوی مسروپوڑا؟“ اس نے کہا ”کیا میں تمہیں لفت دے سکتی
ہوں۔“

”اگر تم اوکے کے بجائے اچھا مسروپہر میں کو تو زیادہ مناسب
ہو گا۔“ وہ بولی۔

”اوکے مسروپہر میں۔“ میری نے کہا اور وہ سوڑا کر کے نہوں کی
طرف رکھا۔ کیا تم کسی فوج کو کھانا کھلانا چاہتی ہو؟“ اس نے
پچاس ڈالر کا ایک نوت اٹھالیا ”چھاس ڈالر ہتھ کافی ہوں گے۔“

پلاٹے پچھا ناگواری سے بالن نوت اٹھالیے۔

”تمہرہ مسروپوڑے کا“ بہت کم لوگ کسی کو کاڑ خود لفت
دینے کی زحمت کرتے ہیں۔ میرا بیٹا تمہارے مکان کی تعریف کر رہا
تھا کہ وہ بہت بڑا اور شاندار ہے۔ اسے ایک کرا دا لیا ہے۔

”امید ہے کہ وہ نمیک شکاں کام کر رہا ہو گا۔ میں نے اسے آئیڈی
ہے کہ مل لکار کام کرنا۔“ ایسا چاہس کی کوبار بار نہیں لاتا۔“

”تو اسے اپنا کرا پسند آیا۔“ پلاٹہ کا ذہن تیری سے کام کر رہا
تھا ”محظی یعنی کر خوش ہوں۔“

”وہ بتا رہا تھا کہ اسے ایک اٹلی وی گی لایا جائے۔“
”اُس نے آج صبح ہی سے تو کام شروع کیا ہے۔“ پلاٹہ زیادہ

کے لیے ابھی مزدود محلیات کی ضرورت ہے۔ کوئی اسے احتقان نہیں بنا سکتا۔ احتقانی میں کسی لوگوں نے اس کی کوشش کی تھی گرانجام کا رہا تھا۔ اس کی ضرورت رہتا رہا۔

اس نے دیکھا کہ وہ او شین انیونیٹ روڈ سے گزر رہی ہے۔ فوری خیال کے تحت اس نے کارروک لی۔ ایک مقام پر پارک کی اور پھر اس عمارت کی طرف چلی جس میں فریک گرینن کا ففرنقا۔ وہ اندر داخل ہوئی تو اسی وقت جیسی لفٹ سے باہر آئنا چاہا۔ پہلا کوڈ کیجھ کر اس کے چہرے کارگ اڑایا۔

”پولیسٹر میکن!“ پیلا بولی ”بڑے اسٹارٹ لگ رہے ہو۔“
”کہیے مرا جیں میزہر میں۔“ بیکن کے مندر سے آواز نہیں کل رہی تھی۔

”ٹھکری۔ ٹھیک ہوں۔“ پیلانے لفت میں قدم رکھتے ہوئے جواب دیا ”میڈیم کے تم اور میزہر پر انی خوشی وقت“ زار رہے ہو گے۔
لفٹ کا دروازہ بند ہوا اور وہ اپر ٹھیکنے لگی۔ بیکن اسے جانتے ہوئے دیکھتا رہا۔ پھر سرلاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ لفت سے اُتر کر پہلا گرینن کے آفس پہنچی۔ گرینن اپنے کمرے میں پاپ پلی رہا تھا۔

”لذت مارنگ میزہر میں۔“ اس نے کما ”آؤ ٹھیکو کیا حال میں؟“
”میں تھاری خدمات حاصل کرنا چاہتی ہوں۔“ پیلانے پیشے ہوئے کہا ”ایک ہزار دلار ایڈو اُنس دے رہی ہوں۔“

”میں اسی لیے آفس کوکوے میخا ہوں۔“ گرینن نے جواب دیا ”تم مجھ سے پہنچ ہوئے، تم بھی ماں ہوتی ہادام تو جیسی خود معلوم ہو جاتا کہ کون ہی لڑکی اچھی نہیں ہے۔“ میزہر نے کہا ”لذت میں خلقل ہو سکے۔ وہ کل رات پہنچا گیا۔“

”ہم پہنچا تھے۔“ پیلانے پہنچا تھے ہوئے ہو اب دیا۔
”وہ بہت اچھا لگا کہہ بادام۔“

پیلانے میزہر کے مکان کے سامنے کارروک لی۔ میزہر نے لفت کے لیے اس کا شکریہ ادا کیا۔ یہ بھی کہا اکرچڑک کام کرنے کا خواہیں مدد ہے مگر ابھی اسے تربیت کی ضرورت ہے۔ میزہر کو کام کرنے کیجھ جو۔ اتفاق نے میں میں طاقت ڈک کی میں اسے ہو گئی۔ وہ بھتی ہے کہ ڈک نہ صرف کام کر دیا ہے بلکہ وہ میں رہتا ہو گی۔ وہ بھتی ہے کہ ڈک نہ کھر میں ہے۔ اس کا ذہن بر ابر سچ رہا تھا۔ ڈک کی مال سے ملاقات مفید رہی تھی۔ پتے مسلسل لوگوں کا مجھ سے جھوٹ بولنا پسند نہیں۔ میں ٹھاٹی ہوں تم معلوم کرو کہ ڈک کیا کر رہا ہے۔ کیا واقعی اس کا بازو ٹوٹ گیا ہے۔ وہ ٹھیری کے پاس چلا گیا۔ بازو ٹوٹنے کی بات بھوٹی ہے۔ پیلانے خود کو ٹھیری کی جگہ رکھ رکھو چکا۔ ڈک نے ٹھیری کی جیسا ہوا گا کہ اسے زبردستی کام کرنے پر مجبور کیا جائے اور شاید ٹھیری نے ایسا رہا کہ کریبا ہو کر وہ (پیلا) ڈک کو پسند کرنے لگی۔ بازو ٹوٹنے کا بہانہ غور سے پہنچ کی ترکیب تھی۔ پیلا آپ پی آپ سکرا لی۔ جلدی۔

”میں یہ بھی جانانا چاہتی ہوں کہ ڈک کو اصلاحی جیل کیوں بھجا ملتا کہ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ ان دونوں کو درست کرنے کیا تھا اور یہ کہ لڑکی ٹھیری ٹیڈی کون ہے؟“

سے زیادہ محلیات حاصل کرنا چاہتی تھی۔

”وہ کل شام میرے پاس آیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ جب تک وہ اس شرمنی ہے رات کو ٹھیری رہا کرے گا مگر اس نے بتایا کہ تمہیں تمام وقت اس کی ضرورت رہتی ہے۔“

”ہاں درست آتے جاتے ہیں تو ان کی غاطر دیارات میں ڈک بہت دکر سکتا ہے۔“

”میں سمجھتی ہوں“ میزہر نے سر لایا ”بہر جاں یہ اس کے لیے اچھا چاہا ہے۔“

”بھتیجے تمہارے مشورے کی ضرورت ہے۔“ پیلانے پاٹ پھر سے کہا ”ڈک نے ایک لڑکی ٹھیری ٹیڈی کا ذکر کیا تھا۔ اس کا خیال ہے کہ ٹھیری کو بھی ملازم رکھنا اچھا ہو گا۔“

”اُر رے وہ لڑکی وہ بالکل اچھی نہیں ہے۔“ میزہر نے پیشانی پر ٹھیٹیں پیکنی ”تم اس سے کوئی واسطہ مت رکھنا مادرام ڈک اچھا لگا ہے۔ گریس خراب لڑکی کے سلسلے میں وہ بے وقوف بہا ہے۔ اسے برابر کام میں لکھے رکھنا مادرام تک اسے کوئی وقت خالی نہ طے۔ لے گا تو وہ اس لڑکی کے پاس بھاگا چلا جائے گا۔“

”ڈھیٹ کیسے معلوم ہو گا کہ وہ اچھی لڑکی نہیں ہے؟“ پیلانے پوچھا۔

”تمہارے پہنچے ہوئے، تم بھی ماں ہوتی ہادام تو جیسی خود معلوم ہو جاتا کہ کون ہی لڑکی اچھی ہے اور کون کی بھائی بھی نہیں ہے۔ میں نے اس لڑکی کو دیکھا ہے اور جانتی ہوں کہ وہ لڑکی بہت خراب ہے۔“

”ڈک کل شام تم سے ملا تھا؟“

”اُن میں سے اس کی چیزیں پیک کرنے میں بیداری تھی تاکہ وہ تمہارے پہنچلے میں خلقل ہو سکے۔ وہ کل رات پہنچا تھا اسی نے خواب دیا۔“

”ہم پہنچا تھے۔“ پیلانے پہنچا تھے ہوئے ہو اب دیا۔

”وہ بہت اچھا لگا کہہ بادام۔“

پیلانے میزہر کے مکان کے سامنے کارروک لی۔ میزہر نے کریبا کے لیے اس کا شکریہ ادا کیا۔ یہ بھی کہا اکرچڑک کام ایک سو دلار پہنچا تھا اسی نے اس نے اپنی جگہ اس لڑکی کو کام کرنے کیجھ جو۔ اتفاق نے میں میں طاقت ڈک کی میں اسے ہو گئی۔ وہ بھتی ہے کہ ڈک نہ صرف کام کر دیا ہے بلکہ وہ میں رہتا ہو گی۔ وہ بھتی ہے کہ ڈک نہ کھر میں ہے۔ اس کا ذہن بر ابر سچ رہا تھا۔ ڈک کی مال سے ملاقات مفید رہی تھی۔ پتے مسلسل لوگوں کا مجھ سے جھوٹ بولنا پسند نہیں۔ میں ٹھاٹی ہوں تم معلوم کرو کہ ڈک کیا کر رہا ہے۔ کیا واقعی اس کا بازو ٹوٹ گیا ہے۔ وہ ٹھیری کے پاس چلا گیا۔ بازو ٹوٹنے کی بات بھوٹی ہے۔ پیلانے خود کو ٹھیری کی جگہ رکھ رکھو چکا۔ ڈک نے ٹھیری کی جیسا ہوا گا کہ اسے زبردستی کام کرنے پر مجبور کیا جائے اور شاید ٹھیری نے ایسا رہا کہ کریبا ہو کر وہ (پیلا) ڈک کو پسند کرنے لگی۔ بازو ٹوٹنے کا بہانہ غور سے پہنچ کی ترکیب تھی۔ پیلا آپ پی آپ سکرا لی۔ جلدی۔

”میں یہ بھی جانانا چاہتی ہوں کہ ڈک کو اصلاحی جیل کیوں بھجا ملتا کہ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ ان دونوں کو درست کرنے کیا تھا اور یہ کہ لڑکی ٹھیری ٹیڈی کون ہے؟“

”میک ہے ہر بات تفصیل سے معلوم ہو جائے گی۔“
پلاٹ پر سے ایک ہزار ڈال کا نوٹ نکال کر میر ڈال
سپاٹ چرسے سے جواب دی ”تمہیں جو پنڈ ہو ہتا دیں میں وہی
پکا دیں گی۔“
”میک ہے ان کے خول میں ہی پکا دو۔ مجھے کچھ ایسی بحوث
نہیں ہے“ پلاٹ ناگواری سے کامیابی کا ذکر تمہارا ہوائے فرید
ہے؟“

”یہ معلومات حقیقتی جلد ٹکن ہو حاصل کر لی جائیں۔“ اس نے
کہا۔

○☆○

جب پلاٹ والوں کچھ تو اس نے رکھا کہ الیکٹریک لائی مور
سائیکل جا بھی ہے۔ اس نے کار کرچ ہیں مکمل کی اور اس سے
اپنے تمدن سوٹ کیس نکال کر باری باری اندر لے گئی۔ اسے بیات
ناگوار گزروڑی تھی کہ یہ پوچھ اٹھانے کے لئے کوئی ملازم نہیں تھا۔
ولا صاف ستمی نظر آری تھی۔ پنچ بھی صاف کیا جا چکا تھا۔ اگلا
ایک گھنٹا سے اپنا سامان کھونے اور ماحصل جگہ رکھنے کی رسمیں
ایک بیچ کر دیں مٹھ ہو گئے اسے بھوک لئے گئی۔ باہر جانے کے
بجائے اس نے گمراہ کر لیں اور کھائیں۔ والے ڈبے استھان
کرنے کا ارادہ کیا اور اس مرتبہ تھی سے زیادہ کامیاب رہی۔ پھر
بھی اس نے سوچا کہ شیری کو معلوم نہیں ہوتا چاہیے کہ اس نے یہ
بیکار کامیاب کیا ہے۔ اس کے لیے اسے برتن دھوکا پڑے
جس میں کافی درگی اور بیات بھی اسے ناگوار گزروڑی پھر بھی اس
نے کسی نہ کسی طرح پکن کو اسی طرح صاف کر دیا جس طرح پیاس تھا۔
آرام کرنے کے لئے وہ ایک بڑے صوف بریٹ لے گئی۔ اس نے
سوچا ڈک کو ضرور سزا ملنے چاہیے مگر پلے اگر نہیں کی روپورث
آجائے۔ تم بنجے وہ لے نکل کر اوشنین پتھ کلب پہنچ۔ وہاں
نیا دو دل نہ لگا تو لا واپس آئی۔ ہر من کی خیریت معلوم کرنے
اپنال قونکیا۔ معلوم ہوا کہ اس کی گفتہ بدستور ہے کوئی تبدیلی
نہیں آئی۔ سوا چند بیکے اس نے لباس تبدیل کیا اور ووڈا کار میں کا
ایک گلاں بنا کر رہا تھا کہ کسے میں آپنی اور قی اور دیکھتی رہی۔
سات بیکے سے چدھت قلب اس نے موڑ سائیکل کی آواز سنی۔
چکھ دیر بعد نیمی اندر آئی۔

”تم نے بتا اچھی مقامی کی ہے۔ شکریہ۔“ پلاٹ نے کہا۔
”میں کامے کے لئے گھوٹے خرید کر لائی ہوں۔ تمہیں پسند
رکھتی۔“ آخر اس نے کامیں صرف یہ جانتا چاہتی ہوں کہ وہ
کمال ہے؟“
”میں کیا میں نک ڈال کر چاول دھونے لگی۔“
”اس نے اس سے تمہارے تلققات میں کوئی دیکھی نہیں
رکھتی۔“ آخر اس نے کامیں کیا جو کہ اپنے پانی میں چاول دھونے
دیتے۔

”تم کچھ جلدی کھانا پس کر دو گی مسز برمن!“ میری بخیر اس کی
طرف دیکھ بولی ”مجھے کسی سے ملے جاتا ہے۔“
”خانی عرض سے۔ تم ٹھوٹے ان کے خل میں کھانا پس کر دو گی
یا شورپہ بناوں!“
”میں نے جو کچھ کاما دیا تھا میں نے مٹا دیا ہیں؟“ پلاٹ نے مجھ سے
کہا ”مجھے تین نہیں کہ ڈک کا بازو نوٹ کیا ہے۔“
”بوجی آسمانی سے بن جائے۔“

ئیری گل پر گھوٹکے رکھنے کی۔

”تمیں نہول پسند ہے یا نہیں؟“ اس نے کہا ”کچھ لوگوں کو اس سے الہی ہو جاتی ہے۔“

”تمیں ڈک کا بازو ڈالتا ہے یا نہیں؟“

”تمیں ڈنر چاہیے مسز ہرمن تو مجھے اپنا کام کرنے دو۔“

تساری ہاتھ سیرے کام میں حارج ہو رہی ہیں۔“

یہاں نے بڑی کوشش سے خود کو کنٹول کیا۔ اس لڑکی کا پرسکون، سردار اور خلک روئی ایسا تھا جس سے اسے پسلے کمی پاس دینی پڑتا تھا۔

”دکیا ڈک نے تمیں تباہی تھا کہ وہ صیحت میں پھنس چکا ہے۔“

”تمیں تم سے ایک سوال پوچھ رہی ہوں اور مجھے اس کا جواب چاہیے۔“

”ڈززد منٹ میں تیار ہو جائے گا۔ مجھے معافی دیں۔ میں میر تیار کرنے جا رہی ہوں۔“

یہاں کے ایک جانب سے گزرتی ہوئی ٹہری ربانی کمرے میں

گئی اور میر پر پیش، چھڑی کاٹنے اور روسری پیچس رکھنے لگی۔

سماکت کھڑی ہی۔ اس کی مٹھیاں پیچی ہوئی تھیں۔ تیچاہ رہا تھا کہ پلک کر رہا تھا کرے میں جائے اور اس چویل کامہ تھوڑوں

سے سرخ کر دے۔ ”خون کو سنجھاواں“ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ تم

اس لڑکی سے غلط اندر از میں نہ رہی ہو۔ وہ بھی رہا تھی کمرے میں

آئی۔ ٹہری کی طرف رکھنے ل بغراں نے اُنی آن کرو۔ اسکرین پر

ایک لڑکی نمودار ہوئی جو ماگنوفون ہاتھ میں پیکرے اس طرح بول رہی تھی جیسے کہ ماجاے گل۔

”ڈر تیار ہو گیا مسز ہرمن۔“ ٹہری نے کہا ”تمہارے پاس

وائس نہیں ہے۔ مجھے تباہی ہوتا تو میں لیتی آئی۔“

یہاں پر کے قریب اگر کھڑی پر پیٹھنے لگی۔

”میں کل خود لے آؤں گی۔“ اس نے کہا ”کھانا توہست اچھا لگ رہا ہے۔“ معلوم ہوتا ہے کھانا پکانے میں باہر ہو۔“

”اُن کوئی اور کام نہیں ہوتا دوسروں کے معاملات میں ناگ اڑاتے ہیں۔“

”یہ اس کا محالہ ہے۔“ ٹہری نے جواب دیا ”صرف دلوگ جنیں کوئی اور کام نہیں ہوتا دوسروں کے معاملات میں ناگ اڑاتے ہیں۔“

”کیا ان نے تمیں یہ نہیں تباہی کہ اسی نے میری ایک اگوٹھی چڑائی۔ اسے فروخت کیا اور مٹھے والی رُم سے موڑ سائکل خریدی۔“

یہاں نے ایک اور ٹپکنے لگنے سوچا۔ لیکن ٹرمپ پر کارڈ میرے پاس ہے۔

”تم نے کاکیں نہیں ہوایا تھیں؟“ ٹہری نے کہا ”ہمہ“ اس نے کہا۔

”مجھے انہیں ہے مسز ہرمن گرمیں تباہی ہوں کہ مجھے کسی سے

ملنے جانا ہے۔“ ٹہری نے جواب دیا۔

یہاں نے اپنی پلیٹس میں چاول کالے لے کر کھانے لگا۔

”بیٹھ جاؤ۔“ اس نے ایک گھوٹکا کھاتے ہوئے کہا ”ہمہ“

پکا ہے۔ ”میری دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔“

”میری!“ یہاں نے اواز دی ”تم نے نہیں میں کیا کہہ رہی چوری کرنے کا الزام بنا کر کوں گی۔“

”تو بچے راست۔“ ٹہری اٹھ کھڑی ہوئی ”تمیں اس وقت

”تمیں مسز ہرمن۔ مجھے پسلے ہی دیر ہو چکی ہے۔“ ٹہری نے اس کی کیا ضرورت ہو گی مسز ہرمن؟“

”بس یہ یہ ای مفناں تھرائی ہو تم چھوڑ کر جا رہی ہو۔“ اس تھاں سے کہہ رہا۔ پہلے نے سخت نظر میں سے لمبی کو گھورا ”سوائے اس صورت کے کہ تم یہ پسند کو کہ وہ آج کی رات میں ٹیکل کو ترک کر لے گی۔“ ہرین کارہ خط جس کے زیر یونہ اے ایک نہ کی زندگی گزارنے پر مجبور کرتا چاہتا ہے ابھی تک ہوٹل کے سیف میں محفوظ رکھا ہے۔ اگر ہرین میرکا تو وہ اے ضائع کروے گی لیکن اگر وہ زندہ رہا بات..... پہلے اپنی آکھیں بند کر لیں۔

اگر ہرین سخت یا ب ہو گیا تو یہاں کی زندگی ناقابل برداشت بن جائے گی۔ اے وہ غرفت یاد آئی جو ہرین کی آنکھوں سے جھلک ہوں۔ جب جسی جذبات سے مغلوب ایک اوپری عورت ایسے نوجوان پر فریفتہ ہو جائے جو اس کے بیٹے کی عمر کا ہو تو محض اپنی بہت مفید نہایت ہوتا ہے۔ جاؤ اور جا کر ٹھنڈے پانی کے کش میں پیٹھ جاؤ مسز ہرمن۔“

یہ کہہ کر ٹیکری گھوٹی اور ہموار قدموں سے چلتی ہوئی کرے اور پھر والوں سے نکل گئی۔ مرتب سائکل کی گریشور آؤانستے ہوئے جو لمحہ بہ لمحہ بیٹھی پڑتی جا رہی تھی۔ پہلے نے ٹھوٹکوں کے خلوں پر نظر ڈالی جو اتنے ہی نالی تھے جتنا اس وقت وہ خود پرے آپ کو محسوس کر رہی تھی۔

○☆○

پہلے گم سم ٹیرس میں ایک کری پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے کانوں میں ابھی تک لمبی کی آواز گونج رہی تھی ”جب ایک ایک جسی جذبات سے مغلوب اوپری عورت ایسے نوجوان پر فریفتہ ہو جائے جو اس کے بیٹے کی عمر کا ہو۔“ اتنا میں اسکے ساتھ لاملا گھنی بات ہوتی تھی۔ کیا لمبی اسے پہلے ہو رہے تھے۔ کیا اس وقت ڈک کیا ہے۔ کیا لمبی اسے اسے پہلے کسی سے کہنے کی بہت نہیں کی تھی۔ اس کی آنکھیں میں ایک سگریت دہاوا تھا۔ یہ بھی تھکی اسے بیٹھے بے قرار کرتی تھی لیکن اس کا خیال تھا کہ یہ اس کا ذائقی اور بہت خاصی راز ہے۔ اب اس لڑکی نے یہ پردہ چھاک کر دیا تھا۔ پاسی میں جھاتے ہوئے پہلے کو یہ اعزاز فریڈریک کا نام ادا کر دو سے لوگ بھی اس بات کو جانتے تھے اگرچہ انہوں نے بھی ایسا کہا نہیں۔ ممی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے وہ نوجوان بلکہ اوپری عمر مدد جن کے ساتھ اس نے تھوڑا سا بھی وقت گزارا تھا۔ اس کے بارے میں چہ مگوں یا کہہتے کرتے رہے ہوں گے۔

سردی کی ایک کپکاپہت سی اس کے جسم سے گزر گئی۔ وہ مروں کو جاتی تھی۔ وہ جاتی تھی کہ مرو اپنی کامیابیوں کی ڈیکھیں مارنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ پھر اس نے کیوں یہ سمجھ لیا کہ وہ اس کے بارے میں خاموش رہیں گے۔ تم نے خود بہنوں کے اس حصے کو چھیڑا تھا۔ اس نے خود سے کہا۔ تیم میں کبھی یہ حوصلہ نہیں تھا کہ اس کو گھوڑی سے لڑ سکے۔ اگر تم واپسی اس سے چھکارا حاصل کرنا چاہتیں تو کسی نفیتی ڈاکٹر سے رجوع کر سکتی ہیں۔ گر نہیں کوئی ڈاکٹر اس کا علاج نہیں کر سکتا تھا۔ اسے خودی اپنی صحت حاصل کرنا تھی۔ اور اب بھی کچھ دیر نہیں ہوئی۔ اس لڑکی نے اسے

”ندر آجائو مسٹر گرٹن۔“ پہلے ایک جری مسکراہٹ سے کہا ”میں ایک رکن بننے جا رہی تھی۔ تم پہاپنڈ کو گے؟“ ”ضور۔ شکریہ۔“ گرٹن نے پہلے کے پیچھے رہا تک کرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ ”کیا پوچھ گے؟“ پہلے نے شراب کی الماری کھولتے ہوئے پوچھا۔

”تپہاں اکیلی ہو مزہر بن!“
”ہاں“

”کیا یہ عقائدی کی یات ہے۔“ گرٹن نے کہا ”ولا سنان
اور فیر آبادلاستے میں واخ ہے۔“
”کیا بینا پس کرو گے؟“ پہاڑ کے لئے کی سختی نے گرٹن کو بینا پس

کہ وہ اس وقت مشورے منے کے موڈیں نہیں ہے۔

”بولیں والے عام طور پر وہ کی پیچے ہیں۔“

”جسے معلوم ہوتا چاہیے تھا۔“ پہاڑ نے زبردست ایک بلکا
تھہر لگایا ”میں نے بہت سی جاسوسی کمائنیاں پڑھی ہیں۔“
پہاڑ نے گرٹن کے لیے وہ کی اور اپنے لیے وہ کامارٹیں کا
ایک گلاس تیار کیا اور نیس کی طرف چل۔

”بیہاں آجاؤ“ وہ بولی ”بیہاں گرمی کم ہے۔“

گرٹن انہ کرٹس پر آیا اور پہاڑ کے سامنے دوسری کرسی پر
بیٹھ گیا۔

”تو تم کچھ معلومات لے کر آئے وو!“ پہاڑ نے کہا۔

”بیہاں تم نے کما تھا تاکہ کام جلدی ہوتا چاہیے۔“ گرٹن نے
وہ کیا گھوٹ بھرتے ہوئے کہا ”میں معلومات کے علاوہ کچھ مشورہ
بھی دینا چاہتا ہوں۔“

”جسے صرف حقائق سے روپی ہے۔“ پہاڑ نے گرٹن کی
ٹوٹنے والی نظروں کو گھورا ”مجھے مشوروں کی ضرورت نہیں۔“

سعودی عرب میں سپس طائفہ اہم پاکستانی اسال اخبارات سب سے پرانے شکم کار



الادیہ کو سعودی عرب میں پاکستان کے تمام ممتاز اخبارات درسائل کی تعمیر کے حقوق حاصل ہیں۔

سعودی عرب میں اکپ کہیں بھی ہرلے الادیہ سے الیٹ کیسے اور اپنے مطالعہ کے لیے مطابق درسائل اخبارات میں بھیجیں۔

الادیہ غذان کی فوری ترسیل کے لیے معقول انتظام کیا ہے۔ کسی تاخیر اور زحمت کے بغیر ہم

سعودی عرب کے ہوشہ میں مقامی پاکستانیوں کو ان کی میں نہیں اور درسائل اخبارات فراہم کر سکتے ہیں۔

الدارالادییہ للنشادر والتوزیع

الخبر، المکتب الرئیسی۔ تلفون: ۰۴۸۹۵۷۹۹۔ تکس: ۰۴۸۹۱۱۲۱۔ بقاعی اس جی۔ فاکس: ۰۴۸۹۵۱۳۵۵
برائیح: الومیاضن، السلطانیہ۔ تلفون: ۰۴۶۷۹۳۶۱۴۔ جیدہ: تلفون: ۰۴۷۵۷۸۸۷۔ جی السلام تلفون: ۰۴۶۸۳۱۱۴۹۔ ۰۴۶۸۳۱۱۴۹

گیا تھا۔

پہلے تمام بائیں پہلا کو اتنی دوڑا زکار معلوم ہو رہی تھیں کہ اسے گریٹن پر غصہ آئی۔

”یہ ایک الگی بات ہے جسے میں ہرگز نہیں مان سکتی۔“ اس نے طور پر لمحے میں کہا۔ ”یہ ممکن ہے کہ اتنی مدت ان لوگوں کے در میان رہنے کی وجہ سے تم کالا جادو چیزوں کو مانے گے وہ لیکن میں قینون نہیں کرتی اور تم بھی کرتے ہوں۔“

”تم نے میری خدمات حاصل کی تھیں اور میرا فرش بے کہ میں تمہیں خانقہ سے آگاہ کروں۔ پھر یہ تم پر ہے کہ انہیں تعلیم کرنی ہو یا انہیں مسترد کرنی ہے۔ ایک اور بات یہی پولیس کو پریشان کر رہی ہے۔ جو نہیں ایک بہت قیمتی موڑ سائکل خریدی ہے۔“

چیف انپکٹر بیری سن جو میاں پولیس کا انچارج ہے۔ جیت کر براہ ہے کہ جو نہیں جیسا غریب نوجوان موڑ سائکل خریدنے کے لیے چار ہزار ڈالرسے زیادہ رقم کام سے لایا ہوا گا۔ وہ وہ اور بیک میل کا آپس میں گمراحتلق ہے۔ اگر جو نہیں کسی کو بیک میل کر رہا ہے تو وہ ہستی پولیس پر اعتماد کر سکتی ہے کہ وہ اس کا نام راز میں رکھے گئے ہیری سن اس سے زیادہ اور کچھ نہیں چاہتا کہ وہ جو نہیں کو جیل پہنچا دے۔“

اوہ خدا! یہاں نے سوچا۔ میں بھی کیسی کیسی پریشانیوں میں پڑتی رہتی ہوں۔

گریٹن کچھ گوک۔ یہ دیکھتے کے لیے کہ پہلا کچھ کہتی ہے یا نہیں۔ لیکن جب وہ خاموش رہی تو اس نے اپنی بات جاری رکھی۔ ”لوگ اکثر یہ اعراض کرنے سے اچھاتا ہے میں کہ انہیں بیک میل کیا جا رہا ہے۔ یہ بات کچھ میں آتی ہے گر اس روئی سے پولیس کو نقصان پہنچتا ہے۔ جنہیں بیک میل کیا جاتا ہے پولیس ہیشان کی خفاظت کرتی ہے۔“

پہلا اچھائی۔ کیا وہ اس سابقہ پولیس انپکٹر کو ساری بات بتا دے۔ وہ چاہتی ضرور تھی گراس حقیقت کا اظہار نہیں کر سکتی تھی کہ وہ جنی ہی چیزوں سے مغلوب ایک ایسی اوہیز مرغورت ہے جو اپنے بیٹھی کی عمر کے نوجوانوں پر عاشق ہوتی رہتی ہے۔

”میں نے تم سے یہ کہا تھا مسٹر گریٹن۔“ وہ خفت اوزاریں بولی ”کہ معلوم کرو جو نہیں کا بازو ٹوٹتا ہے یا نہیں۔“ وہ اب کمال نہ رہا ہے اور یہ کہ وہ لڑکی نیڑی شیڈ کون ہے؟ میں یہ بائیں معلوم کرنے کے لیے تمہیں فیں دے رہی ہوں۔ اب میں نے فیلم کر لیا ہے کہ جو نہیں کو ملازم نہیں رکھوں گے۔ اس لیے وہ کوئی وہ وہ ڈاکٹر ہو یا کوئی بیک میر مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا بازو تو اتنی نڑتا ہے؟“

”ہاں سرمہ بن۔“ اگر نہیں نے یا پس کا دُھوان اڑاتے ہوئے جواب دیا ”اس کا بازو توٹ گیا ہے۔ گھر شد رات وہ موڑ سائکل سے گر گیا تھا۔“

پہلا کو کچھ مایوسی سی ہوئی۔ تو بازو ٹوٹا کوئی بہانہ نہیں تھا۔

پہلا جو چیز ہی ہو رہی تھی۔ ایک دم غصے میں آگئی۔

”تم مجھے ہمارے ہمارے ہو کر بارہ سالا لڑکا معمولی سی مرغی چلنے پر اصلاحی بیلہ ٹھیج رہا جاتا ہے۔ میں نے بھی ایسی تین آیوریات نہیں سنی۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس نے بھوک سے بھوک رہو کر مرغی چڑائی ہو؟“

”میرا بھی یہ ہی خیال تھا کہ تم یہی بات کہو گی لیکن مشکل یہ ہے کہ تم ویسے انہیں لوگوں کو نہیں جانتے اور یہ یہی میں تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں۔ مرغی کھانے کے لیے نہیں چڑائی گئی تھی۔ اسے ذرع کر کے قربانی دی گئی تھی۔“

”تو یہ کیا اتنا برا جرم ہے؟“

”شاید تمہارے لیے نہ ہو۔ گرفجھے وضاحت کرنے کا موقع دو۔ سات برس پہلے یہاں ہی سے ایک وہ وہ ڈاکٹر ہیا تھا۔ شاید تمہیں معلوم نہ ہو کہ ایک وہ وہ ڈاکٹر یا ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسا آدمی ہوتا ہے جسے کالے جادو یا غفلِ عمل میں کافی سمارت حاصل ہو۔ اب اگر وہ کوئی شریف انسان ہے تو وہ اپنی طاقت کو افتدھے کاموں میں استعمال کتا ہے۔ اگر وہ کوئی شیطان ہے تو اس طاقت سے بے بُرے کام لتا ہے۔ یہ آدمی جس کامیں نہ ڈکریا۔ اس کام مالا ماؤ تھا اور وہ شیطان آدمی تھا۔ اس نے ایک شیطانی چکر شروع کیا کہ ”تم مجھے اتنی رقم ادا کرو۔ ورنہ تمہارا شہر تمہاری پیوں یا تمہارا پچھے شدید بیمار ہو جائے گا“ اس طرح کا چکر۔ یہاں کے برطانوی باشندے بہت کم مقامی افراد سے اعلیٰ رکھتے ہیں۔ مگر پولیس کو ان سے رابط رکھتا ہے۔ وہ وہ ایسی چیز ہے جس سے وہ بخوبی آگاہ ہیں اور اسے نظر انداز نہیں کر سکتے مالا ماؤ نے جو نہیں رہیں گئے، بلیں یہاں تک کہ بھیز بکریوں کو چڑائے کے لیے ملازم رکھا تھا کہ ان کی قربانی دی جائے۔ آخر کار پولیس نے الماءو اور جو نہیں کو گرفتار کیا۔“

”میں نے کبھی ایسی بیکار بات نہیں سنی۔“ پہلا بولی ”کالا جادو، سفلی عمل، خون کی قربانی۔ میں یہ تو کچھ سکتی ہوں کہ جاہل اور ان پڑھ مقابی لوگ ایک ادیہ بات چیزوں پر لیکن رکھنے ہوں مگر تعلیم یافتہ افراد۔ خاص طور پر کیسے یقین کر سکتے ہو؟“

”میں نے تمہارا تو عمل کچھ سکتا ہوں جب میں یہاں آیا تو میں بھی وہ وہ کو واپسیت سمجھتا تھا مگر میں یہ بھی نیقین رکھتا تھا کہ کوئی آدمی چاند پر نہیں چل سکتا۔ مگر میں سالا یہاں رہنے کے بعد میں زیادہ و سچے طور پر دیکھ سکتا ہوں۔ اب میں جانتا ہوں کہ وہ وہ صرف موجود ہے بلکہ ایک انتہائی خطرناک وقت ہے اور میں تمہیں لیکن دلاتا ہوں کہ جو نہیں اتنا ہی خطرناک ہے جتنا کبھی مالا ماؤ تھا۔ مالا ماؤ جیل میں مرگیا۔ پولیس کو شیر ہے کہ جو نہیں مالا ماؤ سے بہت کچھ سکھا ہے اور اب کالا جادو استعمال کر رہا ہے۔ اگرچہ پولیس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔“

ہو چکی تھی۔ وہ ان سے کوئی تعلق رکھنا نہیں جاہتی تھی۔
”نہیں اب مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔ جو کچھ تم نے کیا اس کا
ٹھکریہ۔“

”تب مجھے کچھ رقم پاپیں کرتا ہوگی۔“
”نہیں ٹھکریہ مجھے کچھ نہیں جاہیسے۔“ پہلا نے جواب دیا۔
”اس کا ایسا عاجلانہ فعلہ غاب جس پر بعد میں اسے افسوس
کرنا پڑا۔“

○○○

مزربوائیں جس سائیکل پر بیٹھ کر آئی تھی وہ اس کے بوجہ
سے دلی جاری تھی۔ وہ ایک بخاری بھر کم عورت تھی۔ عمر جالس
سال کے برابر تھی۔ چودوچھ کر پہلا کو ایسا معلوم ہوا ہیجے کی سب
کو صاف کر کے چکایا ہوا۔

کیا تم جاہے پسند کریو یا کافی کی عادی ہو؟“ اس نے اپنا
تعارف کرتے ہی پوچھا۔ کچھ حیرت سے پہلا نے بتایا کہ وہ کافی پسند
کرتی ہے۔

”نہیں تو چاہے کوئی ترجیح دیتی ہوں۔“ مزربوائیں نے کہا ”یہ
ایک اگریزی عادت ہے۔ تم آرام سے بنھوئیں ابھی کافی ہا کر لاتی
ہوں۔“

کافی بہت اچھی تھی اور مزربوائیں کا باشن کرنے کا انداز بے
خلافاً اور دلچسپ تھا۔

”جگہ بہت اچھی ہے گرسن ان اور غیر آباد ہے۔ تم ضور
شماں محسوس کرتی ہوگی۔ مجھے بھی اپنا شوہر بہت یاد آتا ہے۔ ہم
کوئی تسلی اپنے مردوں کے لئے بھی اکیلی ہو جاتی ہیں۔ میں نے تمہارے
کام کیا۔“

ٹینی جھوٹ نہیں بول رہی تھی۔ اس سے بھی زیادہ اہم یہ کہ ڈک
نے اس سے دور رہنے کے لیے بازو دوئے کاغذ ریش نہیں کیا تھا۔

”اور اب وہ کمال قیام پڑ رہے ہیں؟“
”گزرتہ رات وہ ایک ساحلی ہٹ میں تھا جو میکن کی ملکت
ہے۔“

پہلا کو شدید حیرت ہوئی مگر کسی شکر کی طرح اس نے اپنا چو
پاٹ رکھا۔

”کتنی عجیب بات ہے!“ دبوبی ”کیا وہ اکیلا تھا؟“

”میرے کارٹن کے بیان کے مطابق جواب بھی ہٹ کی
غمراں کر رہا ہے۔ رات کے ایک بجے میکن اس سے ملنے آیا تھا
اور رات بھر دہاں رہنے کے بعد آج صحنو بجے کے بعد چلا گیا۔ جو نہ
اہجی دیں ہیں۔“ گرٹنے میں جاتا۔

”وہ لڑکی شری میلڈن میں تھی؟“
”نہیں مزربوائیں۔“

”اچھا ٹھکریہ مزربوائیں۔“ پہلا نے کہا ”میرے ایک چھوٹی
سی پاٹم ہے۔ اب پونکہ میں جو نہ کو ملازم نہیں رکھ رہی ہوں اس
لیے میرے پاس کوئی خارم نہیں ہے۔ کیا تم کسی کا انتقام کر سکتے
ہو۔“ پونکہ میں بہاں سہمان داری نہیں کر رہی ہوں اس لیے صرف
میراں کھانپا کھانا ہو گا۔“

”کسی دوست اندر کو مت رکھنا۔“ گرٹنے نے کہا ”جو انگریز
عورت میرے گھر کام کرتی ہے اس کی بہن کو ملازمت کی ضرورت
ہے اس کا نام مزربوائیں ہے۔ اس کا شہر چھیلیاں پکڑا کرنا تھا۔
وہ پہنچتے سال ایک طوفان میں ڈوب گیا۔ میں اس کی سفارش کروں
گا۔“

”تب تم اس سے کل آنے کے لیے کہہ دتا۔ میں جو نہ کو سو
ڈال رفی بخت دے رہی تھی۔ کیا یہ اس کے لیے بھی کافی ہوں گے؟“
گرٹنے نے چونکہ کراس کی طرف دیکھا۔ پہلی مرتبہ پہلے
اے جرجن ہوئے پر مجور کر دیا تھا۔

”یہ تو ہست زیادہ ہیں مزربوائیں!“ اس نے کہا ”چیس ڈالر
کافی ہوں گے۔“

”میں اسے سوڈا لہی دیتا چاہتی ہوں۔“ پہلا کچھ بے صبری
سے بولی ”توبیہ لوگوں کے کام آتا ہے اور میں ان کی مدد کرنا پسند
کرتی ہوں۔“

”وہ یہ سُن کر بہت ہی خوش ہو گی۔“
”تب میں سمجھتی ہوں کہ ہم تمام معاملات پر بات کر کے ہیں۔
مزربوائیں! معلومات فراہم کرنے کا ٹھکری۔ اب تمہارا کام ختم
ہو چکا ہے۔“

”اور وہ لڑکی شری۔ کیا تمیں اس کے بارے میں رپورٹ
نہیں چاہیے؟“
پہلا آب ڈک جو نہ کو سوڈا لہی دیتا چاہتی ہے۔

مکمل ٹھکری مزربوائیں

ڈیزائنر گریٹر
BALIJD
DHMS. (R.H.M.P)

اواقات
شام 5 بجے
نیک ٹھنڈا
رات 9 بجے

ڈیکر اسٹھن شاکر
BADHMS
(R.H.M.P)

بھروسہ بھی ایک سائنسٹک بلیٹھ ملٹی ٹھنڈا ہے جسے جو زور اڑا کر
خوش ڈالنے سے اور سوکو جوڑے اس کا ہمارا چیختا ہے جس کی ہفت
ڈیبا کے بڑے ترقی یافتہ مالک گامزین ہیں کیوں کہ
اس کے کچی قسم کے کوئی سائنسی ایکٹ نہیں ہیں۔
بانپل رہت العقت اس کے اپنے گھنیں اقبال میں خصوصاً خوش
اویچہ کیلیں کیلیں ہو جو یورپیں کھل جائے بھروسہ پر کوئی عالم ہیں جو تم کے
بھروسہ کا علاوہ یہ کوئی تو جو توبتے کے سامنے کیا جاتا ہے۔

577۔ بلاک ایکٹ میسر و ول کھنشن اقبال برائی

ابوالحسن اصفہانی روڈ، عقب فوری لانے المقابل مسجد امیر معاویہ

سارے وہ ایک نی زندگی شروع کر سکتی ہے لیکن اسے اب اس معلوم ہو رہا تھا جیسے ہر ہم سال میں تک زندہ رہے گا۔ تیرتے تیرتے دل بھر گیا تو وہ سمندر سے نکلی اور لیاس تبدیل کر کے وہ منی کار میں اوسین پیچ کلب روشن ہو گئی۔ وہاں اس نے کلب کے پیشہ ور کھلاڑی کے ساتھ نیس سکھی۔ وہ، بت اچھی نیس جانی ہی اور کلب کے کھلاڑی کو موٹی بھدی تا جگہ کار عروتوں کے ساتھ کیلئے کی عادت پڑ گئی تھی۔ پہلائے اسے بڑی طرح براوا۔ کلب سے وہ ایک چھوٹے سے رہنمودشت میں گئی چالاں دوہر کا کھانا کھایا۔ کھاتے ہوئے اسے گریٹین کی باتیں یاد آئیں۔ بھلا گریٹین جیسا آدمی ووڈو کو مانتا تھا جبکہ پہلا کا بالکل بیٹھنے تھیں تھا۔ پھر پہلا کو ٹیکی کا خالی آیا۔ وہ اس وقت کیا کر رہی ہو گئی۔ اس نے جیکن کے پارے میں بھی سوچا۔ کھانا ختم کر کے وہ وا روانہ ہو گئی۔

مسز جو اس کام ختم کر کے جانے والی تھی۔ اس نے بتایا۔

”ایک نعمرا لکا تمہارے پیدوں روم کا شرٹھیک کرنے آیا۔ اب میں سات بجے آؤں گی۔ تمہارے لیے مجھی لیتی ہوئی آؤں گی۔“

پہلائے مسز جو اس کو اپنی سائکل پر بیٹھ کر جاتے دیکھا۔ ایک ٹھنڈی سانس بھر کے وہ بالائی منزل پر اپنے پیدوں میں گئی۔ پکڑ کے اتار کر غسل کیا پھر دوسرا لیاس پہننے کے لیے الماری کھوئی۔ وہ کچھ چوک گئی۔ اس کے جیکٹ کی جیب جس پر اس کے نام کے حروف بھی کڑھے ہوئے تھے، انکی نہ بلیز سے اس کا بینج کاٹ کر نکال لی تھی۔ پہلا دیر تک جیکٹ کو گھوڑتے کھنی رہی پھر بظاہر کسی سبب کے بغیر اس کے جسم میں ایک سر سراہٹ سی دوڑ گئی۔ جیکٹ اس کے کھنچ سے کھنچے ہو کر گیا جیلے وہ کوئی خوف ناک کیڑا ہو۔ اس نے کر کے میں چاروں طرف دیکھا۔ آخر اس کا مطلب کیا ہے۔ کس نے یہ حرکت کی ہے۔ کیا مسز جو اس نے یہ تو سوچا ہمی نہیں جاسکتا۔ ”ایک نعمرا لکا تمہارے پیدوں روم کا شرٹھیک کرنے آیا تھا۔“ اسے مسز جو اس کی بات یاد آئی۔ اس نے لکھی سے بنے ہوئے دونوں شریدیکے وہ بالکل شرٹھیک کام کر رہے تھے۔ اس نے گرا ہوا جیکٹ اٹھا کر بڑی صفائی سے کمی ہوئی جیب دیکھی مگر کوئی اس کی جیب کیلئے گا۔ پھر اس نے اپنے تمام کپڑوں کا جائزہ لیا کی اور پکڑ کے کو نقصان نہیں پہنچایا گیا تھا۔ جس نے بھی جیکٹ کی جیب کا کپڑا کاٹ کر کھلا تھا صورت کی مقدار سے کامنا ہوکا۔ کیا یہ حرکت اس لڑکے کی تھی؟ وہ شام کو اس پارے میں مسز جو اس سے ضرور پوچھتے گی۔ اسے والا میں ایک عجیب طرح کے ماخوں کا کافی احساں ہوتے تھا۔ ایک عجیب احساں جس نے اسے پریشان کریا۔ وہ تمام سر پہرہاں نہیں ٹھرکتی۔ اسے باہر جانا چاہیے۔ کچھ کرنا چاہیے۔ مگر کیا؟

اس نے ایاس تبدیل کیا۔ والا کا دروازہ مغلل کیا اور کلب روانہ ہو گئی۔ بڑی مشکل سے دو حصائی گھنٹے گزارے۔ واپس والا

شوہر کی بیماری کے بارے میں پڑھا تھا۔ کم تے کم وہ زندہ تو ہے۔ میرا نام تو میں ایک بارہ بیس گیا ہے۔ وہ بت اچھا آدمی تھا۔ کیا میں تمہارے لیے لفڑی تبار کروں؟“ پہلائے کما کہ وہ لفڑی کے لیے باہر جائے گی البتہ ڈنر تبار کنا ہو گا۔

”تمہارا جسم کتنا خوب صورت ہے۔“ مسز جو اس نے تعریف کی میں نے دوسری عورتوں کو دیکھا ہے۔ ائمی اپنی پوادہ ہی نہیں ہوتی۔ کھا کھا کے موٹی ہوتی جاتی ہیں۔ ایک اندر اسی بات یہ ہے کہ تم خود بڑا کر سکتی ہو۔“ پہلائے کامیابی میں ہست اچھی لگ رہی تھیں۔ اسے کسی کی ہمدردی کی ضرورت محسوس ہونے لگی تھی۔

”خیریہ مسز جو اس۔“ پہلائے بلاشبہ اکیلے رہتے ہوئے میں ڈپریشن میں ملا جاؤ ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ عورت کی عمر بتتا ہیں سال ہو جائے اور آس پاس کوئی مودہ ہو اسے مایوس کا شکار ہوتی جانا چاہیے۔“ کیا کام بتتا ہیں سال امتیقینہ جھوٹ بول رہی ہوئی۔ مجھے تو تم تیس سال سے ایک دن زیادہ کی نہیں لگتیں۔ میرا شوہر کا کرتا تھا کہ جب تک کسی عورت کو ایک مزوکی خواہش باقی رہتی ہے وہ بوڑھی نہیں ہوتی۔“

اچھاکہ پہلائے کو بڑا طبیعتان اور سکون سامنے محسوس ہوا۔ وہ مکرانا گئی۔

”کیا تمیں موکی خواہش ہوتی ہے؟“

”تجھے کیلے نہیں۔ زندگی آخر اور کس لیے ہے۔ مجھے تو جب بھی ضرورت ہوتی ہے کسی کو ملاش کر لیتی ہوں۔ نام ہوتا تو وہ بھی کوئی اعتراض نہ کرتا۔ عورت کو گاہے ہے ضرورت پر قی رہتی ہے۔“

پہلائے کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ مسز جو اس نے کافی کیڑے اٹھائی۔

”تمام بیویتھ کتاب تھا کہ میں باتیں ہست کتی ہوں۔“ وہ ہنسنے لگی اور ٹڑے لے کر کچھ میں چل گئی۔

پہلائے سوچ رہی تھی اب وہ کیا کرے۔ کیا کلب جلی جائے گر اسے وہاں کے ماحول اور عورتوں کی بیکار باتوں سے فرط شدی۔ پھر اسے برہمیں باد آئی۔ اس نے اپتال فون کیا جاں سے معلوم ہوا کہ ہر ہم کی حالت بدستور ہے۔ پہلائے رسیور رکھ دیا۔ اس کے کافروں میں ایک بار پھر ٹیکی کے الفاظاں کوئے تھے۔ جب جذبات سے مغلوب ایک اور جیسی عورت اپنے میٹھے کی مرکے نوجوان پر فریغتہ ہو جائے تو محضہ پاپی بست مغیرہ ہوتا ہے۔ وہ اٹھی۔ کچل کالی اس پہنچا اور سمندر میں کوئی۔ عورت کو گاہے ہے کاٹے ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ ”اگر صرف ہر ہم مر جائے۔“ یہ اس کی برشائی کا واحد حل تھا۔ ہر ہم کی گرفت سے آزاد ہو کر ساٹھ میں ڈار کے

ایک جل میں تم قیدی تھے۔ ان میں سے ہر ایک یہ ثابت کرتا ہاٹا تھا کہ وہ جنل کا سب سے پرانا قیدی ہے۔ ایک کئنچھا میں یہاں اس وقت آیا تھا جب ریل گاڑی ایجاد ہوئی تھی۔ ”وسرا بولا“ میں جب یہاں آیا تو لوگ گھوڑوں پر سفر کرتے تھے۔

”یہ گھوڑے کیا ہوتے ہیں؟“ تیرے نے صورتی سے پوچھا۔

○☆○

پھر میں ایک عورت کو گلی میں پانچ چھ سال کا ایک لڑکا رکھتا ہے۔ ہاتھ میں سگریٹ، جب میں دیکھی۔ کبھی سگریٹ کے کش لٹا۔ کبھی بوٹ سے گھونٹ بھرتا۔ اسکوں کا وقت تھا۔ عورت نے چمکارتے ہوئے پوچھا ”بیٹے تم اسکوں نہیں کیے؟“ لڑکے نے بڑے اطمینان سے جواب دا ”ابھی میں پانچ سال کا نہیں ہو۔ ایک سینیند کہ ہے۔“

○☆○

”خیرس نہیں چاری ہوں۔“ پیلا رہائش کرنے میں واٹل ہوئی۔ ”توڑک جو زیریں آیا تھا اور اس کے جیکٹ کی جب کاٹ کر لے گی۔ مگر کیوں؟“ اسے گریٹن کی بات یاد آگئی۔ میں تمیں یقین دلاتا ہوں کہ جو زیریں خطرناک ہے جتنا الا ماک تھا۔ پوسکیوں کو شہر ہے کہ جو زیرے میں الہا ماہ سے بہت کچھ سکھا ہے اور اب وہ کالا جادو استعمال کر رہا ہے۔ انتہائی دلایات بات ہے مگر اس کے باوجود وہاں میں ایک یقین سماں ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ اس نے اُن وی آن کے خیرس نہیں کی کوشش کی۔ پچھے دری کے بعد مزروں کی اُنکار کھانے کی بیس تیار کی۔ یہاں میر پر اُنکر یقین گئی اور قدرے حرث سے دیکھا کر وہاں وائن کی آٹھی بوتل رکھی ہے۔ مزروں کی نکاتا گیا۔

”میں نے سوچا کہ جسوس و ایک پس آئے گی۔“ وہ بولے۔ ”تم ہر چیز کا خیال رکھتی ہو۔ کھانا تو منیر ار معلوم ہوتا ہے۔“ ”مجھے یقین ہے جیسیں پسند آئے گا۔“ ”میں آج سپر او شین کلب گئی تھی۔“ پیلا نے کچھ نہ کچھ کے خیال سے کہا۔ ”چھا!“ مزروں کی نے حرث ظاہر کیا ”میں کبھی نہیں

آئی تو سات بجئے میں دس منٹ تھے۔ وہ اپنے لے ایک دوڑکا مار لینی کا گلاں تیار کر رہی تھی کہ اس نے مزروں کو آتے دیکھا۔ پکن میں اُنی تو مزروں کی اپنی خردی ہوئی کھانے کی بیسیں ایک تھیں سے کھال رہی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ رزر کے لیے لٹک فش پکانے کا راہ کر رہی ہے۔

”مجھے کھانا پکانا نہیں آتا۔“ اس نے کہا ”لیا میں تمیں کھانا پکانے کو کہ سکتی ہوں۔“

”تمیں اور بہت سے کام آتے ہوں گے۔“ ”مزروں کے جواب دا ”کھانا پکانا زیادہ“ مغلک نہیں ہے مگر بہت یہ عورتی اسے ایک مصیبت خیال کرتی ہے۔ میرا کہنا ہے کہ اگر تمیں اچھا کھانا پنڈ ہے تو پکانا بھی سکو۔“

ڈریکن کی ایک سکریٹ ملکاتے ہوئے پیلا مزروں کی کھانا پکاتے رہیے گی۔

”وہ لڑکا کون تھا جو میرے بیٹوں دم کے شرٹ میک کرنے آیا تھا؟“ اس نے پوچھا۔

”لیا معلوم ہوں تھا!“ اس نے تو مجھے یہ ہی بتایا تھا کہ اسے تم نے آئے کے لیے کھاتا تھا۔“

”شاید اسے ایسٹ ایجنسٹ نے بھیجا ہوگا۔ مجھے تو معلوم بھی نہیں تھا کہ شرٹیں کیلی خرابی ہے۔“

”وہ کہہ رہا تھا کہ ان میں مغل ڈائیٹ کی ضرورت ہے۔ شریف لڑکا معلوم ہوتا تھا۔ مجھے اس کے بازو پر پلا سڑچ ہادیکے کراوفوس ہوا تھا۔“

پیلا کے ہاتھ سے سگریٹ گر گیا مگر کسی نہ کسی طرح اس نے اپنے جھرے پر کوئی روڑ علی ظاہر نہیں ہونے دیا۔ تو وہ دکھا!

”لیا تم نے اسے بیٹوں میں اکیلا چھوڑ دیا تھا؟“ اس نے پوچھا۔

”کیا اس نے کیلی چیز پر ای؟“ مزروں کی نے چوک کر کیا کی طرف دیکھا۔

”نہیں۔ مگر کیا تم نے اسے میرے بیٹوں میں اکیلا چھوڑ دیا تھا؟“

”وہ بڑے غلط وقت پر آیا تھا ذیہر۔ میں باختہ دم کی صفائی کر رہی تھی مگر دو دو منٹ سے زیاد اکیلا نہیں رہا گا۔“

”مجھے اپنے کچھ پکڑے بے ترتیب طے۔“

”تمہارے کچھے! اس جیسا لڑکا تمہارے کچھے کیوں

چھیرے گا۔“

”چاہیں۔ خیر کوئی بات نہیں۔“

”کیا کچھ گزیر ہے؟“ مزروں کی پریشان یہ نظر آئی ”اگر وہ پلوں بہت اچھی ہے۔“

”بیٹیں وہ کچھ لے نہیں گیا۔“ پیلا نے اپنی گھری دیکھی ”میں

جاتی ہے لکب تو صرف بودھی عمرتوں کے لیے مناسب ہے۔

وقت گزارنے کے لیے کچھ نہ پکھ تو کیا ہے۔

اعتدال بھی اتنا ہی کرور ہے جتنا کرنے کا۔ یہ دونوں بہت مدت سے دلچسپ کہ رہا۔ انتظار کرنا برا پیشان کون ہوتا ہے۔

ایمان رہ رہے ہیں۔ اس نے کھانا خام کیا تو سز جواں کس نے برتن افوس کر کوئی شریف آدمی تمیس گھانتے پھرانے کے لیے موجود اٹھائے؟ کافی پیوگی ہیز؟ اس نے پوچھا۔

ٹیکا تیکا تو دوڑ پر ٹین رکھتی ہو۔ وہاں لکب میں پچھے عورتیں اس شیس ہے درندہ نہ ساوشیں دلچسپی کی بہت ہی چیزیں ہیں۔

”ہاں ضرور نہیں پر لے آتا۔“ پیلا نے جواب دیا۔

”کیا تیکا تو دوڑ پر ٹین رکھتی ہو۔ وہاں لکب میں پچھے عورتیں اس وہ ٹیرس پر جا کر بیٹھئیں۔ کچھ دیر کے بعد سز جواں کافی کی بارے میں گھنٹو کر رہی تھیں۔ اور کچھ کا خیال تھا کہ یہ واقعی ہوتا ہے لے آتی۔

”میں نے بردن دعویے ہیں۔ پچ کی صفائی بھی کردی ہے۔ سز جواں کس کے چہرے کا خٹکوار تاثر ایک دم سے غائب ہو گیا۔

اگر کوئی اور کام نہ تو قسمیں جاؤں؟“

”ہاں ضرور جاؤ۔“

”میں ایک گی کر پکن ہوں اور کالے لوگ کیا کرتے ہیں۔“

میں نہیں جانتی۔ ”سز جواں نے مجیدی سے کہا“ دیے مجھے ٹین کے لیے کہ وہ دوڑ ضرور ہوتا ہے۔ مقامی پاٹخوں کے علاقے میں بہت کی خراب باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ نام کا کہا تھا کہ مجھے ان سے کوئی کے نہیں نہیں تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس سے تاحقاً تھا کہ وہ واسطہ نہیں رکھتا ہے۔

”خراب باتیں! تیکی خراب باتیں؟“

”جادو۔ کچھ کالے لوگ جادو کرتے ہیں۔“

”وہس قسم کا جادو؟“ پیلا کھانا کھاتے ہوئے باتیں کہتی جا رہی تھی۔

”کچھ ایسی چیزیں ہوتی ہیں جن کے بارے میں بات نہیں کہا جاتی۔“

کان کا کرکٹنے کی کوششی کو ششی کی تکریں سمندر کی ابروں کی آواز کے علاوہ کچھ اور صفائی نہیں دیا۔ پھر ایک دم ہی اس نے جنم کے روئیں روئیں میں وہی سربراہت محسوس کی۔ جس کا جواب اسے جیکب کی جیب کے تراشے جانے کے انکشاف کے بعد ہوا تھا۔ اسے بیش اپنے مضبوط اعصاب کا زغم رہا تھا مگر اس وقت وہ خود کو ردا کرور محسوس کر رہی تھی۔ اسے خیال آیا کہ اگر کوئی ولاء میں گھس آئے تو ایک فون کے علاوہ وہ مکمل طور پر گرفتار ہو گی۔

گریساں کوں آنکتا ہے۔ اس نے سوچا۔ اوزا سے خود پر غصہ ہوں کہ کوشش نہیں کی جو یہاں پھیلتی رہتی ہیں گرما تا ضرور جانتی کوئی روز پوس میں ایک چھوٹا لڑکا رہتا ہے اس کا باپ بھی میرے نام کی طرح چھلکیا پڑتا ہے ایک روز ایک کالا آدمی آیا اور اس کے باپ سے کچھ رقم مانگی۔ باپ نے اسے مارہ بیٹ کر بھگا دیا۔ ایک دن بعد وہ چھوٹا لڑکا بیمار ہو گیا۔ اس پر محیب ہی بھوٹی طاری تھی۔ ڈاکتوں کی بھج میں پچھے نہیں آیا کہ یہ کسی بیماری ہے۔ آخر بیاپ اس کا لے آؤی کہ پاس گیا اور اسے اپنی تمام جمع شدہ پوچھی دے دی اور اگلے دن وہ لڑکا بالکل سخت یا بہو گیا۔ میں نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ایسی بہت سی کامیابیاں ہیں۔ ایک تماشا جا بہت بموکن تھا اور مسلسل مکروں کے چلا جاتا تھا۔ ایک پڑی کو اس کا بھوکن کہا بہت ناگوار گزرتا تھا۔ وہ اس کا لے آؤی کے پاس گیا اور اسے کچھ رقم دی۔ اگلے دن سے کچھ بھوکن بند کر دیا اور پھر بھی نہیں بھوکنا۔ کامیابیاں تو اتی ہیں کہ میں ستاری رہوں اور کبھی ختم نہ ہوں۔“

ایک شم تاریک گوئے سے کی آدمی کا سایہ سا باہر نکلا۔ پیلا سب جھوٹی باتیں ہیں۔ پیلا نے خود سے کہا۔ کالا جادو، سفلی

کی سائنس رُک گئی۔

”یہ میں ہوں۔ ہیری جیکس۔“

اسے پہچاننے کی یہاں کا خوف غمے میں بدل گیا۔

”جیکن ہی میں آتے کی بھت کیسے ہوئی؟“ اس نے تجزیے سے

کہ ”بھاگ جاؤ ورنہ میں پویس کو فون کر دوں گی۔“

جیکن روشنی میں آیا تو یہاں دیکھا کہ اس کے ہاتھوں میں

عستے کا ایک چھوٹا سا سفید دیا ہوا ہے۔

”تجھے افسوس ہے سزہ مرتی۔“ وہ بولا ”تجھے تمہاری بد کی ضرورت ہے۔ اور تمہیں میری بد کی ضرورت ہے۔ میں تمہیں خوف زدہ کرنا شاید چاہتا تھا۔“

”تم نے شاکر میں نے لیا کہا۔ فردغ ہو جاؤ ورنہ میں پویس کو فون کر لیں ہوں۔“

جیکن بھی تمہیں میں آیا اور اس نے عستے کا ٹوبہ یہاں کے سامنے رکھتے ہوئے اس کا حصہ نکول دیا۔

”پلیز راستے دیکھ لوا!“

دھڑکتے ہل سے یہاں نے ٹوبہ میں رکھی ہوئی چھوٹی یہ کٹلی کی

ٹکلی کو دیکھا۔ ٹکلی کی صورت ہر میں سے اس قدر مشاپہ تھی کہ یہاں

کے نہیں سے تھے لکھتے تھے لہ گئی۔ ٹکلی کے سریں ایک لی پنچدار

گھوٹی گھنی ہوئی تھی۔

”میں اب نیا ہد براشت۔ میں کر سکتا۔“ پھنسی پھنسی آواز

میں جیکن نے کہا ”میں ہی میں سے جانا چاہتا ہوں اور صرف تم ہی

میری بند کر سکتی ہو۔“

”کیا ہے؟“ یہاں نے ٹکلی کی طرف اشارہ کیا۔

جیکن ایک کری پر بینہ گیا اور دو ہزار ہاتھوں میں مدد چھپا کر

روئے گا۔ یہاں نے اسے رکھا اور چھپلی کو اسے اندازہ ہو کر

اسے پیکن سے ڈرپنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ وہ ایک کروڑ ناکارہ

اور بڑل مروے لیکن یہ ٹکلی اسے خوف زدہ کر رہی تھی۔ وہ کچھ دیر

کھنی سوچتی رہی پھر رہا تکی کمرے میں جا کر کاٹلی کی الماری

سے برائی کاٹل کر دو گلاسوں میں اٹھلی۔ وہ گلاس لے کر واپس

ٹھہریں پر آئی۔

”تو اسے پی لو اور عروتوں کی طرح ٹوے بہا بند کر دو۔“

جیکن نے برائی کا گلاس لے کر ایک ہی مرتبہ میں غال

کر دیا۔

”تجھے رقم کی شدید ضرورت ہے سزہ مرتی۔“ اور دھجھے تم دے

سکتی ہو۔ میں کچھ معلومات فروخت کرنا چاہتا ہوں۔“

”یہاں خود پر مکمل قابو پا چکی تھی۔ اس نے ایک کری پر

بیٹھ کر سگریٹ سٹال کیا۔

”تمہیں مجھ سے کچھ نہیں لے گا۔“ اس نے خٹ بچجے میں

کہا ”جیکن نے جواب دیا ”میں تم کھاتا ہوں کہ تمہیں رقم خرچ

کر کے افسوس نہیں ہو گا۔ میرا ہی میں سے جانا ضروری ہے۔ وہ

”اس بیک میں سزہ مرتی کے ناخ رکھے ہیں جو اس نے

بیکن نے فوراً جواب دیا "وہ سب کو دھوکے میں رکھنے کے لیے تھا۔ وہ تم پر یہ خاہر کرنے نہیں چاہتی تھی کہ وہ یہاں ہے۔ پس میں اس کا ایک دوست ہے جس نے وہ کبیل روادہ کیا تھا۔ میں نے خود اپنے کانوں سے اسے اور ہونز کو اس بارے میں بات کرتے تھے۔ میں نے خود ہونز کا اعتماد متزلج ہو گیا تھا پھر بھی اس نے اس پر لیکن کرنے سے انکار کر دیا۔" میں تھماری خرافات بہت من چکی۔ نکل جاؤ یہاں سے۔" اس نے تنہ لمحہ میں کہا۔

"جونز نے میری تمیں خالی کر دی۔ اب میرے پاس کچھ نہیں ہے۔" بیکن گزر گرا ہوا "اور مجھے اس جزیرے سے ہر صورت میں لفڑا ہے۔ لوپز پسلے ہی میری خلاش میں ہے۔ خدا کے لیے مجھے رُق درے دو۔ اگر جونز کا یا زور نوٹ گیا ہوتا تو اس نے اب تک پُتلی بنا لی ہو تی اور تم کب کی مرچکی ہوتی۔"

اس کے خوف زدہ چہرے کو گھورتے ہوئے پیلا کوٹ خوف محسوس ہوا۔ تم کب کی مرچکی ہوتی۔ اسے گرٹیں کا شجیدہ چوہیا دیا۔ اسے یاد آیا کہ جب اس نے مزبور کا سے وہ ووڈے کے بارے میں پوچھا تھا تو کس طرح ایکدم اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے تھے۔ تو یا ووڈو حقیقت میں پکھہ ہوتا ہے۔

"میں تم تھیں" میں پکھہ کے لیے پانچ سو ڈال روڈی۔" اس نے کہا "اب تم دفع ہو جاؤ۔" بیکن نے انتہائی بایوسی سے سر لالا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میں پکھہ وضاحت کرنا ہو گی۔" وہ بولا کیا میں امیر رکھوں کہ سب پکھے منے کے بعد تم میری مد کو دی۔ وہ لڑکی، میری شیڈی میں تمیں پتا سکتا ہوں کہ وہ کون ہے۔"

"میں آخری بار کہ رہی ہوں، باہر نکل جاؤ۔" بیکن خدا! اتنی دولت مند ہوتے ہوئے یہ کھوئی۔ پانچ ہزار ڈال کی تھا رے لیے کیا حقیقت ہے۔" بیکن نے مایوسی سے کہا۔ "یہاں ختم ہو۔ میں ابھی آتی ہوں۔" پیلا گھنی ہو گئی۔ وہ رہائی کر کرے میں گئی اور دہاں سے اپنی بیڑا ادا ترک دلا میں بٹل کو قون کیا۔

"میں میں مسز برین بول رہی ہوں۔ کیا تمیں میں شیلا کا دہ کبیل میں گیا جو میں نے بھیجا تھا۔"

"ہاں مادام مجھے اسے بڑھ کر افسون ہوا۔" "ضرور ہوا ہو گا مگر آنکھ کی نوجوان نسل برزگوں کی پروادہ کب کرتی ہے۔ ویسے ملکن ہے شیلا واقعی مصروف ہوا درند آنکھ ہو۔"

"ظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے مادام۔" "میں شیلا کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اس سے ملاقات نہ ہوئے بر گھنے افسوں ہے۔ سرخال کیا تم مجھے اس کا خلیہ بتا سکتے ہو۔"

کم کم اس کا تصویر کر لوں گی۔" "وہ بت مضمبوط کردار کی لڑکی ہے۔ جمال نکل اس کے کھلے کا تعلق ہے تو وہ قدرے دراز قدر اور پھررا جنم رکھتی ہے۔ خوب صورت ہے۔ بڑی آنکھیں اور سرخ بال جو اس پر بہت اچھے لگتے ہیں۔" بٹل جو جواب دیا۔

یہ لیے قطبی نیمی شیڈ کا تھا۔ پیلا کوئں کر ایک جھکا سالا پھر "دن ہو جاؤ۔ آخر وہ بولی "مسز برین کی بیٹی پرس میں ہے۔" میرے پاس کاشوت موجود ہے۔" "اس کیلیں کی بات کر رہی ہو جو اس نے بٹل کو بھیجا تھا۔"

”وہ اس سے کہن نیا ہے قیمتی ہیں۔“ بیکن نے کہا ”تو ٹوپیوں کے درمیان کڑا میں بولنا شروع کر دوں گا۔“

بیکن کو اپنے پیدوں میں رکھے ہوئے آٹھ ہزار ڈال کا خیال آیا۔ جیسکن کو اس بارے میں کچھ نہ معلوم ہوا تھا تو رخاوردہ اس سے زبردستی پھیلنے لگی۔

”تمہارا خیال ہے کہ میں اتنی رقم اپنے ساتھ رکھتی ہوں؟ میں جیسیں چیک دے دوں گی۔“

”بیکن نہیں مجھے کش چاہیے۔“

”اس کا انتظام ہو سکتا ہے۔ واہمڈنچ مجھے یہ رقم دے سکتا ہے۔“ پیلا نے کہا۔ بیکن نے سوچا اور پھر ابتدائیں سر لالیا۔

”اپنی بات ہے تو پھر یہ طے ہو گیا تم میں معلومات کے بدل پاچ ہزار ڈالوں۔“

”پہلے کچھ منہ سے پھوٹو تو ہمیں پھر فصلہ کرنا ہم اکام ہے۔“ بیکن نے اسے دیکھا۔ برائی کے دو تین گھنٹے لیے اور گھس رکھ دیا۔

”شلی پیاس اسی طیارے سے آئی تھی جس سے تم آئی تھیں۔“ بیکن نے بتایا ”ہر ہمیں کہیں بہادری پر عمل کرنے ہوئے میں اسروپر روت رہ موجود تھا تاکہ جیسیں آتے دکھ کوں۔ جب تم چلی گئیں تو شیلما مرے پاس آئی اور مجھ سے پوچھا کہ کیا میں کسی سے ہوں گیں کاپا جاتا ہوں۔ لذیکاں خود بخود میں جانب متوجہ ہو جاتی ہیں اور مجھ سے پوچھا کہ سوالات کتنی رکھتی ہیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم مزہر ہمین روالف ہو۔ میں نے سوچا لیے لذیکی تمیں پوچھیں کیوں لے رہی ہے۔ میں نے اپنا روایہ دو شانہ کر لیا۔ اسے ایک بوٹی میں لے گیا۔ اسے اپنی ذیولی کے بارے میں بتایا کہ میں تمہاری مگر ایک کہراہ ہوں۔ تب اس نے بتایا کہ تم اس کی سوتیلی ہاں ہو۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ ہیاں کیا کر رہی ہے؟ اتنی باتیں کے بعد ہم دوست بن گئے تھے۔ میں لڑکیوں سے بت جلد دوستی کرنے میں کا یاپ ہو گا تھوں۔“

”اس نے یاپا جواب دیا کہ وہ ہیاں کیوں آئی ہے؟“ پیلا نے پوچھا۔

”اس نے اخبارات میں پڑھا تھا کہ اس کا باب ناساؤ آتا ہوا ہے۔ وہ ناساؤ دیکھنے کی خواہیں مدد کیں۔ اس نے پوچھا رقم چار کمی ہی کی جانچ پڑھ دیاں آئی۔ اتنی سادہ ہی بات تھی۔“

”لیکن اس نے اپنے باپ سے ملاقات کی تھی؟“

”چونق ناصلت سے دیکھا تھا۔ میں نہیں تھی۔ اس نے جو کچھ بتایا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ باپ کے ساتھ اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں۔“

”اور جو زندہ وہ اس محاذی میں کیے شامل ہوا؟“

”وہ بد معاشر۔ تمیں بتا کچا ہوں کہ میرے لیے کام کرتا تھا لیکن تجربے نے بتایا کہ انسانوں میں کسی کو سانپ کا جائیکا ہے تو

اس لیے کہ مکمل مشکوک نہ ہو جائے اس نے گفتگو کا موضوع بدل دیا۔

”کیا تم نے ابھی تک مسٹر ہرمن کے اسٹریڈی روم کے سطھ میں کچھ کی؟“ اس نے پوچھا۔

”ہاں مادام۔ میں نے ایک اندر ہوئی آرائش کرنے والے سے بات کی ہے۔ میرے جب تک مسٹر ہرمن آئیں گے اسٹریڈی روم کی آرائش ہو چکی ہو گی۔“

”بہت خوب ہے۔ میں اب ہرجن ٹھیکنے جاری ہوں۔“ پوچھو تو میں نے ضرف تمہاری آواز ٹھیکنے کے لیے فون لیا تھا۔“

”آب، بہت میراں ہیں مادام۔“

تو بیکن جھوٹ نہیں بول رہا ہے۔ یہ لذیکی جو اپنے آپ کو یہی شیلہ کہتی ہے حقیقت میں ہرمن کی بیٹی شیلا رووف ہے۔ جو ز اور وہ لذیکی ووڈو کے ذریعہ تمہیں مارنے کا مقصود ہے اور ہے میں آکر وہ لذیکی ہرمن کی تمام جانکاری اور راش میں حاصل کر لے۔ کیا اس سے زیادہ اہم کوئی اور بات بھی ہو سکتی ہے۔ تب اپنے پتی کے سر میں گھنی ہوئی چکدار ٹھوٹی کا خیال کیا اور پھر ہرمن کی عجیب بے هو شی۔ ایک لمحے کے لیے اسے خوف محسوس ہوا۔ مگر ہر ماں نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ اپنے دشمن کو جانے کی کوشش کرو۔ اس کے کاونوں میں چھیٹے اپنے باپ کی آواز آئی۔ اب بیکن نے ٹھیکنے کا سلسلہ تھا۔ اسے ہر اس بات کی ضرورت تھی ہو۔ بیکن جانتا تھا۔ خواہ ابھی کے لیے کچھ رقم تھی خرچ کرنا پڑے۔ وہ والمیں تھیں پر آئی۔ بیکن سنگریت کے کش لگاتے ہوئے خاموش بیٹھا تھا۔

”ٹھیک ہے بیکن۔“ پیلا نے کہا ”تو وہ لذیکی شیلا رووف ہے۔ اب تم بولنا شروع کرو۔ میں تمام معلومات جانتی ہوں۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ لذیکی کون ہے۔ کیا اس نے خود تمہیں بتایا تھا۔“

”مجھے اپنے آپ کو سنبھالنے کے لیے کچھ مزید شراب پینے کی ضرورت ہے۔“

”رہائی کمرے میں جا کر خود لے آؤ۔ تمہیں یہ ترق نہیں ہوتا جائے ہے کہ میں بار بار تمہیں اپنے ہاتھوں سے شراب پیش کروں گی۔“

بیکن اپنے لیے ایک گلاں میں شراب لے آیا۔

”ہاں اب بولنا شروع کرو۔“ پیلا نے کہا۔

”جب تک تم مجھے باچھہ ہزار ڈالوں کے وعدہ نہ کرو، میں میرے کچھ نہیں بتاں گا۔“ بیکن نے جواب دیا۔

پیلا دیکھ رہی تھی کہ بیکن پر نظر طاری ہو رہا ہے اور اس کر رکتی تھی۔ اس لیے اسے اختیاط سے پیش آتا ہو گا۔

”اگر تمہاری بتائی ہوئی یا میں اتنی قیمت کی حامل ہوں گی تو میں ضرور ادا کر دوں گی۔“ پیلا نے جواب دیا۔

وہی ہے۔ میں نے تمہارے کمرے کی طلاشی لینے کے لیے اسے سو ڈال رہی تھے۔ جب اسے دن بہن کے نام وہ خط مطہر قواس نے پڑھ لیا اور اس پر معاملہ نہ ہو گئے کہ ایک ملین کی پردازی کیوں کرے۔ کیوں نہ ساری دولت پر تقاضہ کرے۔ ہر ہیں اور تم راستے سے ہٹ جاؤ تو شیلا کو ساری جاہ کواد مل جائے گی۔ ان دونوں کے درمیان بھی تعلق پسلے ہی قائم ہو چکا تھا۔ تو کیوں شدہ شیلا کو آمادہ کر کے اس سے شادی کر لے۔ جو نہیں نہ اس انتہا سے اپنے ساتھ بندی شروع کر دی۔ پھر چیز پسلے۔ اس نے ایک اور پنچ بناٹا شروع کر دی۔

”کیا شیلا یہ بات جانتی ہے؟“

”مگن ہے جاتی ہو۔ ملکن ہے نہ جانتی ہو۔ مجھے پا نہیں۔“
بیکن نے ظہر پڑھاتے ہوئے حواب دیا۔

”بوز نے یہ سب کچھ جیسیں بتاوا؟“

”ہاں جب اس کا بازو لوٹ کیا تو وہ تیکیں کمل نہیں کر سکا۔ پھر وہ میرے پاس آتا اور مجھے حصے اور بناٹے کی پیچکش کی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں اسے تمہاری کوئی الی چیز لا دوں جسے تم نے پہنا ہو۔ میں نے انکار کر لیا تو وہ خوٹے گیا۔ پھر اسے یہ خوف ہوا کہ میں اس کا ارادہ دوسروں کو تباود گا۔ جانچنے اس نے لوپ کو فون کیا کہ میرے اس کی بیوی ماریا سے تعلقات ہیں۔ اس نے اب لوپ مجھے دھونڈتا پھر رہا ہے۔ میرا فرمائی اس بزری سے نکل جانا ضروری ہے اور اس کے لیے مجھے رقم کی ضرورت ہے۔“

”اگر تمہارا خیال ہے کہ ایک لمحے کے لیے بھی اس پر لپیٹن کر لیوں گی تو اپنی عقل کا علاج کراؤ۔“ پیلا نے سنجیدگی سے کہا ”لیکن تم سے پچھکارا حاصل کرنے کے لیے میں تمہیں ایک ہزار ڈال روپے لکھی ہوں اور میں۔“ وہ کھڑی ہو گئی ”میں اپنا بیگ لے آؤں۔“

”تمہروں“ بیکن نے جلدی سے کہا ”مجھے اس سے زیادہ کی ضرورت ہے۔ تم کوئی ہو کر وہ دوڑ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کوئی شرط لکھنا چاہتی ہو۔“ اس نے پنچی کی طرف اشارہ کیا ”اس سوئی کو اس کے سرے نکال لو اور دیکھو کیا ہوتا ہے۔ جو نہیں نہ کھا کر ہر ہیں کی بے ہوشی دور کرنے کے لیے اسے صرف اتنا ہی کرنا ہو گا کہ تیکی کے سرے سوئی نکال لے۔“ یہ کام تم کرو اور پھر اپنالا فون کر کے معلوم کرو کیا ہوا؟“

”اوه ختم کرو۔ میں یہ بکاوس مزید سُننے کے لیے آناءہ نہیں ہوں۔ میں تمہیں ہزار ڈال روپیہ ہوں تم بھاں سے دفعہ ہو جاؤ۔“ پیلا نے غصے سے کہا۔

”وزرا تمہروں۔ جلدی مت کرو۔“ بیکن نے اسے گھوڑا ”میں تمہیں بھت خاص بات چاہتا ہوں۔ میں نے دن بہن کے نام خط پڑھا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر ہر ہیں زندہ رہا تو تم بیدار ہو جاؤ گی۔ لیکن اگر وہ مر جائے تو تمہاری تمام پریشانی ختم ہو جائیں گی۔“ تم چاہتی ہو کہ وہ بورھا کوچ کر جائے۔ یہ بات ہے نالام اس کے

ڈال رہی تھے۔ جب اسے دن بہن کے نام وہ خط مطہر قواس نے پڑھ لیا اور اس پر معاملہ نہ ہو گئے کہ ایک ملین کی پردازی کیوں کرے۔ میں نے تمہیں دوں گا۔ وہ مجھے وہ خط نہیں دیے گا۔ تم نے مجھے بیک ملیں کر کے مجھے سے وہ خط لے لیا۔ پھر تم نے اس سے یہ کہ کرچ چیز ایک مصیبت کو دعوت دے دی کہ تم اسے اپنے ساتھ بیڑا ازٹی ٹھیک ہے جانا چاہتی ہو۔ وہ سیرے پاں آیا لیکن ظاہر تھا میں اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتا تھا اور میں نے اسے بتا دیا۔ یہ شن کر اس نے جس اندراز سے میری طرف دیکھا میں اسے بھی فرماؤش نہیں کر سکتا۔ بالکل اس طرح چیز کیوں ہر طرف سے گمرا ہوا چڑھا ہوتا ہے۔ میں نہیں جاؤں گا۔ اس نے کہا ”مجھے ایسا طریقہ آتا ہے جس سے کام لے کر میں اسے بھی جانے سے روک دوں گا“ وہ میری یقینہ بہت آتا جاتا رہتا تھا۔ کچھ ایسی چیزیں رکھنے کے لیے جنہیں وہ اپنی ماں سے پچھا چاہتا تھا۔ ایک دن میں اپنا انس بند کر کے دہاں پہنچا تو میں نے اسے یہ پنچی باتاتے دیکھا۔ وہ اس کام میں بہت اپر ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ تمہیں اسے اپنے ساتھ پریڈا ٹریٹی کے سر میں سے روکنے کا انتظام کر رہا ہے۔ اس نے بتایا کہ اسے دوڑ جادو کتے ہیں۔ میں نے اسے کھجوارا کر دیا۔ پھر اس نے کہے گردہ بارہ بار نہیں۔ اس نے پنچی تکالی تو اس نے ایک سوئی تکالی کے سر میں ترازوڑ کر دی اور پھر ہوشیں بجا تھا شروع کر دیا۔ کچھ دوسرے کے بعد اس نے کہا کہ اب ہر ہیں اتنا بیمار ہو گیا ہے کہ سفر نہیں کر سکتا۔ مجھے یہیں نہیں تیکا تو وہ ایک عجیب نہیں کے ساتھ بولا کہ میں انتظار کروں اور پھر رکھوں۔“

”یہ سب داہیات باتیں ہیں۔“ پیلا نے پنچی کو دیکھتے ہوئے کہا ”اور یہ باتیں تم بھی جانتے ہو۔“

”کیا ایسا تھا۔“ میں اور تم ان عجیب دوسرے اسرا رکا لے لوگوں کے بارے میں کیا جانتے ہیں، پکھ نہیں۔ پھر کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اس کے جادو نے کام کیا؟“ تم نے پریڈا ٹریٹی نہیں لے جا سکیں۔“

”یہ محض اتفاق ہے کہ ہر ہیں کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔“ پیلا نے کہا۔

”میں جو کچھ پیش آیا ہے وہ بتا رہا ہوں۔“ بیکن نے کندھے اپنکا ہے ”اب میں تمہیں ایک اور بات بتاتا ہوں۔ میری عدم موجودگی میں شیلا چھ بہت آکی اور اس کی ملاقات جو نہ سے ہو گئی۔ پہلی نہاد میں ہی وہ ایک درسرے پر فرنگتہ ہو گئی۔ مگر اس پر پھٹا کر جو نہیں کو کس طرح معلوم ہوا اک شیلا کوں ہے۔ مگر اس کے بارے میں بڑھ چکہ کبھی کرتی ہے۔ جو نہیں اپنے باب کی دو لفڑیوں ہو گیا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ وہ تم سے پانچ لکھ ڈال راحصل کرنا چاہتا ہے مگر تم نے یہیں نہیں کیا۔ اس نے وہ خط پڑھ لیا تھا اور اسے

مرنے کی دل سے دھائکیں مانگ رہی ہو۔ اوکے۔ فرض کو کہ تم پچھا ایسا معلوم ہوا کہ جب مُوئی پُٹی کے بینے میں اُڑتی تو اس نے ایک جھکتا سا کھایا۔ ایک جھکتا سا کھایا۔ جو زیر نے مجھے بتایا تھا۔ زراغور سے نہ تنا۔ کہ اگر وہ اس پُٹی کے سر سے شوئی نکال لے اور دہانگھا دے جمال دل ہوتا ہے تو ہر چند منٹ کے اندر مر جاتے گا۔ اسی طرح وہ تم سے چھکارا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیں دو سیکنڈیں تک مکمل کرنے کی دری ہے۔ شاید تمہارے اندر اتنا حوصلہ نہ ہو تو پانچ ہزار ڈالر کے لئے میں یہ کام کروں گا! بولو کیا کہتی ہو۔ تمہیں دو دوسرے یقین نہیں ہے تا۔ اوکے۔ مجھے کہی یقین نہیں ہے تو پھر اکو دوسرے یقین کیا ہوتا ہے۔ تم مجھ سے وعدہ کو کہ ہر چند منٹ کے اندر مر جاتے تو تم مجھے پانچ ہزار ڈالر دے دوکی اور میں شوئی نکال کر پُٹی کے دل میں داخل کروں گا۔

فرض کوہی کام ہو جائے۔ پھلا کو خالی آیا۔ فرض کو کہ یہ دو دو داعی جادو ہوتا ہے۔ فرض کو کہ اس میک میر کے پُٹی کے پیسے میں مُوئی داخل کرنے سے ہر چند منٹ کے اندر مر جاتے۔ یہ خیال ہی واپیات ہے لیکن بقول گریٹن میں سال پلے کی کوچانہ پر چلے کا یقین نہیں آتا تھا۔ پانچ فرض کو کہ یہ یقین سے چھپنے کی اس کا مطلب ہو گا کہ اسے آزادی مل جائے گی۔ ایک کیش سرمایہ اس کے کنٹول میں ہو گا اور اسے ایک غنی زندگی گزارنے پر مجبور نہیں ہونا پڑے گا۔ اس نے پُٹی کو غور سے دیکھا۔ ذہبے میں روکنی پالکل ایسی معلوم ہو رہی ہی چیز بیمار ہر من ستر لیہا ہو۔ فرض کروہ مر جاتے تو کیا یہ اس کے سراحت اک یقین نہیں ہو گی۔ اچاک پھلا کے جنم میں سری کی لہری اڑ گئی۔ نہیں یہ گناہ ہو گا۔ اب تک اسے اُس کے حق میں گر رہے تھے گرراب تاش کی گذی میں آنکھیں کھول دیں، وہ اپنے والوں کے شاذار پیٹوں میں لستر لیتی ہے۔ بیرون کے پیچھے سے سورن کی روشنی حاکم رہی تھی۔ اس نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا زہن کام کرنے لگا۔ اسے چیز کر پولیس کو تو اوز دعا رہا۔ میکن کا اُنی طرف چھپتا ہا دیا۔ اس نے سوچا کہ پولیس کو ملکا کراس نے غلطی کی تھی۔ زیادہ بستیری تھا کہ وہ میکن کو رقم رے کر اس سے چھکارا حاصل کر لیت۔ اس کی بوکھا بہت نے تھی صیحت کھنی کر دی ہو گی۔ کیا میکن کو اگایا۔ آپ پہنچنے ضرور پولیس کو اطلاع کر دیو ہو گی۔ میکن پولیس کے آئے نے پہلے بھاگی میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اگر پولیس نے اسے پکڑا جاؤ دیا۔ اس کو اسی طرف پڑھا کر وہ نہ فری لے سے مخاطب تھا۔

”تم دل سے چاہتی ہو کہ میں مُوئی پُٹی کے پیسے میں اُناروں مگر تمہارے اندر اتنا حوصلہ نہیں کہ زیان سے کہ سکو۔“ میکن نے پُٹی کو دببے سے نکال لیا۔ ”تمہیں یقین نہیں ہے۔ مجھے کہی یقین نہیں ہے۔“ اس نے مُوئی پُٹی کے سر سے نکال لی۔ پانچ ہزار دار دو اور میں اس دو لہت مندوڑھے بد محاش کو اس کے انجمان مک پکھا دوں۔“ ”تمہیں یہ جیسی ہے، دیے ہی چھوڑ دو۔“ پھلا گھر کو پیچھے ہٹی۔ ”ہم تجھر کرتے ہیں۔“ میکن نئے میں مکرا یا ”جب تمہیں بھی یقین نہیں اور مجھے بھی نہیں، تو ایسا کرنے میں کیا حرج ہے؟ لو یہ دیکھو!“

اس نے مُوئی کو سیدھا پکڑتے ہوئے آہستہ پُٹی کے بینے میں داخل کر دیا۔ ”اب یہ کسی ہے؟“ ”اب یہ سری ہے۔“ ”پرستور سوری ہے۔“ ”اب دیکھو کہ کیا ہوتا ہے؟“ وہ بولا۔ پھلا کو خود اپنی تو اواز اجنہیں مگر ”تو تم لوگ۔ میں پیش یہاں بے سر و حرکت میز پر کھنکتی کو گھور رہی تھی۔ اسے گے۔“ ”ذا کلمبوی قریب آیا۔“

”باتیں مت کو مزہ بریں۔ سب کچھ تھیک ہے۔ تمہیں مسکن دوائیں دی گئی ہیں۔ اس لیے آرام سے سو جاؤں۔“
اسے بینی تھا کہ وہ کسی بھی پولیس آفیسر سے نٹ کرنی ہے۔ یہ ہی مکان ہے کی دوسری عورت کو ڈاکٹر لیوی کا یہ مریضانہ لب و لجھ پوند آتا ہو لیکن یہا کوہستہ ناگوار گرل۔ آخڑا کمزرا سے کیا خیال کرتا ہے۔ کوئی ہاتھے دائیے کرنے والی بے حوصلہ عورت۔

دیکھ کر خوش ہوئی کہ اب اس کی آوازا اس کی اپنی معلوم ہو رہی تھی
”میں جتنا چاہوں گی باتیں کوں کوں گی۔“ وہ غصے سے بول اور یہ سرکاری پین اور غنوی کی کیفیت ختم ہو چکی تھی۔ اس نے تھوڑا سارا غذایا تو زس فیر لے اس کے پاس آئی۔
”اب کسی طبیعت ہے مزہ بریں؟“ اس نے پوچھا۔
”سرمیں درد ہے اور جبرا دکھ رہا ہے۔“ پیلا نے جواب دیا۔

”آخری میرا انتقال تو نہیں ہو رہا ہے۔“
”بالکل نہیں“ ڈاکٹر کچھ چوک کر کچھ بہت گیا۔ مگر تمہارے جہڑے پر چوتھی آنی ہے۔ بہتر ہو گا کہ اسے آرام کرنے کا موقع دو اور سو جاؤ۔“

”اس آدمی کا کیا بنا جس نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔ کیا پولیس نے تمام رات جاگتی رہی؟“
”نہیں، رات کی دوپہر کے لیے ایک اور زس تھی۔ ناشتہ کرو گی۔ کچھ چاہئے لے کا ابلاہ بہا العذہ وغیرہ۔“
”پلیس کوئی کفر.....“
”کیا وہ گرفتار کر لیا گیا؟“ پیلا نے تیری سے پوچھا۔
”ابھی نہیں مزہ بریں۔ تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔ ان بس چاہے پی لالیں گی۔“

باتیں اپنادہن پریشان مٹ کر۔
اس نے سکون کی گئی سانس لی۔ کیا جیکن کو اتنا وقت مل گیا تھا کہ اس کے پیچے سے رقم نکال سکے۔ اسے تو قعیت ہی تھی کیونکہ اس کا طلب یہ ہوا کیا ہے کہ وہ جزیرے سے جاپکا ہے اور وہ یہ ہی چاہتی تھی کہ جیکن پولیس کی دسترس سے درنکل جائے۔

”چھاڑا کر۔“ پیلا نے آنکھیں بند کر لیں۔
”اب میں شام کو جھیس دیکھنے آؤں گا۔ پولیس تم سے بات کرنے کے لیے ہست مظہر بھی ہے تمہیں نے اس سے کہ دیا ہے کہ ہوتا۔“
تمہیں ڈسرب نہیں کیا جا سکتا۔“

”میں ابھی کسی سے مٹا نہیں چاہتی۔“
”پیچ، پیچ۔ تم آرام کرو۔“
اس نے ڈاکٹر لیوی کو زس فیر لے سے سرگشیوں میں بات کرتے ہو۔ پھر رواہہ بند کرنے کی آواز آئی۔ بالکل خاموش لیٹے ہوئے اس کا ذہن تھی تیری سے سوچ رہا تھا۔ وہ پولیس کو کیا بتائے گی۔

فرض کو دیکھنے نکل گیا ہو؟ کیا وہ جھوٹ بول کر اس بھیڑ سے نکل سکتی ہے؟ وہ پولیس سے کہہ سکتی ہے کہ اس پر کسی کا لے آؤں نے جملہ کیا تھا۔ چوک کر پولیس جیکن کو نہیں پکڑ سکی تھی اس کا مطلب ہے کہ وہ پولیس کے آئے سے قبل جاچکا تھا کیا پولیس اسے نہیں دیکھ سکی۔ اگر وہ کسی طرح جیکن کو اس معاملے سے الگ رکھ کے تو اس فنا دکوبیا جا سکتا ہے۔ وہ کسی کا آؤں کا فرضی طیار کو پولیس سے پیچا پھرا سکتی ہے اور جیسا ایسا ہاتھ ہو ہزاروں آدمیوں سے ملتا ہو۔

اس نے بتانا اس بارے میں سوچا۔ اتنا ہی محفوظ محسوس ہوا۔ کوئی کامیابی جانتا چاہتا ہے کہ ڈاکٹر لیوی نے کما کہ اسے انتظار کرنا کی نے جیکن کو آتے نہیں دیکھا اور سڑھی یہ ممکن تھا کہ وہ پڑے گا۔“

یہ الفاظ پہلا کے کاٹوں تک بھی پہنچے ”وہ مسٹر ہرمن کی سست خدمت ہوتے ہوئے پوچھا۔
”نہیں باہم۔ جب پولیس پہنچی تو وہ فرار ہو چکا تھا۔“ ہنل نے جواب دیا۔

○○○

اگلے چار گھنٹے پہلا کے لیے اس کی زندگی کے سب سے زیادہ تکلیف وہ گھنٹے تھے۔ وہ خود اپنے آپ کو محروم کر ری۔ اس نے خود کو ان نظرلوں سے دیکھا جانے سے اس کے خیال میں ”سرے لوگ“ دیکھتے تھے۔ یہ اسی طرح تھا جیسے کہنی سُرخی آئینے میں اپنا عکس دیکھتا ہوا اور بھروسہ کو کہاے نظر آیا۔ اس نے اپنے آپ سے شفر کروایا۔ اسے سکیاں لیتے سن کر زیں فریلے اندر آئی تو پہلا نہیں بھی کراستے بہر بکال جاتا۔ ایک گھنٹے کے بعد ہنل آیا تو پہلا نہیں بھی ہار جاتے کوئا۔ اس اضافے کے ساتھ کہ جب ضرورت ہوئی مگریگا۔ اس نے سوچا۔ تم یہی چھاتی تھیں میں کہ وہ تو ہر ٹین مگریگا۔

مرجاعے میں کہ تم اس کی شام دو دلت میں بالک بن جاؤ۔ اس کے علاوہ تم پچھے اور سوچی ہی نہیں پاتی تھیں۔ اس کی دو دلت۔ اس کا کارڈ بار، آڑ کارا وہ مرگیا اور تم سے فترت کرتے ہوئے مرل۔ ان چند برسوں کے دوران وہ تمہارا احترام بھی کرتا تھا۔ اسے تم پر پھر بھی تھارا دعویٰ کیں۔ لیکن مرنے سے پچھے دن پہلے اسے تم سے فترت ہوئی تھی۔ اس احساس نے کہ ہر میں اس سے فترت کرتے ہوئے مرل ہے، پہلا کو پکن کر کہ دیا۔ یہ درست ہے کہ وہ اپنی بھنسی پیاس کی وجہ سے اس کی وفا دردہ رکھی تھیں اس کی دو دلت کے محلے میں وہ بیشہ ایماندار رہی تھی مگر ہرمن اس تھیں کے ساتھ مرا کہ پہلے نہ صرف اس سے پہنچا کی بلکہ اس کی دو دلت کے بارے میں بھی قابلِ اعتماد ثابت نہیں ہوئی۔ چنانچہ اس قابلِ نہیں رہی کہ آئندہ اس پر اعتبار کیا جائے۔ اس نے اسے ایک طائف سمجھا اور یہی خیال کرتے ہوئے اس دنیا سے اٹھ گیا۔ اسے ہنل کے الفاظ یاد آئئے۔ ”علوم ہوا ہے کہ وہ چند بخوبی کیلئے ہوش میں آئے گر پھر دل کا دورہ رہا جو جان لیوا ہاتھ ہوا۔ اس نے ہنکن کو پتلی کے سر سے سوئی کھا لئے اور بھر اپی کے میئے میں داعل کرتے دیکھا۔ کیا یہ سوئی ہرمن کو قتل کر سکتی تھی؟ کیا وہ اس وقت چب جاپ کھڑی تباش نہیں دیکھتی رہی جب ہنکن نے اس کے شوہر کو قتل کیا تھا۔ اس نے ہنکن کے باخوبی سے گلیا چھین کر کیوں نہیں۔ لیکن اس کی وجہ پر نہیں تھی کہ وہ خود بھی ہرمن کی موت کی آزادوں مدد تھی۔ اسے تھین خاکہ کہ ہرمن اس جھوٹی سے مرکلکا ہے اور وہ چاہتی تھی بھی یہی تھی کہ وہ مر جائے۔

”آپ اتنا غم نہ کریں بادام۔“ ہنل کی بات جاری تھی ”اک طرح سے دیکھا جائے تو یہ اچھا ہی ہوا کہ مسٹر ہرمن کو اپنی تکلیف دہ کیفیت سے نجات مل گئی۔ انہوں نے بڑی ہست سے پیاری کا سامنا کیا تھا۔“

پہلا روئے گلی تو ہنل خاموشی سے کرے سے نکل گیا اور زس فیر لے کوئی کرے سے جانے سے روک دیا۔

”بادام کو کچھ دری کے لیے اپنے غم کے ساتھ اکیلا چھوڑ دو۔“ اس نے کہا ”وہ مسٹر ہرمن کی بہت خدمت گزار اور فادار تھیں۔ کر ایک جوئی کی کوارٹ نہیں تھی۔ یہ مکن نہیں ہے۔ ہرمن کی موت ایک اتفاق ہے۔ اسے اتفاق ہی ہونا چاہیے۔ اس کی کوئی

”گویا پولیس اس آؤی کو نہیں دیکھ سکی؟“ پہلا نے دل ہی میں مطمئن ہوتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں باہم۔ جب پولیس پہنچی تو وہ فرار ہو چکا تھا۔“ ہنل نے جواب دیا۔

”تو ایک مرتبہ پھر تھا اس کے حق میں گرنے لگتے“

”میں پنجویں میں اپنے سے ملاقات کر لوں گی۔“

”چھاہا مام۔“

پہلا نے ایک مرتبہ پھر ہنل کی طرف دیکھا۔ اسے تعجب تھا کہ ہنل خود کوئی سوال نہیں کر رہا ہے مٹا لو۔ آؤی کون تھا؟ یہ واقعہ کس طرح پیش آیا؟ اس نے محسوس کیا کہ ہنل غیر معمولی طور پر سچیدہ اور فرمدہ معلوم ہو رہا ہے۔ اس نے جائے کی پیالی رکھ دی۔

”کیا یا بات ہے ہنل۔ کیا کوئی خراب بات پیش آئی ہے؟“ اس نے سوال کیا۔ ہنل کچھ بھیجا۔

”میں افسوس ہے بادام تک پر بخ ایسی ہی بات ہے۔ ذاکر کا مشورہ تھا کہ یہ بڑی خبر میں آپ کو پختا کر۔“

”خبر کیسی خبر؟“ پہلا کے رگ دپے میں سردی کی لہری اُڑی۔

”مسٹر ہرمن کے بارے میں بادام۔ بڑے دکھ سے ہتا پڑ رہا ہے کہ کل رات ان کا انتقال ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ چند بخوبی کے لیے ہوش میں آئے گر پھر دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ٹاہت ہوا۔“

پہلا کے تصور میں وہ مظاہر اجنبی بیکن نے پتلی کے سر سے سوئی نکال کر کچھ بخوبی بعد دل میں آناردی تھی۔ اسے ایک دم سے اتنی سردی محسوس ہوئی کہ کامنے لگی۔

”میں تھین نہیں کر سکتی۔“ اس کے مد سے نکلا ”یہ کس وقت کی بات ہے؟“

”تھین اسی وقت کی جب آپ پر حملہ ہوا تھا۔ یہ میرے اور آپ کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہم دونوں ان کی بجائی بہت محسوس کریں گے۔“

پہلا دنوں باخوبی سے اپنا منہ چھپا لیا۔

”آپ اتنا غم نہ کریں بادام۔“ ہنل کی بات جاری تھی ”اک طرح سے دیکھا جائے تو یہ اچھا ہی ہوا کہ مسٹر ہرمن کو اپنی تکلیف دہ کیفیت سے نجات مل گئی۔ انہوں نے بڑی ہست سے پیاری کا سامنا کیا تھا۔“

پہلا روئے گلی تو ہنل خاموشی سے کرے سے نکل گیا اور زس فیر لے کوئی کرے سے جانے سے روک دیا۔

”بادام کو کچھ دری کے لیے اپنے غم کے ساتھ اکیلا چھوڑ دو۔“ اس نے کہا ”وہ مسٹر ہرمن کی بہت خدمت گزار اور فادار تھیں۔ کر ایک جوئی کی کوارٹ نہیں تھی۔ یہ مکن نہیں ہے۔ ہرمن کی موت ایک اتفاق ہے۔ اسے اتفاق ہی ہونا چاہیے۔ اس کی کوئی

”تمہیں میرا ایک کام کرتا ہے۔“ اس نے کہا اور زرداز سے کافنڈ نکال کر رازمندی پر ہوٹل کے غیر بکرے کام ایک خط لکھا ”براؤ مہانی اور لفافوں جو شہر نے تمہارے پاس حفاظت کے لیے رکھ دیا تھا حاصل تھی جیسا کوئی دو۔“ خط لکھ کر ایک لفاف میں ڈالا۔ لفاف بند کیا۔ اس پر فیجی کام پتا کھا اور اسے ہٹل کو دینے ہوئے بولی۔ ”تم قورڈ اسٹرنچ ہوٹل جاؤ۔ میں نے وہاں سیف میں ایک لفاف رکھوایا تھا لے آؤ۔“

”بہت اچھا کام۔“ میکل نے لفاف لے لیا اور پھر کچھ رکتے ہوئے کہا ”اب آپ کی تکمیل کیسی ہے کام۔ نہیں فیرے ہت تکمیل تھی۔“ ”میں تھیک ہوں۔“ پہلا نے حواب دی ”پولیس انپڑتے کہہ دیتا کہ وہ جب چاہے مجھ سے مل سکتا ہے۔“ ”لیکیا ہے مناسب ہو گا کام۔ کیا.....“ ”لپیز۔ جیسا میں کہہ رہی ہوں ویسا کرو۔“

”بہت اچھا کام۔“ میکل نے کہا ”مسٹرون برن کا فون آیا تھا کہ وہ آج سر پر نہیں بلکہ کل کسی وقت پہنچیں گے۔ اڑپورٹ پر ہرگز ہو گئی تھی۔ وہ رات کے میں آکر سکرٹ سٹھار رہی تھی کہ چیف اسٹپلی ہیری سن کے آئے کی اطاعت میں۔ پہلا نے بُلایا۔ ہیری نے سلے تعزیت اور مراجعی کی۔“

وہ چلا گیا تو پہلا باتح روم میں جا کر اپنے چوت کھائے چرے کا میک اپ کرنے لگی۔ میں مٹ کی کوشش سے وہ جبزے اور آگھوں کی سوچن اور جوڑت کے نشان کر بڑی حد تک چھائیں میں کامیاب ہو گئی۔ وہ رات کے میں آکر سکرٹ سٹھار رہی تھی کہ چیف اسٹپلی ہیری سن کے آئے کی اطاعت میں۔ پہلا نے بُلایا۔ ہیری نے سلے خود کیا تھا۔

”ٹکریہ اسٹپلی۔“ پہلا نے کہا ”میں اڑام کرنا چاہتی ہوں مگر مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اس آدمی کا ملکی معلوم کرنا چاہتے ہو جس کو ہو گا۔ ان افواہوں کا خال کو جو یہ معلوم ہونے کے بعد پھیلیں گی کہ ہیری نے تمہیں اپنی دراثت سے محروم کر دیا۔ لوگ کسی نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔ وہ ایک کالا آدمی تھا۔ تم لیا جسم دلا پڑا، اوہ ہر عرصہ رکر رکر دزد اور سرخ رومال پیٹ رکھا تھا۔ میں غیر قیسیں اور گھرے رنگ کی پتلوں پر میں جوتے نہیں تھے، لیکے پیدا تھا۔ کیا کہیں اور بات بھی معلوم کرنا چاہتے ہو۔“

اس گلٹ پسندانہ اندازے ہی ہیری سن کو قدرے حرمت زدہ کر دیا۔

”تم نے اس آدمی کو پسلے کبھی دیکھا تھا؟“ ”نہیں!“ ”کوئی چیز کم تو نہیں ہے؟“

پہلا دل میں چوکی۔ اس نے اپنا بیک کیوں نہیں دیکھ لیا۔ یہ معلوم کرنے کے لیے جیسکے اس میں سے رقم کاٹلی ہے جائیں۔ اسے خود رخص آیا۔ ”میرا ایسا خیال نہیں۔“ وہ بولی ”یہ کرائے پری ہوئی والا ہے۔ میں چند نیزورات اور تھوڑی سی رقم ساتھ لائی تھی اور بس۔“

دوسری توجیہ ہوئی نہیں سکتی۔ ایک بار پھر پہلا کا خیال ہرمن کی نفرت کی جانب چلا گیا۔ اس نے دن برن کے نام ہرمن کے خط کے بارے میں سوچا۔ چند روز پہلے ہی اس نے یہ طے کیا تھا کہ جب ہرمن مر جائے گا تو وہ خط کو ضائع کر دے گی کیونکہ ہرمن کا اس پر سے اعتماد اٹھ گیا تھا۔ اسے خط کے الفاظ ایجاد آئے میں مطمئن ہوں کہ اس نے میرے اعتبار کو حدا کا دیا ہے۔

درست ہے، اس نے سوچا کہ میں نے تمہارے اعتماد کو دھوکا دیا گھر تھے کہ میرے جذبات کا خیال کیا۔ تمہیں تو صرف ایک خوب صورت تکمیلی ہے تمازہ کی ضرورت تھی۔ اگرچہ میں نے تم سے ہے وفاکی کی مگر تمہاری دولت کے ساتھ ایماندار ہی ہوں۔ آخر تھم تھوڑی سی مہانی اور سمجھداری کا مظاہر ہے کیوں نہیں کر سکے۔ میرے خالص ذاتی معلمات کو ظہرانا زکریوں نہیں کر دیا۔ وہ دیر تک خالی خالی نظریوں سے کھڑی کے باہر دیکھتی رہی اور پھر ایک فیصلہ کیا۔

تم خوشنی، سخت دل، بے وفا عورت ہو سکتی ہو گردی وانت نہیں ہو۔ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ چنانچہ وہ اس خط کو ضائع نہیں کرے گی۔ جب ون برن آئے گما توارے وے دے اگے وہ جو کچھ بھی ہو، دھوکے باز نہیں ہے۔ ایک مرتبے ہوئے آدمی کی خواہشات کا احترام نہ کرنا انتہائی بدرویا تھی ہے۔

پھر اس کے ذہن میں لامبی کی آواز آئی۔ جلدی اسی میں کوئی فیصلہ مت کرو۔ ذرا سچوں کے تھے کسی سچے دست بردار ہوں گے۔ اس طاقت کا تصور کرو جو تمہیں اس وقت ماحصل ہو گی۔ جب تمہارے پاس سامنہ میں ڈال رہوں گے۔ اگر تمے وہ خط ون برن کو دے دیا تو یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم نہیں نہیں گزار سکتیں تب تمہیں ایک نیزی کا آغاز کرنے کے مشکل مسئلے کا سامنا کرنا ہو گا۔ ان افواہوں کا خال کو جو یہ معلوم ہونے کے بعد پھیلیں گی کہ ہیری نے تمہیں اپنی دراثت سے محروم کر دیا۔ لوگ کسی گے کہ اگلے بغیر ہواں نہیں ہو سکتا۔ نیزدہ نہیں والے یہ جاننا چاہیں گے کہ ان دو ملین ڈال کا کیا ہوا جنہیں آرچنے چاہیا تھا۔ تمہیں اپنی گردن بچانے کے لیے پیس کے بارے میں بہانا ہو گا۔ اور وہ خود کو بچانے کے لیے تمہارے بارے میں ساری دنیا کو بتا دے گا کہ تم اس کی داشتہ رہ چکی ہو۔ اس لیے وہ خط ون برن کو ہرگز مت نہ رہا۔ میکل کے علاوہ کوئی اس خط کی موجودگی سے واقع نہیں اور وہ تمہارا وفا دار ہے میں سے زیادہ تک پہلا اپنے خیالات سے لکھنی کرتی رہی اور پھر آخر اس نے ایک فیصلہ کر لیا۔

تم خواہ کچھ بھی رہی ہو گردی وانت اور دھوکے باز نہیں ہو اس نے اپنے آپ سے کہا۔ وہ خط ون برن کو دے دو۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد اس نے کرے کارروانہ کھلا اور میکل کے لیے مخفی بھجکار اپنی پیزیر آئی۔ چند لمحوں بعد میکل کرے میں داخل ہوا۔

وہ اٹھ کر الماری کے پاس گئے اسے کھول کر اپنے زیورات دیکھے۔ وہ موجود تھے۔ مطمئن ہو کر اس نے بیک دیکھا جو زیرینگ نیلیں پر رکھا تھا۔ آٹھ ہزار ڈالر کے نوٹ ناہیں تھے۔ کوش کرتے ہوئے اس نے اپنا چہوڑا پاٹ رکھا اور بیک بند کر کے کام کوئی نیز غائب نہیں ہے۔ بدلتی سے میں ایکلی تھی۔ آہٹ ٹھن کر میں زینے پر گئی اور اس آئی کو دیکھا۔ مجھے یہی اس نے تیبڑی سے بیڑھاں طے کیں۔ میں بھاگ کر کرے میں آئی اور دروازہ بند کر کے پولیس کو فون کرنے لگی۔ وہ دروازہ توڑ کر حملہ آور ہوا اور پھر شاید اس خیال سے کہ میں نے پولیس کو فون کر دیا ہے گھبرا کر بھاگ گیا۔

جب وہ چلا گیا تو یہاں نے گیری سانس لی۔ چیف اسپلائر ہیری

سے اس کی نشونکاری بنتی تھی۔ تو میکن اس کے بیک سے رم لے گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اب تک بہت دور چاچا ہو گا۔ جن خراب حالات کا اسے اندریش تھا وہ پیش نہیں آئے گویا۔ پھر اس کے حق میں گناہ شروع کر دیا تھا۔ میں منٹ بعد بھل ایک بھاری سالانہ لے والیں آئیں۔

”آپ نے یہی طلب کیا تھا ادا مام؟“ اس نے پوچھا۔ یہاں نے لفافہ کھول کر سرخ فانک دیکھا۔

”ہاں شکریہ مکلن۔“ اس نے بھل کی طرف دیکھا ”میرا خیال ہے کہ تم نے اندر کر لیا ہو گا کہ یہ کیا ہے۔“

”بہتر ہو گا مجھے دیتا جائے ادا مام۔“ بھل نے پیٹ چرے سے ہواب دیا ”میں مسحورہ دیتے ہوئے چکارا ہوں لیکن کیا میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ جو کچھ اس لفافے میں ہے اسے ضائع کر دیا جائے۔“

”یہ پیٹ ادا مام!“ اس نے کہا۔ یہاں نے خود پر جر کر کے پتی کو دیکھا۔

”میں نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔“ یہاں نے پتی کو غور اسے ضائع کر دیو۔ ذرا سچ قسم کس چیز سے محروم ہو جاؤ گی۔ بھل بھی تم سے یہی کہہ رہا ہے۔ اس حد تک اپنے احتیفیکی غلامی مت کرو۔“

”خکریہ بھل۔ تم بہت اچھے دوست ہو۔“ یہاں نے ہواب

”یقیناً وہ شخص اسے ساختھ لایا ہو گا۔“ یہاں نے بات کاٹی دیا۔ ”اس وقت آپ کیا کھانا پسند کریں گی؟“

”شاید وہ اسے میرے ہاتھ پیچا چاہتا ہو۔ اس کا کوئی دروازہ نہیں ہو سکتا۔“

”ضور ادا مام۔ میں خود پکاں گا۔“ بھل کے چہرے پر چک تھیں نہ دوڑ جادو کی بارے میں....“

وہ چلا گیا تو یہاں نے بیاس تبدیل کرنے کا ارادہ کیا۔ گھری ”مجھے اس وقت کسی جادو سے دیکھی نہیں۔“ یہاں نے سو دیکھی تو پونتے تین بچے تھے اور سچھے بعد جب بھل کھانا لے کر آتی تو وہ پڑے بدل بچی تھی۔ بھل نے اسے قریبی نظرؤں سے ہو گی۔ میرے سر میں انتہائی درد ہوا ہے۔“

ہیری کن پھکپایا۔ اسے بڑا احسان تھا کہ اس وقت وہ جس دیکھا۔ ”آپ بہت دلکش ثابت ہوں گیں، ادا مام۔“ وہ بولا۔ یہاں مکرانے کے اور اتنی دولت پر اثر درسوخ رکھتی ہے۔ اسے یہ بھی احسان گئی۔

”خکریہ بھل، ابھی بھی میں بھی ایسا یہی محسوس کر لیا گیا۔“

وہ اٹھ کر الماری کے پاس گئے اسے کھول کر اپنے زیورات زینے پر رکھا تھا۔ آٹھ ہزار ڈالر کے نوٹ ناہیں تھے۔ کوش کرتے ہوئے اس نے اپنا چہوڑا پاٹ رکھا اور بیک بند کر کے کام کوئی نیز غائب نہیں ہے۔ بدلتی سے میں ایکلی تھی۔ آہٹ ٹھن کر میں زینے پر گئی اور اس آئی کو دیکھا۔ مجھے یہی اس نے تیبڑی سے بیڑھاں طے کیں۔ میں بھاگ کر کرے میں آئی اور دروازہ بند کر کے پولیس کو فون کرنے لگی۔ وہ دروازہ توڑ کر حملہ آور ہوا اور پھر شاید اس خیال سے کہ میں نے پولیس کو فون کر دیا ہے گھبرا کر بھاگ گیا۔“

”ایسا یہی معلوم ہوتا ہے ادا مام۔“ ہیری سن سوچنے کے اندر میں پیلا کو دیکھ رہا تھا۔ ”بیس کچھ اور تو نہیں پوچھتا ہے؟“

”بیس کچھ اور تو نہیں پوچھتا ہے۔“ میل کے طور پر تم اس پتی کے بارے میں کیا پوچھنا تو ہے۔ میل کے طور پر تم اس پتی کے بارے میں کیا پوچھنا تو ہے۔“

”وہ پتی کے بارے میں قبائل بھول ہی گئی تھی مگر ایک بار پھر اس کے آئنی خوصلے نے مدد کی۔“

”پتی!“ اس نے جیرت کا اظہار کیا ”نہیں، میں کسی پتی کے بارے میں نہیں جانتی۔“

”ایک منٹ ٹھہریے!“ ہیری سن دروازے سکن گیا اور بارہ کھڑے کی فرد سے کچھ بات کی اور پھر ہرین سے مشاہدہ پتی کے کروائیں آیا۔

”یہ پیٹ ادا مام!“ اس نے کہا۔ یہاں نے خود پر جر کر کے پتی کو دیکھا۔

”یقیناً وہ شخص اسے ساختھ لایا ہو گا۔“ یہاں نے بات کاٹی دیا۔ ”شاید وہ اسے میرے ہاتھ پیچا چاہتا ہو۔ اس کا کوئی دروازہ نہیں ہو سکتا۔“

”بُرِّفتی سے دروازہ ہے۔“ ہیری سن نے کہا ”ممکن ہے جتنی تھیں نہ دوڑ جادو کی بارے میں....“

”جسے اس وقت کسی جادو سے دیکھی نہیں۔“ یہاں نے سو لیچے میں بات کاٹی ”اگر سوالات ختم کر چکے ہو تو چلے جاؤ، مجھے خوشی آتی تو وہ پڑے بدل بچی تھی۔ بھل نے اسے قریبی نظرؤں سے دیکھا۔

”آپ بہت دلکش ثابت ہوں گیں، ادا مام۔“ وہ بولا۔ یہاں مکرانے کے خاطب ہے اب وہ کم سے کم ساخن میں ذرا کری دارث ہے اور اتنی دولت پر اثر درسوخ رکھتی ہے۔ اسے یہ بھی احسان تھا کہ ابھی اس کے شہر کا انتقال ہوا ہے اور اس پر حملہ بھی کیا گیا۔

اس نے جواب دیا۔

کھانا ختم کرنے کے وہ کامارٹی کے دو گلاس پینے کے بعد چیلہ خود کو بہت بتر محسوس کرنے لگی۔ اس کے سر کا درد بھی غائب ہو گیا تھا۔ لڑکی کو آتے دیکھا۔ اس نے ایک سفیدی شرت اور نیلی جیبز پہن ہوئی تھی۔ سر پال شانز پر بھرے تھے۔ اس نے یہاں کے قرب آکر اسے غور رہ دیکھا۔

لڑکی تم تھک ہو۔” یہی نے پوچھا اور یہاں کو اس کے لیے میں کچھ لیا کہ دیکھا کتنا چاہ رہی ہے۔

”میں نے سارا بندوبست کر لیا ہے۔ مادام۔“ اس نے جواب دیا۔ ”تعزیزی اور دعائیہ مجلس پیراڈا ازٹشی کے چیج آف کراٹش میں پرسوں میں بیٹھ ہو گی۔“

”واکٹریلوی کا مشورہ ہے کہ آپ کل سپرولن برلن کے ساتھ گھروپیں چلی جائیں۔“

”کسی بڑے بیانے پر تو کچھ نہیں ہو گا۔“

”نہیں مارام خصوص افراد کا اجتناب ہو گا۔ صرف آپ، منزہ ون برلن انساف اور مسٹلیاہی شامل ہوں گے۔“

”مسٹلیاہ!“ یہاں کچھ کل۔ اس سرخ بالوں والی لڑکی کا خیال آیا جس نے اسے آئیکنے کھانے کا وصلہ کیا تھا۔

”ہاں بادام“ وہ آئی ہے اور آپ سے ملنے کی خواہش مند ہے۔ اگر کوئی اعتراض نہ ہو تو وہ آج چھ بجے یہاں آئے گی۔

میں نے کہا۔

اس نے سوچا کہ ون برلن کو خط دے کر وہ لکنی بڑی قربانی دے رہی ہے۔ وہ اس لڑکی کو دھوکا رہا نہیں چاہتی۔ اب یہ لڑکی جوانی خراب حالات میں زندگی کر رہی ہے اچھا کوڑا پی بلکہ ارب پتی بن جائے گی۔ یقیناً اسے یہاں کی اس قربانی کا احساس ہو گا اور وہ اپنے الفاظ پر شرمende ہو گی۔

”ہاں بدل کر دیں۔ میں اس سے ضرور ملوں گی۔“ یہاں نے جواب دیا۔

○☆○

”اے احساں!“ اس کا معرفت ہے؟“

”ایسا واقعی! ایسا وہ اس کا معرفت ہے؟“

”اے احساں ہے کہ وہ بہت اچھا گیا ہے۔ یہ بات میں نے اسے سمجھا ہے۔ مسلسل پہنچ کر فیما اختراف کرنے کا نہیں ہے۔“

عام طور پر لوگ تپنے لی پہنچ دیں کرتے لیکن اس نے جان لیا ہے کہ اپنے پھر سے تعلیم کی ضرورت ہے۔ میں اسے اپنے ساتھ ہیں لے جانا چاہتی ہوں وہاں پہنچ کر اس کے اڑات بے پناہ ہوں گے۔“

کسی قدر نہ سو اور نے چین یہاں نہیں میں آکر بیٹھ گئی۔ تب پانچ پنج کر پچاس منٹ ہوئے تھے۔ دس منٹ بعد وہ لڑکی آئنے والی چیلہ خود کو شیری شیلہ کرتی ہے۔ اس دوران وہ واکٹریلوی اگر جاچکا تھا۔ اس نے مسکن دو اکھانے کا مشورہ دیا۔ آئینے کی کہ وہ فیزادہ تر آرام کرے۔ چونکہ یہاں کی باشی تو جسے نہیں اُن رہی تھی اس لیے واکٹریلوی نے رخت ہو جانا ہی مناسب خیال کیا۔ نہیں فیر لے کوئی فارغ کر دیا گیا۔ اس وقت یہاں مسلک کے سوا یاکل اکیلی تھی جو اس وقت بکنی میں رات کے کھانے کی تیاری کر رہا تھا۔ نہیں رکھتی ہو گی۔“

دن برلن اگلی صبح آئنے والا تھا۔ ہرین کا خط پڑھنے کے بعد اس کے ”صرف وہ لوگ ہو دوڑ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔“ چھے ہوئے تیرنا خیں ہاں آ جائیں گے مگر اب یہاں پڑاہ کرنے کی حد الیک بات کہ سکتے ہیں۔ یہی نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ”البتہ اچھا دوڑو جادو اور گرا دوڑو جادو ضرور ہوتا ہے۔ ڈکڑا جادو کرتا کھکارنے کی بھلی سی آواز گن کر یہاں نے گھوم کر دیکھا۔ تھا۔ میں اسے سکھانا چاہتی ہوں کہ وہ اپنے جادو سے اچھے کام

لے۔ ”میرے خیال سے تمہیں معلوم ہو گا کہ اس نے تمارے گزارنے پر براحت کرنے کے بعد جتنے تک کہیں نہ ختم ہونے والی مصیت بھی رہی ہو گئی؟“ آخر کار جیت گئی۔“

”پاں اور اس لے ہنائی تھی کہ تم اسے ہمارے چلنے پر مجبور کر دیں۔ بلاشبہ یہ اس کی یہ حرکت درست تھی تھی مگر اس کی سبھی میں نہیں آہما تھا کہ وہ کیا کرے۔“ تمہیں یہ بھولنا نہیں چاہیے کہ وہ نوجوان اور کچھ ہن کا مالک ہے۔“

”یا تم راقی یقین رکھتی ہو کہ اس نے تمارے والد کو بے ہوشی میں جلا کر دیا تھا؟“

”ہاں“

”اور تم یہ بھی جانتی ہو کہ وہ میری ٹکل کی بھی ایک ٹکلی ہمارا لے بڑی محنت اور جدوجہد کی۔“

”یہ الفاظ اور اس لوب و سچے میں اتنی غیر متوقع بات تھی کہ“

”ہاں مگر میں نے اسے روک دیا تھا۔ میں اس کو براہ ایشیاطانی دوڑ کرتی ہوں۔ یہ میں نے اسے تڑکنے پر مجبور کر دیا ہے۔“

”یہ میں اسے بے شمار مستعدل جائیں گے۔ وقت آئے پر وہ ایک گروہن مکاہی ہے۔ صحیح تعلیم پانے کے بعد لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔“

”تمگرمان سب یافتہ کے نیلے دولت کی ضرورت ہے۔“

”دولت بھی آجائے گی۔ ایک مرتبہ وہ لوگوں کو کوہ یقین والانے میں کامیاب ہو جائے کہ وہ سچا اور اچھا عامل ہے تو دولت اسی دولت ہو گی۔“ بھج سے بات کرنے کے بعد اس نے اپنی موڑاں تکل ایک شوقین مراج کے ہاتھ فروخت کر دی۔ اس کے اسے سات ہزار ڈالر ملے۔ نہیں، دولت کوئی ملکے نہیں ہے۔ اس وقت جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ وہ صحیح خطوط پر سوچا رہے اور اپنی طاقت اچھے انداز میں استعمال کرے۔“

”یا تم جانتی ہو کہ وہ بُرے کام کرتا رہا ہے یا میں تک کہ چوری بھی؟“

”ہاں گرگاب نہیں کرتا۔“

”یہ تمہیں پورا لٹھیں ہے کہ لوگ اس جیسے نوجوان کو گرد سمجھ لیں گے۔“

”بے تک مگر اس پر بحث کیوں کی جائے میں دیکھ کر تھی ہوں کہ تم اسے نہیں سمجھ رہی ہو۔ شاید میں بھی کچھ عجیب ہوں۔ مگر میں لوگوں کو مٹاڑ کرتا پسند کرتی ہوں۔ میں ان کے ذہنوں میں نئے خیالات پیدا کر رہا تھا ہیں۔“

”تم نہ ساؤ کیوں آئی تھیں؟“ یہاں نے موضع بدل دیا۔

”میں تمہیں قرب سے دیکھنا چاہتی تھی۔ مجھے اس عورت کو دیکھنا کا بخوبی تھا جس سے میرے والدے شادی کی تھی۔“

”میں یہ بات کہجھ سمجھ کریں ہوں اور اب جب کہ تم نے دیکھ لیا ہے تو مطمئن ہو گئی ہو گی؟“

”ہاں میں مطمئن ہوں۔ مجھے تمارے لیے افسوس چاگرگاب

کیا آپ امریکا جانا چاہتے ہیں؟

امریکا چلیں

- علی غیان آفیلی کے ہمراہ امریکا کی سیر
- اس دیس کے نثارے جو ساری دنیا کا مرکز نہاد ہے
- امریکا میں ملازمت یا ذاتی کاروبار کے مسائل

ایک ایسی دلچسپ و پُر تیسم تحریر جو آپ کی معلومات میں اضافے کا ذریعہ بھی ہے

ماہماں سرگزشت کا تازہ شمارہ

خریدنا ہر گز ناجوہ لیے

کر کے میانہا پنڈ کروں گی۔”
 پہلا جرت سے ٹھری کو گور رہی تھی۔
 ”لیکن تم... اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن میری نے بولے کا
 موقع نہیں دیا۔

”میری پوری بات اُو۔“ میری نے خت لبے میں کہا ”میں
 اس کی تدقین میں صرف اس نے شامل ہوں گی کہ بھل کے
 چندیات کو تکلیف پہنچانا نہیں چاہتی۔ وہ اپنی میران طبیعت کی وجہ
 سے سمجھتا ہے کہ مجھے اپنے والد سے محبت تھی۔ بھل نہ ہوتا تو
 میری ماں یا میں ہر میں رواف کے ساتھ رہتے اور زندگی گرا رہنے کی
 آزمائش برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ بوچھ تم نے ابھی کہا، اس
 سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم مجھے اپنی ذات سے حقیقت میں باہوس کرو۔
 اگر واقعی یہ بات ہے کہ تم مجھے اپنی ذات سے کارا رہ رکھتی ہو۔
 گی۔ یہ خط ایک تشریف پنڈ بیارہن کو رکھنے والے باگل کی سکھا تھا۔
 اگر تم پر کمو کر تم نے اس آدمی کی آخری خواہش کو بورا نہیں کیا تو
 تمہارا ضمیر طبیعت کرتا رہے گا تو میں جواب دوں گی کہ تم اپنے
 آپ کو شہید غائب کرنے کی کوشش کر رہی ہو اور میں یقین دلاتی
 ہوں کہ تم شہید کے کوار کے لیے ہرگز ملابس نہیں ہوں۔ ہو۔ یہ بات
 یاد رکھو، مرنے والوں کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ یہ زندہ لوگ ہیں جن
 کی پروار کرنا چاہیے۔“

میری ایک دم کھمنی ہو گئی ”مجھے اُسید ہے کہ میں جلد ہی
 اخبارات میں شاندار مسز برہمین رواف کے ہاتھوں شاندار کام
 انجام دیتے ہوئے پڑھوں گی۔“ اس کے چھرے پر ایک خونگوار
 دوستانہ سکراہٹ اُنگی ”اب تم سے چچیں میں ملا تھات ہوگی۔“
 اور یہ کہ کردہ تیز قدموں سے پہلاں انٹی بے حسرت
 پیشی ہوئی اس وقت تک اسے رکھتی رہی جب تک وہ نظروں
 سے او جھل نہیں ہو گئی۔ اسی لمحے میں اندر آیا۔
 ”میں نے گھنٹو کا آخری حصہ مُلیا ہے مادام۔“ اس نے آگے بڑھ کر
 سرخ فاکل اٹھایا۔
 ”اب چونکہ آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہو گئی مادام۔“ وہ
 نزی سے بولا ”اس لیے میں اسے برقرار دنہوں میں اسے کامشوور دینا
 ہوں۔“ تمہارے مشورے نیشہ بہت صائب اور مناسب ہوتے
 ہیں۔ ”پہلے شراب کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔
 ”میرا بھی یہ ہی خیال ہے۔ کھانے میں کیا آلتیں تیار
 کرلوں؟“ ”بہت ہی اچھا خیال ہے۔“

پہلے نے بھل کو سرخ فاکل بغل میں دیا۔ وہیں جاتے
 دیکھا اور ایک گمراہی سانس لے کر کری کی پشت پر سر رکھ دیا۔
 آخر کار دہ طکی چاہی اسے بدل ہی گئی۔

THE MURDER ROOM

JAMES HADLEY CHASE

I HOLD THE FOUR ACES

‘Master of the art of deception’

New Statesman

حکم کا اکا

اثر نعمانی

حسابی قوائد کے مطابق "ایک" مثبت اعداد میں چھوٹے سے چھوٹا عدد ہے جبکہ تاش میں ایک یا اکا طاقت ور توبن پتا کھلاتا ہے۔ اس اکے کئے دو بعدو بدلے اور غلام تو کیا خود بیگم اور بادشاہ تاک ہاتھ پاندھی دکھائی دینے ہیں اور تاش کی گذی میں جو چار اگے ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ گران قادر ہوتا ہے تاہم اگر یہ چاروں کسی ایک کھلاڑی کو مول جائیں تو اس کی خوش قسمتی میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ انہی اگنوں کے تائی بانوں سے سجا جیمیں ہیڈلے چیز کا تیز رفتار اور سنسنی خیز ناول، وہ اگے جو کسی عام کھلاڑی کے ہاتھ میں نہیں بلکہ ایک بیگم کے ہاتھوں میں تھے، ایسی بیگم جو ان اگنوں کو بھی چلانا جانتی تھی۔ سطر سطر ہنگاموں اور دلچسپی کا سامان لئے ایک مکمل ناول۔

ذر کے لئے زدن کا لالہ کار بنا نے والے لائچ پرتوں کا تصور، تینوں ہیئتے لے چڑی کا شنی خیز ناول

جو لوگوں سے ثالی تک ہر چیز سے امارت ظاہر تھی۔ اس کی عمر سیتیس ارتسیں سالاں معلوم ہوتی تھی۔ ایک کلائی پر اوپریگا گولڈن رست واقع تھی اور دوسرا کلائی پر پلائیم کی ایک نیس زنجیر۔ کیا آدمی ہے۔ آرج چنے دل میں کہا۔

دو لوگوں میں، کسی اعسالام ہوئی۔ اس آدمی نے سونے کا سکر پیٹ کیس کالا کر ایک سکر پیٹ سلاکیا۔ جب وہ لفٹ سے اتر کر ایک طرف چل دیا لہ آرج چنے استقبالیہ گلرک سے اس آدمی کے پارے میں پوچھا۔

"یہ صاحب مو بید کر سٹو فرگرین ولی ہیں۔" گلرک نے بتایا "رات ہی جرمنی ہے آئے ہیں۔"

"جرمنی سے... مگر وہ تو اگر یہ معلوم ہوتا ہے۔"

گلرک نے تائید کی اور آرج نے سوچا کہ گرین ولی جیسا آدمی جس کے ایک ایک انداز سے دولت مندی ظاہر تھی۔ پیرس کے سب سے سنتے ہوں میں کیوں ٹھہر اے۔ اس کا تو صرف سونے کا کیس ہی ہیں پڑا رفرانک کا ہو گا۔ مجیب ہی بات ہے مگر جب وہ میرا اسٹشیں میں داخل ہوا تو اس نے گرین ولی کا خیال ذہن سے کالا دیا اور پیرس کے پارے میں سوچنے لگا۔ پیرس نے سرمایہ کاری کے لیے جو منصوبہ پیش کیا تھا، آرج کوئی۔ داہیات محسوس ہو رہا تھا۔ اخمارہ ماہ صورت چہرہ اس نے بڑا یہتی سوت زیب تن کیا ہوا تھا۔

نائیت کی پلیٹ سامنے سے ہٹانے سے پہلے جیک آرج نے اپنی طرح دیکھ لیا کہ اس میں کھانے کے لیے ایک ذرہ بھی باقی نہیں بجا ہے۔ کافی دانی میں جماں کر دیکھا اور اسے بھی خالی پا کر ٹھہری سالس لیتے ہوئے سکر پیٹ سلاکیا۔ میں دیکھنے ہوں جس میں وہ آج کل ٹھہر اہوا تما، پیرس کا سب سے سنتا ہوں تھا۔ اس نے اپنی رست واقع دیکھی۔ اب اسے پیرس سے اپنی مقررہ ملاقات کے لیے روشن ہونا تھا۔ اس کے لیے اسے طویل فاصلہ طے کرنا تھا۔ وہ اس پر بھی کڑھ زہا تھا کہ یہ فاصلے بسوں اور ٹرین میں طے کرنا ہے جبکہ زیادہ وقت تین گزر اہواہ شاندار کاروں میں آتھا تھا۔ جو سوت اس نے بہنہ ہوا تما، وہ الگینڈ کے بہترین ٹلر کا ٹیار کردہ تھا لیکن طویل مدت سے زیر استعمال رہنے کے بعد اس کی صورت بکر پیچی تھی لیکن ان تمام باتوں کے باوجود اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھنے ہوئے سوچا۔ اب بھی اس کے اندر خاصی تھی وجہت اور انداز حکم موجود تھا۔ کمرے سے باہر لکل کر لفٹ میں نیچے جاتے ہوئے ایک اور شخص بھی اس کے ساتھ تھا۔ آرج اسے دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا۔ طویل قامت، کسر ترقی جنم، قلم اساروں جیسا خوب صورت چہرہ اس نے بڑا یہتی سوت زیب تن کیا ہوا تھا۔



جب رولف نے اپنا سوکس اکاؤنٹ اس فرم کے پاٹھ سے واپس لے لیا جس میں آرچ پارٹنر فارم نے اپنا بلوں شتم کر دیا۔ باقی دونوں پارٹنرز نے فرم کی گذول فروخت کر دی، جس کے تینجی میں آرچ کو صرف بھروسہ ہزار فراں ایک ٹلنے۔ ابتداء میں آرچ کو اعتماد تھا کہ وہ کہیں اپنا کیریئر شروع کرے گا مگر جلد ہی اسے رولف کی دولت کے موڑ پر ہونے کا اندازہ ہو گیا۔ آگرچہ رولف پانچ ماہ قبل انتقال کر چکا تھا ان پر بھی کوئی ادارہ آرچ کو ملازم رکھنے کے لیے آمادہ نہیں تھا۔ آرچ نہ صرف ایک ذہین میں میں الاقوامی و دیکھ مخالف کلاس میں مشیر بھی تھا۔ اسے فرانسیسی گرسن اور ایالات میں زبان پر عبور حاصل تھا۔ ایک ذرا سی غلطی نے اسے غلبن اور جعل سازی کا مجرم بنادیا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کی جیب خالی ہوتی گئی اور اب اسے کسی گر کشش ملازمت کے توکیا زندگی گزارنے کے لیے کوئی بھی معمولی سے معمولی ملازمت کے لالے پڑے ہوئے تھے۔

ایسے وقت میں جنوبی امریکا کے ایک شخص نے جس کا نام شاپیلڈو تھا اس سے ملاقاتی اور تجویز پیش کی کہ شاید ایک اہم سرمایہ کارکنیں اس کی خدمات سے فائدہ تھا نے پر آمادہ ہو جائے۔ شاپیلڈو نے یہ بھی بتایا کہ یہ کہیں اسے سوڈا ارلی فنڈ کی خواہ پر کرکٹی سے... میز پر یہ کہ اس کے ذریعے سرمایہ کاری کے لیے بھی رقم فراہم ہو گی اس لیے اسے ڈیڑھ قیصہ کا حصہ بھی ملے گا۔ شاپیلڈو نے مزید بتایا کہ کہیں کو سرمایہ کاری کے لیے دس میلین ڈالر کی ضرورت ہے۔ اس کہیں کا ماں ایک دولت مند امریکن ہے جو کامیاب پر ویجیٹ پاپیٹ چیل تک پہنچا چکا ہے۔ اس کے ماں کا نام پیٹریس ہے۔

آج کل مسٹر پیٹرین شہنشاہ ایران سے گفت و شدید کر رہے ہیں۔ ”شاپیلڈو نے کہا۔ ”اور شاہ کو پیٹرین کا منصوبہ بہت پسند ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم اس ہونے والے معاهدے سے کے تاثنوں پہلو سنبھالو اور قانونی انداز میں معاهدے کی تکمیل کر دو۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم ایسے معاملات میں بہت تجریخ کارہو۔“

اس کے بعد شاپیلڈو نے آرچ کو کہیں کے ریکن یروڈش ویسے جس میں کہیں کے منسوبے کی فضیل دی گئی تھی۔ اس کہیں کے منسوبے کا نام بولا سکائی ہالی ڈی کمپ تھا اور یہ یکمپ یورپ کے مختلف تفریجی مقامات پر قیمتی کے چلتے تھے۔ آرچ نے بروڈ پر ہاد رائے قائم کی کہ یہ کوئی نیا منصوبہ نہیں ہے۔ اس طرح کے بہت سے کمپ پہلے ہی یورپ میں بنائے جا پچکے تھے۔ اس کا اندازہ تھا کہ یہ کہیں مالی مخفعت

قبل آرچ کے سامنے کوئی ایسی پیش کرتا تو آرچ بات کرنا بھی پسند نہ کرتا۔ یہ بھی حالات کی ستم ظریغی تھی جیسی کہ اسے پیٹرین تھے آدمی سے ملاقات کرنا پروری بھی تکرہ اپنے آپ کو کسل سمجھتا تھا رہتا تھا کہ مجبوروں کو انتباہ کا حق نہیں ہوتا۔ میرودڑیں کے ایک کہیں کلاس کیا رہنے میں سفر کرتے ہوئے آرچ کا ذہن اسے ماضی میں لے گیا۔ صرف اخبارہ ماہ پہلے وہ لوزانیا سومنٹر لینڈ میں میں ان القاوی و فک کی ایک معروف فرم میں سینٹر پارٹنر تھا۔ اس کے پاس ہر میں رولف کا سوکس اکاؤنٹ تھا اور رولف دنیا کے امیر ترین افراد میں سے ایک تھا۔ آرچ اور رولف کی بیوی ہیلگا مل کر اس اکاؤنٹ کا انتظام سنپھالتے تھے۔ اندازے کے مطابق اس اکاؤنٹ میں کم و بیش بیس میلین ڈالر موجود تھے۔

”تم حد سے زیادہ حریص تھے اور حد سے زیادہ پدنیسب بھی۔“ آرچ نے اپنے آپ سے کہا۔ اسے اندر ورنی طور پر اطلاع ملی کہ آسٹریلیا میں جست کی ایک کان کے حصہ کی قیمت تیزی سے بڑھنے والی ہے۔ وہ ذرا نہیں پہنچ گیا۔ اس نے کان کے شمار حصہ خرید لیے اور اس کے لیے ہر میں رولف کی دولت نہیں بلکہ خرچ کر دی۔ اس کا ارادہ تھا کہ حصہ کی قیمت بڑھنے کے بعد وہ انہیں فروخت کر دے گا اور اس طرح جو مناجت حاصل ہو گا۔ اسے اپنی جیب میں رکھ کر رولف کے اکاؤنٹ سے لی ہوئی رقم والپس اکاؤنٹ میں بچ کر رادے گا۔ اس مقدار کے لیے اس نے رولف کے دو میلین ڈالر خرچ کر دیا لے کر بدلتی میں جست نہیں لکھی۔ حصہ کی قیمت بے تحاشا گرگئی اور یوس دو میلین ڈالر خرچ ہو گئے۔

اگر اس موقع پر ہر میں رولف کی بیوی ہیلگا نے اس کا ساتھ دیا ہوتا تو آرچ اس نقصان پر تاپا بیٹا مگر ہیلگا نے صاف انکار کر دیا۔ آرچ کو ان دیشہ تھا کہ رولف اس پر غصیں کے الزام میں مقدار میں چلا گئے ہیں اور رولف کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ (یعنی آرچ) اور اس کی بیوی ہیلگا ناچائز تعلقات رکھتے ہیں اور رولف ایسا آدمی تھا جو کوئی اسکینڈل برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے آرچ کو عدالت میں گھیٹا تو آرچ اپنے اور ہیلگا کے تعلقات کو پرسر عدالت ظاہر کر دے گا لیکن مقدار میں نہ کرنے کے پا وجد رولف نے اپنا اتفاق لے لیا تھا۔ اس نے آرچ کو بیک لسٹ کر دیا۔ ہر کہیں اور ادارے کو تاکید کر دی۔ اگر اس نے آرچ کو ملازمت دی تو اسے اس کا خیارہ برداشت کرنا پڑے گا۔

تلاش ہے

نوجوانوں میں سے اکٹھاں تجویز کے
ایک بخوبی انجمن کے لئے

ایک ایسا منفرد ڈائجسٹ جس میں

☆ کے لئے ارشاد شدید نوجوانوں کا شاہ

☆ ہو گئی گئی حیثیت میں سچائیوں کی خواہ

لپچ پکاریاں

☆ شیخ ☆ شہزاد ☆ شاعری

☆ پاکِ شہزاد ☆ انتروپرینر

☆ طالبِ حاضر و فیروز حاضر

☆ میری تجویز کاری

نوجوان قاتیں کے دلوں میں گھر کرنے بہت جلد رہا ہے

اس ڈائجسٹ کے لئے نام تجویز کریں
اور انعام میں حاصل کریں



پانچ تجویز کردہ نام پنچ ملیار پوتے فون نمبر کے ساتھ
جلداں اڑلے ورنہ حذیل پتے پر اسال فرمائیے

”میری تجویز“

معرفت بکس نمبر 215 کراپی

کا ذریعہ نہیں بن سکیں گے مگر اسے سوڈا رنی بخت کی پیش کی
چارہ ہی کی اور مو جودہ حالات میں یہ آمدی جھوڑ دیتا آرچ
کے لیے نامکن تھا۔ پھر وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ کون جانے شاہ
ایران اتنا حق ثابت ہو کہ اپنی پیروں کی بے تحاشا آمدی
ایک ایسی بے ہودہ ایکسیم میں لگا گا۔

وہ گیارہ بجے میں شنبہ صبح پہلے ملکا اہولی کی لائی میں
داخل ہوا۔ شاپیلوں کا انتظام کر رہا تھا مگر آرچ کو دیکھ کر نہ
حرب عادت مکر ایسا اور شہزاد تھا ملایا۔ آرچ کارل ڈو بینے لگا۔
”کیا کوئی پریشانی پیش آگئی ہے۔“ اس نے پوچھا۔ وہ
اور شاپیلوں ایک گوشے میں بیٹھ گئے۔

”ایک مد تک۔ شاہ نے ہماری ایکسیم مسزد کر دی
ہے۔“ شاپیلو نے بتایا۔ ”مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا
اور ہمہت سے دراثت ہیں جیسا سے سرمایہ مل سکتا ہے۔ پیترسن
ابھی تم سے ملتا چاہتا ہے مگر وہ دراچچے سے مردیں ہے۔
بس اس کی باتیں خاموشی سے سنتے رہنا۔“ آرچ کو اپنے سو
ڈالروں میں غائب ہوتے ہوئے عسوں ہوئے۔
”کیا وہ اب بھی بیٹھے ملازم رکھ لے گا۔“ اس نے

پوچھا۔
”امید تو ہے۔ آخر سوڈا رکی حقیقت ہی کیا ہے۔ وہ
تمہاری ملاحت تجربہ اور علمی تقابلیت کا بہت معرف ہے۔ آؤ
میں ہمیں اس کے پاس لے چلوں۔“

ایک پر ایکو بیٹھنے لگیں میں پیترسن ڈبل ویکنی کا چوتھا
گھاں پی رہا تھا۔ آرچ نے اسے دیکھتے ہی اندازہ کر لیا کہ وہ
قدرے نئے نیے ہے۔ پیترسن نے سگار کا شکستہ ہوئے
اسے کری پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

”تم آرچ ہو۔ بہت خوب!“ وہ بولا۔ ”کیا پورے گے؟“
”جن مارٹی۔“ آرچ نے بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔
شاپیلو نے دیکھ کر شراب لانے کا آرڈر دیا۔

”تم نے بروڈ شرکت کیے ہوں گے۔“ پیترسن نے کہا۔
”تمہارا ہماری ایکسیم کے پارے میں کیا خیال ہے؟“
”میرا خیال ہے کہ یہ آج کل کی ایک مقبول ضرورت کو
پورا کرتی ہے۔“

”بالکل تھیک!“ پیترسن پر جوش لجھ میں بولا۔ ”مگر...
بھر شاہ ایران نے اسے مسزد کیوں کر دیا۔“

”تھی وجہات ہو سکتی ہیں۔“ آرچ نے مخاطب لجھ میں
کہا۔ ”مگر میں اس گفت و شنید میں شامل نہیں تھا اس لیے کیا
کہہ سکتا ہوں۔“

”تم لم بجنت وکیل!“ پیترسن نے ناگواری سے کہا۔

ملاقات ہرے ہی خراب حالات میں ہوئی تھی۔ آرچ نے چل دی سے اپا مند درسری طرف کر لیا۔ وہ ہمیں پاہتا تھا کہ ہیلگا اسے دیکھ لے۔ وہ اب بھی پہلے ہی کی طرح خوب صورت نظر آ رہی تھی اور اسی شان سے سر اٹھائے چل رہی تھی۔ یہ تم ان لوگ لفڑ میں سوار ہو کر کسی بالائی منزل پر چل گئے۔

”بڑی صیغہ عورت تھی۔“ پیرین نے کہا ”یہ کون ہو سکتی ہے؟“

آرچ نے دیکھا کہ یہ موقع ہے کہ وہ پیرین کو مرغوب کر سکتا ہے۔

”یہ ادام ہیلگا رولف ہے۔“ اس نے جواب دیا۔

”رولف!“ پیرن کو چونا ”تمہارا مطلب ہے وہ ایمرد کبیر ہر میں رولف۔ مشہور ایکسر دنک صنعت کار!“

”ہاں۔ مگر چند ماہ قبل رولف کا انتقال ہو چکا ہے۔“

آرچ نے جواب دیا ”اور اب اس کی کار پورپوشی کی اچارج ہیلگا ہے۔ اس نے بظاہر بڑی خوبی سے انتظام سنبھال رکھا ہے۔“

”کیا واقعی؟“ پیرن کی آنکھیں جست سے ہمیں گئیں۔

”اس کے ساتھ وہ دو تھیں کون تھے؟“

”وہ جو طبلی قامت آدمی تھا اس کا نام اسٹلنے وہنہن ہے۔ وہ رولف کے لیکی ڈیپارٹمنٹ کا گمراہ ہے اور وہ جو

چھوٹے قدم کامندا سا آدمی تھا اس کا نام فریڈرک لومان ہے۔

وہ اس پر بُنیٰ نہیں ہے۔ میرا خانل ہے کہ کاب کار پورپوشی کی مالیت ایک ہلکی ڈار سے زیادہ ہوئی اور میں ایک حقیقت کے طور پر بھی جانتا ہوں کہ ہیلگا کی اپنی ڈائی ولٹ د جاندے سو ملین ڈال سے کم نہیں ہے۔“

”الختت ہوا!“ پیرن نے گہری سانس لی ”یہ تو بے شمار دولت ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم اس عورت سے بخوبی واقف ہو،“

”میر موقر ایسا تھا کہ آرچ کو اپا مند بدر کھانا چاہیے تھا مگر مارٹنی کے دو تین گھنوسوں نے اسے اپنے رہا بنا دیا تھا۔“

”جاننا کیا ممکن۔“ اس نے پرے فخر سے کہا ”زیادہ دن ٹھیں گزرے کہ میں اور وہ مل کر رولف کا سوس اکاؤنٹ سنبھالتے تھے اور ہم دونوں میں بڑی گہری اور قریبی دوست تھی۔“ اس نے آنکھ ماری۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تمہارے اس سے جنسی تعلقات تھے۔“ پیرن بہت متاثر معلوم ہو رہا تھا۔

”ہم دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔ اتنا

”کبھی کسی بات کا سیدھا جواب نہیں دیتے۔ خیر۔ اب شایبیو کل سہ پہر سعودی عرب جا رہا ہے۔ ان بدروں کے پاس بڑی دولت ہے۔ ہمیں وہاں سے سرمایہ مل سکتا ہے۔ شایبیو کے ساتھ وہاں جانے اور بات چیت کے تالوں پہلوؤں کا خیال رکھنے کے بارے میں کیا کہنے ہو؟“

شایبیو چیز آدمی کی سعودی وزیر سے ملنے اور اسے بلو اسکا بھائی ڈے کے نیک چیزیں واپسیات ایسیم میں سرمایہ کاری کے لیے آمادہ کرنا تھا۔ میکن ایگزیکٹو کا آرچ بیشکل خود تو ہمیں سے باز رکھ کر سماگر سے سوڈا رفتی ہفتہ کی تجوہ کی ضرورت تھی اس لیے اس نے بظاہر سوچنے کی ادا کاری کی۔

”میں شایبیو کے ساتھ جانے پر تیار ہوں مگر اس کے لیے سوڈا رفتی ہفتہ بالکل ناقابلی چیز۔“

”کس نے کہا کہ ہمیں سوڈا رفتی میں گے۔ تم شایبیو کے ساتھ جاؤ۔ آمدورفت کے تمام اخراجات میرے ذمے ہوں گے۔ اس کے علاوہ دو نیمیں میشیں ہیں میں نے گا اور یوں بے شمار دولت تمہارے ہاتھ آئے گی۔ بشرطیکہ تم یہ کثریت کر سکو۔“

”کیا وہاں تمہارا کوئی دوست ہے یا کس سے رابطہ ہے۔“ آرچ نے پوچھا۔ پیرن نے شایبیو کی طرف ریکھا۔ ”تم نے وہاں کسی رابطہ کا انتظام کیا ہے۔“ اس نے پوچھا۔

”ایکی نکتہ تو نہیں ہے۔ یہیں میں سعودی عرب کے سفارت خانے کے لوگ احقیقی ہیں پکھنیں سیں گے۔“ شایبیو نے جواب دیا ”اس لیے میرا خیال ہے۔ اگر ہمیں کامیابی ہو سکتی تو وہاں جا کر ہو سکتی ہے۔“

”لیکن کہہ رہے ہو۔“ پیرن نے سرہلایا ”اس لیے وہیں جا کر کوشش کر دو۔“

آرچ نے سوچا کام بننے پاہن بننے منت میں سعودی عرب جانے کا موقع مل رہا ہے تو کیوں شفائدہ انجامے۔

ممکن ہے وہاں اس کی قصست یا واری کرے۔ کوئی ادارہ اس کی خدمات حاصل کر لے۔ پھر وہ شایبیو کو چھوڑ دے گا۔ ویس پیرن کے لیے مزید شراب لایا تو اپنے اسی میں پکھر گیر معمولی سرگرمی دیکھنے میں آئی۔ ایک عورت دو آدمیوں کے ہمراہ ہوئی میں دلائل ہوئی۔ ہوئی کے نائب نیجہر نے خود اسے خوش آمدید کہا۔ دو پورٹر اپنے پر اس کا قیمتی سامان اٹھائے آرہے تھے۔ آرچ نے اس عورت کو پیچاں لیا اور اس کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی۔ خدا کی پیڑا وہ ہیلگا تھی۔

اسے ہیلگا کو دیکھنے ایک مدت ہوئی تھی۔ ان کی آخری

کہنا ہی کافی ہے۔ ”آرچ مسکرا نے لگا۔

”میں بھٹکیا تو وہ سو لین ڈال رکی ما لک ہے مگر پھر تم اس

کے ساتھ کام کوں نہیں کر رہے ہو۔“

”خباردار۔ آرچ نے اپنے آپ سے کہا تم ضرورت سے

زیادہ بول رہے ہوئے۔“

”هم دونوں میں اختلاف ہو گیا تھا۔“ اس نے جواب دیا۔

”اس کے ساتھ کام کرنا بہت مشکل ہے۔ میں نے جو موں

کیا کہ میں مزید اس کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ اس لیے الگ

ہو گی تو پھر شاید سعودی عرب روائی کا انتظام کر لے۔ میں

اپنی جگہ تاریخوں۔“

”مکراب سعودی عرب جانے کی کیا ضرورت ہے۔“

پیرس نے سوچتے ہوئے کہا ”بجکہ دولت کا ایک ابشار اسی

ہوٹل میں موجود ہے۔“

”میں کچھ سمجھنا نہیں۔“

”اپنا دماغ استعمال کرو آرچ۔ تمہارے اس روالف

عورت سے تعلقات رہے ہیں۔ تمہارے لیے اسے میری

اسیکم میں سرمایہ کاری پر آمادہ کر لینا کوئی مشکل ہاتھ نہ ہوئی۔

”ہمیں صرف دو لین کی ضرورت ہے اور یہ قم اس عورت کے

لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ اس سے ہات کرو۔“

”مگر..... مجھے بیکن ہے کہ مادام روالف کی ہالی ڈے

کیپ اسیکم میں سرمایہ نہیں لکائے گی۔ میں اسے بہت اچھی

طرح جانتا ہوں۔“

پیرس کچھ نہیں۔ آرچ کو گھورتا ہا بھر کھڑا ہو گیا۔

”میں کھانا کھانے چاہتا ہوں مگر میری ہاتھ فور سے

سون۔ اس کا ہوت سے بات کرو اور اسے سرمایہ لائے پر آمادہ

کرو۔ اگر یہ نہیں کر سکتے تو کم سے کم اس سے میری ایک

ملقات کر ادا۔ پاتی کام میں خود کروں گا اور یاد رکھو کہ میں

کامیاب افراد کو ملازم رکھنا پسند کرتا ہوں۔ قم اس ملقات کا

انتظام کرو۔ روشنیں جھیلیں لازم نہیں رکھ کر لکھا۔“

اشتا کہہ کر وہ ہوٹل کے گرل روم کی طرف ملے۔

شاپیل بیوی اپنی کرسی سے اٹھا۔

”تم نے سا ایکی مسٹر پیرس نے کیا کہا۔“ وہ بولا

”میرے خیال میں تم جتنا اس عورت کو جانتے ہو اس کے پیش

نظر تمہارے لیے اسے پیرس نے سے ملے پر آمادہ کرنا مشکل

نہیں ہوا چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ ہم دہارہ بھی میلیں گے۔“

ہوٹل داہیں بکھن کر آرچ اپنے آپ کو براہما کہنے لگا کہ

اس نے پیرس کے سامنے میلگا سے اپنے تعلقات کا اکری

☆☆☆

کیوں کیا۔ ضرور اس کا ذہن بیکار ہوتا چاہا ہے۔ ایک سال

پیغمبر اس سے ایسی حادثہ نہیں ہوتی اور وہ بھی چکن ہے تو اب کیا

تریجائے۔ اس نے اپنی جیب کا جائزہ لیا جس کی مالیت بر اہم

ہوتی چاری تھی اور اس کے سامنے کوئی نبی تجویز صورتی حال

کی اصلاح کے لیے موجود بھی نہیں تھی۔ وہ جانتا تھا کہ پیرس

کی خوبیش کے مطابق میلگا سے ملنا بھی نا ممکن تھا۔ اُخْری

ملاقات میں میلگا نے اسے دس سال کے لیے بیل بھونے کی

دھمکی دی تھی۔ اسے اندازہ تھا کہ اگر وہ میلگا کو پیرس میں چھ

فhus سے ملے کا مشورہ درے گا تو اس کا ریشم کا ہو گا تو پھر

اب وہ کیا کرے۔ وہ بستر پر لیٹا ان ہی مقام ہاتھوں پر خور کر رہا

تھا۔ ممکن ہے درمیان میں اونچے بھی کہا ہو۔ اچھا کہ دروازے

پر دستک کی آزادی نے اسے پھوک دیا۔ گھری دھمکی تو شام کے

چھوٹ کر بیس منٹ ہو رہے تھے۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ

ہوٹل کی خادم کی کام سے آگئی ہو، اس نے بلند آواز سے

دستک دیے اور لے کوئی نہ رہا نے کے لیے کہا۔

دروازہ بھلوٹا کر سٹوپر گرین وی اندرا اٹھ ہوا۔ اسے

دیکھتے ہی اُرچ چوک کر اٹھ بیٹھا۔

”شاید میں نے تھیں ڈسٹرپ کیا۔“ گرین ولی نے کہا

”مگر میری حادثت سے میرے پاس گریٹ ختم ہو گئے ہیں۔“

خریدنے کے لیے ہوں سے باہر نکلنے کو جی نہیں چاہا۔ سوچا

تمہارے پاس ہوں قام سے لے لوں۔“

گرین ولی کو خود سے دیکھتے ہوئے آرچ کے ذہن میں

اچھا کہ ایک خالی ابھر۔ وہ جلدی سے اخدا اپنا سکر پیٹ کا

پیٹ کے پیش رہا۔

”ایسی غلطی جھے سے بھی ہوتی رہتی ہے۔ میرا نام بھک

آرچ سے ... اور تمہارا۔“

”مجھے کر سٹوپر گرین ولی کہتے ہیں۔ کہا دسکریٹ لے

لوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ پیٹ میں زیادہ سکر پیٹ نہیں

ہیں۔“

”مظہر لے لا اور اگر کوئی مصروفیت نہ ہو تو آرچ نہ رہے۔“

پکھ کشہ رہیں ”آرچ نے گرین ولی کے یقینی ہاں کو

کھوڑتے ہوئے کہا۔

”خاصاً اچھا ہوں۔“

”ہاں کہہ سکتے ہو۔ مجھے بھی پسند ہے۔“

”اور اچھی بات یہ ہے کہ ستا بھی ہے۔“ گرین ولی

نے مکراتے ہوئے کہا۔ آرچ نے ایک بارہ بڑا سے خود سے

دیکھا۔

”ہاں ہیس کا سب سے تباہی۔“

”تم کسی دلچسپ موقع کی بات کر رہے تھے۔ کیا ہے“
وہ.....

”مگر ہے میں اور تم کسی منافع بخش کام میں ایک دوسرے کا ساتھ دے سکتیں گراں سے پہلے میں تمہارے پارے میں چانتا چاہتا ہوں۔“

”بہتر یہ ہوگا کہ پہلے تم بتاؤ تمہارے ذہن میں کیا ہے؟“
تم آج کل کیا کرتے ہوئے؟“

”میں ایک منافع بخش سرمایہ کاری کی ایکیم کے قانونی پہلو سنبھال رہا ہوں۔“ آرجن نے جواب دیا ”اس ایکیم کا پردہ موڑ ایک امریکن ہے۔ وہ یورپ کے مختلف تقاضی مقامات پر ہالی کمپنی ایکیم پر سرمایہ کاری کے لیے اسی پارٹی کی تلاش میں ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں اس سے کہہ کر تمہارے لیے جگہ کالاں ہوں گی ان ظاہر ہے کہ پہلے مجھے تمہارے پارے میں بنیادی تفصیلات معلوم ہونا ضروری ہیں۔“

”مگر آج کل اس ایکیم کے کامیاب ہونے کی زیادہ موقع نہیں ہے۔“ گرین ولی نے اعتراض کیا اور آرجن کو تذکیرہ کرنے پر اکریا۔ دی جسے وقوف نہیں ہے۔

”تم اس پر بعد میں بات کریں گے پہلے تم مجھے اپنے پارے میں بتاؤ۔“
”پوری یہ تکلفی سے عرض ہے کہ مجھے آدمی کو عرف عام میں دیوٹ کہا جاتا ہے۔“ گرین ولی نے جواب دیا۔

”میرے پیشے کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا مگر، ہر حال یہ ایک پیشہ ہے صرف وہ لوگ اسے برآجھتے ہیں جو پہنچ مر خواتین کی اس لفظی کو محض نہیں کر سکتے جو وہ مردوں کی صفات کے بغیر اپنی زندگی میں پاتی ہیں۔ کسی بھی ادھی ہوئیں میں چلے گا جو کہیں ایسی دولت مندر سر سیدہ خواتین میں کی جو کسی فیرا بستہ مرد کی طلاق میں رہتی ہیں۔ جو بے اندمازہ دولت رکھنے کے باوجود اپنی عمر اپنے مٹاپے اپنی بد صورتی یا اپنی کسی بھی خامی کی وجہ سے مرد کی توجہ سے بحروم رہتی ہیں اور ایک آخوندی بھوت آخوندی توچ آخوندی ہمدردی پانے کے لیے معمولی رقم فرقج کر کے کسی مرد کو حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ یہ تھی تیزیں جو تم میرے پاس دلکھر سے ہوا۔ ایسی ہی مایوس اور دل گرفتہ گورتوں کے دیے ہوئے تھا ناچاف ہیں۔ یہ سونے کی ہیں جسے ایک بورڈی عورت نے دی تھی جس کا خیال تھا کہ میں اس سے بھوت کرتا ہوں۔ یہ سکرپٹ کیس ایک بے حد مولی آئشیں کا دو شکنہ ہے جس کا اصرار تھا کہ میں ہر رات کو اس کے ساتھ دو انس کروں اور میں تین ہفتے تک کرتا

”میں چانتا ہوں۔ اسی لیے تو میں یہاں تھہرا ہوں۔“
”اس کا مطلب یہ کہ تمہارا یہ ظاہری تھاٹ بات بھی دکھا دے۔“

”ظاہری تھاٹ عموماً دکھا دہوتی ہے۔“ گرین ولی نے تھیہ کیا ”شلا جھنگی کیا معلوم کہ تم اندر سے کوئی لکھ پہنی کروز پتی ہو۔“
”کاش میں ہوتا۔ خاص طور پر اس لیے کہ میں ایک بیٹا لا تو ای وکیل ہوں۔ تم کیا کرتے ہو؟“

”تم کہہ سکتے ہو کہ میں ایک موقع شناس ہوں اور اس وقت بھی مجھے کی شہری موقع کی تلاش ہے۔“
موقع شناس لشکر شاہ پر موقع پرست آرجن نے دل میں کھما۔ یہ تعریف اس پر بالکل صادق آتی ہے۔

”اور اس اعتبار سے تمہارے پاس ساز و سامان بھی خوب ہے۔“ وہ بولا ”کیا اس وقت بھی کسی موقع کی تلاش میں ہو۔“

”تمہارا مطلب ہے میرا قیمتی بسا۔ گولنڈن گھری سکرپٹ کیس اور کالائی کی بھیں وغیرہ۔ تو ہر کام میاب موقع شناس کے پاس ایسی چیزیں تو ضرور ہوتا چاہئیں۔ ایک پاروہ ان چیزوں سے تھی دست ہو جائے تو پھر کامیابی کی امید بھی رہتی۔“

”میں اتفاق کرتا ہوں مگر تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔“
”سُر دست تو کوئی چیز سامنے نہیں گر کون جاتا ہے بلکہ کوئی موقع مل جائے۔ موقع شناس امید پر زندہ رہتے ہیں۔“

آرجن نے اپنے مقابل کی خوب صورت اور جاذب نظر شخصیت کو غور سے دیکھا۔ اگر اختیاط سے کام لایا جائے تو یہ شخص اسی کا اور پیٹن کا مسئلہ حل کر سکتا ہے۔
”مگر ہے میں تمہارے لیے کوئی دلچسپ موقع پیش کر سکوں۔“ اس نے کہا۔

”مجھے ہر دلچسپ چیز سے دلچسپی ہے۔“ گرین ولی نے تکلفی سے کہا ”کریں نے تم مدن پکنے نہیں کھایا ہے اور وہ چیز ہے میں اپناد ماٹ کہتا ہوں خالی پیٹ کا نہیں کرتا۔“

آرجن کو تھیں ہو گیا کہ یہ بالکل اس کے مطلب کا آدمی ہے۔ وہ گرین ولی کو اپنے ساتھ کھانا کھانے لے گیا۔ کھانے کے دوران گرین ولی نے مختلف موضوعات پر بات کی اور آرجن اس کی وسیع معلومات سے کافی متاثر ہوا۔ کھانا تھم ہوا تو گرین ولی نے پوچھا۔

دوسرے دیکھتے ہیں۔
”نہیں مشرپیرسن۔“ اس نے جواب دیا ”ہیلگا بہت خاص قسم کے مردوں میں وچکی لیتی ہے۔ کوئی ایسا مرد جو طویل قامت ہو۔ اس سے کم عمر ہو۔ بے حد خوب صورت ہو۔ اسے آرٹ اور دوسرے علوم کا علم ہو۔ خاص طور سے جرسن، فرانسیسی اور انگلین زبان بول سکتا ہو کیونکہ وہ خود ان چیزوں میں وچکی رکھتی ہے۔“

”خدا کی پناہ ایک ہوں کاروورت اور اسے حاصل کرنا اتنا مشکل۔“

”وہ ایک سلوین ڈالستے زیادہ دولت کی مالک ہے اور اسے حق ہے کہہ مشکل الحصول ثابت ہو۔“
”اچھا شایلو کے پارے میں کیا کہتے ہو۔ وہ خوب صورت بھی ہے اور انگلین زبان بھی جاتا ہے۔“

”نہیں اس سے بھی کام نہیں بنے گا۔ میرا مشورہ ہے کہ تم اس کے لیے ایک آنڈیل مردوں میں مدد کریں۔ وہ اس سے لے اور اس کی محنت میں گرفتار ہو جائے۔ میں ہیلگا کو جاتا ہوں ایک پارو دی کی مرد کے لیے دیوانی ہو جائے تو پھر اس کے لیے سب کچھ کر سکتی ہے۔ وہ اس کو تمہاری اسکیم کے پارے میں تباہے گا۔ یہ بھی کہے گا کہ وہ تمہارے لیے کام کر رہا ہے اور اس کا خداوار اسی میں ہے کہ ہمیں اپنی اسکیم کے لیے سرمایہ پہلی جائے۔ یہ سب کچھ میں اپنی ہماری میں کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ ہیلگا بڑی آسانی سے مطلوب رقم دے گی۔“

”بات تو سمجھیں آتی ہے مگر تم ایسا آدمی کہاں سے لا ادا گے۔“

”میں اسے تلاش رکھا ہوں۔ دکر لے ہو تو رات کے ہارہ بچھیں ہوں یا نہ آتا۔ میرا موتو ہے کہ ہیلگا اس پر ایک اندر اٹھے لے لیں تو ہا... گی۔“

”وہ ہے گوں اور ہمیں کہاں ملا؟“

”وہ بہت ہالی کلاں دیوٹ ہے اس کا پیشہ ہی پختہ عمریا مرد سیدہ دولت مندو روتوں کو ٹکر کرتا ہے۔ چند سال پہلے وہ میری ایک مولکہ کے ساتھ زندگی گزار رہا تھا۔ چنانچہ میں اس سے واقع تھا۔ حسن افاق سے آج سہ پہر اس سے میری ملاقات ہو گئی۔ جیسے ہی میں نے اسے دیکھا، سمجھ گیا کہ وہ ہی ہماری مشکل حل کر سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے ملاقات کرو اور خود انداز لگاؤ۔“

”دیوٹ۔ میں ان بد عادوں نے نہت انا ہوں مگر نہیں تمہارے ذیوال میں اسے دیکھا۔“

رہا پھر میری خوش قسمتی اور اس کی بھتی تھی کہ وہ دل کے دورے سے مرگی۔ درد میں شاید آج کل بھی اس کے ساتھ ظاہس کر رہا ہوتا میری عمر احتالیں سال ہے اور گزشتہ میں برس سے میں ایسی خواتین کو خوشی کے لمحات فراہم کرتا رہا ہوں۔“

آرچ نے کامیابی کی صورت کی ایک اہمی محسوس کی۔ اس نے گرین ولی کا انتخاب کرنے میں غلطی ٹھیں کی تھی۔

☆☆☆

پیرس پہاڑا ہوٹل کے کاؤنٹر پر اپنے کرے کی چالی لینے کے لئے رکا تو رات کے نیک ہارہ بجے تھے۔ آرچ لا بی میں گزشتہ دنکنے سے اس کی اٹھی کا ابتکار کر رہا تھا۔

”مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔“ اس نے آگے بڑھ کر کہا۔

”اوچی بات ہے آج چلو کسی کیمین میں بیٹھ کر ہات کریں گے۔“ پیرس نے جواب دیا۔

”وہ ایک کیمین میں بیٹھے گئے۔ پیرس نے شراب کا آرڈر دیا اور ہب بیڑا گاں بیڑ پر کھا تو بولا۔

”ہاں تاوا کیا ہاتھ ہے؟“

”میرا خیال ہے کہ مادام رولف کو بلوں کا کی اسکیم میں سرمایکار کی آمد کیا جا سکتا ہے۔“

”مگر جن تو تم کہہ رہے تھے کہ وہ اسے منا بھی گوارانجیں کرے گی۔“ پیرس نے کہا ”کیا تم نے اس سے رابطہ قائم کیا ہے؟“

”نہیں صورت حال بہت بھی ہوئی ہے مسٹر پیرس۔“

آرچ نے جواب دیا ”میں نے اس سے ملا تھا ہنکیں کی اسی دن ہی میں کرنا چاہتا ہوں گر اس سے ہاں جو ہے پیرس ہے اور اسے دوبلین ڈالر کی سرمایکاری ہے آمد کیا جا سکتا ہے۔“

”صاف مال بات کرو۔ تم کہنا کہا تھا مجھے۔“

”صورت حال کو نکھل کرے کے لیے تمہارے لیے یہ جانا ضروری ہے کہ ہیلگا ٹھیں ہوں پرست ہے۔“

”کیا ہے؟“ پیرس چونکا۔

”ایک ایسی صورت جسے مستقل ایک مرد کی ضرورت رہتی ہے۔ میں اس سے جانتا ہوں۔ میں اس کے لیے اتفاقی ضروری نہ ہتھا تمہارے لیے کھانا۔“

”تمہارا مطلب ہے کہ میں اسے بہتر پر لے جاؤں تو وہ دوبلین ڈالر دے دے۔“ پیرس نے اشیائیں پر پھا۔

آرچ نے اس مونے بھسے اُدی لوڈ بھاوار دل میں سوچا کہ کاش ہم اپنے آپ کو اس طرح دیکھیں اس طرح

”مجھے اس کا لیقین ہے۔“

”ٹھیک ہے اس سے گھوکہ دہ کل صبح گیارہ بجے یہاں

اکر لے۔“

مگر گرین ولی کی اس پارے میں ایک اپنی رائے تھی۔

وہ اپنی طے کردہ جگہ مٹا چاہتا تھا ”وہ مجھے منتخب کرے نہ کرے؟“

اہس نے آرچ سے کہا ”مگر ہم ایک شاندار ہوں میں اس

کی جب سے ایک شاندار لمحہ تو کھالیں گے۔ اس سے کہنا

کروہ ایک بجے رنگرل میں آ کر مجھ سے ملے۔ اگر وہ ایسا

نہیں کر سکتا تو میں تھادن نہیں کروں گا۔“

”میرا خیال ہے یہ مناسب بات نہیں ہو گی۔“ آرچ

نے کہا ”وہ سب کی نظرؤں کے سامنے تم سے ملے یا اسے

تمہارے ساتھ دیکھ لیا جائے۔ تو یہ ہمارے مقصد کے لیے

نقضان دہ ہوگا۔ وہ تم سے رنگ کے گرل روم میں ملاقات

کرے۔“

”وہ اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔ میں اسے ملازم روکھ رہا۔

ہوں یادہ مجھے۔“

”ابھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کام کرنے پر تیار ہو گا بھی یا

نہیں۔ وہ بہت ہی لاکی کلاں آدی ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ

اس کی مقror کردہ جگہ پر ملاقات کی جائے۔“

”اوکے جیسی تمہاری خوشی۔“ پیترن اکٹھا ہو گیا۔ اس

نے جیس سے سوڈا کا نوٹ کالا اور آرچ کو بتایا ”تم بہت

اپھا کام کر رہے ہو۔ تو پھر اب کل ملاقات ہو گی۔“

پیترن ایک بارہوں کے کاظمی کی طرف بڑھ گیا۔

۷۷۷۷۷

رنگ ہوں کے گرل روم میں ایک میر پیترن کے ساتھ

بیٹھنے ہوئے آرچ نے گرین ولی کو آتے دیکھا۔ اس نے

پندرہ منٹ تک انتظار کرایا تھا۔ پیترن کا غصہ دم بڑھتا

چار ہاتھ۔ آخروہ دیویٹ اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔ وہ بار بار

بڑی بڑی اتھا گرگریں ولی جس انداز میں داخل ہوا وہ اس سے

متاثر ہوئے بغیر نہ رکھتا۔ وہ اس وقت اپنے قیمتی ہات میں

بہت شاندار نظر آ رہا تھا۔ اس سے زیادہ اہم ہات یہ کہ رنگ

ہوں کے ہیڈ دیہر نے خود آگے بڑھ کر گرین ولی کا استقبال

کیا۔

”موسیو گرین ولی۔ بڑی بدلت کے بعد ہمیں یاد کیا۔ لگتا

تھا جیسے آپ ہمیں بھول ہی گئے ہیں۔“ ہیڈ دیہر نے کہا

”آپ کی آمد ہمارے لیے باعثِ سرست ہے۔“

ان کی گلشنگ فراشی زبان میں ہو رہی تھی اس لیے

پیترن نے سوالیہ نظرؤں سے آرچ کی طرف دیکھا۔ آرچ

نے بتایا کہ ہیڈ دیہر گرین ولی سے کہہ رہا ہے کہ اس کے آنے
سے اسے خوش ہوئی۔

”اچھا۔“ پیترن نے جیرت ظاہر کی ”اس گدھے نے
مجھ سے تو ہمیں خیس کھا۔“

گرین ولی پیترن کی میری کی طرف آیا تو راستے میں لے
پڑ دیہر نے اسے ادب سے سلام کیا۔

”یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ہوٹل کا عملہ گرین ولی کو
جنوبی چاہتا ہے۔“ پیترن نے کہا۔

”اور یہ صورت حال صرف اسی ہوٹل میں نہیں۔“

آرچ نے بتایا ”بلکہ بیوس کے ہر بڑے ہوٹل یا ریسٹوران کا
عملہ اس سے اتفاق ہے۔ میں نے تم سے کہا تھا ان کا یہ خص
بر اہمی کاس ہے۔“

گرین ولی کے قریب آنے پر آرچ نے اس کا اور
پیترن کا تعارف کرایا۔ پیترن اس سے خاص مراعوب ہو چکا
تھا۔ گرین ولی نے کہا کہ آرچ اپنے پیترن کی ایکیم کے
بارے میں بتا چکا ہے مگر اس سلسلے میں قصیل گلشنگوں کے بعد

مناسب ہو گی۔ ہیڈ دیہر نے بذاتِ خود اپنی گمراہی میں
شر و بات اور مختلف کھانوں کے آرڈر میں بدل کر ایسی۔ کہانے

کے دروان گرین ولی مختلف موضوعات مثلاً آرٹ، موسیقی،
مصوری اور پھر آڑ میں فلم سازی پر سرھاصل گرد لجپ گلشنگوں
کرتا رہا۔ آرچ دل ہی دل میں بے حد خوش تھا کہ گرین ولی

نے پیترن کو بالکل مسحور کر دیا ہے۔ آخر چشم ہوا۔ سکریٹ
اور سرگار کا دور آپا۔ پیترن نے اپنا سارا جارجایا۔ آرچ اور گرین
ولی سگر بھٹ پتیے گئے۔

”اور اب بیوس کی بات کرتے ہیں۔“ گرین ولی نے
کہا ”پہلے میں اپنے بارے میں بتا گئی ہوں۔ میری عمر اتنا یہیں
سال ہے۔ انکریز ہوں انہیں اور نیکیرن ہمیں تھیم ہاصل کی۔

جزئں فراشی اور اطا لوی زبان میں بڑی روانی سے بول سکتا
ہوں۔ راؤ لیور جیسے کھلاڑی کے ساتھ نیس کھیل ہے۔ اور پن

گلف ٹکنیکن شپ میں حصہ لے چکا ہوں۔ برف اور پانی
دولوں پر سماہرست سے اسکنیک کر سکتا ہوں۔ شمشیر زندگی
جا تھا ہوں۔ بہترین پیاروں بجا تھا ہوں۔ گانگا بھی جاتا ہوں۔ کئی

آج ڈراموں میں حصہ لیا ہے۔ پولو بھی کھیل سکتا ہوں اور
ماڈرن آرٹ کے بارے میں بہت کچھ چاہتا ہوں۔ میرے

والد جا چتے تھے کہ ان کی فرم کا کام سنھواں مگر میں نے
محسوس کیا کہ میں بوزھی دو لمحہ مدد گورتوں کو زیادہ بہتر انداز

میں سنھوال سکتا ہوں۔ انہیں خوش رکھ سکتا ہوں اور یہ کام بھی
میں سال سے کرتا آ رہا ہوں۔ آرچ نے مجھے بتایا کہ ہمیں

ہیلگا رولف جیسی عورت کو کنٹرول کرنے کے لیے مجھ سے آدمی کی ضرورت ہے جو اسے تمہاری ایکمیں میں لگانے کے لیے دوبلین ڈال دیجے پر راضی کر سکے۔ اگر میں اور تم کسی محابدے پر مشق ہو سکے تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس سے تمہارے لیے یہ قدم ضرور حاصل کروں گا اور یہ بات بھی یاد رکھو کہ میں جو دعہ کرتا ہوں اُسے ضرور پورا کرتا ہوں۔ ”تم اسے کس طرح آمادہ کرو گے۔“ پیرس نے پوچھا۔

”یہ مجھ پر چوڑو دو۔“ اگر میں ولی نے جواب دیا۔ تقریباً دو ہفتے لگنے گے تک تمہرے صورت میں مل جائے گی۔“

”ٹھیک ہے کام شروع کر دو۔“

”قطعی طور پر میری کچھ شراطیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ جملہ اخراجات تمہارے ذمے تریں گے۔“

”کیسے اخراجات۔“

”مادام رولف سے اس کی سٹل پر ملنا ہو گا۔ میں ملزا ہوں گے ایک شناور کراون پر ملوں گا۔ مجھے ایک اپنی کار بھی کرائے پر لیتا ہو گی۔ کم سے کم پانچ ہزار فراں اک روپزمرہ کے اخراجات کے لیے جاہبیں اور بھر کھانے پیئے خاطر پڑھنے کے جوہل ہوں گے ان کی ادائی قوم کرتے ہی رہو گے۔“

”اور یہ اخراجات بھر بھی اس سے کم ہوں گے جو میں...“

”مجھے اور شایکو کو سعودی عرب بیچ کر برداشت کرتے۔“

آرچنے چلدي سے کہا۔

”اوہ کے..... مگر میری بات غور سے سنو۔“ پیرس بولا۔

”اگر تم اپنا کام پورا کر سکتے تو تم میں پہنچ جاؤ گے۔“

”مسٹر پیرس۔“ مگر میں ولی نہ پہر، بلکہ اسکی میں تمہیں بتانا ہاتا ہوں کہ تمہارا سماں اسی امر میں ملیں ہے۔ میں یہ بھی ہانتا ہوں کہ تم پہنچ بن گا کہاں کسی کام لے لے گے۔ تمہارے کام وہ اسی ایسے مصروف ہے جو تم میں اسکی ممکنی و ممکنی برداشت میں کسل کرتے ہیں۔ میں تمہیں دھمکانے کی کوشش کی۔ یہ بات اچھی طرح سمجھو۔ میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ تمہیں مادام رولف سے اپنی ایکمیں کے لیے دوبلین ڈال جائیں گے لیکن میری شراطیں پر۔ اگر تمہیں مجھ پر اتنا احتیاد نہیں تو ابھی کہہ دو۔ مگر مجھے بھی کسی حال اور کسی صورت میں دھمکانے کی کوشش مت کرنا۔ یہ بات بھی میں آگئی۔“

”اوہ کے۔ اوہ لے! تمہیں میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔“ پیرس چلدي سے بولا۔ ”میں نے جو کچھ کہا تھا، اسے بھول جاؤ۔“

”اوہ کے۔ اوہ لے!“ میں میں زیادہ مفتاطر ہنا ہے۔ گا۔ جب اپنی اس نام نہاد آرادی کے ہاتھیوں میں اسے رولف زندہ تھا۔

نشتر تھا اور اس کے بعد وہ جہاں چلا گئی وہ جانے کس طرح
اس کے ساتھ لگا رہا اور جب وہ کہنے میں دلچسپی تو اس
موضع کو متعارف ہونے کے لیے غیبت جاتا۔

اس کی نظریں اٹھ کر جس درکی بھروسی آنکھوں سے
مکرازیں۔ اسے دیکھتے ہی میلانگا کے جسم میں ایک شنی دوز
گھنی۔ کیا مرد ہے۔ اس کی ہر چیز ہر بات شاندار تھی۔ اس کا
کریم ملک سوتھیں اور سیاہ تالی، کلامی پر بلا نیم کی زنجیر اور
اس کی مسکراہٹ جو اس کے خوب صورت دانتوں کو نمایاں
کر رہی تھی۔

”پیرس کا موسم بہار بہت حسین ہوتا ہے۔“ گرین ولی
نے اپنی لکش آواز میں کہا ”مگر جب کوئی تھا تو تو برابر لگتا
ہے۔“

”مگر تمہیں اکیلا تو نہیں ہوتا چاہیے۔“ میلانگا بولی۔

”یہی بات میں تم سے کہوں قبض۔“

”کہہ سکتے ہو۔“ میلانگا کسر کی ”میں واقعی شہا ہوں۔“

”بہت خوب گراہ ہم تھا نہیں رہے۔“

میلانگا نے ایک ملکا قبضہ کیا۔ وہ برسوں دچکپ
آدمیوں کو چھوڑ اور کسی نہ کسی نہ بچھتا رہی تھی
گمراہی کی ایک گلاس سے وہ کچھ سرور میں آگئی تھی۔ وہ
اسے بڑی توجہ سے دیکھتے ہوئے اس کی باتیں سُنی رہی یہاں
تک کہ گرین ولی خود ہی بولا۔

”مگر شاپیں میں ہمیں بوکر رہا ہوں۔“

”ہاں کل نہیں۔“ میلانگا نے لئی میں سر ہلایا ”تمہاری
پاشن بڑی دلچسپ ہیں۔“ کیلہشان دار آدمی ہے وہ دل میں
کہہ دیکھی۔

”وہ مکن ہے تمہیں کسی سے ملتا ہو۔“ گرین ولی نے کہا
”لیکن ایسا ہے جو تو کیا ہم لئے ایک ساتھ نہیں کر سکتے۔ یہاں
سے تیریں ہی ایک بہترین ریلیشورٹ ہے۔“

”امچھی تجویز ہے۔“ مگر پہلے ہیں خوارف ہو جانا
چاہیے۔ میلانگا نے جواب دیا ”میرا نام ہیلکار ولف ہے۔“
کوئی روکل دیکھنے کے لیے اس نے غور سے گرین ولی کو
دیکھا۔ عمداً جب وہ اپنا نام بتاتی ہی تو لوگ چونکہ راستے
گھوڑے نے لکتے تھے کہ اس مر جبے ایسا نہیں ہوا۔

”مجھے کر سٹوفر گرین ولی کہتے ہیں۔“ گرین ولی نے
دیہن کو بلا کر اپنی کافی اور میلانگا کی باریتی کا بدل ادا کیا اور اپنی
کار لینے چلا گیا۔

میلانگا نے اس کی پر وقار چاپ کو دیکھا۔ ماضی میں وہ
مردوں کے انتخاب میں کئی غلطیاں کر بچی تھی۔ مثلاً بون میں

صرف تین مرد ملے تھے۔ نیو پارک کے ایک ہوٹل کا دیہن۔
ایک پیشہ عمر بار میں، جس کے پارے میں کوئی سوچ بھی نہیں
سلکتا تھا کہ اس کے اندر بھی کوئی حرارت ہوگی اور ایک لو جوان
گندہ بد بیدار ہی سے اس نے لفت دی تھی اور جس نے اسے
پر تند طور پر حاصل کر لیا تھا گیری صورت حال جاہر نہیں رکھی
جا سکتی تھی۔ اس لیے میلانگا نے فیصلہ کیا کہ اس لفکی کو مستقل
طور پر ختم کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ وہ کسی خوب صورت
تندروست شان دار آدمی کو جلاش کرنے اور پھر اس سے شادی
کر لے۔ اس کی عروج ایس سال ہو چکی تھی۔ یہ وسری بات
ہے کہ جس طرح اس نے اپنی خوب صورتی کو سنھال کر کھا
غما اس کی وجہ سے وہ اپنی عمر سے دس سال کم نظر آتی تھی مگر
اس حسن و شباب کا فائدہ کیا تھا جب تک کوئی مرداں کا قادر
دار نہ ہو۔

شام کا کھانا اسے لومان اور وہنر کے ساتھ بھروسہ کھانا
ڈال پیشہ نہیں جو خود بھی کھانے کے کمرے میں موجود تھا۔ اس
لئی ایک ایک حرکت پر نگاہ رکھتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ ایک
ایسی عورت تو گرین ولی جیسا مرد ہی فریبیتہ کر سکتا ہے۔ کھانے
سے فارغ ہو کر یہاں کا لومان اور وہنر اور خصت کر کے اپنے
سوئٹ میں داخل ہوئی تو رات کے سماز ہے دس بجے تھے۔
ایک اور رات اسے تھا گزارنا تھی اور بستر پر کروٹیں بد لئے
سے بچتے کے لیے میلانگا نے نیند کی دو گلوبیں کی پناہ حاصل
کر لی تھی۔ اس رات بھی اس نے دو گلوبیں لئیں اور بستر پر
لیٹ کر لی۔ یہ پیرس کے موسیٰ بہار میں اس کی سیلیں رات تھی اور
اس رات بھی گلوبیں کا اڑ طاری ہونے سے بھے اس کا فیصلہ
یہ تھا کہ ایک شان دار شوہر اس ٹکل کا واحد حل ہو سکتا ہے۔



اگلی صبح میلانگا پیدل ہی گھومنے کے لیے نکل گئی۔ گزشتہ
رات وہنر نے اپنی ساتھ کرنے کی دعوت دی تھی مگر میلانگا نے
اس کی بد مزہ باتوں سے بور ہونے سے بچنے کے لیے بہانہ
کر دیا تھا کہ اسے کچھ شاپنگ کرنا ہے۔ گھومنے گھومنے تھک
کر دہ ایک کافی میں لٹک کھانے کے خیال سے اندر چل گئی۔
ایک میرے پیٹھتے ہوئے اس سے واٹا کار میٹھی کی آڑ روڑ دیا۔
شراب کے ھوٹت بھرتے ہوئے اس نے اپنا سکریٹ کیس
کھالا۔ سکریٹ ہونڈوں میں دبا کر لائزر جلانا چاہتی تھی کہ ایک
گولان گل گل کیٹ لائزر کا شعلہ اس کے سکریٹ کے سرے سے آ
گا۔ اس نے سکریٹ جلانے کے لیے ایک کش لیا اور پھر گاہ
انٹا کر دیکھا۔ ظاہر ہے اسے یہ بات معلوم نہیں تھی کہ گرین
ولی اس کے ہوٹل کے باہر ایک کھٹتے سے اس کے باہر نکلنے کا

پیشکن بہت اونچا اڑنے لگا تھا۔ آرچ نے سوچا کہ اسے کچھ نہیں لایا جائے۔

”یہ بات یاد رکھا میر پیر سن۔“ دہ بولا کہ میلکا بہت سخت کاروباری عورت ہے۔ اگر اس نے اتنی تمہاری ایکم میں سرمایہ کاری کی تو خاموش پانچھینیں رہیے گی۔ تھوڑا بہت کنٹرول بھی حاصل کرنا جائے گی۔“

”مگر میں کسی عورت کو اپنے پوچھنیکت میں ناگز اڑانے کا موقع نہیں دوں گا۔“ پیریں نے جواب دیا اور گرین ولی کی طرف دیکھا ”اس سے کہدیتا کہ اسی رقم پر پیکیں نیصد مناخ ملے گا اور میں۔ کنڑوں میں رہے گا۔“ ”اس میں کوئی پر ابلام نہیں ہوگی۔“ آرچ کی توفیق کے بر عکس گرین ولی نے کہا ”جیسا تم باہر گئے دیبا ہی ہوا مگر جلدی مت کرنا۔ میرے خیال میں اسے آمادہ کرنے میں آم ”

”چلوٹک سے مگر اخراجات زیادہ مست کرننا۔“

”جب توئی دہلی میں حاصل کرنے کی توقع کرتا ہے تو
کنجھی سے کام لینا مناسب نہیں ہوتا۔ مادام روائف کا خیال
ہے کہ میں دولت مدد ہوں اور مجھے پیٹاڑ تامن رکھنا ہے۔“
”ضرور.....مگر خیال رکھنا کہ میں روپے سے نہیں ہا
بے“

”روپیے سے تو کوئی بھی نہیں بنا ہے۔“ گرین ولی نے مسکراتتے ہوئے کہا اور بھر گنتگو کارخانے میں کی رکنیں راتوں کی جانب کردا اور اس سلسلے میں اس کی معلومات اتنی وسیعہ اور اچھے تھیں کہ اسکے پیش کر، جو ایک ٹکڑا سے منحصر گا۔

کھاناتم ہو تو اس نے بڑے اصرار سے گرین ولی سے
کسی بھائی کا اس تجھے خانے کا پناہ لکھ دیا جس کا اس نے دور ایں
مختنکلو کر کیا تھا۔ گرین ولی نے مدرس فتح خانے کا نام دیا
لکھ دیا بلکہ دشمن نام اور بھائی بنا دیئے جو بھتر بن سرس فراہم
کر سکتے تھے۔ جب پیر سن رخصت ہو کر چلا گیا تو گرین ولی
نے آر جھے پوچھا۔

”کیا تمہیں نیقین ہے کہ ہیلگا اس بیکار اسکیم میں دچکو؟“

”ہرگز نہیں۔“ آرچ نے جواب دیا ”مگر جب تک پتپیرن اس خوش نہیں میں بڑا رہتا ہے اسے رہنے دو۔ اس طرح مجھے سوڑا لرفی مفت ملارہ ہے گا اور تم تفریح حاصل کرتے ہو گے۔“

”مگر جب وہ انکا رکر دے گی تو کیا ہو گا؟“
”تب تم کسی بوڑھی دولت مند عورت کو چانس لینا اور

اس نے ایک نوجوان سے دو تی کی اور وہ ہم جس پرست لکھا
پھر ناساؤ میں ایک دغلی نسل کے نوجوان کو پسند کیا تو وہ کالا
جادا کرنے والا ثابت ہوا۔ ایک دلگش آدمی کے عشق میں بتلا
ہوئی تو وہ ایک جا سوس لکھا جس نے اسے بیک میں کرنے کی
کوشش کی۔ اور بھی کئی غلطیاں کرچکی تھیں مگر شاید اس مرتبہ اس
نے سوچا۔ وہ کچھ خوب قسمت ثابت ہوا۔

گرین ولی ایک شان دار کار لے کر آیا۔ ہیلگا اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ گرین ولی اسے ایک بھاگ معمولی نظر آنے والے پریشورٹ میں لے گیا۔ جہاں کام لہمگی اس سے بخوبی واقف معلوم ہوتا تھا۔ اس نے جس کھانے کا آرڈر دیا وہ انہی کی خوش ذائقہ اور لذیز تھا۔ کھانے کے دوران گرین ولی نے بتایا کہ وہ ہیلگا کے نام سے واقف ہے۔

”ہر اخبار میں تمہارے بارے میں کچھ نہ کچھ شائع ہوتا رہتا ہے اور کیا حسنِ اتفاق ہے کہ میں بھی اسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوں جاں تم۔“

”کہنے کو میں انہائی دولت مند عورت ہوں مگر میری جیسی پوزیشن میں ہونا اکثر براہمیز ارکن ہوتا ہے۔“

”اور تمہارا ذریعہ معاش کیا ہے؟“ میلگا نے سوال کیا۔
وہ اسی شان دار آدمی کے متعلق تیارہ سے زیادہ پاتیں چاند
چاہتی ہی۔

”بُس ادھر ادھر کے پکھ کام۔ مگر کھانے کے دوران یہی خنک ساتھی کرنا زیادتی سے۔“

کھانا ختم ہوا تو گرین ویلی ہیلگا کو ہوٹل تک پھوڑنے کیا۔ اگلے دن پھر ملے کا پروگرام بنایا اور جب وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تو پھولوں کا ایک ملکہ سڑخیر پر اور ایک مخفی خیزی کے ساتھ بولرو تکہ ہیلگا کو کمیج دیا۔

اس شام..... آرچ گریں ولی اور پیئرس ہوٹل چارج
نجم کے گرل روم میں اکٹھے ہوئے۔ پیئرس نہ درے نشے میں
ور بہت خوش تھا۔ اس نے آرچ کی تعریف کی اس نے بہت
مناسب دی کا انتخاب کیا۔ اس نے گریں ولی کی بھی تعریف
کی کہ اس نے بہت جلد بیکار کو اپنے سرخرا کر لیا۔

”تم اسے میری اسکیم میں سرمایہ لگانے پر آمادہ کرو۔“
س نے کہا ”تو میرے ذہن میں پکھداور بھی منصو بے ہیں۔“

میں ایک خیال ابھردا۔ اس نے دیگری سے ریڈیو کی طرف دیکھا۔ اس کے ذہن میں ایک پلان تحریک پانے لگا تھا۔ اس رات آرچ بیشکل چند گھنٹوں کی نیند لے سکا۔

☆☆☆

اگلے دن گرین ولی میلکا کو پیرس کے ایک اور چھوٹے گڑا بیٹھ ریسورٹ میں لے گیا۔ میلکا نے خوب صورت نظر آنے کے لئے غیر معمولی اہتمام کیا تھا۔

”پھر اور اس کے ادھر ریستورانوں کے پارے میں تمہاری معلومات بہت دلچسپ ہیں۔“ ہمیلکا نے کہا۔ وہ سوچ رکھ تھی۔ میں آج تک اپسے کسی غیر معمولی طور پر خوب صورت، ذہین اور دلچسپ معلومات رکھنے والے آدمی سے نہیں مل تھی۔ ملھیا یہ ایک بہترین شوہر ثابت ہو سکتا ہے۔ حسب سابق گرین ولی نے کھانے کا آرڈر دیا۔ اچانک ہمیلکا نے لچھا۔

”تم اپنی گرواقات کے لیے کیا کرتے ہو؟“
 آج ج آرج نے مگرین دلی سے ملاقات کر کے بتایا تھی
 کہ اس کے ذمہن میں ایک بیلان آیا ہے مگر، ابھی اسے سونئے
 اور ترتیب دینے میں وتنت لگے گا۔ اس دوران میں لگا کوئی
 تقابل میں رکھا جائے اس بارے میں کچھ مشورے اور بدایات
 دیں۔

”آج رات اسے باہر لے جاؤ پھر اسے ہوٹل چھوڑنے
چاہو تو دروازے سے ہی رخصت ہو جانا۔ اس کے ساتھ بیڈ
کرود میں مت جانا۔ اسے تین دن دار پھر انگلے دن ہوٹل سے
کہیں چلے جاؤ۔ اس کو یہ ایک بیگان چھوڑ جاؤ کہ جھیں
ڈینس کے سلسلے میں مجبور آ جانا پڑ رہا ہے اور یہ کہ دو دن میں
وہ اپنی آؤ گے بھر دو دن بعد وہ اپنی آ جاؤ۔ مجھے امید ہے اس
کے بعد جھیں اس کے ساتھ ہمیں کوئی مشکل پیش نہیں آئے
گی۔“

گرین ولی نے اس مشورے کو قبول کر لیا تھا۔ چنانچہ مہلکہ کے سوال کے جواب میں اس نے کہا ہے اپنکا نے ہوئے کہا۔

”نچے تھوڑی سی آمد فیگر ہین ولی ٹرست سے ہو جاتی ہے۔“ وہ بولا ”رُذھرہ کے اخراجات اس سے پورے ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں ایک دولت مندر امیں کے لیے کام کر رہا ہوں۔ یہ امریکن ایک پارٹی ایکسیم کا درمود ہے۔ میر اکام یہ ہے کہ میں سرمایہ دار افراد سے طوں اور انہیں اس ایکسیم میں سرمایہ لانے پر آمادہ کروں۔ نچے امید ہے کہ جلد یاد کر کی اسی سرمایہ دار ایل جائے گا جو اس ایکسیم میں

میں کسی اور اععق سیکھ مازا کو ٹھاٹھ لرلوں گا۔ ”
 ”دُز راجہ بیدھی گی مے خود لرو آرجہ۔ اسی وقت صورت
 حال یہ سے دریا ایک ایک کپڑہ گورت پنچھنٹوں میں مجھ
 پر فریختہ ہو چکی ہے اور بے تاب ہے کہ کب نئے اپنی خواب
 گھاگھا میں لے جائے۔ جب ایسا ہو گیا تو مجھے اس کی دولت پر
 بھی تصرف حاصل ہو سکتا ہے۔ میں اچھی مضمونہ بندی نہیں
 کر سکتا مردم کر سکتے ہوں۔ اس لیے ہم کیوں نہ ایسا کیر کیں کہ
 پیترسن کو دریا میں سے چھادیں اور تم کوئی ایسا مشوپہ سوچ جس
 سے ہم یہ لگا سے زیادہ سے زیادہ رُم ایٹھیں۔ ”

”بہت مشکل ہے۔“ آرچے نے جواب دیا ”پیغمبر من کی مانی مدد کے بغیر تمہاری یہ شان برقرار نہیں رہ سکتی۔ پیغمبر من کو درمیان ہے ہناریوں ایک اچھا خیال ہے مگر ہم اخراجات کا مسئلہ کیسے حل کریں گے۔ اس کے علاوہ تم نے ایسی ہیلکیا کا صرف ایک ہی رخ دیکھا ہے۔ میں اسے اپنی طرح جانتا ہوں۔ اس کا دوسرا رخ یہ ہے کہ وہ بہت سخت اور چالاک گورت ہے۔ میں بچھتیں اس کے پارے میں بیٹا ہوں۔ وہ ایک بہت ذہین یعنی الائقاً و میل کی بیٹی ہے۔ وہ لوڑ نے میں اپنے والد کے ساتھ کام کرتی رہی ہے۔ میں بھی ایک پارٹر تھا اس لیے اس کی ملادیت کو خوب جانتا ہوں۔ اسے سادہ لوگ بھی کی غلطی مت کرنا۔ وہ مہت جلد کی فریب کی بو محکوم کر لیتی ہے۔ بلاشبہ اس کی کمزوری سے لیکن اسے ذرا بھی کی فریب دی کا قند ہو جائے تو پھر وہ نیکس کو بھی کھو جائے۔“

”خیر ابھی دیکھتا ہے۔ مگر پھر میں کہوں گا کہ ہم پیشمن کر کے اپنے لیکوئی الگ پلان سمجھ گراس کا مختارم پڑھتے ہیں۔ تم ضرور کوئی اسی ایکیم سوچ سکتے ہو کہ ہم یہاں سے دلیل ڈال رہا ہیں۔ اگر تم کوئی اچھا پلان سوچ لو تو میر اعدہ ہے کہ یہاں کوئی سنجال بولوں گا۔“

”نیک سے میں اس پارے میں غور کروں گا۔“
 ”ضرور غور کرو۔ ابھی ہمارے، پاس دن ہیں اور
 ہر دن میں بہت کچھ کام جا سکتا ہے۔“

آر جے نے اپنے ہوٹل کے کمرے میں دالہیں آکر بہت سوچا گھر کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ وقت گزاری کے لیے اس نے اپنا پاک ریڈ یوکھول دیا۔ گیارہ بجے کی خبریں آر جی تھیں اور سب سے احمد جیری کہ اور انی اپنے بڑت سے بانچ افراد کو غالی بنا لیا گیا ہے اور ان کی رہائی کے لیے دس میں ڈالر کا مطالبہ کیا جا رہے۔ آر جے نے بور ہو کر ریڈ یوکھول کردیا اور سونے کے لیے ہاس تبدیل کرنے والی دفعہ اس کے داماغ

رد پیچ لگانے پر آبادہ ہو جائے۔ ایسا ہو گیا تو مجھے کہیں کے طور پر خاصی اپنی رفتار مل جائے گی۔ ”

”اور سایکم کیا ہے؟“ ہیلگا نے پوچھا۔

”وہ کوئی اسی ایکیم نہیں جس سے میں دلچسپی ہو۔“

گرین ولی کا ہونگا ہیلگا نے جلدی سے ریسیور اٹھا لیا گرفون استقبالیہ کا دفتر سے کیا کیا تھا۔ لگل کرنے بتایا کہ اس کے لیے ایک پینام ہے کیا وہ اپنے بھیج دے پھر چند منٹ کے بعد ایک ملازم پھولوں کے گلدن سٹے کے ساتھ ایک لفاف دے گیا۔ ہیلگا نے جلدی سے لفافہ چاک کیا۔ خط کی عمارت نے ہیلگا کو برا بایوس کیا۔

”مجھے اچانک بڑش کے کام سے جانا پڑ رہا ہے۔ واپسی دو دن میں ہو گی۔ اسی کے بعد.....“

امید ہے تم دوبارہ میں گے گرین ولی!“

دودن کی جدائی گرامیدہ بہر حال تھی۔ وہ اس سے پھر مانا چاہتا ہے۔ اسے اس کی واپسی کا انتظار کرنا پڑے گا مگر پہلو دن گرین ولی کے بغیر کتنے لفڑیں اور پیکنیک گزیریں گے اور دو اپنی بڑے بے کیف گزرے (جیسا کہ آرچ جانتا تھا کہ گزیریں) وہ لومن اور نیرن کے ساتھ تھیں لیکر تھی جگہ دیکھتے تھی۔ اپنے آپ کو مختلف کاموں میں صروف رکھنے کی کوشش کی مگر اسے پار بار گرین ولی کا خیال آتا رہا۔ حکومت کے ایک وزیر نے اسے ذریکی دعوت دی گئی..... ہیلگا کے پاس کوئی اور صرف فیٹ نہیں تھی اس لیے اس نے چاہتے ہوئے بھی جانا پڑا۔ اگلے دن اس نے لومن اور نیرن کے ساتھ فراہمی دو یہ اعظم کے ساتھ لفڑی کیا۔ رات کا کھانا اپنے کمرے میں کھایا اور پھر دو گولیاں کل کر سو گئی۔

گرین ولی نے یہ دو دن بیہرے کے گرد دلوخ میں خوب سیر و تفریخ کرتے ہوئے کر آرے۔ اس کے ذہن میں ہیلگا کا خیال بھی نہیں آیا۔ دو دن بعد وہ گیارہ بجے ہوٹل پارکا واپس لوٹا۔ آتے ہی اس نے اپنے کمرے سے آرچ کو گرفتار کیا۔

”جادا اور اسے قتل کرو۔“ آرچ نے ہدایت کی ”میں نے پیش کیے ہے بات کی تھی۔ وہ بہت بے سیما ہو رہا ہے۔“ اس کے بعد وہ گرین ولی کو متاثر ہاتھا کر اسے ہیلگا کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے۔ گرین ولی نے وعدہ کیا کہ وہ آرچ کے مشوروں پر ٹھل کرے گا۔

”مگر مشکل یہ ہے آرچ۔“ وہ بولا۔“ کسی بھی جیب خالی ہو گئی ہے۔“

”اس پارے میں پیش رکھنے سے بات کرو۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔“ آرچ نے جواب دیا۔ چنانچہ گرین ولی پیش رکھنے کے کمرے میں گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ اور شاپیلوفارسیکا کے

ای وقت بیز پر کھانا لگا دیا کیا اور گلشن ختم ہو گئی تھیں جب ہیلگا گرین ولی کے ساتھ وہ اپنی جاری تھی تو اس نے ایک بار پھر اس ایکیم کے پارے میں سوال کیا۔ گرین ولی دل میں دل میں سکر لایا۔ آرچ اس حورت کے پارے میں کتنا درست اندازہ رکھتا ہے۔ اس نے ہمیں پھوٹوے گی۔ اس نے پھر اچھا ہٹ ظاہر کی کہیں ایکیم ہیلگا کو پسند نہیں آئے گی۔

”یہ تم کیسے کہ سکتے ہو۔“ ہیلگا نے نیزی سے کہا۔“ ممکن ہے مجھے پسند آتی جائے۔“

”مگر میں اپنے پاس کو تباہے بغیر تم سے بات نہیں کر سکتا۔“ گرین ولی نے جواب دیا۔ ہیلگا خاموش ہو گئی۔

وہ پہلاز اہولی عینی گھنے تو گرین ولی نے کہا کہ اسے اپنے پاس سے ملا ہے اس لیے وہ مزید نہیں نہیں سکتا۔ اس نے ایک خوب صورت شام گزارنے پر ہیلگا کا ٹکرایہ ادا کیا۔ ہیلگا نے کہا کہ وہ بھی اس ملاقات سے بہت مخلوط ہو گئی ہے۔ رخصت ہونے سے پہلے گرین ولی پچھے در تک ہیلگا کی آنکھوں میں بھاٹک کر دیکھتا رہا پھر اس کے ہاتھ پر بوس دے کر رخصت ہو گیا۔ ہیلگا الحلف سے اپنے سوٹ میں جل گئی۔ ایک سین میں بیٹھے ہوئے یہ مظر بیہرے نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ہیلگا اپنے پیڈر روم میں داخل ہوئی تو بہت مطمئن اور خوش تھی۔ وہ گرین ولی نے محبت کرنے کی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ رخصت ہوتے ہوئے گرین ولی نے جن نظروں سے اسے دیکھا ان نظروں سے صرف ایکیم عاشق ہی دیکھ سکتا ہے مگر ظاہر تھا کہ اسے کیا معلوم تھا کہ گرین ولی اس طرح کی محبت جاتے میں کتنا ماہر ہے۔ اچانک وہ اس خیال سے پچھے بھیجن ہو گئی کہ گرین ولی نے اگلے روز ملاقات کے پارے میں پچھنچیں کیا تھا۔ اب اس کے بغیر ہیلگا کو ہیرس کے موسم بہار سے کوئی دیکھنی نہیں رہ گئی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو تسلی دی کہ گرین ولی اگلے دن صرف رونوں کرے گا۔ بنندلانے کے لیے اسے پھر خواب آور دادا کی دو گولیاں کھانا پڑیں۔

ایک بڑے نقشے کو کیکر ہے ہیں۔

”تم دو دن سے کہاں تھے؟“ پیرس نے غصے سے پوچھا۔

”بھیگا کو بے قرار بنانے کے لیے میں نے اور آرج
نے باہمی شورے سے طے کیا تھا کہ میں دو دن کے لیے کہیں
چلا جاؤں۔“ گرین ولی نے جواب دیا ”اور اس کی بے تابی
کافا نکدہ آج رات پہنچ گا۔“

”یہ بہت اچھی تریکی تھی۔“ شاہید نے تعریف کی۔

”تو پھر آج رات کیا ہو گا؟“ پیرس نے پوچھا۔

”میں اسے بلوں کاٹیں اسکیم کے پارے میں ہتاوں گا اور
پھر اس کی کوئی اس کردن گا۔“

”ٹھیک ہے۔ مگر اس کے بعد۔“

”بھرا خالی ہے کہ وہ آمادہ ہو جائے گی مگر یقین سے
کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ یہ آپریشن کا آغاز ہے۔ مکن ہے وہ ہیں
کوشش میں ہی پھنس جائے۔ اگر نہیں تو اسے مسلسل اکساتا
روہوں گا اور نہیں یقین دلاتا ہوں کہ دس دن کے اندر نہیں
اس سے قدم مل جائے گی۔“

”اب یہ تمہارا کام ہے جس طرح مناسب سمجھو کر دو۔“

”وہ تو میں کروں گا مگر مجھے مزید روپے کی ضرورت
ہے۔ تمہارے پانچ بڑا فرماںک خرچ ہو چکے ہیں۔ اگر چاہتے
ہوئے میں یہ کام جاری رکھوں تو تم سے تم پانچ بڑا فرماںک
اور دو۔“

”اب نہیں مجھ سے ایک ڈی بھی نہیں ملے گی۔“
پیرس نے تیری سے کہا ”خرچ کرناتے تو خود کر دو۔ جب یہ
کام مکمل ہو جائے گا تو نہیں اپنا حصہ ٹھیک ہائے گا مگر اب
آئندہ اخراجات کے تھم خود نہ ہتے دار ہو گئے۔“

”بدلتی سے ہمرے پاس کوئی نہیں بنے۔ یہ اخراجات
کہ یہ ہات میں ہو گیں بے یا تو تم مجھے مزید پانچ بڑا فرماںک
اور دو رکا کام تم صاف اور سیدھی گیا بات ہے۔“

”جو تم میں نے نہیں دی تھی تم نے اس کا کیا کیا۔ مجھے
حساب چاہیے؟“

”وہ نہیں مل جائے گا۔“ گرین ولی کھڑا ہو گیا ”پوری
لکھی سے کہہ رہا ہوں کہ جب محاملہ دہیں ڈال کا ہے تو
جسے تمہارا رو دیہ بڑا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ خیر فرم کر دا اس
محاملے کو۔ میرے ساتھ دوسرے فائدہ مند کام بھی ہیں اور
خرچ کے محاملے میں تمہاری پاؤں بھی بول برحق ہے۔“

پیرس نے شاہید کی طرف دیکھا ”س نے اثاثت میں
سرہلا یا۔ پیرس نے اپا پس نکالا اور ایک بڑا فرماںک
ویژہ کو ہلا یا۔ بتایا کہ شام کو اے دا آدمیوں کا کہانا۔ بہترین

کے تین لوٹ نکال کر میر پر رکھ دیئے۔

”میں تمہیں اس سے زیادہ بہیں دے سکتا۔“

”تکنے افسوس کی بات ہے۔“ گرین ولی نے جواب

دیا ”اچھا مشر پیرسن ہم اس بات کو فراموش کر دیں لا ہمار
ہے۔ تمہیں لوکی اور اپنے گا جب میں پانچ بڑا فرماںک کہتا
ہوں تو میرا مطلب بھی پانچ بڑا فرماںک ہوتا ہے۔ میں آج
سہ پہر چلا جاؤں گا۔ مجھے میڈرڈ میں ایک اچھی پیکش کی گئی
ہے۔ یہ چاری بیلگا رووف۔ صرف دو بڑا فرماںک کی وجہ
سے وہ ایک عاشق سے محروم ہو جائے گی۔ لگ بائے مشر
پیرسن۔“

وہ دروازے کی طرف چلا۔

”میرہردو۔ یہ رہے تمہارے لختی پانچ بڑا فرماںک۔“

پیرس نے مزید دو بڑا فرماںک میر پر ڈال دیئے ”لیکن تم
کامل نہیں ہوئے تو۔“

گرین ولی واپس لوٹا۔ میر پیرس سے پانچ بڑا فرماںک کے
نوٹ اٹھائے اور پیرس کو گھوڑ کر دیکھا۔

”میرا خالی ہے کہ میں تمہیں بتاچکا ہوں کہ مجھے کبھی
دھمکی مت دیتا۔ میں کوئی کام ہاتھ میں لیتا ہوں تو کامیاب ہو
کر بھی دکھاتا ہوں۔“

اتا کہہ کر دے کرے سے باہر لکل کیا۔

☆☆☆

صح لو بیک کے چند منٹ بعد ایک دیگر بیکا کے لیے بڑھتے

کی فرے لا یا تو اس پر ایک سر بند لفاذ بھی رکھا تھا۔ بیکا نے
بڑی سے تابلی سے دیٹر کے جائے کا بھی انتظار دکھتے ہوئے
لفاذ اٹھا رہا کہوں۔ اندر سے ایک خط لکلا۔

”کیا آج رات اڑا ہے میں بچے میں تمہارے
دروازے پر دھک دے سکتا ہوں۔“

میں نے تمہاری سین ”میں“ سے مخدوہ کو بہت محسوس کیا
ہے۔ گرین ولی !“

آج رات۔ بیکا کا دماغ تیری سے سوچنے لگا۔ آج

رات وہ باگ ڈور سنجھا لے گی۔ کہیں بار بہیں جائے گی بلکہ وہ
دونوں اس کے سوچت میں ہی کہانا کھائیں گے۔ تیاری کے

لیے اس کے پاس پورا دن ہے۔ کھانے کے وقت کوئی دیگر بھی
نہیں ہو گا۔ اوپر اپنے بھلیتی میں تو پھیلے دو۔ ویرون کافون آیا کہ
وہ اور لو مان دو بارہ فیٹری کی جگہ دیکھنے چاہتے ہیں۔ کیا وہ
بھی ساتھی چلے گی۔ اس کے بعد اس نے اپنے کے سر میں درد
سے وہ نہیں جائے گی۔ اس کے بعد اس نے اپنے کے ہیز
ویژہ کو ہلا یا۔ بتایا کہ شام کو اے دا آدمیوں کا کہانا۔ بہترین

”آج ہم کہیں باہر نہیں جائیں گے۔ کھانا بیٹھیں کھائیں گے۔ میں نے سب اخلاق کر لیا ہے۔“ ہلگا نے جواب دیا
”پہلے یہ کاٹ میں چکھو۔ یا اتنی ہی اچھی ہے جتنا ہنکل تیار کرتا ہے۔“

”ہنکل۔ یہ کون ہے؟“
”میرا بہت پرانا خادم خاص۔ بہت مخلص اور قادر ہے۔ میں اسے نثار یادوں کے لئے میں جھوڑ آؤں گا۔“

گرین وی کو پرانے وقار اور خادم خاص یہی طازموں سے کوئی وجہی نہیں تھی۔ اس نے ہنکل کے ذکر سے بھی کوئی وجہی نہیں کی۔ کھانے کے دوران ہیلگا مسلسل اسے دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ یہ شخص بہت عیٰ اچھا ہے۔ اس میں اتنی خصوصیات ہیں کہ اب تک جن مردوں سے اس کا واسطہ پر اعتماد ادا کے پاسگ برابر بھی نہیں تھے۔

”میں تم سے مجھے شورہ کرنا چاہتا ہوں۔“ اپاک گرین ولی نے کہا۔ مجھے بڑش کے سلطے میں دون دن کے اندر سعودی عرب جانا ہے اور میں وہاں جانا بلکہ پنڈیت ہیں کرتا۔“ یہ اطلاع ہیلگا کے لیے ایک شک سے کام نہیں تھی۔

” سعودی عرب ... مگر کیوں؟“ اس نے چوک کر لے چکا۔ وہ سوچ رہی تھی۔ میرے خدا کیا میں اسے ہودوں کر دیں۔

” یہ ایک بیکی کہانی ہے۔ مگر تم سننا چاہوگی تو ضرور بتاؤں گا۔“

”تو بتاؤ۔“

” اس کا تعلق اس احتمال سے ہے ... مگر پہلے تمہیں کچھ کہنے مختار تھا۔ اگلیندی میں میرے والد نے ایک معمول ذریعہ آمد فی جھوڑا تھا۔ (یا لکھ جھوٹ) میلہ آمد فی گز رواتات کے لیے بہت کافی تھی مگر بروتھی ہوئی قرآنی اور زرہ مبارکہ کی شرح میں کی کی وجہ سے طفیل ناکافی ہے۔ اب مجھے مناسب آمدی کے لیے جدد جید کرنا ضروری ہے۔ اس دوران میں ایک امر بیکن نے تزویہ اور کیش میں پیش کی۔ وہ ایک ہائی کوئٹہ کمپ ایکسپریس کے لیے پہنچا یا پارکار تکش کر رہا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کی ایکسپریس بیکار ہے اس میں کوئی سرمایہ نہیں لگائے گا اگر ایک گی بندھی تزویہ اور وجہ سے منظور کر لیا۔ یہ لامبی تھا کہ واقعی کوئی سرمایہ پاکارل کیا تو معمول کیش بھی ہاتھ آئے گا۔ چنانچہ میں نے کئی دولت مند افراد سے اس ایکسپریس پر بات کی مگر کسی نے دیکھی نہیں لی۔ اب وہ امر بیکن مجھے سعودی عرب بھیجا چاہتا ہے کیونکہ اسے یقین ہے کہ وہاں کا کوئی نہ کوئی شف ضرور سرمایہ لگانے پر آمادہ ہو چاہے گا۔ وہ میرے

ڈشز چاہے۔ جو اس کے سوچ میں پہنچا دیا جائے۔ اسے برادر گرم رسمیت کا بہتام بھی ہوا رکس بھی ویڈری میڈرورت نہیں ہے۔ وہ اور اس کا عزیز بھمان کھانا خود ہی سرکر لیں گے۔ ہیڈر دیڑنے ایضاً ان دلیمان دلیا کہ تمام اخلاق اس کی مرضی کے مطابق ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہلگا نے ہول ہی کی ماہر حسن و آرائش سے وقت لیا اور سہ پہر کوم و دیش تین گھنٹے اپنے حسن و شباب کے تھیاروں کو سان پر چڑھانے میں صرف کیکے۔

دو پہر کو آرچ اور گرین ولی کی ملاقات ہوئی۔ گرین ولی نے پہنچن سے جو پانچ ہزار فراںک حاصل کیے تھے ان میں سے ایک ہزار آرچ کو دے دیے۔ آرچ کی جیب قریباً خالی ہو چکی تھی۔ اس نے پرتم ٹھکریے کے ساتھ قبول کی۔ گرین ولی نے بتایا کہ اس نے پیرین کی لوگوں کا ایک سیکم کے بارے میں اس کا فراہم کردہ معلوموںی بروشور وغیرہ پڑھا اور اس کا خیال ہے کہ کوئی صحیح الدماغ شخص اس ایکسپریس میں سرمایہ کاواری نہیں کر سکتا۔ پھر ہیلگا کیوںکہ دیکھی لے سکتی ہے۔ آرچ نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ کوشش کر کے دیکھنے میں کیا مفہماً لائق ہے۔ پھر اسے سمجھا گئے اگاہ کو آرچ روانہ کی خصوصی ملاقات میں اسے میلگا تے کہا جاتے کہ ملک کے سرطاخ کرنے سے۔

”میں ضرور تھا۔“ ”...“ پھر عمل کروں گا۔“ گرین ولی نے کہا ”لیکن اس کو سرمایہ کاری کرنے سے انکار کر دیا۔“ تب کیا ہوا کام اپنے طور پر کوئی بیانا منصوبہ سوچنے میں کاملاً بے ...“

” پھرے وہن میں ایک ہلان آپا تو ہنگر ایکھی اس پر ہات کرنا۔ اذوقت ہو گا۔ ہلکی ضروری بات یہ ہے کہ تمہیں اس کی خواہ گاہ میں سرمایہ حاصل ہو جائے پھر وہ سرتاپا تمہارے بس میں ہو گی اور اس طرح بالواسطہ میرے بس میں بھی۔“

کھانا شام کے آٹھ بجے تیار کر کے یا ہنگا کے سوچ میں پہنچا دیا گیا۔ ساتھ ہی ہستی شراب بھی۔ ہلگا نے شب کے بلبور ہیڈر دیڑ کو سو فراںک کا لوٹ دیا اور ہیڈر رخصت ہو گیا۔ ہیلگا خود بھی تجھ کر تیار ہو چکی تھی۔ ساڑھے آٹھ بجے گرین ولی بھی پہنچ گیا۔ وہ بھی اپنی بہترین تیاری کے ساتھ آیا تھا۔ ساتھ میں ایک بریف کیس بھی تھا۔ اس نے میلگا کے حسن کی تعریف کی۔

”ایسا معلوم ہو رہا ہے جیسے میں تم سے ایک صدی کے بعد مل رہا ہوں۔“ اس نے میلگا کے ہاتھ پر بوس دیتے ہوئے کہا۔

کھانا تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ گرین ولی نے محسوس کیا کہ
ہیلگا اسے شوئے لے والی نظر وہ دیکھ رہی ہے۔
”وہ امریکن کون ہے جس کے لیے تم کام کر رہے ہو۔“
ہیلگا نے پوچھا۔

”اس کا نام پیٹریس ہے اور وہ اسی ہوٹ میں ٹھہرا ہوا
ہے۔“

”وہ چھوٹے قد کا موٹا سا آدمی۔“

”ہاں۔“ گرین ولی کو ہیلگا کے حیله بتانے پر حیرت
ہوئی۔

”میں نے اسے دیکھا۔ وہ اپنی اس ایکم کے لیے کتنا
سر ہماچاہتا ہے۔“

گرین ولی نے احتساب کے ساتھ محسوس کیا کہ معاملہ
اس کے ہاتھ سے نکلا گا ہے۔ یہ گورت اسے گورنڈ کرنے کی
تھی۔

”دولین ڈالر۔“ اس نے بیٹھے ہوئے جواب دیا ”مگر
ایسی بکار ایکم میں دولین ڈالر کون لگائے گا۔ یہ الگ ہوت
ہے کہ اگر کسی سے یہ سودا طے پا جائے تو مجھے کیفیں میں ایک
بڑی رقم ہاتھ آئے گی۔“

ہیلگا کے دماغ میں ایک مرتبہ پھر رخ روشنی پھیلی۔

”ہاں میں تمہاری روپیتی کی وجہ بھکری ہوں۔“
”کوئی سرمایہ لگائے نہ لگائے مجھے تو مفت میں سعودی
عرب جانے کا موقع رہتا۔“

”کیا سعودی عرب میں کچھ لوگوں سے تعارف حاصل
کر لیا گیا ہے۔“ ہیلگا نے پوچھا اور اس سوال نے گرین ولی
کو اور گورنڈ کر دیا۔

”بیرا خیال ہے۔“ کہیے ن نے اس کا انتظام کر دیا
ہو گا۔ اس نے جواب دیا۔
ہیلگا نے کھانا ختم کر دیا اور مگریٹ سلاٹے ہوئے
ہوئی۔

”ہالی ڈیکپ کچھ اتنی بڑی ایکم بھی نہیں ہے۔ اگر
کوئی دولین ڈالر لگانے پر آمادہ ہو جائے تو مشرپیرس کی
شرائط کیا ہیں۔“

”وہ تینیں یہ صرف منافع دینے پر آمادہ ہیں۔“
”کافی اچھی شرح ہے۔ ہیلگا اسے کہیں کم
منافع دیتے ہیں مگر کنٹرول کس کا ہو گا۔“

”اس کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنا کنٹرول
رکھنا چاہتا ہے۔“ گرین ولی نے کہا ”مگر تم کیوں یوچوری
ہو۔“ ہلہیں ”جیہیں تو سرمایہ لگانے سے کوئی دچکی نہیں ہوئی۔“

سفر کے تمام اخراجات دینے کے علاوہ معقول جیب خرچ بھی
دے رہا ہے۔ چنانچہ مجھے جانے میں کیا اعتراض ہوتا۔ کوئی
مرمایہ کار میلے نہ ملے مجھے تو مفت میں سعودی عرب کی
کرنے کا موقع مل رہا ہے۔“

ہیلگا کا ذہن پوری طرح مصروف تھا۔ فرانس میں اس
کا قیام مصرف پاچ دن کا رہ گیا تھا جس کے بعد سے پہنچا ادازہ
شی و اپنی جانا تھا۔ گرین ولی اسے چھوڑ کر سعودی عرب چلا
جائے گا یہ تصور بھی اس کے لیے ناقابل برداشت تھا۔

”تم مجھے اس ایکم کے بارے میں بتاؤ۔“ اس نے
کہا۔ پچھلی چار انگل رہی ہے گرین ولی بنے دل میں کہا مگر
اظہار بولوا۔

”مجھے یقین ہے کہ تمہیں اس سے کوئی دچکی نہیں ہوگی۔
وہ ایکم ہی بیکار ہے۔“

”مگر میں پھر بھی اس کے بارے میں جانتا پاھتی
ہوں۔“ ہیلگا کے لہجے کی اچانک تیزی نے گرین ولی کو پوچھنا
ریا۔

”اچھی بات ہے۔“ مگر ابھی نہیں کھانے کے بعد۔
میرے پاس اس سے مختلف تمام معلوماتی نظریج موجود ہے۔“

اس نے کری پر رکھے پریف نیکس کی طرف اشارہ کیا
مگر یہ اس کی ایک غلط حرکت تھی۔ ہیلگا نے اسے غور سے
دیکھا اور اس کی خود اعتماد مکاری ہے۔ ہیلگا کے دماغ میں
سرخ روشنی جلا دی۔ آرچے نے گرین ولی کو خبر دار کر دیا تھا کہ

ہیلگا بہت جالاک گورت سے اور کسی بھی فریب کو فراہم محسوس
کر لیتی ہے لیکن اب تک گرین ولی کا سابقہ بڑھی احمق
گورتوں سے پوتا رہا تھا۔ اس نے آرچ کی اس تنبیہ کو قابل
تو چھین کچھا۔ ہیلگا گرین ولی پر مرمتی تھی۔ اس نے دل میں

کہا کہ اسے اس خوب صورت میں مرد سے غیر ضروری طور پر
مٹکوں نہیں ہوتا چاہیے لیکن فرض کرو یہ اسے بے دوقوف
ہونے کی کوئی کوشش ہوئی تب۔ مزید کر دینے کے خیال سے
اس نے پوچھا۔

”کیا اس ہالی ڈیکپ کے لیے نہیں میں جگہ تلاش کی
گئی ہے۔“
”ذہنیں دیوارس میں اور وہ جگہ بہت خوب صورت
ہے۔“

”زمین کئنے ہیکل گز ہے۔“ ہیلگا نے سوال کیا مگر گرین
ولی کو کچھ معلوم نہیں تھا۔ اس نے کہنے میں اچاکے۔

”یہ تمام تفصیلات اس کے پلان اور نقشے میں موجود
ہیں۔“

چھوڑ دو۔ اپنے کل شام سات بیجھے ہوٹل کی لالی میں بیٹھی گئے اور پھر ایک ساتھ نائس رووڈ ہو جائیں گے۔“
مایوسی اور شاک کے گھر تھا تو کسے جانچ کے لئے کہہ رہی تھیں کہاں کیا کہاں کا اس انداز میں اسے جانچ کے لئے کہہ رہی تھیں۔ عورتوں کو چانسے میں ایک پیشہ مانعکی حیثیت سے یہ پہلا موقع تھا کہ اس کے حالات کو تندرول کرنے کے بجائے ایک حورت اسے کنٹرول کر رہی تھی۔

اس نے میلکا کے تھوڑے پوسدے دیا اور جرجن و پریشان سا ہمارے کل گیا پھر اس نے اپنے گھر سے آرچ لاؤن کیا اور تمام داستان دہرا دی۔“میں نے تم کے کام تھا کہ وہ احمد نہیں ہے۔“ آرچ نے کہہ رہی سانس لی۔“تمہیں خبردار کر دیا تھا بھر گئی تم نے اختیاط سے کام نہیں لیا۔ اب وہ جان گئی ہے کہ اسے فریب دیا جا رہا ہے۔“

“مگر وہ کل مجھے دیوارسے جا رہی ہے۔ اگر وہ اسے فریب سمجھتی تو ایسا کیوں کرتی۔“
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں کس قدر کم جانتے ہو۔ وہ تمہیں حاصل کرنا چاہتی ہے۔ میری بات غور سے سنو۔ وہ جو کچھ تم سے کہنے کو کہتی ہے چپ چاپ کرتے چلے جاؤ۔ اس سے بحث مت کرنا۔ اس کے ساتھ جاؤ۔ میر امنوہ ایک واضح ٹھکل اختیار کر رہا ہے۔“
”کیا منظوڑ پڑے۔“

”مجھے دو تین دن غور کرنے کا موقع دو۔ یہ کہیں مسو سوچا کہ تم اس سے زیادہ چالاک ہو۔ وہ بہت خاص قسم کی عورت ہے کہ میں اسے ہر اسکتا ہوں۔ بس اس کے کہنے پر عمل کرتے رہوں باقی کام مجھے پڑھوڑ دو۔“ آرچ نے کہا۔ اور لیسوور کھدی دی۔



گرین ولی کار لائن ہوٹل میں اپنے گھر سے کیا یا کیا میں کھڑا سوچ رہا تھا۔ ایسی نندگی میں بہلی مرتبہ اخطراب اور اپنی خود اعتمادی میں کی محسوس کر رہا تھا۔ گزشتہ دن اس نے پیپرسن کو بتایا تھا کہ میلکا دیوارس میں نیکپ کی ساخت دیکھئے جا رہی ہے۔ یہ کہ پیپرسن خوش ہو گی۔ اس نے گرین ولی کو شاہزادی دی کہ وہ اپنا کام بہت اچھی طرح انجام دے رہا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ جلد دیکھنے کے بعد میلکا ضرور رقم دے دیں گی۔ اس نے گرین ولی کو تاکید کی کہ وہ وہاں چاکر ہڑی لیکر کو فون کرے۔ وہ گرین ولی اور میلکا کو ساخت دکھانے لے جائے گا۔

”تم اطمینان سے اپنا کھانا ختم کرو۔ میں کچھ سوچ رہی ہوں۔ مجھے غور کرنے دو۔“ میلکا نے کہا اور پھر بولی ”درا مجھے وہ معلوم ای تشریف اور برداشت تو دکھاو۔“ گرین ولی کو متعلقہ کاغذات دکھانا پڑے۔

چالیس منٹ پہلے میلکا کے ذمہ میں جسی کتفی سیر اب کرنے کے سوا کوئی خیال نہیں تھا۔ وہ سارا دن گرین ولی کے بارے میں سوچی رہی تھی مگر اب ہی میں کے ذمہ میں یہ شہر پرستا جا رہا تھا کہ اسے دھکا دیئے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ گرین ولی کے لیے اس کی خواہش سر پر پڑنے کی تھی۔ جیسا کہ آرچ نے جو اسے بہت اچھی طرح جانتا تھا گرین ولی کو خبردار بھی کیا تھا کہ اگر میلکا مٹکوں ہوئے تو یہکس دسر سے نہر پر آجائے تو کاواراب ایسا ہی ہو رہا تھا۔ درمری طرف گرین ولی محسوس کر رہا تھا کہ اب صورت حال اس کے کنٹرول سے لکھ گئی ہے۔

میلکا دیر تک تمام کاغذات دیکھتی رہی۔ اس کے نیز ذمہ نے تمام تفصیلات کھو لی جیں۔ اس نے اندازہ میلکا دیوار کی ایک سوچ لیا تھا کہ وہ اس آدمی کو جو اس کی زندگی میں اتنی اہمیت اختیار کر گیا ہے، کس طرح کنٹرول کر سکتی ہے اور اسے قبضے میں کرنا بہت ہی آسان تھا۔

”یہ ایک من دلچسپ ہو سکتی ہے۔“ وہ اخھ کر صوفے پر گرین ولی کے سامنے بیٹھ گئی۔ ”یرے پاس بہت دولت ہے اور مہر اخیال پسے کر رہی ہے۔“ میلکا دیوار کا لیا جائیں گے۔ اگر پیپرسن والی تھیں نہ مدد مانع دیئے تو پیارے لڑائیں اس میں دیچپی لے سکتی ہوں۔ میرے نزدیک دملین ڈالر کی کوئی حقیقت نہیں ہے مگر تمہیں سو دا ہو جائے پا ایک بڑی رقم کی میشن میں مل جائے تو اس سے اچھی کیا پات ہو سکتی ہے۔ اب میں تمہیں بتاتی ہوں کہ ہم کیا کریں گے۔“ اور میں دیوارس میں کیپ کی زمین دیکھنے جائیں گے۔ ہم دو دن کے لیے کیساں میں قیام کریں گے۔ کار لائن ہوٹل میں مجھے بہیش خوشی آمد پیدا کہا جاتا ہے۔ اخراجات کی پروافٹ کرو سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔ اپنے مشہور پیپرسن سے کہہ دو کہ میں دیچپی لے رہی ہوں اور یہ کرم نے مجھ کس کی ساخت دیکھنے پر آمادہ کر لیا ہے۔ اس طرح تمہارا کیش نیچے ہو جائے گا۔ ہم فل رات سازھے دس بجے کی فلاٹ سے روانہ ہوں گے۔ کیا کہتے ہو۔“

گرین ولی اس قدر جرجن اور الجما ہوا تھا کہ اٹھات میں سرہلانے کے سوا اور کچھ کر سکا۔
”اچھا۔ میں بہت تحمل کی ہوں۔ تمام انتظامات مجھ پر

ہنری کہیں باہر گئے ہیں اور سہ پہر سے پہلے والپر آنے کی امید نہیں۔

”میں مسٹر پیرس کے لیے کام کر رہا ہوں۔“ گرین دلی

نے بتایا ”کیا تم مجھے بتا کی تو کہ یہ ساخت کس جگہ سے؟“

”موسیبہ ہنری ساخت پر عی گئے ہیں۔“ لوگی نے

جواب دیا ”اور مادام روالف ان کے ساتھ ہیں۔“

گرین ولی کوایا محسوس ہوا جیسے سردی لی ایک لہری اس

کی ریڑھ کی بڑی میں اتر گئی۔ اس نے رسیبور رکھ دیا۔ اسے

آرچ کی تباہی یاد آئی۔ بھی یہ سوت سوچنا کہ تمہیلکا سے زیادہ

ہوشیار اور چالاک ہو۔ اچھی بات ہے۔ اس نے سوچا۔ اب

میں اس کی خواہش کے مطابق کام کروں گا۔ میری پری جب

آئے گی۔ جب میں اس کی خواہاگہ سے گزر چکوں گا۔ آرچ

بھی بھی کہتا ہے۔ کم سے کم مجھے کوئی الزام نہیں دے سکتا۔ میں

برابر ہیلکا کہ بتا رہا ہوں کہ یہ ایکم بالکل بیکار ہے۔

اس نے آرچ کو فون کر کے صورت حال سے آگاہ کیا۔

”کوئی بات نہیں۔“ آرچ نے تسلی دی ”وہ اب معلوم

کر چکی ہو گئی کہ پیرس کی ایکم بالکل بیکار ہے۔ گردہ تم میں

اب بھی دوچھپی رکھتی ہے۔ اس تم معمول ہے رہو۔ میں بھی

آرہا ہوں اور آج رات تک لیکریں ہوں۔ ہمچنانچہ جاؤں گا۔ میرا

منصو پر ہاں لکل تیار ہو چکا ہے۔ تم مطمئن رہو۔ ہم اس سے دو

ملین ڈالر مذہر راحصل کر کے رہیں گے۔ وہ بہت چالاک ہے۔

مگر میں اس سے کہیں زیادہ چالاک ہوں۔“

..... گرین ولی نے سوچا کہ کاش ایسا ہی ہو۔ رات کے نو

بجے وہ ہوں کی لابی میں منتظر تھا کہ ہیلکا آئی اور اسے اپنے

ساتھ کھانے کے لیے ایک رسپورٹ میں لے گئی۔ وہاں

انہوں نے ایک خوش اتفاق لدھ پہنچ کیا۔ عمر شرابیں

نہیں۔ درمیان میں ادھر اور ہر کاٹیں ہوئی تھیں۔ وہ ہوں

والپس آئے۔ ہیلکا اسے اپنے سوت میں لے گئی۔ وہاں

بالکل میں بیٹھ کر ہیلکا نے کہا۔

”اے اب برس کی بات کریں۔“

مگر میں ولی نے دل میں کہا کہ کاش اس وقت آرچ بھی موجود ہوتا ہے۔ یورت اسے اس اس کمتری میں مبتلا کے دے رہی تھی۔ وہ بھی ایسے مفظوتو ارادے کی یورت سے نہیں ملا تھا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ پیرس کی ایکم تے ہارے میں۔“ اس نے کہا۔

”تم بہت سی اچھی خصوصیات کے مالک ہو گئے ہوں۔ تمہارے میں کی بات نہیں ہے۔ جب تم نے مجھے اس بلو

دوسرے دن ہیلکا دن بھر غائب رہی اور گرین ولی بیکار پہر میں آوارہ گردی کرتا رہا۔ شام کو چھ بجے ہیلکا سنے اسے فون کیا اور کہا کہ وہ ایک گھنٹے میں اسے ہوں گی لابی میں ملے ساتھ ہی ایک بفتہ باہر رہنے کے لئے مناسب کپڑے وغیرہ بھی بیکار لے۔ اس سے پہلے بھی کسی یورت نے اس طرح گرین ولی کو حکم نہیں دیا تھا۔ اس سے مزید بیانات کرنا چاہیں تو ہیلکا نے کہا کہ با تین بعد میں ہوتی رہیں گی۔ اس کے بعد آرچ نے گرین ولی کو فون کر کے حالات معلوم کیے۔

”خدا بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہے۔“ گرین ولی نے شکایت کی ”وہ میرے اعصاب پر سوار ہوتی جا رہی ہے۔ میں اسے زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ میرے ساتھ اچھا نہ تھا۔“ رہی سے چیز میں اس کا خادم ہوں۔“

”جسم اؤٹیں۔“ میرا منسوہہ قریب پایا تیار تھا۔ کار لین بنائی کر مجھے فون رہے۔ کافیں رکھ کر میں دھل ہو سکو۔“

ندبائی تھیوئے بھی گرین ولی ایک گھنٹے بعد اپنا سوت کیس لیے سات بجے لابی میں موجود تھا۔ پیرس کی سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس کے بعد وہ اور ہیلکا اس پورٹ روانہ ہوئے جہاں کار لین داعی تھا۔ ہوں ہمچنانچہ کر دوسرا دن ملے کا وعدہ کر کے ہیلکا اپنے کمرے میں چل گئی۔

پھر آج صبح ناشتے کے ساتھ اسے ہیلکا کا ایک پیغام ملا۔

”مجھے بہت ضروری کام ہے۔ تم میرے کردار روات کو لو بجے لابی میں طویل... ہیلکا!“

اب اس یورت سے گرین ولی کو ذکر لگنے لگا تھا۔ اس نے ہیلکا سے کہا تھا کہ وہ دیلارس میں کمپ کی سائٹ دیکھ چکا ہے اور اب اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ جھوٹ کتنا اچھا نہ تھا۔ ہیلکا کو توقیع ہو گئی کہ اگلے دن گرین ولی اسے ساخت پر لے جائے گا جبکہ اسے وہم دیگان بھی نہیں تھا کہ یہ ساخت کیا ہاں اور کس جگہ داعی ہے۔ اسے اس ہارے میں ضرور رکھ کر کرنا جائے۔ چنانچہ اس نے پیرس کے مشورے کے مطابق ہنری لیکر کے آفس فون کیا گر ایک لاکی نے جواب دیا کہ موسیب

”بہت..... بہت پر شل ڈارنگ!“ ہیلگا نے جواب دیا اور کھڑی ہو گئی۔

اور جب وہ ہیلگا کی ساتھ بیڈ روم میں داخل ہو رہا تھا تو بہت خوش تھا کہ ایک موقع تر ایسا ملا جب وہ اس عورت کو مغلوب کر سکے۔ اسے یوں لگ جیسے پس مظہر میں آرچ تالیاں بجا کر اسے داد دے رہا ہے۔

☆☆☆

صبح کو ہیلگا کی آنکھ کھل توں یکھڑے تھے۔ اتنی اچھی نیند اسے ایک مدت کے بعد فصیب ہوئی تھی۔ گرین ولی رات کے تین بجے اپنے کر کرے میں چلا گیا تھا۔ اس کا جانا ہیلگا کو اچھا نہیں لگا تکردنوں نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ دنیا کو دکھانے کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے۔ یوں وہ بہت مطمئن تھی اور سوچ لیا تھا کہ اس آدمی کو ضرور اس کا شور ہونا چاہیے۔ اب وہ اس سے جدا کی تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ گرین ولی جو کہ انگریز ہے اس پر درجے ستر نیف انگریزوں کی طرح اسے بھی پہنچا پات کوارٹس ہوں گے اور اپنی دولت مدد بیدی کے پیسے پر میش کرے بلکہ وہ تو شاید اس وجہ سے اس سے شادی کرنے سے بھی پہنچائے گا مگر یہ ایک ایسی پہنچ تھی جس کا حل اس سے سوچ لیا تھا تھا مراس سے بھی پہلے وہ گرین ولی کی رفتاقت سے زیادہ سے زیادہ لطف اندوز ہوتا چاہتی تھی اور اس کے لیے سوئٹر لینڈ میں لوگوں کی نظر وہی سے دور کسلاگ نوا کا یکلا ہترین جگہ تھی۔ بھلا ہر میں روں ف نے ایک امریکن فلم ساز سے زیر پرو اتفاق اور وہ آشنا محبت کے لیے ہر عمارت سے ایک آئیڈیل جگہ تھی مگر اس بنتگی کا انتظام چلانے کے لیے ایک قابلِ اختداد ملازم کی ضرورت تھی۔

تھے ہیلگا کو ہنگل کا خیال آیا۔ ہنگل وہ شریف ہمدرد اور وفادار خادم خاص تھا جس نے چند رہ سال روں ف کی خدمت کی تھی اور روں لف کے انتقال کے بعد اس کی وفاداری ہیلگا پر کمزور ہو گئی تھی۔ ہیلگا نے یہ خیال آتے ہی ہنگلے مختلف طریقوں کی پرواز کے اوقات معلوم کی پھر کسی کو فون کیا کہ وہ فوراً کسلاگ نوا کے بیٹکل پر بیٹھ کر بیٹکل کی صفائی وغیرہ کرے پھر بولی۔

”تجھے محبت ہو گئی ہے ہنگل.....“ کچھ دریخاموش رعنی پھر ہنگل نے کہا۔

”تو بہت ہی اچھی خبر ہے مادام!“

”تجھے ایک شریف آدمی لی گیا ہے جس سے میں شادی کرنا چاہتی ہوں۔“

امکانی ایکسیم کے بارے میں بتایا تو میں نے خود چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے اپنے آدمیوں کو مذاہیت کی کہ وہ پیرس کے بارے میں معلوم کریں اور آج منج میں خود دیا راس میں سائبٹ دیکھنے لی۔ اب میں تمہیں بتائی ہوں کہ میں نے کیا معلوم کیا۔ پہلے پیرس نہ لولو۔ مجھے بتایا گی کہ وہ فراڈ کے جرم میں پانچ سال کی سزا کاٹ چکا ہے۔ اس کے پاس صرف اتنا سرمایہ ہے کہ ظاہری تھاث بات قائم رکھ سکے اور وہ بھی زیادہ مدت کے لیے نہیں۔ دیا راس میں مجھے معلوم ہوا کہ اس سایبٹ سے دوسریکیں گزرتی ہیں جس کی وجہ سے کوئی کمپنی تھیں کرنا ناممکن ہے پھر اس کا ابیٹ۔ لیکن ایک بدمعاش آدمی ہے۔ چنانچہ اب حقیقت تھارے سامنے ہے تم نے اپنے آپ کو فراڈ کے ایک معاملے میں ملوث کر لیا ہے۔

”میں نے تم سے پہلے ہی کہا کہ کوئی غفل مدد آدمی اس ایکسیم میں۔“ گرین ولی نے کہنا شروع کیا مگر ہیلگا نے بات کاٹ دی۔

”اب ہمیں پہنچن کو فراموش کر دیتا چاہیے۔ مجھے افسوس ہے کہ تمہیں اپنا یہیں نہیں مل سکتے گا۔“

”زندگی میں ایسے نیسبت فراڈ آتے رہتے ہیں۔“

”بھر جاں بھیش میش ملے نے باہر مفت میں سعودی عرب کی تفریخ کرنے کا موقع نہ لالیں ہے۔“

”سعودی عرب کو ہول ہاؤ۔ میرے پاس ایک ہتر تجویز ہے۔“

”وہ کیا۔“

”میری کار پر یہیں تھارے صلاحیت سے فائدہ اٹھا کتی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میرے اعلیٰ اشاف میں شامل ہو جاؤ۔“

”مگر میں ایکٹر ٹکس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔“

”تمہیں جاننے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ میں تمہیں اپنا پرسنل اسٹینٹ بناتا چاہتی ہوں۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ مجھے کتنے معاملات سے اکٹے مشنا پڑتا ہے۔ تم ساتھ ہو گے تو میرا کام آدمدار جائے گا۔ کیا خیال ہے؟“

”تجھے تھارے ساتھ کام کر کے خوش ہو گی۔“ گرین ولی نے خود اعتمادی سے کہا ”تمہارا پرسنل اسٹینٹ۔ مگر تبا پرسنل۔“

اور اس نے ہیلگا کو اپنی نظر وہ سے دیکھا جن سے وہ اب تک تھی ہی مورتیں دکھا کر چکا تھا۔

”محبے یقین ہے کہ وہ شریف آدمی آپ کے قابل بھی ہو گا۔“

گرین ولی آرچ کو بتا چاہتا تھا کہ ہیلگا اسے دوختن کے لیے اسے اپنے ساتھ کٹاگ نولا کے بیکلے لے جارہی ہے اور آرچ یہ سن کر بہت خوش ہوا تھا۔ گرین ولی نے یہ بھی بتا تھا کہ ہیلگا نے اسے کپڑوں وغیرہ کی خوبی اوری کے لیے ایک لاکھ فراںک بھی دیتے ہیں۔ آرچ نے کہا کہ وہ اس میں سے پچاس ہزار فراںک اسے دے دے۔ مگر گرین ولی نے رقم دینے سے پہلے جاننا چاہا کہ آرچ نے کیا پلان سوچا ہے۔

”میرا پلان بہت سادہ اور آسان ہے۔ جیسا کہ ہر اچھے پلان کو ہونا چاہیے۔“ آرچ نے جواب دیا۔ ”کٹاگ نولا کے بیکلے میں یہ دن قیام کے بعد جب وہ بڑی طرح تمہارے جال میں پھنس چکی ہوئی۔ تمہیں انفوکریا جائے گا اور پھر زریحتاوان کا مطالبہ کیا جائے گا کہ اگر اس نے دو میں ڈال رہا تو ہمیں کیا تھا پھر تمہیں بھی نہیں دیکھ سکے گی۔ اس کے پاس قدر دولت ہے کہ صرف دو میں ڈال کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ وہ لازماً رقم ادا کر دے گی۔“

”اوفرز کروں اس نے پولیس کو تھردار کر دیا تب۔“ ”وہ ایسا نہیں کر سکتی۔ میں اسے اس قدر خوف زدہ کروں گا کہ وہ پولیس کو پورٹ کرنے کی ہمت ہی نہیں کر سکتی گی میں ہیلگا کو جانتا ہوں۔“

”اچھا اس نے رقم دے دی۔ اس کے بعد۔“

”جیسے ہی مجھے رقم ملے گی ہم سوٹر لینڈ سے روانہ ہو جائیں گے۔ اور جیسے ہی ہیلگا کو حساس ہو گا کہ اسے فریب دیا گیا ہے وہ خاموش ہو کر بیٹھ جائے گی۔ اس کا غرور اسے یہ اعتراف کرنے کی اہمازت ہی نہیں دے گا کہ وہ لوٹ لی گئی ہے۔“

”ا تم اس سے رقم کی صورت میں وصول کر دے گے۔“ ”میں اور وہ پرانے دشمن ہیں۔ تمہارے اخوا کر لیے جانے کے بعد میں اس سے طلبیں گا۔ اس سے مجھے بے حد صرفت ہو گی۔ ایک پرانویس سوکیں پیک میں ہر اکاؤنٹ پر ہے۔ میں اس سے کہوں گا کہ وہ مطالبے کی رقم اس اکاؤنٹ میں جمع کرادے ہوں بعد میں میں آدمی رقم تمہارے نام پر اسپر کر دوں گا۔“ ”مگر مجھے انوکون کرے گا۔“ گرین ولی نے بے چینی سے پوچھا۔

”اچھی مجھے اس کا انتظام کرنا ہے۔ جیتنے ایں میں ایک کام کے آدمی کو جانتا ہوں۔ تم اس بارے میں فکر مردہ ہو اور اب تم مجھے پچاس ہزار فراںک دے دو۔ مجھے ایک گھنٹے کے

”اوہ ہمکل اتنے میقات ملت ہو۔“ ہیلگا بیٹھے گی ”اب توچے سنو۔ میں کٹاگ نولا میں ایک دوختن کھنہ رہنا چاہتی ہوں۔ تاکہ میں مسٹر گرین ولی کو بہتر طور پر سمجھ سکوں۔“

”اور آپ چاہتی ہیں کہ میں ہمیں دہاں موجود ہوں۔“ ”ہاں۔ ہر کام پھوڑو د۔ میں نے تمہارے سفر کا انتظام کر دیا ہے۔“ ہیلگا نے کہا اور اسے فرنکی قصیل پیا۔

”ٹھیک ہے مادام میں جیجو اسٹرپورٹ پر کل رات ساڑھے دن بیٹھنے کا چاہوں گا۔“

”اوہ ہمکل میں بہت خوش ہوں۔“ ”اور مجھے آپ کی خوشی سے خوشی ہے۔“

ہیلگا نے رسپورٹ کر دیا۔ اب کار کا انتظام کرنا تھا۔ چنانچہ اس نے لوگا نو میں روٹر واٹس کے اجٹ کو فون کیا۔ بتایا کہ پر سوں ساڑھے دس بیجے رات جیجو اسٹرپورٹ پہنچ گی۔

چنانچہ ایک بہترین کار وہاں موجود ہونا چاہیے۔ رولف کی دولت کی جادو دلی پالی ہر کام کو آسان کر دیتی ہے۔ یہ کام بھی ہو گیا۔ ہیلگا سوچ رعنی می کر دوں کے بعد دنیا کی نظر دریں سے پوچیدہ اپنے محبوب کے ساتھ ہو گی۔ صرف وہ۔۔۔ گرین ولی اور ہمکل۔



آرچ اور گرین ولی ایک چھوٹے سے رسپورٹ میں پاتیں کر رہے تھے۔ ”مطمئن ہو،“ آرچ بولا ”حالات ہمارے حق میں ہموار ہو رہے ہیں۔“

”صرف تم ہی کہہ سکتے ہو۔“ گرین ولی نے جواب دیا ”مگر مجھے اس عورت کے ساتھ رہنا پڑ رہا ہے۔ خدا کی پناہ..... وہ ایک ایسی کھڑی کی طرح ہے جو اپنے نر کو کھا جائی ہے۔“

”گھرہ او نہیں۔ مجھے اور تمہیں اس سے ایک میں ڈالنی کس وصول کرنا ہے اور اتنی رقم کے لیے کچھ پریشانی تو اعلیٰ پڑتی ہے۔ اب بھک تھر نے اپنا پورٹ اچھی طرح انجام دیا ہے۔ اب تمہیں اسے یقین دلانا ہے کہ تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو۔“

”اس سے شادی۔“ گرین ولی چونکا۔

”ہاں۔ میں ہیلگا کو جانتا ہوں وہ خود کو بڑا کیا محسوس کرتی ہے۔ وہ تمہارے مشق میں جتنا ہو چکی ہے۔ ایک بار اسے یقین ہو جائے کہ تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو پھر وہ

اندر جمیوں ارواد ہوتا ہے۔“

گرین ولی کچھ بچپنا گھر پر اس نے جیب سے لوٹوں کی

گذی کاتلی اور صفو لوث آرچ کو دے دیئے۔

بجیوں سے میں لوگوں جاؤ گا۔“ آرچ نے بتایا

”دہاں میں ہوں ڈی سوس میں قیام کروں گا۔ دہاں مجھ سے

راہبی قائم کرنا۔ تپارا کام یہ ہے کہ ہیلگا کو یقین دلا دو کہ تم

اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اور باقی سب کچھ مجھ پر چھوڑ

دو۔ آرچ کل انداز کا شیش چل پڑا ہے۔ اسے ہالکل شہر نہیں

ہو گا اور جب بھی ایسا ہو پہاڑ بننے کی کوشش مت کرنا۔ بس

ظاہری طور پر قوزی سی مراجحت کرنا۔ یہ غیر موقع طور پر

ہو گا۔ جھیں بچلے سے لے جایا جائے گا۔ اس کے پیدا

میرے ساتھ رہو گے بہاں تک کہ ہیلگا مطالیے کی رقم ادا

کر دے۔“

”میں بہت پریشان ہوں۔ میں نے ماضی میں جو کچھ

بھی کیا ہو۔ بھی کوئی محربانہ حرکت نہیں کی ہے۔“

”تکوئی محربانہ کام نہیں ہے۔“ آرچ جلنے کے لیے کھڑا

ہو گیا۔ ”پوہنچ اس سلسلے میں ماختلتیں آرے گی۔“ ذرا

تصور کر کوئی ایک میلين ڈاک کاما لک بن جانے کے بعد تم کیا کچھ

نہیں کر سکو گے۔ جھیں یوڑھی ہو تو تو سے زبردستی محبت کرنے

سے نجاہت ل جائے گی۔ بس ہیلگا کو اپنے عشق میں جیلا کرو۔

بھتیں اس کی محبت شدید ہو گی اتنی ہی آسانی سے وہ رقم دیے

پر تیار ہو جائے گی۔“

”اچھی بات ہے۔“ گرین ولی نے گھری سانس لی۔ یہ

”تمہارے پیچلے بھنگ جانے کے تین دن بعد مگر ہم اس

سے پہلے ایک ہار اور ٹیس گے اور تباہ میں نہیں ہتاوں گا کہ

میں نے کیا انتظام کیا ہے۔ ہیلگا کے ایک پار بھنگ کشت دی

تھی۔ اب بھنگ موقع لایا ہے کہ اس کشت کا بدله لے سکوں۔“

☆☆☆

تفیر بیاد سال قبل جب آرچ لوانے میں وکلا کی ایک

معروف فرم کا سینتر پارٹر تھا۔ اسے ایک ٹون ملا ایک کرشت

امریکن آواز نے کھا۔

”میں موسر بیگل پات کر رہا ہوں۔ تم مجھے

جائتے ہو۔“

آرچ بھیشہ بیرون ای خبر کا مطالعہ کرتا تھا۔

چنانچہ معلوم تھا کہ موسر بیگل یا نیکا کا ایک اہم آدمی ہے

اور ان دونوں ایف لی آئی کے لوگ نہیں کی ادا بیک سے بچے

کے سلسلے میں بیگل کو بکرنے کی لگر میں تھے۔

”ہاں مشربیگاں۔“ آرچ نے جواب دیا۔“ میں نے تمہارے پارے میں پڑھا ہے۔“

”بہت خوب۔ ذرا تو چہ سے سنو۔ مجھے تمہارے مشورے کی ضرورت ہے اور میں معقول نہیں ادا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ ایک ایسا آدمی جو ہر میں روشن چھے بڑے آدمی کو مشورے دیا کرتا ہے میرے نزد یک بھی تامل اعتماد ہے۔ میں کل رات آٹھ بجے جیوں ایشیں برلن کے ریشورت میں موجود ہوں گا۔ تم بھی دہاں آؤ۔ تمہیں معقول رقم دی جائے گی۔“

کسی مدت تک آرچ بچپنا تارہ۔ وہ جانتا تھا کہ آرچ کل سیگاں چھپتا پھر رہا ہے مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ مانیا سے لعلت رکھنے والے افراد سے کسی کام کے لیے اکار کرنا خطرناک ہوتا ہے۔ جنچاپر اس نے فصلہ کیا کہ اپنے بارہزش کو بتاے بغیر اگر اسے کوئی مالی فائدہ بخیں سکتا ہے تو داں آدمی سے ضرور لے گا۔ برلنی کا ریشورت ایک سائیڈ اسٹریٹ پر اس طرح واقع تھا اور کچھ اس انداز کا تھا کہ عام لوگ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ وہ ریشورت میں داخل ہوا تو ایک ناٹے قد کے موٹے داڑھی و اسے آدمی نے اس کا استقبال کیا اور بتایا کہ سیگاں اس کا انتشار کر رہا ہے۔ داڑھی و اسے اپنا نام برلنی بتایا اور اسے ریشورت کے عقبی حصے میں واقع ایک کمرے میں لے گیا جاں ایک موٹا اندازیں کپاری سوڑا لی رہا تھا۔

”میرے پاس زیادہ ثانیم نہیں ہے۔“ اس نے آرچ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”میرے پاس بہت بڑی غیر قانونی رقم موجود ہے اور میں اسے محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔“ مجھے کیا کرنا ہو گا۔“

برلنی کاٹھے کی دلٹیں لایا اور میز پر رکھ کر فورا ہی رخصت ہو گیا۔

”رقم یہیں کی صورت میں ہے یا بارہزش کی ٹھکل میں۔“

آرچ نے لو چھا۔

”کیش ہے۔“ بیگل نے ہالک جانوروں چیزیں انداز میں کھانا شروع کیا۔

”میں ایک قابل اعتماد سائیڈ ہنگیت میں تمہارا اکاؤنٹ کھلواسکتا ہوں جہاں رقم ہالک خنزیر ہو گی۔“

”یاں۔ میں نے بھی یہی ساتھا۔ اُو کے۔ اس کا انتظام کر دو۔“ روم بہاں میرے پاس موجود ہے۔ ”سیگاں نے بچے اکاؤنٹ میں ایک سوٹ نیس کی طرف اشارہ کیا۔“ اس میں بچپن لا کھڑا رہیں۔“

کر دیا تھا۔ دو ماہ بعد اس نے ہیراللہ شریپون میں بڑھا کر سیگال کو گولی مار دی گئی۔ ٹیکی کار کا پیارا اداکر کے وہ رینٹورنٹ میں داخل ہوا۔ برلن نے اسے دیکھا اور پہچان کر آگے بڑھا۔ ہاتھ ملایا۔ دونوں میں ابتدائی رسمی جملون کا عادل ہوا۔ ”بُنْجَوْجَوْ بِرْلَنْ مِنْ حَمْ كَعْكَوْ رَنَا چَاهْمُونْ“ آرچ نے کہا۔

”تم نے سیگال کے بارے میں تو سن ہی لیا ہوگا۔ اس کا بیک انجمام ہونا تھا۔ دیگر تمہیں مارتے تو پوپس کے ہاتھوں مارا جاتا۔“

”ہاں میں نے اس بارے میں پڑھا تھا۔“ برلن نے اپنے رینٹورنٹ کی مخصوص شراب اور کھانے سے آرچ کی توضیح کی۔

”ایک چھوٹی پراہن ہے۔ کیا تم مدد کر سکتے ہو؟“ آرچ نے کہا۔

”اگر میرے بیس میں ہو گا تو خود کروں گا۔“ ”مجھے دو قابل اعتماد آدمیوں کی ضرورت ہے جو میرا ایک کام انجمام دیں اور پھر اس کے بارے میں بھول جائیں۔ مقول معاوضہ دیا جائے گا۔“

”کام کیا ہے؟“ ”خوبیوں کی ایک نقشی اور دفاتر کرتا ہے۔ جس آدمی کو اخواہ ہوتا ہے اسی نے مجھے اس کا انظام کرنے کو کہا ہے۔ یہ بات صرف تمہارے اور میرے درمیان رہے۔“ جس عورت کے ساتھ درہ رہا ہے اسے خوف زدہ کر کے سبق سکھانا چاہتا ہے۔ ان دو آدمیوں کو اس عورت کے گھر میں داخل ہو رکھو، فکاظ نظر آتے ہوئے... اس آدمی کو پکڑ کر لے جانا ہے اور ایک خاص جگہ پہنچا دیا ہے۔ پہلوں اس معاطلے میں دل نہیں دے گی۔ تم اسے ایک عملی قسم کا نہ اتی بھی کہہ سکتے ہو۔“

”پھر کیا ہو گا؟“ ”اس عورت کو یقین ہو جائے گا کہ اس کے دوست کو انگوکر لیا گیا ہے۔ وہ اس سے دو دن دور ہے گا پھر وہ اپنی آجائے گا۔ اس طرح اس آدمی کا خیال ہے کہ وہ اس عورت کی محبت کا اندازہ لگا کے گا۔“

”معاوضہ کتنا تھا؟“ ”دو قابل اعتماد آدمیوں کو جلاش کرنے کے لیے میں تمہیں پانچ سو روپیہ کک دوں گا اور جہاں تک ان آدمیوں کے

معاوضہ کا تعلق ہے تو وہ میں خود ان سے ملے کر لوں گا۔“ ”خوبی مسٹر آرچ تمہیں کچھ زیادہ خرچ کرنا ہو گا۔“ دو آدمی جلاش کرنے کے لیے میں ایک ہزار روپیہ لوں گا۔“

”اچھا مسٹر سیگال میں اس کا انظام کر دوں گا۔“ ”تمہیں پچاس ہزار روپیہ فرائک میں گے۔“ تھیک ہے۔

یہ رقم اور است آرچ کی جیب میں آرہی تھی۔ اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ وہ اس بارے میں اپنے پارٹر کو بتاتے۔

”مجھے منظور ہے۔“ اس نے جواب دیا۔ ”جلوتو پھر یہ طے ہو گیا۔“ سیگال کا لیے کھانے سے

بھرے ہوئے منہ کے ساتھ بولنا شکل ہو رہا تھا۔ ”بیکش تم لے جاؤ۔ میں نے تمہارے بارے میں تحقیقات کرائی تھی اور مجھے بتایا گیا کہ تم پر اعتقاد کیا جا سکتا ہے پھر بھی اگر تمہارے دماغ میں یہ خیال آئے کہ تم میری رقم پر قبضہ کر سکتے ہو تو ذرا نہ ہر کر ایک بار پھر غور کر لینا۔ میرے ساتھ تمہیں شکار نہ لگائے ہیں۔“

”اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔ کیش میرے حوالے کر دو اور میں نے جیسا کہا ہے اسے حفظ کر دوں گا۔ اپنا پتا بھی بتادتا کہ میں اس پتے پر تمہارا کا واثق نہیں بناؤں گوں۔“

”اکاؤنٹ میری بیوی کے نام سے کھولنا اور اس کے پتے پر اطلاع کر دینا۔“ سیگال نے جیب سے سوئی فرائک کے ٹوٹوں کی ایک گذی اور ایک کارڈ نکالا۔ ”تمہاری فیس ہے اور اب مجھے چلتا ہے۔“

برلن اندر آؤ۔

”پھر اور ہاینے مسٹر سیگال۔“ اس نے پوچھا۔ ”وقت نہیں ہے۔ دیکھو برتی اپنی آدمی کو نور سے دیکھا لو۔“

اس کا نام جیک آرچ ہے۔ یہ میری رقم کا انظام کر رہا ہے۔ اس نے مجھ پر اپا ایک احسان کیا ہے۔ مجھی سے ضرورت پڑے تو تم مجھی اس کے کام آتا۔“ پھر سیگال نے آرچ کی طرف دیکھا۔ ”اس ملاقاتے میں برلنی کو مسٹر سیگال کہا جاتا ہے۔ جب بھی تمہیں کوئی ضرورت ہو۔ کوئی کام کرنا۔“ اس سے ہات کرنا۔ یہ سے نہیں کر دے گا۔ کیوں لمحیک ہنڑا نہیں۔“

”آگر تم کہتے ہو مسٹر سیگال تو پھر ایسا ہی ہو گا۔“ برلن نے جواب دیا۔

اور آرچ کو یہ ہات بخوبی بادھی۔ جیلو اکر بورٹ پر اتر کر تیکی میں بیٹھتے ہوئے اس نے ڈاریکور سے کہا کہ وہ برلن کے رینٹورنٹ طے۔ ٹیکی میں سفر کرتے ہوئے اسے کچھ پا دا یا کر اس نے کس طرح سیگال کی رقم ایک بیک میں جج کرایدی تھی۔ پہنک کا ڈائریکٹر اسے جانتا تھا اس لیے کوئی دشواری پہنچنی آئی۔ اکاؤنٹ نہیں تھا اس نے سیگال کی بیوی کو روانہ

”ہم تیار ہیں۔“ سلیمان نے جواب دیا ”معادنہ کیا
ملے گا۔“

”دولوں کو دہڑا فرماکنی کر لے۔“
”یہ کافی نہیں مسٹر آرچ۔“ سلیمان نے کہا ”کم کے
کم پانچ ہزار فرماکنی کسی ملنا چاہیے۔“

”میں دولوں کو چار چار ہزار فرماکنی دے سکتا ہوں
زیادہ نہیں۔“

”ٹھیک ہے مگر اخراجات اس کے علاوہ ہوں گے۔“
”منظور ہے۔“

”نصف معادنہ پیش کی دینا ہو گا۔“
”نہیں۔ ایک ہزار فرماکنی کی کس ابھی اور ہاتھ کام
ہونے کے بعد۔“ آرچ نے کہا اور ایک ایک ہزار کے دو
نوٹ نکال کر میر پر رکھ دیئے۔ سلیمان نے اپنی اشنا کر اپنی
جیب میں روک لیا۔

”میں چاہتا ہوں کہ تم غائب ہیں کر جاؤ اور ساتھ ہی
روپالو بھی ہوں کوئی پر اہم تو نہیں ہوگی۔“
”پانچ نہیں۔“

”اغوا تین دن کے بعد یعنی 8 تاریخ کی رات کو ہو گا۔ تم
دولوں کو 8 تاریخ دن کے دو پچھے ہوں ڈی سوس پہنچا سے۔
میں بھی ہیں ہوں گا۔ باقی ملاقات میں تفصیلات ملے کر لیں
گے۔ تمہارے پاس کار ہے۔“

”ہاں ہے۔“ سلیمان نے بتایا۔ آرچ نے پانچ سو
فرماکنی کا ایک نوٹ اور نکالا۔

”یہ تمہارے اخراجات کے لیے کافی ہوں گے۔“ اس
نے کہا۔

اس ٹنکتو کے دران آرچ نے نوٹ کیا کہ سلیمان کا
نو ہوان ساتھ بہوٹت بالکل خاموش ہے، اس نے ایک بات
بھی نہیں کی۔ سلیمان نے اسے طہیناں دلایا کہ ہوٹ زیادہ تر
خاموش رہتا ہے۔ مگر جو کوئی کہا جائے کرنے کے لیے تیار رہتا
ہے۔ اس کے بعد دو دلوں کر کے سے چلے گئے۔ برلنی آیا
تو آرچ نے ایک پار پھر اس سے سلیمان کے بارے
میں پوچھا اور برلنی نے پھر طہیناں دلایا کہ دلوں اس کام
کے لیے بہت مناسب آدی ہیں۔ جب آرچ ہمیں چلا گیا تو
سلیمان اور ہوٹ برلنی کی کھپاں آئے۔

”یہ کیا چکر ہے۔“ سلیمان نے پوچھا۔
”یہ ایک بہت دلچسپ اور فرنگہ مند معاملہ ہو سکتا
ہے۔“ برلنی نے جواب دیا ”آرچ ایک زمانے میں ہر میں
رواف کے لیے کام کرتا تھا جو بہت دولت مند تھا۔ مجھ سے

”ٹھیک ہے میں تمہیں ایک ہزار فرماکنی دے دوں
گا۔“ آرچ بحث کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

”ڈر انتظار کرو۔ میں ابھی آتا ہوں۔“ برلنی نے کہا
اور چلا گیا۔

جب تک آرچ کھانے سے فارغ ہوا تو برلنی واپس
آگیا۔

”میں نے انظام کر دیا ہے۔ میں ان دلوں آدمیوں کو
جاتا ہوں۔“ اس نے بتایا ”وہ اگر شام کو یہاں آتے رہتے
ہیں۔ بہت بھروسے کے آدی ہیں۔ دلوں مل کر کام کرتے
ہیں۔ انگریزی بول سکتے ہیں۔ ان میں سے جنو جوان ہے
اس کا نام ہم لوٹ ہے اور دوسرے کا نام سلیمان ہے۔ اور اگر تم
انہیں معمول معادنہ دوڑھر کام کے بارے میں ان پر بھروسہ
کیا جا سکتا ہے۔“

”میں ابھی کھانا اور ان سے پات کرنا چاہتا ہوں۔“
”غدر اور اگر ان سے تمہارا طہیناں نہ ہو تو میں کوئی
اور آدی لا دوں گا۔“ برلنی نے کہا ”سیگال کا دوست میرا
دوست ہے۔“

”کیا وہ ابھی بیہاں موجود ہیں۔“
”ہاں کیوں نہیں۔“ برلنی نے جواب دیا۔ آرچ نے
اسے ہزار فرماکنی کا نوٹ دے دیا۔

برلنی نے دروازہ کھول کر کسی کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔
دو آدی اندر آئے۔ ان میں سے ایک لمبارڈیا چالا تھا جس کے
بال کندھوں تک آ رہے تھے۔ جبکہ اس کا سماں ہوتا اور زیادہ
عمر کا تھا۔ آرچ کو دو دلوں کا انداز پہنچیں آیا مگر سیگال نے کہا
تمہارے کردنے پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ آرچ کا خیال تھا کہ کام
کے لیے جو اوزار تھی میسر ہو اسی سے کام لینا چاہیے۔

”پیر نام سلیمان ہے۔“ موٹے آدی نے کہا ”اور
میرے سماں کا نام ہم بھلوٹ ہے۔“

”ابرلنی کا ہنا ہے کہ تم لوگ قابلِ اعتماد ہو اس لیے مجھے
تم ہی سے کام لینا ہو گا۔“ آرچ نے کہا ”کام یہ سے کہ میرا
ایک دوست اپنی گرل فریڈریک کچھ سکھانے کے لیے اپنے
معنوی اغوا کا ذریعہ دلایا جاتا ہے۔ اس محاذے کا پولیس
سے کوئی تعقیل نہیں ہو گا اخوا منذر کن ہوتا چاہیے۔ تمہارا کام
یہ ہو گا کہ پہنچے میں داخل ہو کر اس آدی کو اعوڑ کرو۔ وہ کوئی
مزاحمت نہیں کرے گا بلکہ اس آدی کو ایک دوسرے پہنچے پر
پہنچا دو۔ لیکن تمہیں اتنا ہی کرنا ہے۔ کام ہو جائے تو اسے
بالکل فراموش کر دیا اور جیبیو اور اپس آ جانا۔ بلکہ لوحانو کے
مضافات میں واقع ہے۔“

ہوئیں ہیں کمراز روکر الیا ہے۔ ہمیلگا نے گرین ولی کو وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ چونکہ بیٹھنے تک ملائیں پائیں سختی سے زیادہ کی ہے اس لیے وہ ملیں جو روانہ ہوں گے اور پی کے وقت تک بیٹھنے جائز ہے۔

کرونوں ہوئیں پیچھے کر ہمیلگا نے ظاہر گرین ولی سے رخصت چاہی کروہ اپنے اپنے کمرے میں جا کر آرام کریں مگر اس کی آمیختیں حسین و عدوں سے چک رہیں تھیں۔ اپنے کمرے میں پیچھے ہی گرین ولی نے ہوئی ڈی سوس میں آرچ کو فون کیا۔

”سارہ انتظام مکمل ہو گیا ہے۔ آرچ نے بتایا۔“ لفڑی کوئی بات نہیں ہے میں دن بعد آپ شیش شروع ہو جائے گا۔“ لفڑی مدندری کی پرستی ہیا ہے۔“ گرین ولی نے جواب دیا ”میں اس حصہ میں مکمل کو پیش کی جو سمجھتا ہوں۔“

”میں مکمل۔ آرچ چوکا“ کیا دہیاں پیچھے کیا ہے۔“ ”د صرف پیچ گیا ہے بلکہ مجھے ہر چیز اس کے چارج میں معلوم ہوتی ہے۔ وہ مجھے سفرت کرنے لگا ہے۔ میں اس سے مل چکا ہوں۔ یہ پرانے گھر بیل ملازم خطرناک ثابت ہوا کرتے ہیں۔“

”ٹھیک کہہ رہتے ہو۔“ آرچ بھی یہ سن کر لفڑی مدندری کی طرح یہ مکمل بھی بہت ذہین اور ہوشیار آدمی ہے۔“

”یہ بھی تمہارا ہی درود ہے اور اس سے نہیں کا طریقہ بھی تمہیں سوچنا پڑے گا۔“ ”ٹھیک ہے سوچ لوں گا مگر تم ہمیلگا پر اپنی گرفت کر دو مت ہونے دیتا۔ اگر اسے یقین ہو جائے کہ تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو تو وہ مکمل کی بھی پرداہیں کرے گی۔ اور ہاں میکل کے ساتھ بھی اچھا سلوک اگر کسی سے پیش آ کرے اپنا طرف دار بنانے کی کوشش کرو۔ یہ بھی ہمارے ہاں کے لیے ضروری ہے۔“

چنانچہ درسرے دلن جب میکل کار کی صفائی کر رہا تھا۔ گرین ولی اس کے پس گیا اور اسے با توں میں لگانے کی کوشش کی۔ کچھ بیکار کے متعلق باہمی ہوئی رہیں مگر میکل کا روپیہ سر دردا۔

”ادام رواف تمہاری بہت تعریف کرتی ہیں کہ تم کس طرح ان کا خیال رکھتے ہو۔ میں بھی ان کی ہر خواہش کا احترام کرنا چاہتا ہوں۔“ ”لیں منزہ گرین ولی۔“ میکل نے سماں لجھے اور چھرے کے ساتھ کہا۔ گرین ولی نے ایک بار اور کرونوں کی۔

راہبڑ کھا سکیں۔ میں جانا چاہتا ہوں کہ وہ کون ہے جو خود اسے آب کو انوکھا کرنا چاہتا ہے اور میں یہ جانا چاہتا ہوں کہ اس کی گرل فریڈریکن ہے۔ جسے ہمیں پتا ہے کہ انوکھا کو انوکھا کہاں سے کرنا ہے۔ مجھنون پر اطلاع کرنا کہہ گئے۔“

☆☆☆

جب ہمیلگا، گرین ولی کے ساتھ جیلوں کشم سے گزر رہی تھی اس نے میکل کو انتظار کرتے ہوئے پیا۔ اگرچہ میکل کی عمر صرف ہاؤں سال تھی مگر وہ اتنی عمر سے زیادہ بوڑھا معلوم ہوتا تھا۔ وہ پندرہ سال تک رواف کی خرگیری کرنے کی مشکل خدمت انجام دے چکا تھا۔ رواف پولیو کا مریض تھا اور پھر اس کے مراج کو بھی برداشت کرنا ہر ایک کے بس کی بات بیسی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا ایک خادم خاص کی حیثیت سے میکل غیر معمولی صلاحیت کا حامل تھا جب رواف کا انقلاب ہو گیا تو میکل نے اپنی وفاداری ہمیلگا کے لیے مخصوص کر دی۔ وہ اس کی قابلیت کا معتبر تھا۔ یہ بڑ کہ ہمیلگا کسی کی محبت میں بیٹھا ہو گئی ہے اس کے لیے بڑی بیٹھاں کن تھی۔ وہ بہر دوں کے لیے اس کی کمزوری سے اتفاق تھا مگر اس نے سوچا کہ شاید اسے واقعی کوئی شریف اور مغل اور مددگار ہو گر جب اس نے ہمیلگا کے ساتھ گرین ولی کو دیکھا تو اس کے ذہن میں ٹھوک و نہماں ابھرنے لگے۔ اس طریقہ قائم فیر معمولی نہ پر سورت مرد کو دیکھتے ہی اس کے دماغ میں خطرے کی سرخ رہنی جانے لگی۔ ہمیلگا بڑی گرم جوش کے ساتھ میکل سے کی اور گرین ولی سے اس کا تعارف کرایا مگر گرین ولی کو ملازموں پر توجہ دینے کی عادت نہیں تھی۔ اس نے بے پروائی کے ساتھ سامان کی رسیدہ ہمیلگا کو دی کہ وہ میکل سے طیارے سے سامان لانے کے لیے کیے۔ بس اس لمحے سے وہ دلوں ایک ایک درسرے کے دن بن گئے۔ میکل رسیدے کر سامان اترانے پلے دیا۔

”اوڑیک میکل بہت خاص تم کا ملازم ہے۔ اس کے ساتھ بھی طرح اور نری سے پیش آنے کی کوشش کرنا۔“ ہمیلگا نے کہا۔

این غلطی کا احساس کرتے ہوئے گرین ولی نے مخدرات کر لی۔ وہ دلوں ایک پورٹ سے باہر آئے جہاں شان دار روپ رائس کار کھڑی تھی۔ کچھ ہی دیر میں میکل سامان لے کر آ گیا ہے ڈیکی میں رکھ دیا گیا۔ میکل نے ڈرائیور گیگ سیستمنٹس اور وہ بیٹھنے کی طرف جلد چھے پہلے ہی ہمیلگا کے دوق سے مطابق آرستہ کیا چاپکا تھا۔ راستے میں میکل نے تباہی کہ اس نے عارضی قیام کے لیے کو روشن

”میں انہیں خوش رکھنا چاہتا ہوں جس طرح کتم انہیں خوش رکھنا چاہتے ہوں“

گمراں سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ہنگل کار دیہ ڈنک رہا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جس کپڑے سے کار مضاف کر رہا تھا۔ اسے کار کی ڈکی میں ڈال دیا۔ گرین ولی نے بھی لیا کہ یہ آدمی ایک پر اپلم ہے اور اس سے خوش ہمیں نہیں ہے۔ اسی وقت ہیلگا آئی ہو۔

”سماں ڈکی میں رکھ دیا گیا ہے۔“ ہنگل سے پوچھا ”کوئی پر اپلم تو نہیں ہے۔“

”سماں ڈکی میں رکھ دیا گیا ہے۔“ ہنگل نے جواب دیا ”آپ جب پاہیں دوانہ ہو کتی ہیں۔“

”تب ٹلوں ہیلگا کار میں بیٹھ گئی اور گرین ولی سے کہا ”میں تمہیں اپنا سوک بگلا دکھانا چاہتی ہوں۔“

۲۷۳

کنگ لو لا میں واقع یہ بگلا روالف نے تقریباً دس سال پہلے خریدا تھا۔ اس کا ساقہ ماںک ایک ٹلم پر دو ڈیورس تھا اور اس نے بیٹھ کر ہر اس سماں سے آراستہ کر دیا تھا۔ جس کا انسانی ذہن تصور کر سکتا ہے۔ گرین ولی بیٹھ کی بناوٹ اور سجاوٹ دکھ کر بہت متاثر ہوا۔ ہیلگا گرین ولی کو اپنے بیٹھ روم میں لائی۔

”ڈار لگ ہنگل سب کچھ سمجھتا ہے۔“ وہ بولی ”ہم اس کرے میں سو بیکریں گے۔“

گرین ولی نے سوچنگ بول میں تیرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ہیلگا اسے چھوڑ کر ہنگل کے پاس گئی جو بچن میں کام کر رہا تھا۔

”ہنگل میں بہت خوش ہوں۔“ وہ بولی ”کیا وہ اچھا نہیں ہے۔“

”میں امید کرتا ہوں کہ ایسا نہیں ہو۔“ ہیلگا نے تقریباً گھنے ہوئے ہنگل کوڈاں کرنے کے انداز میں پکد لیا اور قص کرنے لگی پھر کچھ درجہ اس کے رخسار پر بوسدے کر چل گئی۔ ہنگل کا موٹا چہہ بڑا اس نظر آ رہا تھا۔ دوسری طرف ہیلگا تیرنے کا لایا پہن کر سوچنگ پول پیچی۔ گرین ولی آنکھیں بند کیے پانی سی سچ پر تیرنے کے انداز میں لینا ہوا تھا۔ اس نے ہیلگا کو تیرتے اور غوطے لگاتے دیکھا تو حیرت زدہ رہ گیا۔ وہ بڑے ہاہراں انداز میں تیر بھیجی۔ پکوڈیں بیڈوہ میں سرچا کر پہنچ گئے۔

”تجھے نہ جانے کب سے تم جیسے مردگی ملاش تھی۔“ ہیلگا نے کہا۔

”ہمارا ساتھ بہت دلچسپ ہے مگر یہ کب تک برقرار رہے گا۔“

”کیا مطلب!“

”میر اور تمہارا مستقل ساتھ رہنا ممکن نہیں ہے۔ اگر تم اتنی دولت مند نہ ہوئی تو۔“

”کیا مطلب ہے تمہارا؟“

”سیدھی کی بات ہے۔ اگر تم اتنی دولت مند نہ ہوئی تو میں تم سے شادی کی درخواست کرتا۔ یہ ہیرے لیے دنیا کی سب سے بڑی خوشی ہوتی ہوگا، مگر یہ لوگ یہو کی دولت پر جیسا پسند نہیں کرتے۔“

”کس نے کہا کہ تم میری دولت پر زندہ رہو گے۔ تمہارے اندر بہت سی صلاحیتیں ہیں۔ میں اور تم بھی شہزاد ساتھ رہ سکتے ہیں۔“

”چلو مان لیا میرے اندر کوئی صلاحیت ہے مگر میں کبھی دولت نہیں کام کسکوں گا۔ ہم سمرت کے کچھ دن ساتھ گزاریں اور اب تک میں تم سے رخصت ہو جاؤں گا۔“

”کیا بات کر رہے ہو ہو۔ ہم دولت پر نہیں محبت پر ٹھنکو کر رہے ہیں۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ مجھے تباہ کیا تمہیں بھی مجھ سے محبت ہے۔“

”کیا اب بھی پوچھنے کی ضرورت ہے۔“

”ہاں ہے۔ تباہ مجھ سے محبت کرتے ہو یا نہیں۔“

”بے بیک میلگا ڈار لگ، مجھے تم سے شدید محبت ہے۔“

”تب کوئی پر اپلم نہیں۔ آؤ کچھ بھیں۔“ ہیلگا نے ہنگل کو بلانے کے لیے تھنک کا بٹن دیا۔

جواب میں ہنگل ایک بڑے میں اڈا کار میں کے دو گھاس لیے نہوار ہوا۔ یہاں کا اور گرین ولی نے اسے اپنے گلاں اٹھا لیے۔ پھر جو بعد میں ہر کھانا لگادیا کیا۔ ہنگل عی م وجودگی میں کھانا تقریباً خاموشی سے کھایا گیا۔ اس کے بعد جب ہنگل نے کافی اور راہشی لاکر کھو دی تو ہیلگا نے اسے چھپنی دیے کہ وہ جا کر آتا کرے۔ وہ چال گیا تو ہیلگا نے ایک ہار بھر گرین ولی سے ہنگل کی تعریف کی اور کہا کہ اس کی سمجھیں نہیں آتا کہ اگر ہنگل نہ ہوتا تو وہ کیا کرتی۔ وہ اس کی زندگی کا ایک حصہ ہن کیا ہے۔ آواب ہم پوری تکلفی سے اپنے ہارے میں ٹھنکو کریں۔“ ہیلگا نے کہا ”میں ابتدا کرتی ہوں۔ میں نے روالف سے اس لیے شادی کی تھی کہ اس سے جو کچھ بھی حاصل کر سکتی ہوں کروں۔ وہ اپنی اور نہ مرد تھا۔ اس کے مزاج میں رحم اور بھروسی کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ اسے ایک خوب صورت میزبان کی ضرورت تھی جو اس کے گھر کو

سنبھال سکے۔ اس کی پارٹیوں کا انتظام کرے۔ اس کے کاروباری معاملات میں معاون بن سکے۔ میں اس کی ضروری استکروپری خوبی سے بناہ کئی تھی۔ اس نے شرط عائد کی تھی کہ میں بھی اس سے بے دفائی نہیں کروں گی مگر میں نے اسے دھوکا دیا۔ جیسے کسی کی بددعا کی طرح یہ بھی تھیں مجھ پر مسلط ہے کہ اب میں خیہ ردمانوں سے عاز آ جھی ہوں۔

میں ایک مستقل مرد چاہتی ہوں۔ مجھے پہلے بھی کسی سے محبت نہیں ہوئی تھی مگر اب تم سے ہوئی ہے۔ ”
”میں بھی تھیں چاہتا ہوں۔“ گرین ولی نے جواب دیا۔ ”گریری غیرت ایک عورت کی دولت پر عیش کرنے کی اچازت نہیں دیتی۔“

”اچھا کسے کم مجھے سوچنے کا موقع تو دو۔“ گرین ولی کو آر جر کی دی ہوئی تاکہ باد آئی ”تم میری مدد کے لیے موجود ہو گئی تو مجھے فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے مگر آر جام آرام کر اس مسئلے پر پک بات کر سکے۔“
”ٹھیک کہہ رہتے ہو۔“ ہیلکا گھڑی ہو گئی ”آڑ آرام کریں۔“

وہ ایک دوسرے کے پیچے چلتے ہوئے پیدردم میں داخل ہو گئے۔

☆☆☆

اگلی صبح ساز میں آٹھ بجے منکل ناشیت کیڑاں لیے کمرے میں آیا تو ہیلکا کی آنکھ مغلی۔ فراہی اسے احساس ہوا کہ گرین ولی سینٹر پر موجود نہیں ہے۔
”مسٹر گرین ولی کہاں ہیں؟“ اس نے منکل سے پوچھا۔

”وہ سوئنگ پول میں ہیں مادام!“
”اوه۔“ ہیلکا نے جیسے اطمینان کی سانس لی۔
”کیا آپ پنج گھنٹے کریں؟“ ”منکل نے پوچھا۔
”نہیں۔“ تم پہاڑوں پر گھونٹے جا رہے ہیں۔ چار پانچ بجے سہ پہنچ دلخیں ہوئی۔ ڈر کے لیے اپنی معروف آلات پہنچا۔

”میں آپ کی مرضی مادام!“
اس کے جانے کے بعد ہیلکا نے کافی لی۔ وہ اس وقت بھی گرین ولی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ اس پر بری طرح فریقت ہو گئی۔ اسے یقین تھا کہ وہ اسے اپنی کار پوری میں کوئی اعلیٰ عہدہ دے دے گی۔ وہ لوگوں میں شادی کرنا نہیں چاہتی تھی۔ اس کی خواہش تھی کہ شادی بیڑا اداخی میں ہو اور گرین ولی کو ہائی سوسائٹی میں شاندار

سنبھال سکے۔ اس کی پارٹیوں کا انتظام کرے۔ اس کے کاروباری معاملات میں معاون بن سکے۔ میں اس کی ضروری استکروپری خوبی سے بناہ کئی تھی۔ اس نے شرط عائد کی تھی کہ میں بھی اس سے بے دفائی نہیں کروں گی مگر میں نے اسے دھوکا دیا۔ جیسے کسی کی بددعا کی طرح یہ بھی تھیں مجھ پر مسلط ہے کہ اب میں خیہ ردمانوں سے عاز آ جھی ہوں۔
میں ایک مستقل مرد چاہتی ہوں۔ مجھے پہلے بھی کسی سے محبت نہیں ہوئی تھی مگر اب تم سے ہوئی ہے۔ ”
”میں بھی تھیں چاہتا ہوں۔“ گرین ولی نے جواب دیا۔ ”گریری غیرت ایک عورت کی دولت پر عیش کرنے کی اچازت نہیں دیتی۔“

”میں تمہارے اس جذبے کا اخراج کرتی ہوں۔“ ہیلکا نے کہا ”اچھا ایک بات بتاؤ۔ اگر میں اپنی تمام دولت تمہارے نام کر دوں۔ تب کیا تم مجھے شادی کرو لوگے۔“
”دیگر تم اپنی اپنی کر سکتیں۔“ گرین نے چوک کر ہیلکا کی طرف دیکھا۔

”یہ بات چیزوں کے میں کیا کر سکتی ہوں کہا نہیں۔“ ہیلکا کے لیے جیسیں آئی ”سوال یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس بھی اتنی ہی دولت ہو جائی میرے، پاس سوتیاں تم مجھے شادی کر کنو گے۔“

”لہینا آر بولوں گا۔“ یہنے ولی کے پاس یہ جواب دیئے کے سو کوئی بہار نہیں تھا۔

”اس قدر پہلیان مت نظر آؤ۔“ ہیلکا مسکرا کی ”لہینا میں جو احتیاط حركت نہیں کر سکتی کہ اپنے مر جو شوہر کی طاسی پاپی گی کے عائلے کر دوں اور میں میں تمہاری مالی رہنمک اتر نے کوئی ارادہ رکھتی ہوں۔ اب یہ بتاؤ کہ اگر تمہاری مالی میثیت پانچ میں ڈال رکی ہو۔ جو تم نے خود کامے ہوں۔ تب کیا تم مجھے شادی کرو لوگے؟“

”نہ تھم کرو۔ میں بھی یاونگ میں ایسا نہیں کیا سکتا۔“
”تمہیں میں بتاؤ گی کہ تم کس طرح کام سکتے ہو۔“

”اپنی ملا جیت استعمال کر کے۔ میں اپنی کار پوری میں تمہیں سینٹر پاٹنر ہنالوں گی۔ ہم فر انس میں ایک لیکنٹری بنا رہے ہیں۔ تم اس کے معاملات کی گمراہی کر سکتے ہو۔ ایک لیکنٹری جو تمیں میں بھی تھیر کرنے کا پروگرام ہے۔ تمہیں خود پچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ ہر قسم کے امور کے ماہرین اور نائیں تمہاری مدد کر سیں گے۔ تم اسکا ہولڈر بھی بن سکتے ہو۔ میں تم سے وعدہ کر ہیں ہوں کہ یہ کوئی تھنڈی نہیں ہو گا۔ تمہیں

گوف چہریوں کا تعلق ہے توہاں کی پیشہ درکھلاڑی سے
عمر شامانگ لے گا۔

ہیلگا نے گرین ولی کو جانے کی اجازت تو دے دی مگر
اسے افسوس ہوا۔ اس کی خواہش تھی کہ جو اہم کالیں آئنے والی
ہیں ان کے بارے میں اس سے بھی مشورہ کرے۔ اس سے
اسے گرین ولی کی کاروباری صلاحیت کے بارے میں اندرازہ
لگانے کا موقع بھی مل جاتا۔ اس نے مکمل کو بھی اپنی خواہش
کے بارے میں بتادیا۔

”میں اس سے بہت محبت کرنے لگی ہوں۔ میں اسے
آمادہ کر رہی ہوں کہ وہ کارپوریشن میں کوئی اہم منصب قبول
کر لے۔ اگر وہ ان گیا تو ہم شادی کر لیں گے۔“
”اگر اس سے آپ کو خوشی حاصل ہو سکتی ہے تو ضرور
کر لیں۔“ مکمل نے جواب دیا مگر اس کے لئے سے
نارانچی طاقتی۔

فون کی فتحی بھائش رو ہو گئی اور وہ اگلے تین گھنٹوں تک
ہر میں رولف ایکٹش روک کارپوریشن کے معاملات طے کرنے
میں مصروف ہو گئی۔

☆☆☆

آرچ ہوٹ ڈی سوئیں کی لابی میں بیٹھے ہوئے اپنے
گزشتہ دن کی مصروفیت کے بارے میں سوچ رہا۔ وہ کافی
معروف رہا تھا اور اب مطمئن تھا۔ سب سے پہلے اس نے
اغوا کے بعد گرین ولی کو پوچھا کہ رکھنے کے لیے ایک چھوٹی سی
والا جو کہ چیراڑیوں کے مضافات میں ایک سنسن مقام برداشت
تھی۔ تھا۔ کر کے کرائے پر لی۔ اب کل دو بجے سکھی اور
ہمتوں آنے والے تھے۔ وہ انہیں ہیلگا کے پیٹھے تک لے
جائے گا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ انہوں کس مقام سے کہا
ہے پھر کرائے پر لی ہوئی دلادھما کے گاہیں انہیں گرین ولی
کو اغوا کر کے لانا تھا اور پھر کل رات ہی انہوں کا ذرا بھی اچھ
کیا جائے گا۔ وہ پہ سب کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ گرین ولی
آگئی۔ اسے رولف اس جیسی شاندار کار سے اترنے دلکھ کر
آرچ نے سوچا کہ اگر ہیلگا نے اسے برداشت کر دیا ہوتا تو آرچ
وہ خود بھی اسی کی کارکماں کا ہوتا اور اگر اب اس کا پہلان
کامیاب ہو جائے تو وہ ایسی کارخیری نے کی پوزیشن میں
اُستکے۔

”بچھتم سے بہت ضروری ہاتھیں کرتا ہیں۔“ گرین ولی
کے لئے میں اضطراب محبوس کر کے آرچ نے چوک کر اس
کی طرف دیکھا۔
”کیا کوئی پر اہم پیش آگئی ہے۔“ اس نے پوچھا۔

انداز میں مختارف کرنے کے لیے اس تقریب کا اعلیٰ بیان نہ
پڑھونا ضروری تھا۔ اچاک ہیلگا کو یاد آیا کہ وہ دنبرن یا
لومان کو بتائے بغیر گرین ولی کے ساتھ یہاں آگئی ہے۔
ساتھ ہی اسے پہلی یاد آیا کہ اس کا پیشہ سامان پالاڑا ہوں
میں رہ گیا ہے۔ ممکن ہے دنبرن پر بھتے لے کہ اسے اخواز کرایا
گیا ہے۔ اس نے جلدی سے ٹکل کر کے بیساں تبدیل کیا اور
دنبرن کو فون کرنے ہماں۔ راستے میں گرین ولی مل گیا۔
ہیلگا نے اس سے کہا کہ یہ میرس پر بیٹھ کر کافی ہے۔ وہ دنبرن
سے بات کر کے ابھی آتی ہے۔

گرین ولی نے سوچنگ سوت اتار کر کیڑے پینے اور
میرس پر جا کر بیٹھ گیا۔ مکمل نے اس کی فراش پر کافی جیش
کی۔ گرین ولی نے ہیلگا کی پیٹھ کے بارے میں غور کیا۔
اسے یقین تھا کہ چار بر سیں میں بھی وہ بائیخ ٹیکن ڈال رہیں
کہا سکے گا۔ اسے وہ ایک علیحدہ ڈال حاصل گرے نے کوکش ہی
کرنا چاہیے۔ بس کا آرچ وحدہ کر رہا تھا۔ اگر اس کا پہلان
کامیاب نہ ہو سکا تب وہ ہیلگا کی آفر پر غور کرے گا۔ اس
نے مکمل سے پوچھا کہ کیا یہاں کہیں آس پاس کوئی گوف کا
میدان ہے یا نہیں۔ مکمل نے بتایا کہ پوچھے رہیا میں ایک
گوف کا میدان ہے اور گرین ولی وہاں جانا چاہے تو اس
کے پاس اس میدان کے گرد وفاح کا نقشہ بھی موجود ہے جس
کی مدد سے اس کا پاتا تلاش کیا جاسکتا ہے۔ گرین ولی کافی پی
کر فرشتہ دیکھ رہا تھا کہ ہیلگا آگئی۔ وہ بہت پچھلی لگ رہی
تھی۔

”بچھے ایک ضروری مصروفیت در پیش ہے۔“ اس نے
گرین ولی کو بتایا ”میرے احتیق آدی ور سلیم میں ہیلگری کے
لیے زمین خریدنے کے ماحصلے کو الجھارے ہیں۔ ایسے ہی
موضع تیر میرے کام آیا کرو گے۔ میں پہاڑیوں کی سیر کو جانا
چاہتی تھی مگر اب فون کا لارے کے انتظار میں مجھے یہاں ٹھہرنا
پڑے گا۔“

یہ گرین ولی کے پیٹھرین موقع تھا۔ اس نے ہیلگا کو
اطمینان دیا کہ کوئی بات نہیں۔ کام پہلے ہونا تھا۔ ایسا ہی
ہے تو وہ گوف کھیلے پلا جائے گا۔ گوف کھیلتے وقت اس کا
ڈین، بھی خوب کام کرتا ہے اس لیے جب واپس آئے گا تو
ہیلگا کو اس کی پیٹھ کے بارے میں جواب بھی دے دے
گا۔ ہیلگا کا 3 ہن اب کام کی طرف لگ کیا تھا۔ اس لیے وہ
محض ہلا کر رہ گئی۔ اس نے گرین ولی کو دلکار لے جانے
کی اجازت بھی دے دی۔ گرین ولی نے وعدہ کیا کہ وہ تین
بجے تک ضرور لوٹ آئے گا۔ جہاں تک گوف کھیلتے کے لیے

آمادہ ہوں۔ ”کل نراث تمہیں اخوا کیا جائے گا اور تمہاری تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔ ”اس نے جواب دیا۔ ”خد اک سے ایسا ہی ہو۔ تمہیں کچھ اندازہ نہیں ہے کہ وہ کتنا تھا کہ شہزادہ مراج رکھتی ہے۔ ”

”اچھے راہ نہیں۔ سکون سے کام لو۔ کل رات دس بجے تو آدمی بنگلے میں داخل ہوں گے۔ وہ غائب پہنچے ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں روپالور ہوں گے۔ وہ تم دونوں کو دھمکیاں دیں گے۔ تم معنوی سی مزاحمت کرنے کا دلکھا کرو گے۔ وہ ہیلگا کو ایک خطدیں گے جسے میں نے لکھا ہے۔ میں انہیں اچھی طرح سکھا پڑھا دوں گا کہ انہیں سما کرنا ہے۔ وہ ہیلگا کو اس قدر خوف زدہ کر دیں گے کہ وہ پولیس کو رپورٹ کرنے سے باز رہے گی۔ وہ تمہیں ایک ولاناٹک لے جائیں گے جسے میں نے کرائے پڑھاصل کیا ہے۔ میں ان کا معاوضہ دے کر انہیں رخصت کر دوں گا اور پھر معااملہ میرے ہاتھ میں ہو گا۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایک ہفتے کے مدت میں تم ایک میلن ڈال کے مالک بن جاؤ گے۔ ”

”مگر ہنگل کا کیا کرو گے؟“ ”ہاں اس کا بھی کچھ کرنا پڑے گا۔ وہ کب سونے جاتا ہے۔“ ”خد اسی پر ہتر جاتا ہے۔ ویسے کل رات ہیلگا نے اسے کھانے کے بعد سونے پہنچ دیا تھا۔“

”تب پھر ہم اخوا کی کارروائی گیارہ بجے انجام دیں گے۔ ہیلگا سے کہنا کہ وہ ہنگل کو اس سے پہنچ سونے پہنچ دے۔“ ”اورا گرد نہ گیا تب“

”تب ہیرا ایک آدمی اے۔ سنبھال لے گا۔ درستی ضروری بات یہ کہ تمہیں بیردی و روزاہ فیر مغل رکھنا ہو گا۔ میں نے وہ ہنگل دیکھا ہے بیردی و روزاہ کے علاوہ اندر جانے کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ جب ہنگل کو اس سے پہنچ سونے پہنچ دے تو تم کی بہانے سے اٹھنا اور بیردی و روزاہ کا غسل کھول دینا۔ سمجھ گئے!“

”وہ دونوں روپور اس کا رہا میں پیٹھے ہاتھ رہے تھے۔ ٹریک کاشیل نے کار کے بندشیت پر دستک دی۔ ”کیا بات ہے؟“ گرین ولی نے پیٹھے پیٹھے کرتے ہوئے پوچھا۔

”تم نے لوپارکنگ کے علاقے میں کار کھڑی کی ہے۔ میں تمہارا چالان کر رہا ہوں۔“ کاشیل نے جواب دیا۔

”یہ عورت مجھے پاگل بنائے دے رہی ہے۔“ گرین ولی نے تھا یا ”دھا ہتھی ہے کہ میں اس کی کار پوریش میں کام کروں۔ وہ مجھے سے شادی کرنے کا تھیر کیے تھیں ہے۔ کہتی ہے کہ وہ مجھے پاچلی میلن ڈال قرض دے گی تاکہ مجھے یہ احساس نہ ہو کہ میں نہیں پس کرنے کے لیے اس کی دولت کا سہارا لے رہا ہوں مگر کوئی پیچ الدماش آدمی اس کے ساتھ کام کرنا پسند کرے گا۔ کویا وہ کسی مجھے اکیلا نہیں چھوڑے گی۔ جب میں اس کی خواب گاہ میں نہیں ہوں گا تو اس کے دفتر کی کری پر پیٹھا موئی موئی فانکوں اور کاغذات میں سر کھارا بہا ہوں گا۔“ آرچے اک گبری مانس لی۔ کاش اتنی پیٹھش اسے کی گئی ہوئی تو وہ اچھل کر اسے دبوچ لیتا۔ پاچ میلن ڈال کا قرض اور دلف کار پوریش میں کام کرنے کا موقع کسی خوش نصیب کو ہی ملتا ہے۔ اس نے خور سے گرین ولی کو دیکھا اور دھننا اس کے لیے اپنے دل میں کہری تغیرت محسوس کی۔ یہ غصہ دیوٹ ہی ہے۔ کام کرنے اور کوئی ذمے داری سنبلانے سے خوف زدہ۔

”میں تمہارے احساسات سمجھ سکتا ہوں۔“ اس نے سنجیدگی سے کہا۔ ”مگر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے اسے کیا جواب دیا۔“

”میں نے خور کرنے کی مہلت مانگی ہے۔ میں کو لف کھیلے کا بہانہ کر کے پیاس آیا ہوں۔ وہ پچھے کاروباری معاملات میں الجھی ہوئی ہے۔ شاید وہ دریکل میں نیشنری بنانے کے لیے زمین خرید رہی ہے۔ اگر میں اس کی کار پوریش میں کام کرنے پر آمادہ ہو جاؤں تو وہ کل مجھ سے شادی کر لے گی۔“

”اورا ہم بھی میں پاچے ہیں کہ وہ ایسا ہی سوچے۔“ آرچے نے جواب دیا۔ ”تم ہلا دبپنچیدہ ہوئے چار ہے ہو۔ تم دونوں کی شادی کا کوئی امکان نہیں ہے۔“ تم نے اب تک اپنا کام بہت اچھی طرح کیا ہے۔ بس اسے چاری رکھو۔ والپس چار اس سے کہنا کہ تم شادی کے لیے آمادہ ہو اور جتنی جلدی یہ کام ہو جائے تمہیں اتنی ہی خوشی ہو گی۔“

”اس سے شادی کرنے کا خیال میں براخون سرکرد ہے۔“ گرین ولی نے سکریٹ سلگاتے ہوئے کہا ”کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارا پلان کامیاب ہو گا۔ تم مجھے اس سے جان چھڑانے کا موقع کب فراہم کر دے گے؟“

ایک بار پھر آرچے کے دل میں گرین ولی کے لیے نفرت ابھری۔ وہ سوچ رہا تھا اس حق کو اپنی خوش تختی کا اندازہ نہیں ہے۔ میرے بس میں ہوتے میں توہروقت اس سے جگہ بد لنے کو

ہوئے تھا۔
 ”پاگی مور اجتنی لوکا پچھا!“ گرین ولی بڑا بڑا۔
 ”خدا کے لیے..... آرچ ھپرا کر بولا“ تم ایک سوکس پولیس کا نشیل سے اس انداز سے بات بھیں کر سکتے۔ تم نے بڑی غلطی کی۔
 ”جہنم میں جائے وہ“ گرین ولی نے غصے سے کہا۔
 وہ ایٹھن ہوں پہنچے۔ کار پارک کر کے اندر داخل ہوئے۔ آرچ نے دوبار سوکس کا آرڈر دیا۔

”دیکھو آرچ میں بھیں چاہتا کہ اس کام میں کوئی گز بڑ ہو،“ گرین ولی نے کہا ”اس لیے مجھے ان دو آدمیوں کے پارے میں بتاؤ جو مجھے اخواز کرنے آئیں گے۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ قابلِ اعتماد ہیں؟“

جب تک شراب تین آگئی تہ تک آرچ خاموش رہا اور پھر اس نے گرین ولی کو نشیل سے بٹانا شروع کیا۔

☆☆☆

گرین ولی بیکلے پر پہنچا تو تم نے چکے تھے۔ وہ خاصاً مطمئن تھا۔ آرچ نے اسے یقین دلا دیا تھا کہ چند روز کے اندر وہ ایک میلن ڈالکا ماں لک ہن جائے گا۔ آرچ سے رخصت ہو کر اس نے ایک پیشہ درکھلاڑی کے ساتھ گولف بھی کھیلی تھی اور اس قدر خوش تھا کہ اسے ہر ابھی دیا تھا۔ جب وہ بیکلے میں داخل ہوا تو ایسا کہا اس وقت بھی فون پر بات کر رہی تھی۔ اس کے پہنچے پر پیاری نمایاں میگر گرین ولی کو دیکھ کر سکراہت آئی۔

”کیا مجھ تھی؟“ اس نے کہا ”وہ احمد لوگ مجھے پاگل بنانے کے ہیں۔ خیر سے چھوڑو۔ تم مجھے اپنا جواب بیٹا کر۔ کیا وہ ہاں میں ہے؟“

”بلاشہ ہاں میں ہے!“ گرین ولی نے جواب دیا پھر اسے بازوں میں اٹھا کر پیدرودم میں لے گیا ”ہم ابھی اس کی ریہر سل کرنے چاہتے ہیں۔“

”تم بیکل کو شاک میں بیٹلا کر دو گے۔“

”جہنم میں جائے بیکل۔ میں ایک بیوی کو حاصل کرنے کے لیے کوئی نشیں کر رہا ہوں۔“

پدرہ منٹ بعد یہاں نے جو بے حد خوش تھی، گرین ولی کو شادی کی تیاری کی سلسلے میں بٹانا شروع کیا۔

”ہم یہاں سے بیمار ادا نہیں چلیں گے۔ وہاں ایک جزیرے پر پیرا ایک شاندار بگلا ہے۔ قریب ہی کافی تھی ہے جس میں تم اس وقت تک رہو گے جب تک میں شادی کا اعلان نہ کروں۔ تقریب بہت بڑی اور بوسیدہ لپاں پہنچے

”تو کیا اس امتحانہ شہر میں پارکنگ کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ تم لوگوں کو اس کا باقاعدہ انتظام کرنا چاہیے تھا۔“ گرین ولی نے غصے سے جواب دیا۔
 آرچ جو سوتھر لینڈ میں طویل مدت تک رہ چکا تھا جانتا تھا کہ سوکس پولیس تھی حساس ہوئی ہے۔ اس جواب سے وہ پریشان ہو گیا۔ دوسری طرف کا نشیل کے چہرے پر خوبی کا تاثر امگر۔

”اپنے کاغذات دکھاؤ۔“

”اودھ خدا کے لیے!“ گرین ولی نے بڑا بڑا تھے ہوئے کار کا گلوڈ کپارٹمنٹ کھول کر کاغذات نکالے اور کا نشیل کو دیئے۔

کا نشیل نے پکھدی رکا غذات کا چاکڑہ لیا۔

”کیا یہ تھاہری کا رہے؟“

”اتا تو تم بھی پڑھ سکتے ہو۔ یہ کار دا مرم روں لف کی ملکیت ہے۔ غالباً تم نے ان کا نام سنا ہوگا۔ انہوں نے یہ کار مجھے خارج ہا دے دی ہے۔“

”ذر اپنا پاسپورٹ دکھاؤ۔“ کا نشیل کے پھرے پتھن کا تاثر اور زپڑہ ہو گیا۔

گرین ولی اتنا زیادہ سفر کرتا تھا کہ وہ اپنا پاسپورٹ ہبیشہ اپنے ساتھ رکھتا تھا وہ اس نے کا نشیل کو دے دیا اور تب آرچ سے ایک امتحانہ مظہلی سرزد ہو گی۔ اس نے اپنا پس نکالتے ہوئے مداخلت کی اور اپنا بزرگ سارہ کارڈ نکالا جس پر اس کی سالانہ میں الاقوایی دکلکی فرم کا نام دپتا تھا۔

”جیسا کہ تم دیکھ سکتے ہو آفسر۔“ اس نے فرم لیجہ میں کہا ”مسٹر گرین ولی انگریز ہیں اور سوتھر لینڈ کے ٹرینک قوانین سے اتفاق نہیں۔ میں یہیں یقین دلاتا ہوں کہ مادام ہر مین روں دے رکھی ہے۔ آج کل یہ ان کے بیکل میں ان کے مہان کی حیثیت سے مقیم ہیں۔“ کا نشیل نے کارڈ کو فور سے دیکھا بھردا پہنچ کر دیا۔ کار کے کاغذات اور پاسپورٹ بھی لوتا دیئے۔

”براح مہربانی آئندہ تو پارکنگ زون میں کار کھڑی نہ کریں۔“ اس نے کہا اور سایوٹ کر کے آگے بڑھ گیا۔ روڑرہ رائی آگے بڑھنے کا نشیل نے جس کی پیداوار داشت بھی بہت اچھی تھی۔ اپنی نوٹ بکس میں کچھ لکھتا شروع کر دیا۔ اسے جرأت تھی کہ ایک آدمی جو ایک بین الاقوایی دکلکی فرم کا پارٹنر ہونے کا دعوے دار ہو اتنا معمولی اور بوسیدہ لپاں پہنچے

”میں دہبرن سے کہوں گی کہ وہ کٹلریکٹ کی نقل اور متعلقہ کاغذات فوراً بیہان بھیج دے۔ میں تمہارا پواںکٹ بھی سمجھتی ہوں۔“

گرین ولی خوش ہوا کہ اس نے کم سے کم کچھ وقت تو حاصل کر لیا۔ ادھر ہی لگانے دہبرن کی سیکریٹری سے بات کی اور اسے تاکید کی کہ تمام ضروری کاغذات کی نقل زیادہ سے زیادہ کل جبکہ بیہان بھیج جائیں۔ بعد میں شام کو کھانے کا سوال انھیں۔ گرین ولی اس باحوال سے بور ہو گی تھا۔ اس نے کہیں پاہر جا رکھانے کا خیال ظاہر کیا۔ ہیلگا نے اس سے اتفاق کیا۔ اس خوف سے کہ ہیلگا پھر کار دباری گھنٹوں چھپر دئے گرین ولی نے اس سے بیڑا اڈا میں رائے بیٹھ کے پارے میں سوالات شروع کر دیے۔ ہیلگا بڑی خوشی سے تفصیلات بتاتی تھی۔ وقت گزر رتا رہا۔ آٹھ بجے ہیلگا تیار ہونے چل گئی اور گرین ولی اس خیال سے خوش ہوتا رہا کہ اگلے 27 مئیوں نے بعد وہ ہیلگا لی خماری سے ٹکل بھاگے۔

ڈز کرنے کے بعد گرین ولی اور ہیلگا ہاتھوں میں باقاعدہ ڈیل چھپل کے کارے متعلقہ رہے۔ ہیلگا اب بالکل پورسکون اور مطمئن تھی۔ وہ بارہار گرین ولی کی طرف ڈیکھتی اور سوچتی کہ یہ شان دار آدمی کی اس کاشش ہر بہت سے گا۔ یہ خیر کر دہبرن اور لووان کو کس درجہ تھوڑی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ معقل مندری اسی میں ہے کہ وہ پہلے گرین ولی سے ذاتی طور پر ملاقات کر لیں پھر اپنی شادی کے بارے میں بتایا جائے۔ وہ گھر واپس آئے تو ہنکل ان کا انتظار کر رہا تھا۔

”ریکو ہنکل۔“ ہیلگا نے مضبوط لمحے میں کہا ”آئندہ تم ڈز کے بعد اپنے کمرے میں پہلے جایا کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ولی دی ویلیاپان نہ رہتے ہو۔ اگر مجھے تمہاری ضرورت ہو گی تو ممکن ہے جا رہا ہوں گی۔ میں نہیں چاہتی کہ تم ہمارا انتشار کرتے رہو۔ مجھے گئے۔“

”بہت بہتر مادام اگر آپ کی خواہش ہے تو ایسا ہی ہو گا۔“ ہنکل نے جواب دیا۔

”مسٹر گرین ولی دروازہ متعلقہ کاغذات کر دیا کریں گے اس لیے تمہیں اس بارے میں فرماد ہونے کی ضرورت نہیں۔“

گرین ولی نے سکر طینیان کی ساسی لی۔ اگلی صحیح سات بجے اس کی آنکھیں ہیلگا اپنی سوچی تھی۔ اگر چاہی بھی پورا دن یا تیقہ مکار آخرا کار دہ دن آگیا تھا جب اسے آزادی دلے دیا گئی۔ اسے یقین تھا چند کمٹے بعد وہ لفڑی اعداد و شمار آ جائیں گے۔ اسے ان کا مطالعہ کرنا پڑے گا اور پھر اپنی

ہو گی۔ یہ شماراہیت کے حامل اور اعلیٰ سوسائٹی کے افراد ہیں جنہیں بد کوئنا بے حد ضروری ہے۔“

”میں دنیا کا خوش نصیب ترین آدمی ہوں۔“ گرین ولی نے جواب دیا۔ دل میں وہ سوچ رہا تھا کہ کل رات کو ہیلگا کے قبضے سے آزاد ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک ملین ڈالر ہوں گے اور آئندہ وہ بھی ہیلگا کی صورت بھی نہیں دیکھے گا۔

دروازے پر بلکل اسی دستک دی گئی اور دوسری طرف سے ہنکل کی آواز اپنی۔

”مسٹر دہبرن کا فون ہے۔“ اس نے بتایا۔ اس وقت بھی اس کی آواز اور لمحے سے ناراضیگی کا اظہار ہو رہا تھا۔

”لخت ہو۔“ ہیلگا بڑا بڑا مگر اس نے بیٹھ روم میں رکھے ہوئے ایکینٹشن کار بیسوار اٹھا لیا ”کیا ہے؟“ اس نے نھل سے کہا۔ کچھ بیٹھ کر تھی رعنی ”تمہیں۔“ ہم ایک ڈالر بھی زیادہ نہیں دیں گے اور خدا کے لیے دہبرن۔ کیا تم مجھے پریشان کیے بغیر یہ چھوٹا سا معاملہ خود نہیں سنھال سکتے۔ میں اس وقت آ رام کر رہی ہوں۔“

گرین ولی خاموشی سے باقاعدہ روم پلا گیا۔ ادھر میرے غدرا۔ اس نے دل میں کہا۔ اس تجارتی مٹین سے شادی کرنا اور خود کوئی کر لینا ایک عیا بات ہے۔ وہ غسل کر کے میرس کی طرف چلا گیا۔ ہیلگا تھی فون پر بات کر رہی تھی۔ وہ نصف سوچنے سے پہلے پر آمد نہیں ہوئی۔ اس نے گرین ولی کو ہونے والے سوچے کے بارے میں بتانا شروع کر دیا اور تقریباً ایک گھنٹے تک گرین ولی تیمت، قرض جات، سود کی شرح اور مختلف اعداد دشمن سنتے ہنچتے بور ہو گیا۔

”اب تم ساری بات سمجھ گئے ہو گے۔“ آخر میں ہیلگا نے کہا ”تباہی رائے کیا ہے؟“

گرین ولی گھبرا کی۔ اس کی کوئی رائے نہیں تھی کیونکہ اس نے ہیلگا کی اس لمبی چوڑی گھنٹوں کا ایک لفڑی بھی تو چھسے نہیں ساختا۔

”اپنی رائے خاہر کرنے سے پہلے۔“ وہ تھات لمحے میں بولا ”میں تمام متعلقہ کاغذات اور اعداد و شمار دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیا یہ ممکن ہوگا۔ میں نے تمہیں خبر دار کر دیکھنا کہ تھے مالیات کے بارے میں کوئی علم کوئی تجربہ نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اگر تمام ضروری کاغذات میرے سامنے ہوں اور دل مٹنوں کی مہلت دی جائے تو میں کچھ سہ پکھ رائے ضرور دے سکتا ہوں۔“

”اچھی بات ہے۔“ ہیلگا نے قدرے مایوسی سے کہا۔

”تمہارے خیال میں مسٹر گرین ولی مجھے محنت مند آدمی کو ادھے سر کار دہوتا ہے۔“
”بیرونے خیال میں یا ایک اعصابی تکلیف ہوتی ہے۔
یوں مسٹر گرین کی کاس میں مبتلا ہونا کچھ بیجیب سی بات ہے۔“
ہیلکا نے گھوس کیا کہ اسے ہنکل سے مخمور کرنا
چاہیے۔

”بیرونے چاؤ ہنکل میں تم سے کچھ گلتنکو کرنا چاہتی ہوں۔“

”میں لکڑے رہنے کو ترجیح دوں گا۔“

”ہنکل تم مجھے بھیشہ درست مشورہ دیتے ہو۔ اس لیے میں تمہیں اپنا بہترین درست خیال کرتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں تم پیشہ چاؤ۔“
”جیسا آپ کی مرضی مادام!“ ہنکل ایک کرسی پر پیشہ
کیا۔

”میں تمہیں پتا ناچاہتی ہوں کہ مسٹر گرین ولی اور میں شادی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کار پوریشن میں ایک سینٹر پارکنگ بننا منظور کر لیا ہے۔ ہمارا راہدار اٹھے ماہ شادی کرنے کا ہے۔“

ہنکل کے چہرے پر کچھ ایسے تاثرات اکبرے میں کسی آدمی کو خوب دھنک ڈالا گیا ہو مگر اس نے جلد ہی خود پر قابو پایا۔

”جب مجھے مسٹر گرین ولی کو مبارک ہادی بیٹا پا یے۔“
”وہ بولا“ اور ہیری بہترین دعا میں آپ کے لئے ہیں مادام!“
”دھنکر یہ ہنکل۔ مجھے امید ہے مسٹر گرین ولی کے ساتھ میں بہت خوش رہوں گی۔ میں اب زیست تمہاری کی زندگی نہیں گزار سکتی۔ رووف کے ہمراہ انتہائی تکلیف دہ زندگی پر کرنے کے بعد مجھے کسی ایسی عیسیٰ سماجی کی ضرورت نہیں۔ مجھے امید ہے کہ تم صورت حال کو اچھی طرح سمجھ رہے ہو گے اور اس پر برا بھی نہیں مناڑا گے۔“

”یے ٹکل مادام۔“ ہنکل نے جواب دیا گرف لجھے میں اختلاف کا تاثر موجود تھا۔ وہ جانے کے لیے ھٹر ہوا۔

”بیرونے چاؤ ہنکل۔“ ہیلکا کی آوار میں دفعتہ تیزی آ گئی ”ہم اس بیٹتے کے آخر میں بیڑا اور شو روان ہو جائیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ تمام انتظامات تمہاری گمراہی میں ہوں۔ یہ ایک بڑی تقریب ہو گی۔“

”آپ مجھ پر اعتماد کر سکتی ہیں۔“ ہنکل پرستور کر رہا۔

ہیلکا ہنکل کو جانتی تھی۔ جب وہ کسی مسئلے پر اپ سیٹ

را رئے بھی ظاہر کرنا ہو گی۔ وہ اس مصیبت کا سامنا کرنا نہیں، پڑھتا تھا۔ طبیعت خراب ہونے کا بہاش ہا بکار ہی جان فتح سکتی ہے کی اور یہ اس کے لیے کوئی نہیں بات نہیں تھی۔ جب ہمیں اسے کسی بڑو ہی عورت سے قوتی طور پر بچھا پھر انا ہوتا تھا تو وہ آدمی سے سر میں درد ہونے کا بہاش ہٹھ لیتا تھا۔ وہ تب تک خاموش لیٹا رہا جب تک اس نے گھوس نہیں کر لیا کہ ہیلکا جاگ گئی ہے اور پھر اس نے ہلکی آواز سے کہا ہنا شروع کر دیا۔ اب تک اسے اتنی ہمارت ہو گئی تھی کہ اس کی کراہیں بالکل اصل معلوم ہوئی تھیں۔

”کیا بات ہے؟“ ہیلکا نے ایک دم جو مک کر پڑ چاہ۔

”کھمیں۔“ گرین ولی نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ کر کہ لیے ”بس وہی گھول کی بات ہے۔“

”کیا درد ہو رہا ہے۔“

”ہاں۔ آدمی سر کا درد۔ گاہے گاہے ہے تو دردہ بڑتا ہے۔“ گرین ولی نے جیسے ایک کروہ کو دہانے کی کوشش کی

”بلس خاموشی سے کچھ دیر لیٹا رہوں تو نیک ہو جاؤں گا۔“

”آدمی سر کا درد۔ یہ تو بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ کیا کوئی دواعیہ دوں۔“

”اس کی ضرورت نہیں۔ پورا خود ہی چاہتا ہے۔ میں مجھے خاموش لیٹا رہنے ہے تو۔ ہات لرنا بھی درد میں اضافہ کرتا ہے۔“

ہیلکا آپ تھے۔ اٹھی۔ ضروریات سے فارغ ہوئی۔ کپڑے تبدیل ہیں۔ اس دران گرین ولی میں مناسب دفعے سے کہا رہا۔

”کسی ڈاکٹر کو بلاوں۔“ ہیلکا نے پوچھا۔

”کوئی ڈاکٹر آدمی سر کا درد نیک نہیں کر سکتا۔ میں ڈارنگ مجھے ہٹ جاپ لیٹا رہنے دو۔“

ہیلکا انھری ٹکرمد کیفیت میں ٹھہر پر چل گئی۔ جہاں ہنکل پر دوں کو پوچھی دیکھ رہا تھا۔

”آپ جلدی انھر کیں۔“ اس نے پوچھا ”طبیعت تو ٹھیک ہے۔“

”میں تو نیک ہوں گر مسٹر گرین ولی کے سر میں آدمی سر کا درد ہو رہا ہے۔ انہیں ڈسٹرپ مرت کرنا۔“

”بہت بہتر مادام۔“ ہنکل نے سپاٹ ہٹر سے جواب دیا ”یہ آدمی سے سر کا درد بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ کیا میں کافی نیس پر لے آؤں۔“

ہیلکا نے کافی نی۔ وہ گرین ولی کے ہارے میں ٹکرمد تھی۔ ہنکل نے لے آیا تو وہ بولی۔

ہوتا تو کوئی بھی اسے مطمئن نہیں کر سکتا تھا۔ اسے سمجھنے کے لیے تھوڑی مہلت دیا ضروری ہوتا تھا۔
 ”مجھے یقین ہے کہ میں تم پر ہمیشہ اعتماد کر سکتی ہوں۔“
 ”بے شک مادام... اور اب آپ مجھے اجازت دیں۔ مجھے بہت سے کام کرنے ہیں۔“
 ہیلگا نے اسے ناراضکی کی حالت میں جاتے دیکھا۔
 کاش وہ بھی اس کی طرح خوش ہوتا۔ اس نے سچا۔ وہ گرین دلی سے بھی بات کرے گی۔ اسے بھی یہ بات سمجھ لیتا چاہیے کہ ہنکل اس کے لیے کتنا اہم ہے۔ گرین دلی کو ہنکل کا دل جنتی کی کوشش کرنا پڑے گی۔ ماٹھی میں جب اس نے روند سے شادی کی تھی تو ہنکل اسے پسند نہیں کرتا تھا مگر رفتہ رفتہ اپنی کوشش سے ہیلگا نے اس کا غلوص حاصل کر لیا۔ جس کا تجھے یہ لکا کہ زندگی کے سب سے نازک درمیں وہ اس کا وفادار رہا۔

ٹھیک دو بیجے سلسلی، ہمتوث کے ساتھ ایک پرانی واکس دیگن میں ہوٹنی ڈی سوک پہنچا۔ آرچ ہوٹل کا بل پبلیک می ادا کر چکا تھا اور کارائے پری ہوئی مریضہ بزرگ میں بیٹھا دلوں کا انتظار کر رہا تھا۔ جب وہ اگئے تو اس نے اپنیں اپنے پیچھے آئے کا شارہ کر کے کار آگے بڑھا دی۔ وہ انہیں کرائے پر لی جوئی اور لالے گیا۔
 ”کوئی راہنمہ تو نہیں ہوئی۔“ اس نے پوچھا۔
 ”ہاں کل گئیں۔“ سلسلی نے مکراتے ہوئے جواب دیا۔

”آپ پیش نہ رابت کو گیرا بے ہو گا۔“ آرچ نے کہا۔ ”تمہیں بیٹکل کا بیردی رووازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر ہس جانا۔ دہاں موجود مرد اور عورت کو اسے ریوں والوں سے دھکانا اور مرد کو اپنے ساتھ لے آتا۔ اسے لے کر بیہاں آنا۔ لیں تھا را کام فتحم ہو جائے گا۔ میں تھا راہیٰ تھی معاوضہ ادا کروں گا۔ فوراً جیلوں اکے لیے دادا۔ دھاں اور یہ تمام واقعہ قراموش کر دیتا۔“
 ”اور وہ پلکا کہا ہے؟“ سلسلی نے پوچھا۔

”میں ابھی کچھ دیر میں تمہیں دہاں لے جاؤں گا۔“ ایک مشکل پیش آئکی تھی۔ بیٹکل میں ایک ملازم سے۔ ممکن ہے کہ وہ راحمت کرے۔ اگر ایسا ہو تو جیسیں اس سے بھی نہیں ہو گا لیکن ایک بات کا خیال رہے۔ کوئی تشدید آمیز کارروائی نہیں کر لیتی ہے۔“

”ٹھیک ہے۔ اسے میں دیکھ لوں گا۔“ ہمتوث نے پہلی مریضہ بان کوئی۔ اس کے لمحے میں سمجھ دی محسوس کر کے آرچ چڑھا۔

”ایک بار پھر سن لو کسی قسم کا کوئی شدید نہیں ہو گا۔ کوئی تشدید کرنے کے بجائے میں اس ڈرائے کو ختم کرنا زیادہ

ہوتا تو کوئی بھی اسے مطمئن نہیں کر سکتا تھا۔ اسے سمجھنے کے لیے ہیلگا آہستہ قدموں سے چلتی ہوئی پیدا روم میں داخل ہوئی۔ گرین دلی نے جو ایک پیالی کافی کے لیے بے قرار ہو رہا تھا جلدی سکرانی اٹھوں پر تاھر کر کے نہیں۔ ہیلگا چند لمحے اسے غور سے سمجھتی رہی بھر والیں لوٹ گئی۔ اور خدا ہرگز اسے سوچا یہ کہ اپنے بیان کا امکان نہیں کیا تھا۔ اس نے اپنے بیان کے ادویے اگوانہ کر لیں۔ اس نے ایک بیلین ڈالر کے صورت میں پانہ خلاں کرنا چاہی اور بیلی مریضہ آرچ کے پلان پر شجیدگی سے غور کیا۔ وہ ہیلگا کی طرف سے گلمہند تھا۔ اس کے اندر جو فولادی سمجھنی تھی، اسے مفطر کر کر رکھی۔ آرچ کے امیانوں دلانے کے ہاد جو دس کا امکان تھا کہ ہیلگا فربت دیجئے جانے پر غصہ ہو کر مقابله پر اترے۔ اس پر غور کرتے ہوئے گرین دلی نے فیصلہ کیا کہ اپنا حصہ وصول کرنے کے بعد اس کا یورپ میں ٹھہرنا خطرناک ہو گا۔ اس نے سوچا کہ آرچ جیسے ہی اسے ایک بیلین ڈالر کے گاہ وہ کسی فلاٹ سے دیسٹ ایٹریز چلا جائے گا اور دہاں کسی خوب صورت عورت کے ساتھ گم ہو جائے گا پھر جب معلمہ ٹھنڈا پڑ جائے گا تو یورپ والیں آ جائے گا۔ جہاں کی زندگی اسے بہت زیادہ پسند ہے۔ اچانک ہی اس کے ذہن میں ایک خیال اُبھرا۔

کیا وہ آرچ پر اعتماد کر سکتا ہے۔ اس نے اپنے آپ سے سوال کیا۔ وہ آرچ کے ہارے میں کیا جاتا ہے۔ مھپ اتفاق سے بیویں کے ایک ہوٹ میں ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ کیا آرچ واقعی کوئی بیان الاقوای قانون داں تھا یا وہ کوئی

کا نام لکی تھا۔ اس نے کمی کو دون کیا۔
 ”بیلکی مجھے کچھ معلومات کی ضرورت ہے۔“ اس نے کہا۔ ”کلاگ نول اپ واقع بیکٹ میں کون رہتا ہے۔“
 ”وو، ہر ہن رووف کا بیکٹ ہے۔“ لیکن نے جرت سے جواب دیا۔ ”روف کا تو انتقال ہو چکا ہے۔ البتا اس کی بیوی کا ہے گا ہے اور ہاں آتی رہتی ہے اور اج ٹک آتی ہوئی ہے۔“
 ”بہت خوب!“ برلنی آپ ہی آپ مکار دیا۔ ”تیر رہنا۔ میں آج شام تھاہرے پاں آرہا ہوں۔“

اس کے بعد برلنی نے لوگا نو جانے والی بیکٹ پر داڑ میں سیٹ پک کرائی اور جب دو ہنگنے بعد سیٹ نے پھر دون کیا تو برلنی نے اسے میا کر دے خود لوگا نو رہا۔
 ”آرچ جو کچھ کہے اس کے مطابق عمل کرتے رہنا۔ اس آدمی کو انخوا کر لاؤ۔ اس کے بعد سے میں اس معاملے کو سنبھال لوں گا۔“

”ٹھیک ہے۔ اب تم سے کہاں ملاقات ہو گی؟“
 ”چچ بچے لوگا نو اپر پورٹ پر مجھ سے ملو۔“ برلنی نے جواب دیا اور رسپورٹ کھدیا۔

☆☆☆

”دپھر کوچ گرین ولی کو ہوک بہت ستانے گی۔“ بہ اسے بیرون سے کل کر میرس پر آتا پڑا۔ ”بیکٹ جو اس وقت پکھا گا دفاتر دیکھ رہی تھی، اسے دیکھ کر خوش ہو گی۔
 ”اب کیسی طبیعت بتے اڑا لک،“ اس نے پوچھا۔

”پکھ بہتر ہے۔“ گرین ولی اس کے برابر میں ایک کری پر بیٹھ گیا۔ ”کیا اس وقت بیکٹ کافی پا کسکے گا۔“ ”ضرور۔ کیوں نہیں۔“ بیکٹ نے جواب دیا اور بیکٹ کو بنانے کے لیے تھنی کا بنن دیا اور جب بیکٹ آیا تو اس سے کہا۔

”اب سڑکر گرین ولی کی طبیعت کچھ بہتر ہے۔ کافی لے آؤ اور کھانے کے لیے آمدیت بھی۔“ ”بیکٹ جو گرین ولی کی طرف دیکھا۔“ آمدیت کھا سکو یا پکھ کروں گا۔“ گرین ولی کا دلوں تو اسیک کی خواہش کر رہا تھا مگر اس نے آمدیت پر رضا مندرجی ظاہر کر دی۔ ”بیکٹ چلا گیا۔ کچھ دری بعد وہ کافی پیچو گوست اور آمدیت لے کر آگیا۔

”اب ہم بولس کے پارے میں ملک ہات کریں گے آج تم بیکٹ ارام کرو۔“ بیکٹ نے کہا۔ ”وہنہن نے پاری سے میری شراکت میوں لی ہیں۔“ میں زمین اسی قیمت پول رہ ہے جو میں نے کافی بھی۔“

”بہت مناسب ہے بولس پر کل ہی ہات کریں

مناسب سمجھوں گا۔“ ”دینیں رکوکی زیادتی نہیں ہو گی۔“ سیکھی نے کہا۔ ”میں نے وہ الفاظ اور فقرے تحریر کر کر دیے ہیں۔“ آرچ نے ایک کاغذ نکالتے ہوئے کہا ”جو میں اس عورت سے کہنا ہے۔ تم انہیں یاد کرو۔“ سیکھی نے کاغذ دیکھا اور پھر بولا۔

”یہ کام بلونٹ زیادہ اچھی طرح کر سکتا ہے۔“ اور کاغذ اپنے ساتھی لوڈے دیا۔

”ٹھیک ہے اب میں جھیں بیکٹ دکھانے چل رہا ہوں۔“ آرچ نے اپنے ساتھ ملٹیکن نظر آرہا تھا۔ اسے یقین ہو گیا اب وہ پکھنے یادہ ملٹیکن سے اپنار کردار ادا کر لیں گے۔

تم کہے اسے دلوں کو اپنے ساتھ لے جا کر میلگا کا بیکٹ دکھلایا۔ بیکٹ سے متعلق ضروری پانی بھی بتا دیا۔ بھر اس نے پوچھا ”کارروائی کرنے میں ابھی آٹھ گھنٹے باقی ہیں۔ وہ دلوں اس کے ساتھ دلا میں تھہرنا پیدا کر کر پیں گے یا کہیں اور جائیں گے۔ سیکھی نے جواب دیا کہ وہ اور بلونٹ ہیں ہار لوگا نو آئے ہیں اس لیے وہ گھوم پھر کر شہر دیکھنا ہا ہتے ہیں۔ آرچ نے اٹھیاں بھرے انداز میں سرہا یا وہ خود بھی ان دلوں کے ساتھ دلا میں آئے گھمٹنے لے اڑا پھنس دیں کرتا تھا۔ سیکھی نے دعہ کیا کہ ۱۵۰۱۱۲۷ سے مواد بچے دلائیں جائیں گے۔

”سیکھی اور ہم،“ پڑے کے نزد آرچ دلا کے بیڈر دم میں ۲ کر بیٹر پیٹ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اپنے حصے کے ایک بیٹن ڈالر لے کر دہ بیڈار ک جہا جائے گا اور تھیٹر لیکس کی حیثیت سے اپنی ذاتی فرم قائم کر کے ایک نیز زندگی کا آغاز کرے گا۔ اسے یقین تھا کہ بیکٹ پولیس میں روپورٹ نہیں کرے گی۔ کیونکہ اسے خوف ہو گا کہ اگر تانوں کارروائی ہوئی تو آرچ عدالت میں اس سے اپنے تعلقات کا بھاڑا پھوڑ دے گا کر وہ سیکھی اور ہم دیتے ہے ہار، میں تھر مدد تھا اور اس کی پریشانی مزید بڑھ جاتی اگر اسے معلوم ہوتا کہ یہ دلوں اس وقت ڈاک خانے کے پیلک فون بوخ پر کیا کر رہے ہیں۔

سیکھی نے بلونٹ کو اسی میں بیٹھا چھوڑ کر جھیوا میں برلنی کو فون کیا اور اب تک ہونے والی باتیں بتا دیں۔ برلنی نے جواب دیا کہ وہ اسے دو گھنٹے بعد پھر فون کرے جب وہ تاکے گا کہ اب ان دلوں کو کیا کرنا ہے۔ برلنی کے سوئزر لینڈ میں کوئی دوست بھی تھے۔ ان میں ایک لوگا نہیں بھی رہتا تھا جس

ایسے جذبات۔ گرین ولی نے دل میں کہا۔
”میں دعا کرتا ہوں کہ ایسا ہی ہو۔“ اس نے بظاہر
مکراتے ہوئے جواب دیا۔
لٹک کے بعد ہیلگا نے اصرار کر کے گرین ولی کو آرام
کرنے لگجھ دیا۔ جب سارے چار بیجے گرین ولی پھر یہ رس پر
آیا تو اس نے ہیلگا کو بدستور کام میں مہرووف ریکھا۔
”کیا تم کام کرتے کرتے تھے نہیں۔“ اس نے
پوچھا۔

”میں ایک ایسی کاروباری سلطنت کی سربراہ ہوں
جس کی مالیت ایک میلین ڈالر سے زیادہ ہے اور جب کوئی ایسی
حکومت کا ایک ہواں کے لیے کام سے جان چھڑانا ممکن
ہے۔ جب میرا دایاں بازوں بن کر کام شروع کر دے گے تو
تمہیں خود اندازہ ہو جائے گا۔“

ایک ایسی عورت سے شادی کرنا۔ گرین ولی نے
سوچا۔ ایک کیلکو یئر کا ہٹن جانے کے متراff ہے۔ سہ پھر
اور شام کا وقت دلوں نے ہاتوں میں صرف کیا۔ ہیلگا بڑے
ذوق و شوق سے ہنی مون کے پوگرام کے پارے میں ہتھی
رہی۔

گرین ولی اسے دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ یہ عورت
بلاشہ بہت خوب صورت ہے گر کاش یہ تی چالاک ذہن اور
کاروباری کام کی متواں نہ ہوتی۔ کسی ہنکل کا سامانہ کرنے
ہوئے اس کے انداز میں جو اتنی تھی اچالی تھی وہ اس سے ڈر
کیا تھا۔ نہیں وہ ایسی عورت کو جیسی اپنے فائدے کے لیے
استھان کرنے پر قادار نہیں ہو سکتا۔ وہ بہت دولت مند تھی مگر
اس سے زیادہ تھت مددی مزاچ اور مضبوط ارادے کی مالک
تھی۔ اس سے شادی کر کے وہ مستقل طور پر اس کی حکومیت
ہیں چلا جائے گا۔

اس دوران میں کافی بھی بیٹی۔ شراب کا دور بھی چلا
مگر گرین ولی کے لیے ہنکل کے رویے میں کوئی نری نہیں
دیکھی تھی۔ حالانکہ ہیلگا کو خوش کرنے کے لیے گرین ولی نے
اس کے ساتھ خوش کامی کی کوشش بھی ہی۔ اس نے ہیلگا سے
ٹکھو، بھی کیا مگر ہیلگا کا جواب تھا کہ ہنکل کی پسند ہیئت کے
لیے کچھ وقت لگے گا۔ ڈر کرنے کے بعد ہیلگا نے ہنکل کو
آرام کرنے اس کے کمرے میں بیچج دیا اور گرین ولی نے دل
میں شکر ادا کیا کہ اس صیحت سے جان چھوٹی۔

”ٹی ولی پر بوڑی اچھی کچھ آ رہی ہے۔“ اس نے ہیلگا
سے کہا۔ ”ایسا خیال ہے کہ کیوں نہ دیکھا جائے۔“
”ضرور کب آئے گی۔“

گے۔“ گرین نے جواب دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب کوئی کل
نہیں آتا ہے۔

”محظی امید نہیں تھی کہ تم جیسے آدمی کو آدھے سر کے درد
کی شکایت ہو سکتی ہے۔“

”یہ مجھے اپنے والد سے درثی میں ملا ہے۔“ گرین
ولی نے جھوٹ بولا اور کافی پیٹھے ہوئے آہلیت کھانے لگا جو
اسے پسند آیا۔ ”ہنکل نے اپنا آہلیت بناتا کہاں سے سیکھا؟“
”یہ بات کہیں ہنکل کے سامنے مت کر کہہ دینا۔

آہلیت کا یہی صوص ڈالنے کی اتنی ایجاد ہے اور سوسواں کے
ساتھ اپنا دریہ را اچھار کئے کی کوشش کرو۔ میں تمہیں بتا دوں
کہ وہ ہماری شادی سے اختلاف رکھتا ہے۔ اسے ہمارا شادی
کرنا پسند نہیں۔“

”پسند نہیں۔“ گرین ولی نے دھرا بیا۔ ”وہ تمہارا ملازم
ہے۔ سے یا نہیں۔ کون پر واکرتا ہے کہ اسے ہماری کیا ہات
پسند ہے، کیا نہیں۔ دنیا میں اس جیسے بے شمار ملازم مل جاتے
ہیں۔“

ہیلگا چوک پڑی۔ اس کی نظر دوں میں تھی کا تاثر
اہمرا۔

”تو چھ سے میری بات سنو۔“ اس نے کہا۔ ”ہنکل کے
بارے میں کسی خام ذیالی کا شکار ملتا ہے۔ دنیا میں تمہارے
علاؤہ اور کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے نزدیک ہنکل جیسی
اہمیت رکھتا ہو۔ اس نے گزشتہ پرسوں میں متعدد بار میری
بہت مدکی ہے۔ وہ مجھے بہت اچھی طرح بھجتا ہے۔ میں کسی
مہالے سے کام نہیں لے رہی ہوں لیکن ہنکل میری زندگی کا
ایک حصہ ہے۔ میں دنیا بھر کی دولت کے عرض بھی اس سے
ڈسپردرہ ہونے کے لیے تاریخیں۔“

گرین ولی کو اندازہ ہو گیا کہ وہ بڑے نازک اور
خطرناک موضوع پر بات کر رہا ہے۔ ایسا نہیں تھا کہ اب
اسے کچھ گلہرہ ہو گردہ وقت سے پہلے ہیلگا کو ناراض کرنا پسند نہیں
چاہتا تھا۔

”مجھے افسوس ہے۔“ وہ بولا۔ ”مجھے اندازہ نہیں تھا کہ
ہنکل تمہاری نظر دوں میں اتنی اہمیت رکھتا ہے۔ میں وعدہ کرتا
ہوں کہ میں ہر وہ کام کروں گا جو میرے بیس میں ہے کہ وہ مجھ
سے خوش ہو جائے اور مجھے پسند کرنے لگے۔“

”ٹھہرے۔“ مجھے امید ہے کہ وہ تمہیں اتنی ہی عزت اور
احترام دیتے گا جتنی وہ میرے لیے اپنے دل میں رکھتا
ہے۔“

خدا کی پناہ ایک موٹے بخت دے بوڑھے ہلکے لیے

”پونے دس بچے۔“

”تب ہم کچھ دیر یا ہماری محلی فضا میں لطف اندو
ہو لیں۔ تمہاری طبیعت تو اب بالکل ٹھیک ہے تا۔“

”بالکل ٹھیک ہے۔“ گرین وی مسکرا یا اور قلم دیکھنے
کے بعد میں اس کا ثبوت نہیں پیش کر دوں گا۔“

”ڈارلنگ میں بہت خوش ہوں۔“ میلکا کی آسمیں
چھکنے لگیں ”تم قصور نہیں کر سکتے کتنم مجھے کتنے عزیز ہو۔ میں
نہیں کتنا چاہتی ہوں۔“

ہنکل پجن میں برتن وغیرہ صاف کر رہا تھا۔ گرین ولی
نے تھوڑا انتظار اور کیا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ ہنکل اپنے
کمرے میں جا چکے تو اس نے میلکا کو پیچہ دیکھنے کے لئے
کہا۔ وہ دونوں رہائی کمرے میں آئے۔ گرین ولی نے فی
وی آن کر دیا پھر بہانہ کر کے کہ میں ابھی آتا ہوں، وہ کمرے
سے نکلا۔ بیدنی دروازے کا قفل کھولا چکی بھی کھول دی اور
واپس آگیا۔ غوش قصتی سے فلم دیکھ پڑی۔ ہنکل اسے پوری
دیکھی سے دیکھنے کی بھر میں ہی کرپے میں رعنی گھری نے
گیارہ بجائے ایک دھماکے سے دروازہ کھلا۔ وہ آدمی جہروں
پر غلاف نمائنا تاب پہنچنے والوں میں ریو الور پکرے کمرے میں
داخل ہوئے۔

☆☆☆

آرچ نے اپنی دستی گھر کی پرٹاگا ڈالی۔ اس وقت...
اس نے اپنے دل میں کہا کہ سکھیں اور بلوٹت میلکا کے بغلے
میں داخل ہو رہے ہوں گے۔ وہ دونوں آرچ کی کارے پری
ہوئی دل میں سوادیں بچے آئے تھے۔ انہوں نے اپنے نقاب
اور یو الور آرچ کو دکھائے۔ آرچ نے یو الوروں کے چیزبر
کھول کر دیکھیے اور یہ اطمینان کیا کہ ان میں سے کسی میں بھی
گونیاں بھری ہوئی نہیں ہیں اور دونوں کو ایک پا پھرتا کیدی
وہ کوئی بھی تشدد آمیز کارروائی نہ کریں۔ اس کے دوست کو
خواکر کے سیدھا ہیاں لائیں۔ جاتے اور آتے وقت رفاقت
قانون کی حد میں رہیں وغیرہ وغیرہ بھر جب وہ چلے
گئے تو کمرے میں اور ہر سے اور ہٹھتے ہوئے ہار بار اپنی گھری
دیکھتا رہا۔ اگر سب کچھ بیان کے مطابق ہو تو سماز ہے کیا رہ
تھے تک انہیں واپس والا آجانا جائیے۔ اس نے اپنا سوت
نیس پیک کر لیا تھا تاکہ اگر کوئی غیر متوقع بات ہیش آجائے
تو وہ بلا تاثیر روانہ ہو سکے۔ میلکا جیسی عورت سے مقابلہ
کرتے ہوئے کوئی بھی بیچنے کے ہارے میں پوری طرح
مطمئن نہیں ہو سکتا۔ بظاہر آرہا تھا اس سے تو یقین تھا کہ
اگر میلکا واقعی گرین ولی پر فریب نہ ہوگی ہے تو وہ کسی رقم ادا

کرنے میں تاثیر بھی نہیں کرے گی۔ بچھلی مرتبہ جب اس نے
ہنکا کو بیک میل کرنے کی کوشش کی تھی تو میریا کا اسے اسی
بیکھے کے ایک دخانے میں اسے جھاس لایا تھا۔ اس وتنتھی
جب وہ کچھ رہا تھا کہ اسے میلکا پر گھل فتح حاصل ہو چکی ہے،
ہنکا نے اچانک بازی بلٹ دی۔ وہ بھکست سے دو چار ہوا
اور پھر اس کے سے ایسا اکارا کا بھی تکھنے کے قابل نہیں
ہو سکا تھا۔ اس کے چہرے پر تخت کا تاثرا بھرا۔ جب گرین ولی
آ جائے گا۔ اسے یقین ہو جائے گا کہ انہوں کا ذریماں کا میاپی
سے اٹھ کیا جا چکا ہے تو وہ خود میلکا سے ملے جائے گا۔ وہ
اس کی جیت کا لمحہ ہو گا اور ہمہ لگائے جو سلوک اس کے ساتھ کی
تھا وہ اس کا پورا پورا اتفاق لے گا۔

اس نے چھر اپنی گھری دیکھی۔ گیارہ منٹ کر بیس منٹ
ہوئے تھے۔ اگر کوئی لڑکوں ہوئی ہو گی تو سکھی اور بلوٹت
گرین ولی کو ساتھ لیے یا والہی کے راستے پر کسی جگہ
ہوں گے۔ آرچ کو ہنکل کا ٹھیک آیا۔ وہ ایک خلنگاں کا آدمی
تھا۔ جب وہ ہر میں روائف کا ادنی ملازم تھا تو آرچ کو اس سے
کئی مرتبہ ملے کا موقع ملا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہنکل اسے ناپسند
کرتا ہے اور بظاہر اپنے خاموشی اور زرم رو دیے کے باوجود اس
کے اندر اتنی ہی تختی ہی جتنی خود میلکا میں۔ یہی وجہ تھی کہ
ہنکل بعد میں میلکا کو پسند کرنے لگا تھا۔

کارکی آوازن کر آرچ جلدی سے باہر لکا اور گرین
ولی کسکھیں کے ساتھ آتے دیکھ کر اطمینان کی ساہنس لی۔

”سب کچھ ٹھیک ہے۔“ اس نے گرین ولی سے
پوچھا۔

”بالکل ٹھیک ہے۔“ گرین ولی مسکرا یا ”خواکی اس
سے زیادہ موثر کارروائی ہوئی نہیں تھی تھی۔“
”اپھا تم اندر چاؤ۔ میں ان دونوں کو فارغ کر کے
اپنی آتا ہوں۔“ آرچ دفترا خود کو دس فٹ لمبا محوس کرنے
لگا تھا۔

سکھیں نے بتایا کہ تمام کارروائی آرچ کی بدایات کے
مطابق عمل میں لائی گئی ہے۔ بلوٹت نے میلکا کو اس کا پیغام
بھی دیا تھا۔ آرچ نے اسے ہاتی رقم دے دی۔ سکھیں نے
لوٹ گئن کر جیب میں رکھے اور بلوٹت کو ساتھ لے کر
رخصت ہو گیا۔ آرچ نے اپنیں جاتے دیکھا اور پھر دلا کا
بیرونی دروازہ بند کرتے ہوئے اندر چلا گیا۔ گرین ولی رہائشی
کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ آرچ کے پوچھنے پر اس
نے بیگن پر ہوئے ولی کارروائی تفصیل سے بتائی تھے کہ اس طرح
سلیٹی اور اس کا سامنگی اندر دھل ہوئے کس طرح انہوں نے

”ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔“ آرج نے جواب دیا
”کیش حاصل کرنے کے لیے ہیلکا کو اپنے حصہ فروخت
کرنا پڑیں گے۔ میں اسے اس کام کے لیے تین دن سے
زیادہ نہیں دوں گا۔ اس دران ہم اسی دل میں رہیں گے۔
خاص طور سے چھیس پا لکل کی بارہ نہیں نکلا ہے۔ میں نے فریق
میں کھانے پینے کی واخشاں کارہ دی ہیں۔ خلافت کے نظاظر
سے پولہ بہت خوفزدہ ہے۔ اس کے ملاوہ مجھے ایک ضروری
کام بھی کرنا ہے۔“

آرج نے انہی کو الماری سے ایک پولور انڈ کسرا
نکالا۔

”یہ کس لیے ہے؟“
”بیوٹ ہانے کے لیے۔“ آرج نے جواب دیا اور
الماری سے مٹا لو کچپ کی ایک بوٹی نکالی۔
”تمہارا داماغ خراب ہو گیا ہے۔ ان چیزوں سے کیا
بیوٹ ہتاوے گے۔“

”چھیس اندازہ نہیں ہے۔“ آرج مسکرا یا ”ان در
چیزوں کی قیمت دو بنی ڈار کے برابر ہے۔“

بلوٹ ساری لٹکنگ بڑی توجہ سے من رہا تھا۔
”تمہارا چاہرہ اور کپڑے کجھ کندے ضرور ہوں گے۔“
آرج نے اپنی بات ہماری روکی ”مگر دولت کمانے کے لیے
تمہیں یہ گندی برداشت کرنا پڑے گی۔ میں یہ مٹا لو کچپ
تمہارے چہرے اور کپڑے پر لگاؤں گا کچھ تمثیل فرش پر لیٹ جاؤ
گے اور میں تمہارے نو تو اواروں گا میں چھیس پیچن دلاتا ہوں
کہ جب میں یہ فوٹوہیکا کو دکھاؤں گا تو وہ رقم ادا کرنے پر
ذو ایثار ہو جائے گی۔ میں اسے اچھی طرح جاتا ہوں۔ اسے
ہر قسم کے تشدد سے نفرت ہے بلکہ وہ اس سے خوف کھاتی
ہے۔“

اب گرین ولی کی سمجھ میں بات آگئی۔ اس نے ایک
زوردار قبھر گایا۔

”بہت ہان دار آئیڈیا پت۔“ وہ بولا ”میں تیار ہوں
جس طرح پا ہوں تو اپارو۔“

یہ سمجھوں کرتے ہوئے کہ وہ کافی سے زیادہ باشیں سن
چکا ہے، بلوٹ جس راستے سکے پا ھا اسی راستے سے والا
سے باہر لکلا اور اس جگہ پہنچا چہاں سکھی کار میں اس کا انتشار
کر رہا تھا۔ اس کے کار میں پیٹھی ہی سکھی نے انہیں اسٹارٹ
کیا اور تیزی سے روانہ ہو گیا۔

لکی بیلانی ایک جھوٹی ہی دکان کا ملک تھا جس میں ۵

ہیلکا کو ہمکیا کر دے مجھے اخوا کر رہے ہیں۔ آزاد کرنے کے
لیے مطلوب رقم سے بعد میں آگاہ کریں گے اور یہ کہ اگر ہیلکا
نے پولیس میں روپرٹ کی تو میری خیریت نہیں۔ ہیلکا بری
طرح خوف زدہ اور نرس نظر آ رہی تھی۔ یقین ہے کہ وہ
پولیس کی اطاعت نہیں دے سکے۔“

”تم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ میں اس کے قبضے سے
آزاد ہو کر لکنی خوش محسوس کر رہا ہوں۔“ اس نے آخیر میں کہا۔
انہی باتوں میں مشغول آرچ بارگرین ولی کو کچھ معلوم
نہیں تھا کہ وہ اسے کچھ فاصلے پر جا گریلی نے کارروک لی تھی
اور بلوٹ برپی کی بدلائی پر عمل کرتے تو ہے والا اپنی آیا۔
حقیقی دروازے کا لفڑ توڑ کر اندر دخل ہو اور رہائش کمرے
کے دروازے سے کان لگا کر آرج اور گرین ولی کی ہائی
سٹننگ لگا۔ گرین ولی مبارہ تھا کہ ہیلکا بری طرح اس کی محبت
میں اگر قرار ہو چکی اور اسے یقین ہے کہ وہ رقم کی ادائیگی
میں ذرا ساتھ لگی ہیں کرے گی۔

”ہم کامیابی کے نزدیک پہنچ چکے ہیں۔“ آرج نے
کہا ”مکل میں اس سے ملنے جاؤں گا اور یہ وہی ملاقات
ہو گی جس کا خوب میں مہینوں سے دیکھ رہا ہوں۔“

”مجھ تھے ایک ضروری ہاتھ نا ہے۔“ گرین ولی
شجیدگی سے بولا ”دو میں ڈال بڑی رقم ہوتی ہے اور ہر اعتبار
سے اپنے اندر خرچیں اور اس کا نہ سہ رہتی ہے۔ رقم تمہارے
سوک اکاؤنٹ میں جمع کر لی ہائے گی مگر ہمارا حصہ مجھے ضرور
مل جائے گا۔“

آرج نے پوٹک کرائے دیکھا۔ کیا وہ اتنی پست سٹپ پر
ہے۔ گیا کہ کیا کیا دیوٹ بھی اسے قابل اعتماد نہیں سمجھتا۔
دونوں اس پلائیں شاٹل ہیں۔“

”یہ رقم کہہ رہے ہو مگر مجھے کس طرح اطمینان ہو اور میرا
اطمینان ہونا ضروری ہے۔“

”اگر تم مجھ پر اعتماد نہیں کرتے تو کہتم قیمتاً مجھے بھاگنا
چاہیے۔“

”اسے کوئی ذاتی مسئلہ مت سمجھتا۔“ گرین ولی نے
کہا۔

”تو بتاؤ۔۔۔ کیا جا چلتے ہو۔“

”میں تمہارے ساتھ پیٹک چلوں گا۔ رقم ہرے نام
۔۔۔ ایک الگ اکاؤنٹ کھلو گے اور جب دو میں ڈال
تمہارے اکاؤنٹ میں آجائیں گے تو ان میں سے نصف
نمہر نے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیتا۔“

کی آمد و رفت ختم ہو گئی۔ معلوم ہوا کہ رولف کے اکاؤنٹ میں شہن کرنے کے سلسلے میں صیبٹ میں پس کیا ہے۔ یہ بھی سنے میں آیا کہ رولف کی بیوی سے اس کے ناجائز تعلقات تھے۔

”اوے کی!“ برلنی نے سر بلایا۔ ”اے تم آرام کرو۔ میں نے ایک ایکیم سوچی ہے۔ اگر کامیاب ہو گئی تو پھر کہ مال ہاتھ آجائے گا۔“

لکھی برلنی سے رخصت ہو کر اپنے اپارٹمنٹ میں آگئی۔ اپنی بیوی کو بتایا کہ اس کا ایک دوست اور اس کے ساتھی آئے ہوئے ہیں مگر ان کے لیے ناشائے کمانے کا انظام کرنا پڑے۔ بیوی نے خاموشی سے سن لیا۔ وہ گزشتہ پہچان سال سے اسی خاموشی کے ساتھ کی کی خدمت گزاری کرتی چلی آ رہی تھی۔

آدمی رات سے کچھ پہلے سکھیں اور بلوٹ بھی برلنی کے پاس آگئے۔ ان لوگوں کا مطلب دارادات کے بارے میں بتایا پھر بلوٹ نے آرچ اور گرین دلی کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی دھرا دی۔

”ڈر اس پر قو۔“ اس نے آخر میں کہا۔ ”وہ دونوں اس عورت سے دو لیٹن ڈار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔“

”وہ دونوں اناڑی اور ناقری ہے کار بیں۔“ برلنی نے تمہرے کیا؟“ پھر عورت ساتھ ستریں ڈال کر ماں لکھے۔ ابھی پچھے دن ٹھیں روم میں ہمارے ساتھیوں نے ایک آدمی کو انوفا کر کے ساتھیوں ڈار وصول کیے ہیں۔ اب ان حالات میں ہمیں جو کچھ کرنا ہے وہ یہ ہے۔“

اس کے بعد وہ نصف گھنٹے تک دونوں سے باشی کرتا رہا۔

”مارا۔ صلتنا ہو گا۔“ بیکھی نے پوچھا۔

”اس پر بعد میں ہاتر رہیں گے۔ ابھی تو فریب پکھ کام کرنا ہے۔ بہر حال رات زیادہ ہو گئی ہے۔ میں سوتا چاہتا ہوں۔ تم بھی آرام کرو مگر تمہیں فرش پر سوتا پڑے گا۔“ برلنی نے جواب دیا۔

☆☆☆

ہیلکا کی آنکھ کھلی تو اس نے ہاتھ سے گرین دلی کو نٹو لانا چاہا۔ مگر وہ بستر پر پیٹھی خاتا۔ قریب ہی میز پر کھی گئی میں دس بجے تھے۔ ہیلکا نے سوچا کہ شاید وہ عکس کر رہا ہو مگر پھر احتمال اسے گزشتہ رات کا واقعہ یاد آیا۔ وہ جلدی سے انھر ک پیٹھی کی۔ دل تیزی سے دھڑ کئے گا۔ اسی وقت دروازے پر دستک دی گئی اور پھر منکل کرے میں داخل ہوا۔ ہیلکا کو یاد

قصہ کی اہلیں چیزیں فروخت ہوتی تھیں۔ دکان کے اوپر وہ اپنی موتو بیوی کے ساتھ رہتا تھا۔ جس کا نام ماریا تھا۔ اس کے آنھے بچے تھے اور سب کے سب کمار ہے تھے اور گھر جو ہر کر چلے گئے تھے۔ لکھی ان کی کہی بہت زیادہ محبوس کرتا تھا۔

آخری بیٹے کے کارے بل کی نے اپنی دکان کے عقیبی پلاٹ میں ایک گردے کا چھوٹا سا گھر بنایا تھا جس میں ضرورت کی ہر چیز مودودی اور پہلے یہاں اس کا بیٹا رہتا تھا۔ برلنی ایسا توکی نے اسے اسی کمرے میں پھردا دیا۔

لقریباً چدرہ سال پہلے لکھی نیپلز میں مافیا کا ڈون تھا۔ اب اس کی عمر چھوٹر (74) سال ہی اور وہ بڑی خوشی کے ساتھ رہا۔ یہاں ہو گیا تھا لیکن ہر چیز دوں بن جائے میں رہا۔ وہ ہمیشہ ڈون ہی رہتا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ برلنی کے تعلقات نیپلز میں مافیا کے لوگوں سے ہیں اور اگر وہ برلنی کا کوئی کام کرے گا تو وہ لوگ اعتراض نہیں کریں گے۔

”مجھے اس بادام رولف کے ہار سے میں ہتا آؤ۔“ برلنی نے پوچھا۔ ”اس وقت گوارہ بنتے والے میں سکھیں اور بلوٹ نے کام شروع کر دیا ہوگا۔“

لکھی نے جو ہمیشہ خود کو پختہ رکھتا تھا۔ بتایا کہ مادام رولف اپنے شوہر ہر میں رولف کے انتقال کے بعد اس کی تمام دولت کی مالک بن پچھی ہے اور رولف الکٹریک کار پورپشن کی سربراہ ہے۔ اس کے علاوہ اپنی ذاتی حیثیت میں بھی سماں سے اسی میں ڈال رکھتی ہے۔ حد سے زیادہ جیسیت پسند ہے۔

”رولف کے سرمنے کے بعد جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ مقاطعہ ہو گئی تھی۔“ اسی نے آخر میں کہا۔ ”مگر آج کل ایک انکریز گرین دلی پر فریبیتہ ہو رہی ہے اور اسی کے ساتھ اس بیٹکل میں رہ رہی ہے۔“

”پر گرین دلی کون ہے؟“

”بہت خوب صورت آدمی ہے۔ بظاہر دولت مند معلوم ہوتا ہے مگر مکن ہے۔“ سب کچھ طاہری دکھادا ہو۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں معلوم تھا کیا مدت جنمی میں رہتا رہا ہے۔“

”کچھ آرچ کے بارے میں بھی جانتے ہو۔“ برلنی نے پوچھا۔

”آرچ کچھ مدت پہلے رولف کے سوسک اکاؤنٹ کا گمرا تھا۔ خود بھی دولت مند تھا۔ لوزانے کی ایک قانونی فرم کا پارٹنر تھا اور جن دلوں رولف اس بیٹکل میں آخر قیام پر یہ اگر ہیلکا تھا اکثر اس کے پاس جاتا آتا رہتا تھا مگر پھر اچاک اس

ہنکل نے کس طرح اسے سنبھالا، ہیلگا کو بڑی شرمندگی محسوس ہوئی۔

”میں جی ان ہوں کہ تھاہری مدد کے بغیر میں کیا کرتی؟“ اس نے ہنکل لمحے میں کہا۔
”کوئی بات نہیں ناداہم۔ مجھے امید ہے کہ مسٹر گرین دلی اپک درودن میں والہن آجائیں گے اور آپ پھر سے خوش ہو جائیں گی۔“

”ان لوگوں نے کہا تھا کہ تادا ان کی رقم آج ہتاں جائے گی پھر کیا رہا فون کریں گے۔“ ہنکل نے جواب دیا

”عام طریقہ تو یہی ہے۔“ ہنکل نے جواب دیا
”میں آپ کے لیے سل کا پانی تیار کرتا ہوں۔ آپ نہایں۔
اس درود ان میں فون آیا تو میں بات کروں گا۔ یہ دن آپ

کے اعصاب کے لیے تھا نہیں۔ اس نے خاتمہ کیا۔ ایک خاتون کی مشکل کا سامنا اسی وقت برقرار رہا۔ ایک جب وہ جسمانی طور پر بھی ہتر ہوئے۔

ہنکل چلا گیا تو ہیلگا نے آنسو بھانتے ہوئے سوچا کہ وہ ٹھوک ہی کہہ رہا ہے۔ اس نے خود کو سنبھالا۔ عسل کیا۔ بساں تجدیلی کیا۔ میں ہیلگا کو رالف ہوں۔ وہ میرے پاس کہا۔ میں گرین ولی سے محبت کرتی ہوں۔ وہ وہ میرے پاس کھل کر رہا ہے۔ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ میں آپ کے لیے سل کا پانی تیار کریں گے۔ میں پولیس کو اطلاع کرنی چاہیے۔
”آج خودہ حاضر کرلوں گی۔ خواہ اس کے لیے مجھے تھیں ہی دولت خرچ کرنا چاہئے۔
سو اگر یارہ بجے تک کوئی فون نہیں آیا۔
”آج خودہ کب فون کریں گے؟“ اس نے ہنکل سے پوچھا۔

”فون تو وہ ضرور کریں گے مادام مگر آپ اسے ایک طرح کی احصابی جنگ کہہ سکتی ہیں اور مجھے امید ہے کہ آپ کے اعصاب بہت مضبوط ہیں۔“

”میں اس خیال سے ہوں گا۔“ یہ صورت کی تحریر لیتا قابل برداشت ہے۔

”مگر وہ اسے کوئی نقصان کیوں پہنچا سکیں گے۔“
”وہ کچھ ایسے ہی خوفناک اور شدید پسند آدمی معلوم ہو رہے تھے۔“

”میرے خیال سے آپ تھوڑا بہت کھانا کھائیں۔
آپ کو اپنی تو انہی برقرار رکھنا ضروری ہے۔“
تب اسی وقت دروازے کی گفتگی بگی۔ ہیلگا کے ہاتھ

آیا کہ ہنکل رات وہ کمل طور پر اپنا صبر و ضبط کو بینچی تھی۔ جب دہ دنوں تھاں پوچھ رہا تھا کہ کمرے کی طرف بھاگی اور اس سے پیچتھے ہوئے ہنکل کے کمرے کی طرف بھاگی اور اس سے پیٹ کی۔ ہنکل اسے کسی بچے کی طرح تسلی دیتے ہوئے دلیں اس کے کمرے میں لایا اور اسے بستر پر لایا اور خود اس کا ہاتھ پکڑے قریب ہی بیٹھ گیا۔ ہیلگا نے سڑی کی انداز میں ہنکل کو انگوٹے مغلق بنایا۔

”میں اسے کو کر زندہ نہیں رہ سکتی۔“ اس نے روئے ہوئے کہا۔ ”اے واپس آنا ہی پا جائیے۔ ہتاہ ہنکل میں کیا کروں؟“

”پریشان مت ہو۔ خود پر قابو پاو۔ آج کل ایسی وارداتیں ہوں گی۔“

”وہ اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔ میرے لیے یہ صورت ناقابل برداشت ہے کہ وہ ان ٹھوکوں کے قبضے میں ہے۔ اب وہ میرا سب کچھ ہے۔ میری زندگی اس کے پیچے کچھ نہیں ہے۔“

”مادام روک۔“ اچانک ہنکل کے لیے میں سخت آگئی۔ ”تم پچھا نہ کریں کہ رہی ہو۔ خود پر قابو پاو۔“ میں پولیس کو اطلاع کرنی چاہیے۔“

”میں ہر لڑتھیں۔“ ہیلگا نہیں۔ ”ہم پولیس سے رجوع نہیں کر سکتے۔ اگر پولیس نے اس معاملے میں دھل دیا تو وہ لوگ گرین ویں کو ہلاک کر دیں۔“ تم نہیں جانتے کہ وہ کتنے بے رحم اور سُک دل دیں۔“

”تب بھر ہیں مطابق کی رقم کا بیام لٹنے کا انتظار کرنا چاہیے کہ پہنچاہیز مادام خود کو گلزاریں کرو۔“

لیکن ہیلگا کاغذ غصہ ضبط کی حد سے باہر تھا۔ وہ دلوں ہاتھوں میں منہ چھپائے روئے ہوئے بستر پر لڑاکھ گئی۔

ہنکل نے اسے ناپسندیدہ نظر دیے دیکھا بھر ہاتھ روم میں گیا اور دہاں سے خواب آور دار کی ہمار گولیاں الار پانی میں ٹھوکیں۔

”لواسے بی بلو۔“ اس نے ہیلگا سے کہا۔
”میں نہیں بیوں گی۔ نہیں بیوں گی۔“

”اے پیچہ اور یہ احتفاظہ طریقہ ہند کرو۔“ ہنکل نے ڈائشے والے لجھے گئے۔

ہیلگا نے خاموشی سے تمیل کی اور ہنکل تھی تک اس کے پاس بیٹھا رہا جب تک وہ دو اکے اڑ سے سوچیں گئی۔
یہ یاد کرتے ہوئے کہ رات اس کا طرزِ عمل کیا تھا اور

میں مارٹینی کا گلاس تھا۔ وہ چونک کراچیلی تو شراب چلک
عُنی۔

کمرے کی طرف بڑھی۔ اس کے ذہن میں اس وقت کا تصور
اپنے اعصاب پر قابو رکھیں مادام۔“ہنکل نے
ایک بڑے سکون سے کہا ”غائب یا پوسٹ میں ہو گا۔ میں دیکھتا
ہوں۔“

مگر جب ہنکل نے دروازہ کھولا تو اس کے سامنے
آرچ کھڑا تھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو گور کر دیکھا۔
”کیسے ہنکل؟“ آرچ چیختے ہوئے لجھے میں بولا
”مجھے بھول تو نہیں گئے ہو گے۔“

”تم مسٹر آرچ ہو۔“ ہنکل کے فولادی اعصاب ذرا
بھی متاثر نہیں ہوئے تھے۔

”ٹھیک پہنچتا۔ میں مادام روالف سے بات کرنا چاہتا
ہوں۔“

”مادام روالف گھر میں موجود نہیں ہیں۔“

”اس سے جا کر کہو کہ میں مسٹر گرین ولی کے مفاد کے
سلسلے میں آیا ہوں۔“ آرچ نے اس کی بات پر یقین نہیں
کیا۔ ہنکل نے آرچ کو گور کر دیکھا۔ آرچ بدستور مسکراتا
رہا۔

”انتظار کرو۔“ ہنکل نے آرچ کے ختنہ لباس پر نظر
ڈالی اور دروازہ بند کر دیا۔
ہیلگا بڑی احترامی کیفیت میں ہنکل کی واپسی کی منتظر
تھی۔

”مادام۔ مسٹر آرچ آئے ہیں۔“

”لوں!“ ہیلگا چوٹی۔

”مسٹر جیک آرچ۔“ ہنکل نے دہرا دیا۔ ہیلگا کی
آنکھوں سے غصہ ظاہر ہوا۔
”آرچ۔ اسے یہاں آنے کی بہت کیسے ہوئی۔ اسے
دھنکا رکر بھکا دو۔ میں اس آدمی کو اپنے گھر میں قدم رکھنے کی
اجازت نہیں دے سکتی۔“

”میرا مشورہ سے مادام کہ آپ اس سے مل لیں۔“
ہنکل نے سنجیدگی سے کہا ”وہ کہہ رہا ہے کہ وہ مسٹر گرین ولی
کے مفاد میں بات کرنے آیا ہے۔“
یہ ہیلگا کے لیے ایک زبردست شاک تھا مگر اس نے
خود کو سنبھالا۔

”کیا اس واردات کے پیچے اس کا ہاتھ ہے۔“
”معلوم نہیں مادام۔ مگر اندازہ بھی ہو رہا ہے۔“
ہیلگا کی فولادی قوت ارادی جاگ آئی۔ وہ رہائش

”اے اندر بیچج دو۔“ اس نے ہنکل کو خاطب کیا
”میں اس سے اکیلے نہیں بات کروں گی۔“

”بہت اچھا مادام۔“ ہنکل نے جواب دیا اور
دروازے کی طرف جاتے ہوئے ریڈ یو شیپ ریکارڈر کا ہٹ
آن کر دیا۔

آرچ بڑی شان سے مکراتے ہوئے اندر داخل ہوا۔
”ہیلگا نیز ہیلگا۔“ وہ بولا ”تم سے دوبارہ مل کر بڑی
خشی ہوئی۔ ہم کافی بہت کے بعد ملتے ہیں تا۔“

ہیلگا۔ سماں کھڑی اسے سخت نظر دیں سے دیکھ رہی
تھی۔ اس نے سرتا پا اس کا ہاتھ لیا اور اس کے ہونڈوں پر
ٹھری مسکراہٹ ابھری۔

”تم مجھ میں بڑی تبدیلی دیکھ رہی ہو۔“ آرچ نے کہا
”وراصل آج کل حالات پر کھا اچھے نہیں ہیں گر پانی چڑھ رہا
ہے۔“

وہ بغیر اجازت بیٹھ گیا۔

”مگر تم حب معمول بہت مٹاڑ کن نظر آ رہی ہو۔
میں واقعی جر ان ہوں کہ اتنی عمر ہونے کے باوجود تم یہ سب
کچھ کیسے کر سکتی ہو۔ ہیلگا ہر اخال ہے کہ آدمی کے پاس دولت
ہوتا سب کچھ ممکن ہے۔ میں بھی..... اگر میرے پاس دولت
ہو۔ شان دار نظر آ سکتا ہوں اور یہ سب تھا ری وجہ سے ہوا۔ تم

نے مجھے پتی کے گوئے میں دھکیل دیا تھا۔

”کیا چاہتے ہو؟“ بیلکا کے لئے میں فولاد میں تھتی۔

”میں کیا چاہتا ہوں۔ تم اسے انتقام کہہ سکتی ہو۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ یہ کب کی بات ہے۔ غالباً دس ماہ پہلے کی جب تم نے ہماقہ کے چاروں اسکے تمہارے ہاتھ میں بیٹھا ہیں اور

اب میری باری ہے کہ تم سے یہ ہی بات کہہ سکوں۔“

بیلکا نے کوئی جواب نہیں دیا تو آرچ نے اپنی بات جاری رکھی۔

”میں اکثر اس لمحے کا خوب دیکھتا رہا ہوں جب میں تمہیں کڑوے گھوٹ پینے پر مجبور کر سکوں جس طرح بھی تم نے مجھے مجبور کر دیا تھا۔“

ایک دن میں الاقوای وکیل ہونے کے ہاو جو بیلکا کے والد کو پرانی دیلوی کیا توں اور محادرے پسند تھے۔ وہ اکثر بیلکا سے کہتے تھے جیسا تم بروڈی ویسے کاٹوں کی جملے کرنا دفاع کرنے سے بہتر ہے۔ یہ محادرے بیلکا کو آج بھی یاد تھے۔ ایک مرتبہ۔ جب بیلکا دشوار برلن سے دوبار تھی تو اس کے والد نے کہا تھا۔ اگر تم کسی مشکل صورت حال میں پھنس جاؤ تو اپنے خالف کو بوئے کا موقع دو۔ اسے دسم کو پہنچانو۔ اس کے ہمارے میں آپ ہے ہر ہاتھ سنو۔ تمہیں کوئی شکوئی کمزور پہنچاول ہا۔ ہمگا۔ یہ، بت مفید صحبت تھی اور بیلکا نے اسے پاک رہا تھا۔

”کچھ کہیں گے؟“ پھر دیر کے بعد آرچ نے پوچھا۔

”میں سن رہی ہوں۔“

”ہاں تم تمہیش آئیں اپنی سماں رہی ہو۔ بہت اچھا بلغ بھی کرتی ہو مگر بیلکا اس مرتبہ چاروں اسکے میرے ہاتھ میں ہیں۔“

”مطلوب کی بات کرو۔“ آخ بیلکا بولی ”میرا خیال ہے دولت کے لیے آئے ہو۔ تمہاری حالت اتنی خوش ہے کہ دولت کی ضرورت لازمی ہوگی۔“

آرچ کو بھالت گوں ہوئی۔ میں بولے سے ہلے وہ ایک دن میں ظاہری شہنشاہ پر بڑا اعلان کرتا تھا۔ ایک دن میں دو مرتبہ شہنشاہ بناتا تھا۔

”چونکہ تم نے مصیت کے وقت میری مدد کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لیے زندگی تو دشوار ہو نا ہوگی۔“

”تمہارے ساتھ شکل یہی تم خائن بن گئے۔ تم نے جعل سازی کی اور آخ میں مجھے بیلک میں کرنے کی کوشش کی۔ اپنی اس حالت کے قوم خود ہی ذمے دار ہو۔“

”مجھ سے بات کرنے کا یہ طریقہ مناسب نہیں ہے۔“

آرچ کے لئے میں اچانک تھی آٹھی۔

”لیکن میں نے جو کہا ہو، اسے۔ کیا تم اسے انکار کر دے گے کہ تم نے سوس اکاؤنٹ میں ٹین کیا تھا یا پھر اب تم نے جھوٹ پولنا بھی شروع کر دیا۔“

یہ محسوس کرتے ہوئے کہ پہلے بیلکا کے ہاتھوں میں جا رہی ہے۔ آرچ نے حملہ کا فیصلہ کیا۔

”میں نے تمہارے ملازموں کو بتایا تھا کہ میں گرین ولی کے مقادر کی شاندی کر رہا ہوں۔“

آرچ نے بیلکا کو گرین ولی کے نام پر چوکتے محسوس کیا مگر وہ اب بھی سر اٹھائے پیشی تھت نظر وہ سے گھوڑی تھی۔

”تو پھر۔“

”یہ ایک بھیب کہائی ہے۔ پیٹھ جاؤ۔ بتانے میں پکھ وقت لگے گا۔“ آرچ نے کہا ”تمہارا کسی بہت کی طرح کھڑا رہنا چاہدے سڑب کر رہا ہے۔“

بیلکا ایک کری پر پیٹھ گئی۔ آرچ نے میز پر داڑکا مارنی کی بوتل اور گلاس رکھے دیکھا۔

”یہ غائب ادا کار مارنی ہے جو تم عموماً بھیتی ہو۔ بات یہ ہے۔ بیلکا کہ کہ میں نے میزوں سے داڑکا مارنی نہیں لی ہے۔“ وہ آگے گئے بھروسہ۔ گلاس میں بیلکا کی چھوڑی ہوئی شراب میں بوتل سے مزبی مارنی اٹھی۔ اسے ایک ہی سال میں پی گیا پھر گلاس کو دوبارہ بھر کر اپنی کری پر بیٹھا۔

”تو میں کہہ رہا تھا کہ یہ ایک بھیب کہائی ہے۔“ وہ دو دن پہلے مجھ سے ایک اتنا میں ملئے آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ اگر میں ایک خاص حاملے میں اس کی شاندی گی کہ سکوں تو وہ مجھے دل ہزار فراہم کر دیے گا۔ جب تم سے اس چھوٹے سے معاہلے میں جس کا تعلق تمہارے شوہر کے اکاؤنٹ سے تھا، تھاون کرنے سے انکار کر دیا تھا تب سے میری گزر اوقات میں کھل گئی ہے کیونکہ تمہارے شہر نے مجھے بیلک لست لرد پا لھا۔ ہبھ میں میں نیکیں ملازمت کے لیے درخواست دیتا ہوں، نئے ستر کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ دوسرے افراد کی لیس میں میرے لیے بڑی کوشش ہے۔ میکن ہے بھی اپنا وقت آئے جب تمہارے پاس دولت نہ رہے۔

اگر چہ مجھے اس میں شہر ہے نیکن جسے تمہارے پاس دولت نہ ہو۔ جب تم ایسا سوت پہنچنے پر مجبور ہو جاؤ جیسا کہ اس وقت میں نے بینک رکھا ہے اور کچھ پتا نہ ہو کہ کب کوئی نیا سوت خرپنے کے قابل ہو سکو۔ جب تم سستے سے رسیشورت

چاری رکی۔ ”مگر کیا کیا جائے اپنی کے لوگ اسی طرح کام کرتے ہیں۔ وہ بڑے بے پرج اور سکندل ہوتے ہیں چنانچہ اسے مھل دیکھی مت سمجھتا۔ وہ اس پر پہلی بھی عمل کرتے رہے ہیں۔ میں بھی اگر میں ولی سے نہیں ملا ہوں مگر تمہارے ذوق کو جانتے ہوئے میں تجھ سکتا ہوں کہ وہ خوب صورت ہو گا۔ ایسی صورت میں اگر اس کا ایک کان کاٹ دیا جائے تو اس کی خوب صورتی ختم ہیں تو کم ضرور ہو جائے گی۔“ وہ دروازے کی طرف بڑا پھر کر گیا۔

”میں تو بھول ہی گیا تھا۔ میرے موکل نے یہ سرہنڈ لفاظ بھی تمہیں دینے کے لیے کہا تھا۔“ اس نے ایک لفاظ جیسے کالک کر پیز پر کھو دیا۔ ”میں نے سننا کہ گرین ولی نے بہادر بنت کی کوشش کی تھی اور یہ اس کی غلطی تھی جب آدمی اپنی کے ہاتھ میں پڑ جائے تو اسے مختار ہونا چاہے۔ اچھا تو پھر اب تین دن بعد ملاقات ہو گی۔“ وہ بیٹکے سے باہر نکلا اور انہی کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔

ہیلگا نے دھرم کتے دل کے ساتھ لفافہ کوولا۔ اس میں تین پولو انڈر تکین فوٹر کھکھتے۔ اس نے انہیں دیکھا۔ اس کے مدد سے ایک جیچ لکھی اور فوٹو ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گر جئے۔ ہنکل جلدی سے کمرے میں داٹل ہوا۔ جیسا کہ آرچ نے اندازہ لگایا تھا ان قصوروں نے ہیلگا کو بہر طرح سہار دیا۔ وہ شدید سے فرثت کرنی تھی خوف کھانی تھی۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہنی تو وہ کوئی تشدیداً میز مظفر و کھاچار ہونا تھا تو وہ اُنی ہند کردی تھی۔ اس کی تمام حقیقت مغلبی ایک پلی میں ختم ہو گی۔ اس نے اپنا پڑھ دنوں ہاتھوں میں چھپالیا اور روئے گئی۔

”انہوں نے اے زخمی کر دیا ہے۔“ وہ دوستے ہوئے کہہ دیتھی۔ ”میں جانی تھی کہ وہ اپنا ہی کریں گے۔“ ہنکل نے اسے خفا ہمیری نظرؤں سے دیکھتے ہوئے فوٹو اٹھا۔۔۔ انہیں غور سے دیکھا پھر میز پر رکھتے ہوئے آہستہ سے ہیلگا کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

”میرا اشورہ ہے مادام کہ خود پر کشڑل کرو۔“ وہ بولا۔ ہیلگا نے اس کی طرف دیکھا۔

”ذرا دیکھو، انہوں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ مجھے ہر صورت میں کیس کا انتظام کرنا ہوگا۔“ ہنکل نے دیکھی پیش ریکارڈر کا ہٹن آف کر دیا پھر ایک الماری کے خانے سے طاقت ور محبد شیشہ کالا پھر ایک فوٹو اٹھا کر اس کا بغور جائزہ لیا پھر سرہلاتے ہوئے فوٹو واپس میر پر رکھ دیئے۔

میں ستا سا کھانے پر مجبور ہوا اور کسی بھی بغیر کھانے کے گزر کرنا پڑے تو تمہیں محسوس ہو گا کہیج و مغلط جائزہ جائز کے متعلق تمہارا عصیر بدل گیا ہے۔ تمہیں اندازہ لانا مشکل ہو جائے گا کہ کیا تھی ہے اور کیا مغلط چنانچہ جب وہ دو آدمی مجھ سے ملنے کے تو میں اسی بات سخن پر مجبور تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ تم گرین ولی کے ساتھ رہ رہی ہو۔ ایسا لکھا ہے مجھے اس سے محبت کرنے لگی ہو۔ میر اموکل غماز ہے، میں اسے مولک ہی کہہ سکتا ہوں۔ تم دنوں کی گمراہی کر رہا تھا۔ وہ جاتا ہے کہ تم اتنی دولت مند ہو۔ چنانچہ اس آئندہ یادی نے اسے بہت اپنی کیا کہ دگرین ولی کو انوکھا کر لے۔ تم سے زر تاداں کا مطالبا کرے۔ اس بیکن کے ساتھ کہ تم اسے ساتھ کرنا چاہیے میں اور تم بہت قریب رہ جکے ہیں۔

چنانچہ اس نے تم سے زر تاداں کا مطالبا کر نے کے لیے مجھے موزوں سمجھا۔ چنانچہ میں اس سلطے میں آیا ہوں۔“ ”میں اس آدمی سے براہ راست معاملہ کرنا پسند کروں گی۔“ ہیلگا نے اپنی خاموٹی توڑتے ہوئے کہا۔ ”تمہارے پاس کوئی دوسرا چارہ ہی نہیں ہے۔ میرا موکل پس مظہر میں رہنا چاہتا ہے اس لیے اگر تمہیں اپنا شہزادہ واپس چاہیے تو مجھ سے بات کرنا ہو گی۔“

”چنانچہ تم ایک جعل ساز اور بیک میلہ ہی نہیں ہے بلکہ ماں یا سے سلطن ہی جو زولیا۔“ ہیلگا نے کہا۔ ”میں تمہیں یادداویں گا کہ تم ایسی پویشیں میں نہیں ہو کہ مجھ سے بدل کای کر سکو۔“ آرچ کے لیے میں تیزی آگئی۔“ اگر تمہیں گرین ولی چاہے تو دو لینڈ اور دینا ہی پریس گے۔ میرا موکل تمہیں میکش حاصل کرنے کے لیے ہیں دن کی مہلت دیئے پر تیار ہے اور تمہیں یہ کیش ایک سو گز بیک اکاؤنٹ میں معج کرنا ہو گا۔ چنانچہ تین دن بعد میں تم سے اسی وقت رابطہ قائم کر دیا گا۔“ آرچ نے گاں خانی کر کے اپس میز پر رکھ دیا۔ ”مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ جب ماں فیکے لوگوں سے سماقہ بڑھ جائے تو آدمی کو بہت مختار ہنا پتا ہے۔ میرے موکل نے خبردار کیا ہے کہ اگر تم نے پولیس کو اطلاع کی تو گرین ولی کے لیے بہت براہوگا اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر تم سوئس اکاؤنٹ میں معج نہ کرائی تو تمہیں گرین ولی کا ایک کان کاٹ کر تمہیں بیچ دیا جائے گا۔“

”یہ پڑی ظالماں حرف کرت ہو گی۔“ آرچ نے اپنی بات

”مادام اگر تم یہ ہستریاں کیفیت ختم کرو تو میں تمہیں پکھہ تھاتا چاہتا ہوں۔“
آنسوؤں سے بیکھرے کے ساتھ ہیلگا نے اس کی طرف دیکھا۔

”بجھے اکیلا چھوڑ دو۔ چلے جاؤ۔“
”مادام میں تمہیں پکھہ تھاتا چاہتا ہوں۔“
”کیا ہے؟“ ہیلگا نے غصے سے پوچھا۔ ہنکل نے ایک ذوق اٹھایا۔

”بجھے خون نہیں نہماں تو کچپ معلوم ہوتا ہے۔“
ہیلگا یہ سن کر اس قدر حیران ہوئی کہ اس کے بیتے آنسو رک گئے۔
”نہماں تو کچپ۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو۔“

”مسٹر رولف کی ملازمت اختیار کرنے سے پہلے میں ایک ایسے آدمی کے گھر کام کرتا تھا جس کا تعلق قائمی دیبا سے تھا۔ میں نے اس آدمی سے میک اپ کے فن کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ اکثر اوقات اس کی ادا کار کو رُخی دکھانے کے لیے خون کی گھنٹہ نہماں تو کچپ استعمال کیا جاتا ہے۔“

”تم بجھے کیا بتانے کی کوشش کر رہے ہو۔“ ہیلگا کے لہجے کی تخت اور اپس آدمی جس پر ہنکل نے اطمینان سے سر بلایا۔ ”میں یہ کہنا چاہتا ہوں مادام کہ مسٹر گرین دلی زخمی نہیں ہوئے ہیں۔ یہ تو جعلی ہیں۔“
”کیا تم اونچی یہ خیال کرتے ہو۔“ ہیلگا چوکی ”گویا انہوں نے اسے زخمی نہیں کیا ہے؟“
”میں ایسا ہی سمجھتا ہوں۔“

”احشت ہوان پر۔ گر بجھے بھر بھی گریں دلی کو ان کی قید سے آزاد کرنا ہے۔“
”مادام۔“ میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔“

”کیا سوال۔“ ہیلگا نے چیخ کر پوچھا۔ ہنکل نے سر ہلایا۔ اب ہیلگا رولف ولی ہی معلوم ہو رہی تھی۔ بیساکہ دہا سے جاتا تھا یہ کوئی ہستریاں میں بھلا عورت نہیں تھی۔

”آپ کے خیال میں وہ دو آدمی جو مسٹر گرین دلی کو اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ بنگلے میں کیسے داخل ہوئے ہوں گے۔“

”اس سوال کا صورت حال سے یہاں تعلق ہے۔ وہ گھر میں گئے اور اسے انوار کر کے لے گئے۔“

”مگر وہ اندر کیسے آئے؟“
”ظاہر ہے۔ پیر و فی دروازے سے۔“ ہیلگا نے اپنا غصہ بیٹھ کر تھے ہوئے جواب دیا۔
”میں نے اپنے کمرے میں جانے سے پہلے پیر و فی دروازہ دو صرف منتقل کر دیا تھا بلکہ بچنی بھی لگادی تھی۔“
”تم ضرر بھول گئے ہو گے۔“
”میں مادام میں نے دروازہ منتقل کر کے بچنی بھی لگادی تھی۔“ ہنکل نے سنبھلی سنبھلی سے دہرا دیا۔ ہیلگا نے اسے خور سے دیکھا پھر سر ہلایا۔
”میں معدودت خواہ ہوں ہنکل۔ میرا ذہن بہت پریشان ہے۔“
”میں بچھے سکتا ہوں لیکن وہ دلوں آدمی صرف پیر و فی دروازے سے اندر آسکتے تھے۔ کیا مسٹر گرین دلی میرے جانے کے بعد باہر گئے تھے۔ مثال کے طور پر تو انکل جانے کے لیے۔“

ہیلگا کی آنکھیں درستک پھیل گئیں۔

”ہاں۔ مگر۔“

”تبت میں تجویز کرتا ہوں کہ مسٹر گرین دلی نے پیر و فی دروازہ کھولا تھا۔ گھر میں کوئی اور ایسا کرنے کے لیے موجود نہیں تھا۔“

”تھماری اتنی بہت ہو گئی کہ تم بجھے یہ سمجھانا چاہئے ہو کہ مسٹر گرین دلی نے خود اپنے انوار کا پلان بنا�ا تھا۔“ ہیلگا چیل۔

”یہ تو کوئی جعلی ہیں مادام۔۔۔ اور گھر میں صرف مسٹر گرین دلی ہی پیر و فی دروازہ کھول سکتے تھے۔ تبھی بالکل صاف ظاہر ہے۔“

”میں ۔۔۔ وہ بھوے سے محبت رہتا ہے۔“ ہیلگا ہرگز ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ ”ہیلگا کی ملکیات بچنی تھیں۔“ میں تھماری کوئی بات نہیں سنوں گی۔ میں جانتی ہوں تم اس سے نفرت کر کر تو ہو گریں میں اس سے محبت کرنی ہوں۔ میں تھماری بات نہیں بتانا چاہتی۔“

”آپ لو مسٹر آرچر کے ساتھ تھا چھوڑنے سے ملے میں نے ریڈی یو شپ ریکارڈر کا ہلن آن کر دیا تھا۔“ ہنکل ہیلگا کے ادارے سے بالکل بھی متاثر نہیں ہوا تھا۔ ”چنانچہ اب ہمارے پاس آپ کی اور اس کی گفتگو ریکارڈ ہے۔ میں نے اس کی کارکنبر بھی نوٹ کر لیا ہے۔ میرا مشورہ ہے مادام کہ آپ ہیں پولیس سے تعاون کی درخواست کرنا چاہیے۔“
”پولیس۔۔۔ نہیں ہرگز نہیں۔ گرین دلی مافیا کے ہاتھوں

میں ہے۔ وہ دھمکی دے رہے ہیں کہ اگر میں نے رقم ادا نہیں
کی تو وہ اس کا کام کاٹ دیتے گے۔”
ہیلگا چل کر کھڑی ہو گئی۔

”دولت سے کیا چیز۔ جب تک میں اسے داہی
حاصل نہیں کر لیں گے تھے دولت کی کوئی پروانگی نہیں ہے۔ میں
تاداں کی رقم ادا کر دوں گی۔ میں تمہاری الام لگانے والی
پاتیں نہیں سنوں گی۔ تم نفرات انگیز پاتیں تو ہمیز کر رہے ہو۔
یوں تک میں اس سے نفرت ہے۔ اس معاملے سے الگ
رہوں۔ میں اسے حاصل کرنا چاہتی ہوں چاہے مجھے اس کے
لیے اتنی بھی دولت کیوں نہ خرچ کرنا ہے۔“

وہ بھاگ کر بیڈر دم میں دافلوں ہو گئی اور دروازہ بند
کر لیا۔ ہنگل دیر تک ساکت و چاہد کھڑا رہا۔ اس کی آنکھیں
گہری سورج میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

☆☆☆

جب آرچ داہی دولا کی طرف چلا تو وہ بہت پُرسکون
اور مطمکن تھا پھر اس نے وہ جعلی فون ہیلگا کو دے کر اپنے
نزدیک اسے تپانے کا اچھا انتقام کر لیا تھا۔ اس کا خیال تھا
کہ وہ اس چیل پر وہی کیفیت پیدا کریں گے جیسے کوئی کسی کو
چاقوار کر اس کے چھپ لوس کو سمیں اپنی طرح گھمادے اور یوں
مزید اذیت میں چلتا کر دے۔ وہ آپ سے مکسر اس دقت دے بلکہ میں موہو ہوتا اور
فون دیکھ کر ہیلگا کو بہ کرب دا ذیت محسوس ہو گی، اسے اپنی
آنکھوں سے دیکھتا۔ اے اپنی طرح اندازہ تھا کہ وہ
قصویر بیس ہیلگا پر کیا اثر ڈالیں گی۔ اپنے گوب کخون میں
لکت پت دیکھ کر اس کی کیا کیفیت ہو گی۔ اسے یقین تھا کہ وہ تو
دیکھنے کے بعد ہیلگا رقم ادا کرنے میں کوئی تسابیل نہیں کرے
کی۔

اسے ایک لیں ڈالنی جائیں گے تو اس کی زندگی کا
رخ ہی بدل جائے گا۔ جتنی تھی سوت پاتی گاڑیوں کے لئے گا۔
ہر فتح پاروں سے ہاں ہوائے گا جبکہ آج کل اسے خود اپنے
ہاں کاٹا پڑتے ہیں۔ ایک بار بھر ایکھے سے ایچھے ریسورٹ
میں بہترین کھانا کھائے گا۔ ہیلگا کسی ہمدردی اور رقم کی
حق نہیں تھی۔ اس نے ماہی میں اس کے ساتھ ہدایتین
سلوک کیا تھا۔ اب اس کی جانب سے ایسا جو اب ایک اچھا
انتقام ہو گا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ یہ موقع تو کامیابی کا
جشن منانے کا ہے۔ وہ راستے میں اڑا۔ ایک استور سے
اجھی میکھن کی دبوٹلیں خریدیں۔ کچھ کھانا اور پیروغیوں خریدا
اور اپنی دولا کی طرف چل دیا۔ اس کا خیال تھا کہ اس وقت

ترے نی ور حسن ہمروخت کر کے پیش حاصل
کے باہمیں تھے۔ حسن ہمروخت کے ساتھ چاروں اکے اس
والا میں قدم رکھتے ہوئے آرچے دی گھر جو اور
دی گھر جو اور میں خاموشی چھائی رہی۔ گھر مددی کے ساتھ
رہائی کر کے میں داخل ہوا۔ وہ خالی تھا ایک بیڈر دم دیکھا
دوسرے بیڈر دم میں جھانکا کر گریں ولی ہمیں نظر نہیں آیا۔
بڑھتی ہوئی پریشانی کے احساس کے ساتھ اس نے مگن باتھ
رموم ٹو ایک غرض پوری ولاد کیہڈاں گر گریں ولی تو یہی میں
فضا میں تخلیل ہو گیا تھا۔

☆☆☆

آرچ کے جانے کے بعد گرین ولی والپیں رہائی
کر رہے ہیں آگے۔ آرچ ہیلگا سے ملنے کی تھا اور ایک مخفی
سے پہلے اس کی واپسی موقع نہیں تھی۔ گرین ولی سوچ رہا تھا
کہ اس سوانح دولا میں تین دن تک ٹھہرنا پڑا۔ مشکل ہو گا جے
گا۔ آرچ نے اسے متوخ خطوات کے پیش نظر دل سے قدم
باہر نکالنے لئے بھی منج کردا تھا۔ سوک پولیس ٹیرکلی بائش دوں
پر خصوصی ناہار کھکھتے ہیں۔ گرین ولی کو یہی انہوں ہو رہا تھا کہ
اس کا ایک سوک پولیس کا نشیل سے جو سانپ نہیں آیا تھا اس
میں بھی اس نے ٹھکل سے کام نہیں لیا۔ اس کا نشیل نے گرین ولی
کا نام دپھانوٹ کر لیا تھا۔ اسے اس کی ٹھکل صورت تھی باد
ہو گی گھر تھا اس سے زیادہ فرق نہیں پڑتا۔ اپنا حصہ ملتے
ہی وہ میا میا روشنہ ہو جائے گا۔

وہ یہی سب کچھ سوچ رہا تھا کہ پہچھے سے آنے والی
ایکس آزاد نے اسے گھوم کر دیکھ پر جبور کر دیا۔ دروازے
میں لیٹی اور اس سے چند قدم پہنچ پہنچے ہمروخت کھڑا گا۔ گرین
ولی انہیں دیکھتے ہیں اچھی کر کھڑا ہو گیا۔

”تم دونوں ہیں کیا کر رہے ہو؟“ اس نے پوچھا
”میرا تو خیال تھا کہ پہنچنے والوں ہو گے۔“

”اہم نے اپنا ارادہ بدل دیا۔“ سکیش نے آگے
بڑھنے کوئے کہا۔

”تو اب تم کیا جائیں گے۔“ گرین ولی کو خطرے کا
احساس ہوا اور وہ پہنچنے لگا۔

”تم ہمیں پاچھے ہیں مسٹر گرین ولی۔“

”کیا مطلب ہے تھا۔“

”ہم چاہتے ہیں تم ہمارے ساتھ چلو۔“

”میں ہرگز تھاہرے ساتھ جانا چاہتا۔ تمہیں تمہرا
معاوضہ دیا جا چکا ہے۔ اس لیے اب دفع ہو جاؤ۔“

نا کافی تھا۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اور وہ اس عورت سے دو بیان ڈال رہا صل کرنا چاہتے ہو۔ چونکہ ہمارے تعاون کے بغیر انہیں کیا جاسکتا اس لیے میں نے محض کیا کہ ہمارے معاویتے میں خاطر خواہ اضافہ ہونا چاہیے۔

”اس سطھ میں تمہیں آرچ ہے ہات کرنا چاہیے۔“
گرین ولی نے کہا ”مجھے یہاں زبردست کیوں لائے ہو؟“
”اچھا سوال ہے۔“ برقی بولا ”مک تمہیں زبردست یہاں کیوں لائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تمہیں انہوں کیا کیا ہے اور اس مرتبہ یہ انھیں بھی نہیں ہے۔“
”میں پہنچنے سمجھا۔“

”تم اور آرچ دونوں اندازی ہو۔ اس صورتِ حال میں ایک ایسی عورت بلوٹ ہے جو اسی بیان ڈال رکی ماں لک ہے اور تم نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ عورت تمہارے عشق میں گرفتار ہے اور لگتا ہے کہ اتنی ہے جس کے لیے یہی مبارک باد لکن جب کوئی اسی میں رکھتے والی عورت ہوتی کوئی اندازی ہی اس سے صرف دو بیان ڈال رکا مطالبہ کرے گا۔ میرا پاؤ اسکت سمجھ رہے ہوئا!“

”وہ بڑی سخت گیر عورت ہے۔ اس سے تو دو بیان ہی مل جائیں تو کافی ہیں۔“ گرین ولی نے کہا۔

”تمہارا یہ خیال اس لیے ہے کہ تم اور آرچ دونوں اندازی ہو۔ آئندہ سے میں یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لے رہا ہوں۔ ابھی پہنچ لفڑت کی بات ہے کہ دم میں ایک صنعت کار کو انوکر لیا گیا۔ یہ کام ہمیرے ایک دوست نے کیا تھا اور اس نے اسے آزاد کرنے کے لیے سات بیان ڈال رہا ہے اور وہ صنعت کار اتنا دلت مدد بھی نہیں تھا۔ حقیقتی کہ یہ عورت ہے۔ چنانچہ میں تمہاری ولی ہی اس سے دو بیان ڈال مطالبہ کر دوں گا اور تمہارے تعاون کے لیے تمہیں اور آرچ کو پائچ پائچ لا کھڑا الردوں گا۔“

”تعاون سے تمہارا مطلب کیا ہے؟“
”ممکن ہے تم اسے ایک کان یا ایک الٹی کی قربانی دینے کو کہا جائے لیکن پائچ لا کھڑا ڈال رہا تھا۔“
”میری قربانی نہیں ہے۔“

”تم ہمیرے ساتھ یہ سلوک نہیں کر سکتے۔“ گرین ولی

کا پھرہ فخر پڑ گیا۔
”تمہیں ابھی تک یہ احساس نہیں ہوا ہے کہ اس مرتبہ تمہیں اتنی خوبی کیا گیا ہے۔“ برقی نے جواب دیا ”بلوٹ تھا ایک کان بڑی عمر کی سے نہ اش کر ایک گرم استری سے اس کے زخم کو فوری طور پر نیک کر سکتا ہے۔ اسی طرح تمہاری

”اس مرتبہ ٹھانوپیچب سے کام نہیں چلے گا۔ اگر ذخیرے تو خون ہی نکلا گا۔“ سکیتی نے سائلر را گاری پر اور نکال لیا۔

گرین ولی کی رگوں میں خون سرد پڑ گیا۔ زندگی میں اب تک کسی نے اسے ریو الور سے نہیں دھکایا تھا۔
”یہ چیز نہیں سامنے سے ہٹالا۔“ وہ گھبرا کر بولا ”شوٹ مت کرنا۔“

”تب پھر ہمارے ساتھ آؤ۔“ تم اگلی سیٹ پر بیٹھ گئے اور میں پھر سیٹ پر اور کوئی احتفاظ حركت کی تو ریو الور کی گولی بڑی آسانی سے تمہارے سر میں اتر جائے گی۔ آؤ پلو۔“

خوف سے کامنے پتے ہوئے گرین ولی کا میں بیٹھ گیا۔
”تم مجھے کہاں لیے جا رہے ہو اور مجھ سے کیا چاہتے ہو؟“ اس نے پوچھا۔

”میں اپنی تو تم پاہانچ نہ برد کوئو۔“ سکیتی نے ریو الور کی نال اس کے سر سے لگا دی۔

پکھد دیکے سفر کے بعد وہ ایک سنان گلی میں واقع لکڑی کے ایک گیٹ کے سامنے اترے۔ بلوموث نے گیٹ کھولا۔ سامنے ایک بڑی بلدگ تھی۔ عمارت میں داخل ہو کر ایک زیبہ طے کر کے وہ ایک کرے میں پہنچ جاں ایک کرسی پر بٹی بھاٹا۔

”مگر مسٹر گرین ولی۔“ اس نے اٹھتے ہوئے کہا ”اس سے پہلے ہم نہیں ملے ہیں مگر مسٹر آرچ ہمارے مشترک دوست پہل۔“

گرین ولی نے اس چھوٹے قدم اور داڑھی والے اٹالین کو اسی طرح دیکھا جس طرح کوئی اپنے غسل کے پانی میں گرجانے والی مکڑی کو دیکھتا ہے۔

”تم آرچ کو جانتے ہو؟“
”بے تک۔ آؤ یہاں طینان سے بیٹھ جاؤ۔“ میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔“

گرین ولی اسی قریبی کرسی پر بیٹھ گیا۔ سکیتی اس کے پیچے کھڑا تھا اور بلوموث نے دروازہ کھیر کھا تھا۔

”تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟“
”میں ابھی وضاحت سے بیتا تھا ہوں۔“ برقی نے جو اپن دیا۔ آرچ میرے پاس آیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ ایک جعلی انعام کی کارروائی کے لیے اسے دو قابل اعتداد آئیوں کی ضرورت سے۔ اگر چہ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ انوکا کی کارروائی فرضی ہو گئی مگر مجھے اس کی بات پر یقین نہیں آیا۔ اس نے اس کا رواوی کے لیے ہمیں جو معاوضہ دیا ہے بھی

انگلی بھی تمہیں زیادہ تکلیف دیے بغیر کافی جا سکتی ہے اور میں نے جو پچھے تمہارے اور اس عورت کے تعلقات کے نتائج میں سا بے اس کا رارڈ اونی کے بعد وہ رقم ادا کرنے میں باہر لکل کوئی تاثر نہیں کرے گی۔ ”

گرین دل کو ایسا عسوس ہوا جیسے وہ بے ہوش ہونے لگا ہو۔ برلنی کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

”اب میں آرچ سے بات کرنے جا رہا ہوں۔“ اس نے کہا ”میں چاہتا ہوں کہ وہ ہیرے اور اس عورت کے درمیان رابطے کا کام کرے۔ تم ہیاں آرام سے رہو۔ ملیشی اور ہمبووٹ تمہارا پورا خیال رکھیں گے۔ اس کا قوی امکان ہے کہ تمہیں اپنے کان یا انگلی سے ہاتھ نہ دھننا پڑیں۔“ اور اتنا کہہ کر وہ کمرے سے باہر لکل کیا۔

☆☆☆

ہیلگا بے قراری سے اپنے بیڈر دم میں ٹہن رہی تھی۔ گرین دل کو انکاری کیا تھا۔ اب وہ مانگیں تھے کہ میں تھا اور ہیلگا کے ذہن تھیں اسے کوئی نقصان پہنچ لیغیر وابس حاصل کرنے کے سوا کوئی دوسرا خیال نہیں تھا۔ اسے جلد سے جلدیش کا انتظام کرنا تھا جا کہ جب وہ بدعاشر آرچ آئے تو اس کے پاس پورا کیش موجود ہو۔ اسے فوراً اپنے سوس میگر سے ملتا چاہیے تاکہ اس سے رام کا انتظام کرنے کے لئے کہہ۔ اسے ہنکل کا خیال آیا۔ جس نے الram لگایا تھا کہ گرین دل نے خود اپنے اخواں کا بیان بنایا ہے ہنکل ریٹک وحدت میں جتنا ایک احقن بڑھا ہے۔ جب سے ہیلگا نے اسے پتالا تھا کہ وہ گرین دل نے مجہت کرنے لگی تھی۔ تب ہی سے وہ اس کا مقابلہ بن گیا۔ جب اس نے کہا کہ وہ گرین دل نے اسے شادی کرنا چاہیے ہے تو اس کی مبارک بادا دریک تناؤ کا اظہار سراسر بنا دی تھا اور ہیلگا اس کی وجہ بھی جانتی تھی۔ ہیلگا کے علاوہ دوبارہ کسی مرد کو اپنا بانانا اس کے لیے قابل قبول نہیں تھا۔ وہ اتنا خوفزدھ تھا کہ اسے خوش دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ وہ پہاڑتا ہے کہ ہیلگا بھائیہ تمہارا ہے۔ مجت سے مردم زندگی گزارے۔

زخمیوں پر خون کے بجائے نمائوں کچپ، یہ ایک جھوٹ تھا۔ ہیلگا کو یقین تھا کہ گرین دل پر تشدد کیا گیا ہے۔ کیا اس کی بخت آرچ جسے نہیں کہا تھا کہ گرین دل نے بہادر بننے کی کوشش کی تھی۔ ان فوٹوؤں کا خیال آنے پر ہیلگا کا تپسی گئی۔ اس کے پھرے کے زخمیوں سے تو خون بہرہ رہا تھا اور وہ خود غرض ہنکل اسے نمائوں کچپ کہر رہا تھا اور وہ بیر وی وی دروازہ۔ گرین دل کے لیے اس سے زیادہ فطری بات اور کیا ہو سکتی۔

تمی کہاں نے دروازے کھول کر کچھ دری کے لیے رات کی خلک ہوا میں سانس لیتا چاہی ہو یا ستاروں سے چمکتے خوب صورت آسمان کا نظارہ کرنا چاہتا ہو۔ اب اگر وہ بعد میں دروازے پندر کرنا بھول گیا تو یہ بھی فطری۔۔۔ بیات تھی۔ دروازے اور گھر کیاں بند کرنا اسی ڈیوی تو تمہیں تھی کہ وہ اس کا عادی ہوتا۔

ہیلگا ایک آنکہ ارادے سے اٹھی۔ اپنا بینڈ بیگ المخابا المازی سے ایک لامبا کوٹ نکالا اور بیڈر دم سے پہنچ لی گئی۔ وہ اس وقت بڑ جانے کا رادہ کر پہنچ گئی۔ اس کی آہٹ سن کر ہنکل کرے میں آگیا۔

”کیا میں تمجوں کر سکتا ہوں کہ.....“

”تم کچھ تجوہ رکھیں کرو گے۔“ ہیلگا نے سرد لیٹھے میں اس کی بات کافی ”مسٹر گرین دل کے بارے میں تمہاری بہترانہ تراثی نے مجھے دکھ پہنچایا ہے۔ میں ایسا راوی یہ برا داشت نہیں کر سکتی۔ اگرچہ مجھے اندازہ ہے کہ تم نے ایسا روپ کیوں اختیار کیا ہے۔ جب دہ آئے گا تو میں اس سے شادی کرنے کا رادہ رکھی ہوں۔ تم با تو میری اور گرین دل کی خدمات مشترک رہ پر انجام دے گے یا پھر سروس پھر دو گے۔“ ہنکل نے چڑک کر ہیلگا کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں انکی افرادگی تھی کہ ہیلگا کو اپنے سخت روپیتے پر نداشت ہوئے گئی۔

”آپ کو اختیار ہے بادام۔“ ہنکل نے دیکھے لیکے میں جواب دیا۔ ”پاپیں نجھے رکھنے پاپر طرف کر دیں۔“ ہیلگا کو اتنا خالص محسوس ہو رہی تھی کہ وہ جو اب دیے بغیر بیٹھے سے باہر چل گئی۔ ہنکل درستک خاموش کھڑا رہا پھر جب اس نے روز رائس کا رکود کیا تو پیدا دری دروازے پندر کر کے قفل لگادیا۔ وہ رہائش کرے میں زاپس آیا اور کچھ دری تک یونی بل امداد اور ہر گھر گھوتا رہا۔ اس کی آنکھوں میں گہری سوچ کا تاثر تھا۔ اپاک اس نے کوئی فیصلہ کیا۔ اپنے کرے میں آیا۔ پھر جلدیکی ایک ایڈر میں نوٹ بک تھاں کی جس میں حروف بھی کے انتبار سے پتے تحریر تھے۔ صرف F کے تحت اسے مطلوبہ پہاڑیں گیاں جیسیں فاکن پھر اس نے اپنے فون کا رسیور اٹھا کر بیس کا ایک نمبر ڈائل کیا۔

☆☆☆

آخر آرچ تھک کر واپس رہا تھی کمرے میں آ کر بیٹھ گیا۔ گرین دل کو کہاں گلایا۔ یہیں وہ اتنا احتیج تھیں تھا کہ وہ سکل کر شہر کی مرکزوں پر گھوستے چلا جائے۔ نہیں وہ اپنا نہیں کر سکتا۔ پھر وہ کہاں ہے اور اس کے ساتھ کیا اور اقتصادیں آیا۔

”میں نے۔“ برلنی نے جواب دیا ”تم ہاکل ازاڑی ہو۔ تمہاری فرضی ان لوگوں اسکیم اختان تھی۔ چنانچہ معاہدہ میں نے اپنے ہاتھ میں لے لایا ہے۔ اب گرین ولی کو واپس لے لیتے کے لیے مادام روالف کو دس میلن ڈالر پیداواریں گے اور تم دونوں کے تعاون کے لیے میں پانچ لاکھ روپے کو تیار ہوں۔ باقی رقم میری ہوئی۔ تم میرے اور مادام روالف کے درمیان رابطے کا کام کر دے گے۔ تم اس عورت کو بتاؤ گے کہ اب مطابق کی رقم دس میلن ڈالر ہو گئی ہے۔“
 ”دس میلن ڈالر؟“ آرچ چونکہ کربولا ”وہ کبھی نہیں دے گی۔“

”وہ ضرور دے گی جبکہ اسے گرین ولی کا ایک تراشا ہوا کان ملے گا اور یہ کان تم لے کر جاؤ گے۔“
 آرچ جو کمحوس ہوا ہے اس کی ناگوں میں کھڑے رہنے کی طاقت نہ رہ ہو۔ وہ دھم سے کری پر گر گیا۔
 ”مسٹر آرچ اب پوکی کھلی نہیں رہا ہے۔“ برلنی نے کہا۔ ”مگر گرین ولی میرے قبیلے میں ہے اور میں اس کا کان کاٹ کر بھیجی کا طعنی ارادہ رکھتا ہوں۔ اس کے بعد بھی وہ پچکاپی تو میں گرین ولی کی ایک اٹکی روائی کروں گا اور میں تمہاری طرح خون کی جگہ مٹاٹو کچپ سے کام بھی نہیں لوں گا۔“

”اس صورت میں اس کام کو تم ہی سنبھالو۔“ آرچ کاٹ کر بولा ”میں نورا چارہا ہوں اور آئندہ اس معاملے کے کوئی تعلق رکھنا نہیں چاہتا۔“

”تم وہی کرو گے جو میں کیا تو بلا تال نہیں شوت کر دوں گا۔ تمہاری لاش میں کلی حالت میں یہاں پائی جائے گی اور پویں پہ معلوم نہیں رہے گی کہ تمہارا یہ شرکس نے کیا ہے۔“

”اچھی بات ہے۔“ آرچ کو کہنا پڑا ”میں وہی کروں گا جو تم کو گے۔“

”ہاں یہ سمجھو داری کی بات ہے۔“ برلنی نے کہا ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اس عورت کو تین دن کی مہلت دی ہے۔ لیکن ہے تمیرے دن تم اس کے پاس جاؤ گے اور اسے بتاؤ گے کہ اس سے دس میلن ڈالر کا انظام کرنے ہے اور صرف دو دن ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتی تب تم اسے گرین ولی کا ایک کان لے جا کر دو گے۔“
 اچاک فون کی محنت بیٹھ گئی۔ برلنی نے فون کی طرف اشارہ کیا۔

آرچ نے غصے اور مایوسی سے اپنی ران پر گھونٹے مارے۔ سب کام ٹھیک ہو رہا تھا۔ سے یقین قاکہ میلانا مطلبے کی رقم ضرور ادا کرے گی۔ تو اب گرین ولی غائب ہو گیا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال ابھر۔ مکن ہے گرین ولی کے اعصاب جواب دے گئے ہوں۔ وہ بہت ہار نیشا ہوا رہ جیسے ہی آرچ والا سے لکاواہ بھاگ کھڑا ہوا اور اب کسی ایسی ترین میں سفر کر رہا ہو گا جو اسے سو بیٹر لینز سے دور لے جا رہی ہو گی۔ یہی ایک پیٹ مکن ہو سکتی تھی کہ اس دیوبش کے اندر اتنا حوصلہ میں تھا کہ کسی ایسے کام میں آخر تک ساتھ دے سکتا۔ آرچ کو غصہ آ گی۔ گرین ولی تو اپیسا کر سکتا تھا کیونکہ وہ اب بھی نہیں نوجوان اور خوب صورت ہے۔ اور اب بھی دولت مند بورڈ میں یا ادیب عمر عورتوں کو اپنی جسمی کوشش کے جاں میں بھانس سکتا ہے۔ سے بلاشبہ ایک میلن ڈالر تو نہیں میلنے کے تکمیل دار آرام سے زندگی گزارتا رہے گا مگر خود اس کا ... آرچ کا مستقبل کیا ہو گا۔ پھر وہ یہم فاتحہ کشی کی زندگی پھر کسی کی اختانہ اسکیم کے لیے تجوہ ادا کیا جائے گا۔ میلن پر دولت مند لوگوں کو پھنسانے اور اسکا نیک کوکش کر دے اس دلائل میں رہنے کا بھی کوئی جواز سرمایہ کاری کر سکیں۔ اب اس دلائل میں رہنے کا بھی کوئی جواز نہیں تھا۔ وہ چیزیں جلدی یہاں سے نکل جائے اتنا یقینی ہوتی ہو گا۔ وہ اٹھاہی تھا کہ دروازے پر کسی نے ٹھنڈی بجا کی۔ آرچ کا دل دھک سے ہو گیا۔ یہ بھلا کون ہو سکتا ہے کہیں یہ پویس تو نہیں ہے۔ اگرچہ یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ لیکاٹے نے پویس میں رپورٹ کر دی ہو مگر اس کے تریکل کے بارے میں بھی یقین سے کوئی بات نہیں کہی جاسکتی تھی۔ مخفی دوسری مرتبہ بھی اور آرچ کو جبور اور دروازہ کو لانا پڑا۔ سامنے برلنی کھڑا تھا۔
 ”پہلے مسٹر آرچ۔ تم دے دوبارہ مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ کیسے مراج ہیں؟“ اس نے مسکراتا ہے پوچھا۔

آرچ کا ذہن تیزی سے کام کرنے لگا۔ اس پلاک اٹالین کی آمد گرین ولی کے غائب ہونے کا جواب تو نہیں۔ ”تمہیں دیکھ کر تجہب ہوں۔“ آرچ سمجھل کر بولा ”یہاں کیا کر رہے ہو؟“
 ”ہمیں کچھ معاہلات پر بات کرنا ہے۔“ برلنی آرچ کو ایک طرف ہٹا کر وہ اندر آ گیا اور اٹالین سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

”مگر میں ولی کو انداز کرایا گیا ہے۔“ اس نے کہا۔ اسے دیکھتے ہی آرچ کسی مصیبت کی توقع کر رہا تھا مگر یہ بات اسے جیران کر گئی۔ ”خواکر لیا ہے۔ مگر کس نے؟“

ڈاڑھیکٹر نے جس مستعدی عزت و احترام سے اس کا استقبال کیا اس سے اس کی خود اعتمادی بھال ہونے میں کافی مددی۔ ہیلگا نے دو لین ڈالر کی ضرورت کا اٹھار کیا اور اپنے حص فردوخت کرنے کے سلسلے میں مشورہ ماٹا۔ ڈاڑھیکٹر نے کہا کہ اسی وقت اسے حص فردوخت کرنے میں نقصان رہے گا۔ وہ یہ رمپیک سے قرض لے لے اس پر اسے پینک کو جو سود دیا پڑے گا وہ اس نقصان کے مقابلے میں بہت کم ہو گا۔ ڈیکٹیو چان کر کہ پہنک اسے اتنی رقم قرض دے سکتا ہے فرا آمد ہوئی۔ اس نے کہا کہ یہ رقم ایک سوکی اکاؤنٹ میں منتقل کرنا ہے۔ وہ اکاؤنٹ کا نمبر بعد میں بتائے کی۔

یہ انتظام کرنے کے بعد ہیلگا وابس لوگا تو چل۔ اس وقت سپر کے چار بجے تھے۔ ہنکل سے سلسلے میں شمشندگی محسوس کرنے کی وجہ سے وہ اتنی جلدی پہنگے اور بس جانا میں چاہتی تھی اس لیے اپنی ہوٹل روک رک رواڑ کا باری تھی کہ ایک گلوس بیا اور پھر پیدل ہوئے گی۔ اس کا ذرا نہ کہی تھی تیرین و ولی اور بھی ہنکل کے پارے میں سوچنے لگا۔ شام سات بجے اسے بھوک کا احساس ہوا۔ اسے یاد آیا کہ اس نے آج دون بھر کچھ کھانے تھی تھی۔ کھانے کے دوران بھی وہ برا بر سوچی رہی۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ نرگین ولی کے بغیر رہ کتی ہے اور نہ ہنکل کے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ نرگین ولی کو مطلع پر رقم دے کر آزاد کر لے گی اور ہنکل کو صورت حال کی نہ کافت سمجھا کر دوڑ رہ اس کا اعتقاد حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔

وہ آٹھ بجے کے چند منٹ بعد اپنے پنگکے وابس پہنچا۔ ہنکل نے ہنکل آئیزرو ہائی کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور کھانے کے پارے میں پوچھا۔ ہیلگا نے جواب دیا کہ اس نے لوگوں میں کھانا کھایا ہے۔ ”میں تم سے کچھ ضروری لفڑی کرنا پاہتی ہوں۔“ اس نے کہا۔

”ضرور مادام، میں سن رہا ہوں۔“ ہنکل نے قدرے فاصلے پر کھڑے ہوئے جواب دیا۔

”ویکھو ہنکل میں ایک ایسی عورت ہوں جو ایک حص کی محبت میں بٹتا ہے۔“ ڈیکٹیو نے کہا۔ ”اور جب کوئی عورت اس درجہ محبت میں گرفتار ہو جاتی ہے تو وہ اسی حق کی طرح کوئی دلیل نہیں فتی۔“ گرین ولی اس پریس زندگی بن چکا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم اس حقیقت کو سمجھو لو اور آج ٹھیں نے جو کہا اسے بھول جاؤ۔ تم میری زندگی کا ایک حصہ ہو تو تمہارے

”بات کرو۔“ اس نے آرچے سے کہا۔ آرچ ڈگ کاتے قدموں سے اٹھا اور سیور ٹھاکر کا ان سے لگایا۔

”آرچ، مجھے انغو اکر لیا گیا ہے۔“ ٹھرین ولی کی آواز ابھری۔ ”اور تمہارا قصور ہے۔ یہ لوگ ہرے بے رحم ہیں۔ تمہیں کچھ کچھ کرنا پڑے گا مجھے آزاد کرنا ہو گا۔ یہ مرکا کان کا نئے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ میں بہت“ اور لائن کٹ گئی۔ آرچ نے کا پیٹھے ہوئے سیور رکھ دیا۔

”یہ گرین ولی کا فون تھا۔“ برلن بولا۔ ”میں نے اس کاں کا انتظام کیا تھا تو کہم سمجھ لو کر میں بیٹھ نہیں کر رہا ہوں۔ اس سے میری بات سنو۔ پرسوں اسی عورت کے پاس چاہو۔ اس سے ہو کے اسے دس میں ڈالن ڈالر پر ہمارا ٹھرین دیکھ لے۔“ میں نے فراہم کرنا ہے۔ بھر کیدہ اپنے ناشن کر زندہ سلامت دیکھا ہوا ہتھی۔ اسے اور اس بات کا تم اسے کس طرح یقین دلاتے ہوں کا انھما تھری ہے۔ جو بات کرو پورے تاثر کے ساتھ کرنا اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو صرف اپنے متعلق سوچتا۔ گرین ولی کی نظر شکر تا اور فور اسوسٹر لیڈر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیتی مگر غلط سوچ ہوتی۔ میں اماڑی اور ناٹھر بے کار نہیں ہوں۔ ایک نظم کے ساتھ کام کرتا ہوں۔ تمہاری اس املاکی سوچ کے پیش نظر آئندہ تمہاری نگرانی کی جائے گی۔ اگر تم نے بھاگے کی کوشش کی تو کسی عکین حادثے کا لٹکا رہ جاؤ گے۔ میں تمہاری سوت نہیں چاہتا اس لیے بہتر ہو گا کہ تم اپنا پاپورٹ مجھے دے دو۔“

بڑی بے چارگی اور بھروسی کے احساس کے ساتھ آرچ کو اپنا پاپورٹ برلن نے نواہ کرنا پڑا۔ ”تو اب تم پرسوں مادام روکت سے ملے گے۔“ برلن نے کہا۔ آرچ نے اٹھا۔ میں سرہلایا۔



برن تک کے طویل سفر کے دوران ہیلگا کو بار بار ہنکل کے چہرے کے افسردہ تاثرات یاد آتے رہے۔ وہ جاننی تھی کہ اس کے بغیر اس کی زندگی میں ایک ایسا فلاپ ہے جو جائے پڑے پڑنا ہنکل ہو گا۔ وہ اس انداز میں ہنکل سے خاطب ہوئی تھی اس کے پیش نظر اسے اندیشہ ہوا کہ کہیں ہنکل اسے چھوڑ کر نہ جلا جائے مگر گرین ولی اس اس کی زندگی بن چکا تھا۔ اگر اسے ہنکل اور گرین ولی کے درمیان کسی ایک انتخاب کرنا پڑا تو وہ جاننی تھی کہ کہہ کس کا انتخاب کرے گی پھر بھی ہنکل کے بغیر زندگی گزارنا۔

جب وہ پیک کے نوجوان ڈاڑھیکٹر کے آٹھ میں داخل ہوئی تو یہی سب کچھ سوچ سوچ کر بہت پریشان تھیں

متوغ نون کال دن کے ڈیڑھ بجے آئی۔
دوسری طرف ہیلگا نے کوئی میں اپنی کار ایک مناسب
جگہ پارک کی اور قبیلے کے بازار میں گئی۔ وہ مسلسل
گرین ولی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ کل مج بیک میں
کیش تیار ہو گا۔ جب وہ بدمash آرچ آئے گا تو اس کے
بٹائے ہوئے اکاؤنٹ میں نفل کر دیا جائے گا پھر شام تک
گرین ولی واپس آجائے گا پھر کل رات وہ اور گرین ولی بجا
ہوں گے۔ اسے پانے کے لیے دلیمیں دار کیا ٹھیک ہر کھٹے
تھے۔ کچھ بھی نہیں۔ وہ گرین ولی کے ساتھ پیرا ادا انزٹش روادہ
ہو جائے گی جہاں وہ شادی کر لیں گے۔ وہ یہ بھگا فروخت
کر دے گی۔ اس سے بہت سی بیانیں دیاں ہیں۔ گرین
ولی سے شادی کے بعد وہ بیہاں واپس آتا ہی میں پسند نہیں کرے
گی۔ یہ دنیا آتے ہی وہ ایک پر اپنی ایجنت کے دفتر گئی۔
جس نے اسے لفظی دلایا کہ بیکل کی فروخت میں کوئی مشکل
نہیں ہو گی۔ بلکہ اس کے پاس اس وقت بھی ایک گاہک ہے
جو اسے منہ مانگی تیمت پر خرید سکتا ہے۔ ہیلگا نے کہا وہ اس
گاہک سے بات کر لے ہو دوستی میں بیکل کا تقدیرے دے
گی۔

دوپہر کا کھانا اپنی ہوٹل میں کھا کر ہیلگا بیکل واپس
چل دی۔ جب وہ بیکل جانے والی سڑک پر پہنچنے تو اسے ایک
پولیس آفسر موڑ سائیکل پر بیکل کی طرف سے آتا ہوا ملا جو
رکے بغیر اس کے پاس سے گزرتا چلا کیا۔ ہیلگا پولیس آفسر کو
دیکھ کر چوک کی اور جاتے ہیں مشکل سے پوچھا۔

”یہ پولیس آفسر بیہاں کیا کرنے آیا تھا؟“
”کوئی خاص بات نہیں مادام۔ میں پولیس میں اپنی
آمد و خروج کا کام کر رہا ہوں گے۔“

”میں نے ایک پر اپنی ایجنت سے یہ بھگا فروخت
کرنے کی بات کی تھی۔“ ہیلگا اس کے جواب سے مطمئن
ہو گئی۔ ”جیسے ہی گرین ولی واپس آئے گا۔ ہم پیرا ادا انزٹش
روادہ ہو جائیں گے۔ تم بیہاں ٹھہرنا اور اس ایجنت سے یہ سودا
مکمل کر لینا۔“

”میں آپ کی خوشی باراں.....“
ہیلگا ہیڈر دم میں چل گئی۔ مشکل نے دروازے اور
کھڑکیاں بند کیں اور وہ بھی اپنے کمرے میں نشیخ کیا۔ جہاں
بستر پر ایک بھاری بھرک لغا فر رکھا تھا۔ یہ لفافہ وہ پولیس آفسر
لایا تھا۔ اپنا جسمہ لگا کر مشکل نے لفافے سے پچھے کاغذات
نکالے اور میں فاکن کی بھی ہو کی روپرٹ پڑھنے لگا۔

بغیر میں اپنے آپ کو ادھورا محسوس کروں گی۔“ ہیلگا کی آواز
بھیگا گئی اور آپ کھوں میں آنسو آگئے۔ میں بہت پریشان اور
ٹھیکیں ہوں۔ کیا تم میری ذاتی اور جذباتی کیفیت کو بخہت
ہوئے بھی معاف کر دو گے۔“
مشکل اس گفتگو سے کافی متاثر ہوا۔

”جب تک آپ میری ضرورت محسوس کرتی ہیں
مادام.....“ اس نے جواب دیا۔ ”مجھے آپ کی خدمت کر کے
خوشی ہو گی اور اس وقت جبکہ ہم پے تکلف سے بات کر رہے
ہیں میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ میں آپ کا احترام کرتا ہوں
اور آپ کی صلاحیتوں کا مترض ہوں۔ جب سے آپ نے
مسٹر روف سے شادی کی تھی جو بے نہ بھجے تھا یا ہے کہ آپ
بہت قابل خاتون ہیں۔ آپ کے اندر بے پناہ ہست اور
حوصلہ ہے جس کی میں بہت قدر کرتا ہوں اور مادام اس وقت
آپ کو اسی حوصلے کی ضرورت ہے۔ اب میں اہمازت
چاہوں گا کہ بھی بہت سے کام انجام دینے ہیں۔“

مشکل کے چانے کے بعد ہیلگا میرس پر آگئی۔ وہ
بڑی تھائی محسوس کر رہی تھی۔ گرین ولی کے واپس آنے میں
ابھی ایک رات اور ایک دن باقی تھا۔ اسے مشکل کی ہاتوں کا
خیال آیا۔ ہست اور حوصلے سے اس کا کام مطلب تھا۔ اس
رات ہیلگا کو نیڈ کے لیے تین گولیاں کھانا رہیں۔ اگلی صبح
مشکل ساز ہے آٹھ بجے ناشیت کی ٹرالی لے آیا۔ اس نے
ہیلگا کو کافی کا ایک کپ بنایا۔

”یہ آپ کے لیے بڑا تحکما دیے والا دن ثابت ہو گا
مادام۔“ وہ بولا۔ ”آرچ پر غالباً کل صبح آئے گا۔ میرا مشورہ
سے کہ خود کو کچھ مصروف رہیں۔ انتظار میں وقت بڑی مشکل
سے گزرتا ہے۔“

”کوئی ہات نہیں۔ میں بیشتر وقت میرس پر گزاروں
گی۔ مجھے کم معاملات پر گور کرنا ہے۔“

”یہ مناسب نہیں ہو گا مادام۔ میرا مشورہ کہ آپ
کو موچل جائیں اور کچھ شناگ کر لیں۔ دوپہر کا کھانا بھی
دیں کھائیں۔ میرس پر بیٹھ کر سوچنے سے پریشانی میں اور
اضافہ ہو گا۔“

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ ابھی ہیلگا کا انتظار کے چھتیں
طویل گھنٹے گز ارنا تھے۔ ہیلگا نے کوئو جانے پر آمدگی ظاہر
کر دی۔ ظاہر ہے اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ مشکل بڑی تباہی
سے چین فاکن کے ذوق کا انتظار کر رہا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا
کہ جب وہ فون آئے تو ہیلگا بیکل میں موجود ہو۔ آفر ہیلگا
میکارہ بجے چل گئی۔ مشکل نے اطمینان کی سانس لی۔ یہ



”مجھے یہ سب کچھ بڑا عجیب معلوم ہوا ہے“
ہنکل..... لیکن بہر حال تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو، کہہ دلو۔“
”میری ایک بھائی ہے مادام۔ میری بھن کی بیٹی۔
پہنچہ سال قل اس نے ایک فراشی جین فاکن سے شادی کی
تمحی اور وہ لوگ پیرس میں رہائش پذیر ہو گئے۔ جن میں ایک
پولیس آفیسر تھا۔ شادی کے بعد اس کا جاگارہ اٹھ پول میں
ہو گیا۔ وہ بہت ہوشیار اور ذہن آدمی ہے اور بچھلے بر سوں
میں ترقی کرتے کرتے اسٹینٹ مفسر بن گیا ہے۔ مجھے بہت
اسوس کے ساتھ یہ بتانا پڑتا ہے مادام کہ جب میں نے گرین
ولی کو دیکھا تو مجھے اس کی خصیت کے بارے میں ٹھوک و
شبہات پیدا ہو گئے۔ کل میں نے اپنے بھائیج داماد ناکن کو
فون کر کے یہ معلوم کیا کہ آیا اٹھ پول میں گرین ولی کا کوئی
ریکارڈ ہے۔“

”تمہیں ایک حرکت کرنے کی بہت کیسے ہوئی؟“
ہیلگا کا چہرہ سفید پر گیا۔ ”ریک وحد سے تہارا دماغ خراب
ہو گیا ہے۔ میں مزید کچھ منہجیں چاہتی ہیں۔“
”میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں تمہیں منتا ہیں پڑے گا
مادام۔“ ہنکل نے اس کی سفیدی سے کہا۔ ”میرے پاس وہ تمام
شہوت موجود ہیں جو میری ہاتوں کو کچھ ثابت کرتے ہیں۔
گزشتہ رات ایک پولیس آفیسر وہ ریکارڈ کے کر آیا جو میرے
کہنے پر فاکن نے بذریعہ دوایا ڈاک بھیجا تھا یہ اس ریکارڈ کی
فوٹو اٹھیت کاپی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جو سن پولیس تین
مرتبہ غیر قانونی شادیاں کرنے کے جرم میں گرین ولی کی
ٹھلاش میں ہے۔“

”غیر قانونی شادی۔“ ہیلگا کا بند گئی۔

”اہ مادام..... اس ریکارڈ کے مطابق گرین ولی
دولت مدد بودھی عروتوں کا حکما کرتا ہے اور اس کا طریقہ کار
یہ ہے کہ کسی تھاہا بالدار ہوڑھی عورت کو ٹھلاش کر کے اس سے
شادی کرے اس کی دولت پر عیش کرے اور جب اس سے
ہیڑا رہو چاہے تو اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا بمال دار عورت ٹھلاش
کر لے۔“

”میں یقین نہیں کر سکتی۔“ ہیلگا جن پڑی ”تم جھوت
بول رہے ہو۔ میں تھاہری کو کیا ہات نہیں سنوں گی۔“
”اخوا کی کارروائی بالکل فرضی ہی۔“ ہنکل نے اپنی
بات چاری رکھی ”پولیس نے تقدیل کی ہے کہ صرف دو دن
بلل گرین ولی اور آرچ تھاہری کا رہیں ایک ساتھ دیکھا گیا
تھا۔ اسی میں نہک کی تو کیا مجھی نہیں ہے کیونکہ آرچ نے
پولیس کا شبیل کو اپنا پرانا کارڈ اور گرین نے اپنا پاسپورٹ

ہیلگا نے خواب آور دو اکے زیر اثرات سکون سے
سوتے ہوئے گزار دی۔ ”محنکل حسب معمول اس کا ناشتا
لے کر آیا۔“

”آرچ رات کی وقت گرین ولی والیں آجائے گا۔“
ہیلگا نے ہنکل سے کہا ”تم میری بیجنز میں پیک کر دینا۔ کل
میں اور وہ بیرون از اسی روائی ہو جا میں گے۔“

”مناسب ہو گا کہ مسٹر آرچ کا انتظار کر لیا جائے۔“
ہنکل نے جواب دیا ”جب وہ چلا جائے گا تو میں سامان
پیک کر دوں گا۔“

”کوئی اگر پر نہیں ہو گی۔“ ہیلگا نے چونک کر اس کی
طرف دیکھا ”کیش چار ہے۔ گرین ولی رات تک اک اپنی
آجائے گا پھر آرچ کی آمد کا انتظار کرنے کی کیا ضرورت
ہے۔“

ہنکل نے کوئی جواب نہیں دیا اور داپن چلا گیا۔ ہیلگا
نے عسل کیا۔ لباس بدلا اور نیرس پر آ کر بیٹھ گئی۔ اس وقت
پونے دس بجے تھے۔ جب ہنکل نہیں پا آیا اور ہیلگا یہ دیکھ کر
چونک گئی کہ اس نے اپنا سفید کوٹ نہیں پہننا ہے۔ ایک لمبا سا
لغانی لیے وہ اس کے پاس آیا۔

”مادام رولف۔“ وہ سفیدگی سے بولا ”میں تم سے کچھ
کہنا چاہتا ہوں۔ تھاہرے ملازمی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک
دوسٹ کی حیثیت سے ہے ہر حال میں تھاہر امامداد ہریز ہے۔“
”کیا ہاتھ ہے؟“ ہیلگا نے جیرت سے پوچھا ”تم
نے اپنا کوٹ کیوں نہیں پہننا ہے۔“

”اگر تم یہ فصل کر دے کہ جو کچھ میں تمہیں بتانے والا ہوں
وہ تھاہر لے لیے قابل قبول نہیں ہے۔ جب میرا راہ ہے کہ
میں یہاں سے فوراً رخصت ہو جاؤ۔“ اور پھر ہیلگا سے
اجازت لیے بغیر وہ ایک کری پر بیٹھ گیا۔ یہ ایک ایسی حرکت
نہیں ہے جو اس نے آج تک بھی نہیں کی تھی۔ ہیلگا صرف اسے
گھورتی رہ گئی۔

”رخصت ہو جاؤ۔“ مگر میں تو سکھ رہی تھی کہ تمہیں
حالات کا احساس ہو گیا ہے۔“

”احساس کرنے کی ضرورت مجھے نہیں تھیں سے اس
لیے کہ تم بخوبی بخوبی سکو۔ یہ ضروری ہے کہ میری ہات بیٹھ کر
داخلت کے سناوار اس کے بعد بے ٹکنے کیوں یہ القیارہ ہے
کہ میں جو کچھ بتانے چاہتا ہوں اسے قبول کرو یا مسٹر
کردو۔“

ہیلگا کو محض ہوا چیز کی کوئی سردابرا اس کی ریڑھ کی ہدی
میں اتر گئی ہے۔

سے آئیا کہ اس سے تعاون حاصل کرنا چاہتا تھا۔
وہ اس خیال سے ہی سہا جارہا تھا کہ ہیلگا سے جا کر
کہہ کر مطالبے کی رقم میں ڈال کر دیتی ہی سے۔ یعنی کراس
کارزیم کیا ہوگا۔ بلاشی وہ یہ قسم ادا کرنی ہے مگر کیا رین ولی
کے لیے اس کی محنت اتنی زیادہ ہے کہ وہ ادائی یا آمادہ
ہو جائے۔ فرض کرو دہ بلف کرے یا الک انکار ہی کرو دے
اور فرض کرو۔ برقی بیچ پیچ گرین ولی کا کان کاٹ کر اسے
(آرچ کو) بجور کر کے کہہ دے اسے ہیلگا کو دینے جائے۔ یہ تو
ناقابل تصور ہے۔ ایسا نہیں ہوتا چاہیے۔ اسے ہیلگا کو آمادہ
کرنا ہوگا کہ وہ رقم ادا کرو۔ آرچ کا دل تو چڑھا رہا تھا کہ
وہ اپنا سوت کیس اٹھائے اور کرین ولی کو اس کی مست کے
پسروں کے سوتھر لیندے لے کر انکھیں چلا جائے مگر برلنی نے
اسی اندیشے کے پیش نظر اس کا پاسپورٹ جیسیں لیا تھا۔ اب
بلیخ پاسپورٹ دے چاہلاتا ہے۔

اب اگر برلن پر اعتبار کیا جائے تو اسے صرف پانچ لاکھ
ڈالر میں ٹھے۔ ایک میں بڑی معمول رقم تھی پانچ لاکھ سے تو
اس کے منصوبے میں نہیں ہوتے اور فرض کرو کہ ہیلگا رقم
دے بھی دے مگر برلنی اسے کچھ بھی نہ دے تو۔ اس کا تو یہ
امکان ہے بھی سب کچھ سوتے ہوئے آرچ نے شیڈ بیٹا۔
چیزیں بھی کپڑے میسر تھے تبدیلی کیے۔ ایک ہات لازی تھی
اسے ہیلگا کو ایسا کوئی بھی تاثر نہیں دینا چاہیے کہ وہ کسی
پر بیٹائی میں بیٹلا ہے۔ ہیلگا بڑی بے رحم گورت ہے اسے
معلوم ہو جائے کہ خالف کی کسی کمزوری سے فائدہ اٹھایا
جا سکتا ہے تو کوئی بھی رعایت نہیں کرنی۔ وہی کے دو گلاس
پی کر اپنی گرتی ہوئی ہوت کسی حد تک عالم کرنے کے بعد وہ
چلے گے پہنچا رواں گیا اسی انتہا دون کی مخفی بھی۔ اس وقت
سواد بچے کا نام تھا۔ اس نے ریسیور راخایا۔

”پندرہ منٹ بعد تم ہیلگا را لف سے ہات کرنے کے
لیے جاؤ گے۔ اس سلسلے میں میں تم پر بھروسہ کر رہا ہوں۔
تمہیں کسی شکل کی توقیت نہیں ہے۔“ بیرنی کہہ رہا تھا۔

”یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا وہ بڑی سخت گورت
ہے۔“ آرچ نے جواب دیا۔

”بچھے بھی خیال آیا کہ گرین ولی سے ہیلگا کو فون
کر ادول تو مناسب ہوگا۔ وہ بہت ہبڑا بیبا ہوا۔ اپنے ایک
کان سے ہاتھ دھونے کا خیال اس کے لیے نہایت خوناک
ہے۔ اس کی ہات سن کر وہ ضرور متاثر ہوں۔ اس لیے میرا
مشورہ ہے کہ تم ٹھک گیا کے ہیلگا کے پاس پہنچو اس سے
بات کرو۔ نصف گھنٹے بعد میں گرین ولی سے فون کر ادول گا۔

پولیس کا نیشنل کو دکھایا تھا اور میں نے تمہاری اور آرچ کی گفتگو
کی شیپر دیکھ دیگ کی ہے۔ جس میں آرچ نے کہا ہے کہ وہ
گرین ولی کو نہیں جانتا جبکہ صرف ایک دن پہلے وہ تمہاری کار
میں اس سے باہمی کر رہا تھا۔“

ہیلگا نے متھیا بھین کراپی آنکھیں بند کر لیں۔
”تمام تفصیلات اس ریکارڈ میں موجود ہیں۔“ نیکل
نے لفاؤ آگے بڑھا دیا۔

”غیر قانونی شادی۔“ جیسے ہیلگا کراہی ”اور وہ
چیزیں کی اولاد مجھ سے شادی کرنا پا جاتا تھا۔“

ہیلگا میں ایک تبدیلی خالہ ہوئی۔ اس کا حسم اکڑ گیا۔ آنکھیں
کھل گئیں۔ چچہ سگ مرمر کی تصویر ہے۔ بن گیا اور آنکھوں
سے قبر و غضب پہنچنے لگا۔

وہ اٹھ کر ٹھیس پر اپڑھ سے اُدھر ٹھیٹھی گی۔ نیکل ہاں لکل
ساخت بیٹھا۔ چند منٹ کے بعد ہیلگا اس کے پاس آئی۔

”عورتیں احتقن ہوتی ہیں نیکل۔ یا نہیں۔“ اس نے
اپنا ہاتھ نیکل کے کندھے پر رکھا۔ ”تم مہربانی کر کے اپنا کوت
پہنچ لو۔“

”میرے لیے یہ بڑی خوشی کی بات ہوگی مادام۔“
نیکل کھڑا ہو گیا۔

”ایک ٹھیٹھے میں آرچ آ رہا ہوگا۔ اسے میرے پاس
لے آئیں۔ میں خود اس سے نہیں گی۔“ ہیلگا کے لہجے میں آہنی
تھا۔ نیکل کو مطمئن کرنے کے لیے کافی تھا۔

”بہت اچھا مادام۔“ اس نے جواب دیا۔

اور جب وہ ٹھیٹھے سے چلا گیا تو غصے سے کھوٹی ہوئی
ہیلگا نے لفاؤ میں رکھے کاغذات کا لے اور انہیں پڑھنے
لگی۔

☆☆☆

آرچ دلا کے بیٹھردم میں نستر پر لیٹا ہوا تھا۔ گرستہ
رات وہ نیکل تھوڑی سی تیند لے سکا تھا۔ یہ خیال ہی
خوناک تھا کہ اب وہ ما فیا کے قبیلے میں ہے اور یہ کہ گرین ولی
اس سے بھی زیادہ خطرناک صورتِ حال سے دوچار ہے۔
اب وہ بڑے پچھتاوے کے ساتھ سوچ رہا تھا کہ کاش اس
نے اگو اکا یہ پلان ہیبا ہی نہ ہوتا۔ ہیلگا کو فریب دے کر دو
ٹھیٹھے میں جلا کر یہ تھا۔ یہ پاکی ہے، یہاں بھی تھی کہ اپنی کا
سیگال جیسے بد معاش سے ریط و علقل تھا اور انہا درجے کی
حافتت ہی کہ برلنی جیسے مکار اور خود غرض آدمی کو اپنے پلان

اس طرح تمہیں ہیلگا کوآمادہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ ”
”بہت مناسب بات ہے ایسا ہی کرنا۔“ آرچ کو بُرنی
کی پیچوپی سندا آئی۔

”لُنکِ ہے۔ تب گرین دلی اسے سماڑھے گیا رہ بجے
فون کرے گا۔“ بُرنی نے اپنا اور بیور کو دیا۔

برنی کی اس تجویز نے آرچ کو زیادہ پُر امید کر دیا۔
ہیلگا اگر گرین دلی سے واقعی محبت کرتا ہے۔ وہ اس گھر کی

ہوئی آواز سن کر دیں ڈالر دیے پر بھی آمادہ ہو جائے کی
مگر کیا رقم وصول کرنے کے بعد برنی اپنا وعدہ پورا کرے گا۔

اس کی آرچ کو زیادہ امید بیٹھی تھی۔ برنی نے ہیزر ڈالر کا

مطالبہ کیا تھا لیکن اگر وہ ہیلگا سے کیش رقم اپنے اکاؤنٹ میں
جمع کرنے کے لیے کہنے تو اس صورت میں برنی کو رقم نہیں

ملے گی اور آرچ کو برنی پر کنٹرول حاصل ہو گا اور برنی اس
وقت تک اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ جب تک رقم اس

کے قبیلے میں رہے گی۔ وہ برنی کو جبور کردے گا کہ وہ بھائے
پانچ لاکھ ڈالر کے اسے پانچ میں ڈالر دے۔ چنان تک گرین

دلی کا علاش ہے تو وہ اسے اپنے ہے میں سے ایک میں ڈالر
دے گا۔“

آرچ نے ہیلگا کے بنگلے پر پہنچ کر گھٹھی بجا۔ کچھ در
بعد ہنکل نے روزانہ گھولا۔

”پیلو ہنکل!“ آرچ نے ایک جیریہ مسراہت
ہونٹوں پر لاتے ہوئے کہا ”غالباً مادام رولف میرا انتظار
کر رہی ہوں گی۔“

”ورست ہے آڈی میں تمہیں ان کے پاس لے
چلوں۔“

ہنکل کے پہنچے ملٹے ہوئے آرچ رہائی کر رہے
ہے۔

گز رکنیرس پر پا جہاں ہیلگا دھوپ کا چشمہ لائے ایک لری
پر بیٹھی تھی۔ قریب ایک چھوٹی میر پروڈا کامار نی کا گاہس رکھا

تھا۔ اس نے آرچ کو پہنچے کا اشارہ کیا اور ہنکل نے جلدی
کری اس طرح روکھو دی کہ آرچ پہنچا تو ہیلگا کے بال مقابل

قفاور دھوپ براؤ راست اس کے چہرے پر پڑھی تھی مگر
آرچ نے پہنچے سے پہلے کری کارخ تبدیل کر دیا۔ ہنکل

چلا گیا تو آرچ نے ہیلگا کی طرف دیکھا۔ دھوپ کا چشمہ
اسے پریشان کر رہا تھا۔ اب وہ ہیلگا کی آنکھیں نہیں دیکھتا
تھا۔ جن کے پارے میں اس کا جگہ قماکہ بہت کچھ ہیلگا کے

مطالبات دھیلا تک کی غمازی کر دیتی پڑی۔

”میں کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آپ ہیلگا۔“ وہ بولا
”پہلی بات تو یہ سمجھ لو کہ میں صرف اپنے موکل کی نمائندگی

کر رہا ہوں اور جو کچھ مجھے کہنا ہا کرنا ہے اس کی پہلیات کے
مطابق کرنا ہے۔ اب میرے موکل کو معلوم ہو گیا کہ تم کس
قدر دولت مند ہو۔ اس کے مانیا کے ایک دوست نے ابھی
حال ہی میں سات میں ڈالر و صول کر کے ایک صحت کار کو
چھوڑا ہے جسے اس نے اخوا کر لیا تھا۔ چنانچہ میرے موکل نے
مطا لئے تی رقم میں اضافہ کر دیا ہے۔ اب وہ گرین دلی کو
چھوڑنے کے لیے دس میں ڈالر یا ریا نگہ رہا ہے۔“

ہیلگا ہا لکل خاموش بیٹھی تھی۔ کچھ دری کے بعد اس کی
خاموشی آرچ کے لیے ناتامل برداشت ہوئے گی۔ آخراں
نے پوچھا۔

”تم نے خامیں کیا کہہ رہا ہوں؟“

”میں بہری نہیں ہوں۔“ ہیلگا نے سخت لمحہ میں کہا۔

”صورت حال جو کچھ تھی تمہیں بتا جا کوں ہوں۔“ آرچ
نے پھر کہا۔ ”میرا ان حالات سے کوئی عطل نہیں ہے۔ اب تم
کیا کہتی ہوگرین وہی کوہاں لانے کے لیے دس میں ڈالر ادا
کرنے کے لیے تیار ہو۔“

”اس میں سے جو چھیں کتنی رقم ملے گی؟“ آرچ ہیلگا نے
خاموشی توڑی۔

”اس کا تم سے کوئی تعقیل نہیں ہے۔“ آرچ نے تیزی
سے کہا ”اپنا جواب بتا کر ہاں میں ہے یا نہیں میں۔“

ہیلگا آرچ کو ہوکر رہی تھی مگر اس کی آنکھیں جھٹکے
تیکچے چھپی ہوئے کی وجہ سے آرچ اس کے خیالات کا کوئی
اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔

”فرض کرو میرا جواب انکار میں ہوتا۔“

تو اب پیلٹ کر رہے گی۔ آرچ کی پہنچانی میں اضافہ
ہونے لگا۔

”اس کا قائم تر انصار قم کہہ ہے۔“ آرچ نے جواب
دیا۔ ”گرین دلی خطرناک لوگوں کی کرفت میں ہے۔ اگر تم قم
ادا کرنے سے انکار کر گو تو وہ اپنی کا ایک کان کاٹ دیں گے
اور مجھے جبور کریں گے کہ میں وہ ہمیں لا کر دوں۔ یہ میرے
لیے کوئی اچھی صورت حال نہیں ہے۔ میں بھی اس طرح جاں
میں جلا جاؤں جس طرح گرین دلی۔ میں یقین رہتا ہوں کہ
اگر تم گرین دلی کو وہاں حاصل کرنا چاہتی ہو تو تمہیں ان کا
مطالبات دھننا ہی ہوئے گا۔“

”تم بھی جاں میں جلازے ہوئے ہو۔ وہ کس
طرح.....؟“

”میں اس کیوضاحت کر چکا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں تھا
کہ سابقہ مانیا کے لوگوں سے ہے۔ وہ بہت بے رحم اور سُنگ

دولت پر عیش کرتا رہا پھر اسے ایک دوسری بوڑھی دلت مدد مل گئی جس نے اسے شادی کی پیشکش کی اور تو مجھی نے اس سے شادی کر لی۔ ایک پار پھر وہ بوڑھی بیوی کے توجہ طلب مطالبات سے بیرون ہو گیا اور تیسرا دلت مدد بوڑھی عورت سے شادی کر لی تھیں اور تمہارے بیوی کا وہ تمام کارناٹے اپنے انجام دینے سے پہلے شوہنی دل نے اپنا نام تبدیل کر لیا تھا اور خود کو کر سو فروزیں ولی کہلوانے لاتھا۔

آرچ کو یہ سب کچھ سن کر ایک دھماکا سالاگا۔ اس نے کچھ کہنا پا لیا مگر ہیلگا نے اسے بولنے کا موقع نہیں دیا۔

”میرے پاس گرین و دل عرف شوہنی دل کا وہ تمام ریکارڈ جو پولیس نے مرتب کیا ہے۔ جرم پولیس فیر قانونی شادیاں کرنے کے جرم میں گرفتار کرنے کے لیے اسے تلاش کر رہی ہے۔“

آرچ ہستے اپنی کرسی میں سٹرک کر رہا گیا۔ اس کی پیشانی سیستے سے بھیج لگی۔ قبضہ میں اس نے رہائش کر لے میں ذوق نہیں فہمی تھی۔

”کیا تم اب بھی یہ سمجھتے ہو کہ چاروں ایسے تباہارے ہاتھ میں ہیں۔“ ہیلگا نے پوچھا ”تم نے یہی کہا تھا کہ چاروں اسکے تباہارے پاس ہیں۔“

”معاذ بالله ہوتا ہوں مادام۔۔۔“ ہنکل میرس پر آیا۔ ”مسٹر گرین دلی کافون ہے وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔“

”مگر مجھے اس سے بات کرنے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔“ ہملا کرنے والاتال کہا۔

”ہنکل رہائش کرے میں واپس چلا گیا اور آرچ نے اسے فون پر کہتے سن۔

”مادام تم سے بات کرنا نہیں چاہیں۔“ ہیلگا نے پانچ سچے اتار کر براور است آرچ کو گھوڑا۔ اس کی آنکھوں میں بھرے ہوئے تھے نے آرچ کو خوف زدہ کر دیا۔

”کل جاؤ!“ وہ تیزی سے بولی ”تم نے جو کچھ کہا مجھے اس کے ایک لظٹ پر بھی لیکھنے نہیں ہے۔ ما فیا کا تو بہانہ ہے۔ تم نے اور اس فرمی آدمی نے مجھے سے روپیہ حاصل کرنے کے لیے یہ ساواں کی تھی۔ تم نے مجھے سے کہا تھا کہ تم اسے نہیں جانتے۔ جھوٹے دغا باز“ میرے پاس پولیس کا فرمائیں۔ ایک بوڑھی دولت مدد عورت اس کے مقابلہ میں جلا ہو گئی اور اسے شادی کی پیشکش کی۔ ان دونوں کی شادی ہو گئی۔ دولت تک شوہنی کوئی کام کا ج یہ بخیر اس عورت کی کرنے کی تھیں نہیں ہے۔“

دل ہیں اور جو کچھ وہ مجھے سے کہتے ہیں میں کرنے پر مجبور ہوں۔“

”تو پوری افسوس ناک بات ہے۔“

”ہم وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اپنا جواب بتاؤ۔ ہاں یا نہیں۔“ آرچ نے خصے کے کھا۔ ہیلگا نے بڑے سکون سے اپنا گلاس اٹھا کر بار بار نہیں بیٹھی۔

”تم ایک شخص شوہنی دل کے بارے میں کیا جانتے ہو؟“ اس نے پوچھا۔

”شوہنی دل؟“ آرچ نے چونک کر ہیلگا کو گھورا ”مجھے کسی شوہنی دل سے توکی دیچپی نہیں ہے۔ میں تم سے جواب پوچھ رہا ہوں۔ ہاں یا نہیں۔“

”ایک وقت تھا۔“ ہیلگا سکریٹس سکھاتے ہوئے بولی ”جب میرا خیال تھا کہ تم ذہین بھی ہو اور ہوش ایکیں یہیں تم نے خود کو بدیعت جعل ساز اور بیک میرا ثابت کیا اور اب تم مافیا کے غلام بن گئے ہو اور میں اس تینجے پر بکھی ہوں کہ تمہاری اصلاح بھی مکان نہیں۔“

”میری بات سنو۔ میں بہت درست تھا رہی تو ہیں آرچ گفتگو برداشت کر رہا ہو۔ اگر تمہیں اپنا عاشق دا پس چاہیے تو میرا کے ایک اکاؤنٹ میں دس میلین ڈالر جنم کر دادو اور اس کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا بندو۔“

”بے پاہ آرچ۔“ ہیلگا کے ہونڈ پر ٹھریہ مسکراہت اگھری ”آ ختم کس قدر احتیح ہو سکتے ہو۔ میں تمہیں شوہنی دل کے رہکارڈ کے ہارے میں ہتا تی ہوں۔“ اس کا ہاپ کوالف ناپیش درخواڑی تھا۔ سکی آمدی ہتھ تھی۔ اس نے اپنے بیٹے کو کم سے کم اپھا گولف کیماں ضرور سکھا دیا۔ یہ لکا بہت خوب صورت اور حریص تھا۔ اگر چہ وہ دوسری کرتا ہے اس نے اپنی اور سیکھ جن میں علیم حاصل کی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ جب وہ سولہ ماں کا تھا تو حسرے بھاگ کر پیرس چلا گیا اور دہاں کریں ہوں میں ملازن ہو گیا۔ ہاں اس نے فرمائی زہان بھی مگر اس کا کام اٹھیاں نہیں نہیں تھا۔ دہاں سے وہ اٹلی چلا کیا اور سیکھان کے ایک ریٹریٹ میں دیپر کی ملازمت کر لی۔ یہاں اس نے اٹالین زبان بھی کام اسی کا لیہیں بھی قابل اطمینان نہیں رہا۔ زندگی میں اس کی خاص ویکھی عورتوں سے تھی۔ اٹلی سے وہ جنمی چلا گیا اور اٹلیں ہوں میں دیپر بن گیا۔ یہاں اس نے جمن زہان سیکھی۔ ایک بوڑھی دولت مدد عورت اس کے مقابلہ میں جلا ہو گئی اور اسے شادی کی پیشکش کی۔ ان دونوں کی شادی ہو گئی۔ دولت تک شوہنی کوئی کام کا ج یہ بخیر اس عورت کی

سمجھ رہی تھی کہ آرچ اسے خوف زدہ کر کے رقم کی ادائیگی پر
مجبوں کرنے کے لیے مانیا کی آڑ لے رہا تھا۔ تمہارا دادا اس
جوہنے کا یقین نہیں کرے گی۔ جنم میں جائیں وہ دلوں۔
اس نے ایک گہری سماں لی۔

مرداں کے لیے ایک ضرورت ایک بکثرتی ہوئی بن گئے
تھے۔ اسے اپنی اس کیفیت پر قابو پانا ہو گا جو مسلسل اسے کسی نہ
کسی پر شایانی میں جلا کر دتی ہے۔ وہ آگھیں بند کر کے ان
حسین لمحات کا تصور کرنے کی وجہ سے گرین دلی کے مخطوط
پازوؤں کی رفت میں ہوتی تھی۔ اگر وہ کوئی چور حدیکہ کہ قاتل
بھی ہوتا تو وہ اسے معاف کروتی تھی کیونکہ بعد میکے سورتوں
کو دھوکا دے کر غیر قانونی شادیاں کرنے والا۔ نہیں وہ ایسے
آدمی کو برداشت نہیں کر سکتی۔

وہ انھے کر پیدا روم میں اپنی جہاں ہنگل اس کے مابوسات
احتیاط سے تک کر کے پہنچ کر رہا تھا۔

"میں یہاں سے جا کر بہت خوشی حسوس کروں گی۔"
وہ بولی "تمہارا ملکر یہ کہ تم یہاں سے بھرے لیے ایک مخلص اور
قادار و دوست ثابت ہوئے ہو۔"

"آپ بہت باحوصلہ خاتون ہیں مادام۔" ہنگل نے
کہا "اور جس کے پاس حوصلہ ہوا سے کوئی نکست نہیں دے
سکتا۔"



والپیں جاتے ہوئے آرچ خود کو کسی چوبی دان میں
چھپنے ہوئے چوبے کی طرح حسوس کر رہا تھا۔ چونکہ ہنگل کا نئے
ترین دلی سے بات کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لیے برلن
نے اندازہ گالیا ہو گا کہ وہ مطالیے کی رقم ادا کرنا نہیں چاہتی تو
اب وہ کپا کر رہا۔ وہ گرین دلی کو پہنچا گئی مسلکا تھا اور تندہ پر
بھی اتر لے۔ تھا لین دن، پہنچا گئی ری رے آرچ اس میں بلوٹ
ہونا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے سوچا کہ وہاں سے اپنا سوٹ کیس
لے اور جیسا روانہ ہو جائے۔ وہاں امریکن کوئی سلیٹ کو
رپورٹ کرے کہ اس کا پاس پسپورٹ کم ہو گیا ہے۔ وہ کہے گا کہ
اسے انگلینڈ میں بہت اہم کام ہے (ضرورت پڑی تو اپنے
ساقہ پر اس کا رڑ بھی دکھادے گا) اس لیے تو اسی طور پر
دوسرا پاسپورٹ جاری کیا جائے۔ سوٹ لیں لیتا اس لیے
ضروری تھا کہ اس میں اس کے پڑے اور پچھے دوسری اہم
چیزیں نہیں۔ اگر وہ جلدی کرے تو اس سے تکل کہ برلن اس کی
ٹلاش شروع کر دے، سوٹ کیس لے کر جیسا اورداشت ہو سکتا

۔۔۔
ٹریک کے ہجوم کی وجہ سے اسے دلا پہنچنے میں تو قع

آرچ کو اپنیا لگ رہا تھا جیسے اس پر بارٹ افیک ہونے
والا ہے اسے سماں لینے میں دشواری ہو گئی تھی۔

"ہنگل گیری بات سنوار یقین بھی کرو۔" آخروہ بولا
"میں تمہیں بچ پڑتا ہوں۔" میں نے اور گرین دلی نے یہ

پلان ضرور سوچا تھا کہ تم یہ سمجھو کہ اسے انگریزیاں گیا ہے۔

میری یادیا کے ایک آدمی سے جان پیچان تھی اور یہ میری
حافت تھی کہ انگریزی فرضی کارروائی کے لیے میں نے اس سے

دو آدمی حاصل کیے۔ میں تم کھا کے کہہ سکتا ہوں کہ میں تم سے
چیز بول رہا ہوں۔ وہ آدمی گرین دلی کو لے گئے تو اسے چیزیں
انگریزیاں۔ انہوں نے میرا پاسپورٹ بھی چھین لیا اور مجھے

مجبوں کیا تم سے مل کر دوس میلین کا مطالہ کروں۔ کیا آدمی گرین دلی
تمہارے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ تم اس سے محبت کرتی

تھیں اور آگر تم نے رقم ادا نہیں کی تو وہ لوگ اس کا حلہ بگاڑ
دیں گے۔ وہ انتہا کی بے رحم اور خطرناک ہیں۔ تمہیں گرین دلی

دی کی مدد کرنے کے لیے ضرور بچھنے کچھ کرنا پڑتا ہے۔"

"ہا۔ میں اس سے محبت کرتی تھی۔" ہنگل کا نے
چوہاب دیا "مگر اب وہ محبت تم ہو گئی ہے۔ آخروہ عورت
کسی جھوٹے دعا ہزار سے کس طرح مسلسل محبت کر سکتی ہے۔ وہ

تو اتنا تاذلیں آدمی سے کہاں نے تین مرتبہ غیر قانونی شادی کی
تاکہ دولت مند بوڑھی عورتوں کے روپے سے عیش کر سکے۔

میں مانیا کے بارے میں تمہاری کسی بات کا یقین نہیں کر سکتی۔

تم ہمیشہ اپنے مفاد کے لیے جھوٹ پوچھتے ہو رہے ہو۔ دفعہ
ہو جاؤ اور خود کو خوش نصیب سمجھو کہ میں تمہیں اور تمہارے

سماں کو پولیس کے حوالے نہیں کر دیں ہوں مگر میں تمہیں
خبردار کر کی ہوں کہ دوبارہ میرے نزدیک بھی پھسلے تو ساری
 عمر پچھتا ہو گے۔"

ہنگل نہیں رہا آیا اور آرچ کے کندھے پر اتھر کہا۔

"ہنگل میں تم کھاتا ہوں کہ میں نے تم سے بچ کھا ہے
وہ مانی۔"

ہنگل نے اسے اتنی زور سے دھکا دیا کہ آرچ رہا تھی
کہے تک لا کھرا اتا چلا گیا پھر سر جھکاۓ بچگے سے باہر ہنگل

گیا۔ ہنگل اسے تک دیکھتا رہا جب تک وہ اپنی کار میں
پہنچ کر رخصت نہیں ہو گیا۔ وہ رہا تھی کہے میں واپس لوٹا تو

ہنگل گاولی۔

"فوراً سماں پیک کر دھکل میں کل ہی یہاں سے
چل جانا چاہتی ہوں۔"

"میں بہتر ہو گا مادام۔"

ہنگل کو آرچ کی کسی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔ وہ یہی

اور بلوٹ آوازن کر کرے میں داخل ہوئے۔
”دھورت رقم دینا نہیں چاہتی۔“ برنی نے ان سے کہا ”چنانچہ نہیں اس کو آمادہ کرنا ہوگا۔ اس آدمی کا کان کاٹ لو۔“ وہ آرچ کو طرف گھوما ”خود خون آلو دکان لے کر اس عورت کے پاس جاؤ۔ وہ پھر بھی تیار نہ ہو تو درہ کان لے کر جاؤ۔“ وہ اس پر بھی رقم تدے تو تم ہر روز اس کی ایک ایک انلی اس کے پاس لے جائے رہو گے۔ تو فیکر وہ ادا بھی شرددے۔“

”میری بات سنو۔“ آرچ خوف زدہ ہو کر بولا ”امگر گرین ولی چور ہوتا جعل ساز ہوتا سب کچھ ہوتا ہیں غیر قانونی شادیاں کرنے والا نہ ہوتا تو وہ اسے معاف کر دیتی اور تم دستی۔ تمہاری بھیں یہ بات نہیں آتی کہ گرین ولی نے اس سے شادی کرنے کا وعدہ کیا اور اب اسے معلوم ہوا کہ ایک نہیں تین غیر قانونی شادیاں کر چکا ہے۔ پولیس اس کی خلاصی میں ہے اور ہیلگا سے اس کی شادی تک مک جائز نہیں ہوتی جب تک ان تین گز شرط شادیوں کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ ایسے خصوصی آزاد کرنے کے لیے دو ایک ڈال بھی خرق نہیں کرے گی۔“

”پھر بھی ہم کوش تو کر سکتے ہیں۔“ برنی نے جواب دیا اور بلوٹ کی طرف دیکھا ”اس کا ایک کان کاٹ ڈالو۔“ بلوٹ نے جیب سے اسٹرے کی دہار جیسا تیز چاقو کاٹا اور سلسلی کی طرف دیکھا۔ سلسلی نے اثبات میں سرہانتے ہوئے۔

”تمہارے سر پر ایک ضرب ماری جائے گی۔“ برنی نے گرین ولی سے کہا ”جیسیں زدہ تکفیں نہیں ہوں گی۔ بلوٹ بہت ماہر اور جھرپکار ہے۔ مکن ہے بعد میں تھوڑی تکلیف دے گر کوش تو کرنا ہے نا۔“

”ڈراخہرو۔“ گرین ولی گھبرا کر بولا ”میری بات سنو۔“ میں نہیں ایسا طریقہ بتا سکتا ہوں جس سے تم دل نہیں پورا ہیں اور حاصل کر سکتے ہو۔ پندرہ لیں ڈال۔ بالکل یقینی طور پر۔“

برنی نے ہاتھ اٹھا کر بڑھتے ہوئے سکھی اور بلوٹ کو روک دیا۔

”ایسے تندید سے نفرت ہے۔“ گرین ولی نے کہا۔ ”ماری غلطی یہ تھی کہ ہم نے آرچ کو اس سے بات کرنے پہنچا۔ نہیں خود جانا چاہیے تھا۔ تم اسے زیادہ خوف زدہ کر سکتے تھے مگر اب تمہارے جانے سے بھی کافی ناکہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ وہ دباؤ ختم ہو گیا جو اسے ادا بھی پر بجور کر سکتا تھا۔

سے نہ پاہدہ دی ریگ گئی۔ بھی ولا میں داخل ہو کر اس نے سوت کیس کی طرف پاٹھ بڑھایا ہی تھا کہ رہائش کرے کے دروازے پر برلنی نظر آیا اور اس وقت وہ مگر ابھی نہیں رہا تھا۔

”ادھر آؤ۔“ برنی نے رہائش کرے میں داخل چلتے ہوئے کہا ”کیا بات تھی۔“ ہیلگا نے گرین ولی سے بات کیوں نہیں کی۔“

”وہ رقم نہیں دے گی۔“ آرچ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”ضرور دے گی۔“ برنی نے غصے سے کہا ”میرے ساتھ آؤ میں تاؤں گا کہ اس سے کیسے نہماں پا چیز۔“

وہ ہر جا کر آرچ کی کار میں بیٹھ گیا۔ آرچ نے اپنا سوت کیس کار کی ذکری میں رکھ دیا اور خداونکی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ برنی اسے کی کے اسٹور میں لے گیا۔ دہان گرین ولی نہیں موجود تھا اس کا شیو بڑھا ہوا تھا۔ پکڑے خشحال اور میلے ہو رہے تھے۔

”کیا معاملہ ہے۔“ اس نے آرچ کو دیکھتے ہی پوچھا ”ہیلگا نے مجھے ہات کیوں کی۔“

”کاش تم سے میری ملاتات نہ ہوئی ہوتی۔“ آرچ نے کسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا ”تم پاٹھ رہے ہو کہ ہیلگا نے تم سے بات کیوں نہیں کی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تم غیر قانونی شادیاں کرنے کے مجرم ہو۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس جرم کے سلسلے میں ہیں پولیس کو مطلع ہو تو تم سے درہی رہتا۔ لعنت ہو تم پر۔ تم نے مجھے ہاتا یا کیوں نہیں۔“

”کیا اسے یہ معلوم ہو کیا۔“ گرین ولی کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

”اہ وہ جانتی ہے۔ اس سلسلے میں جرسن پولیس کے پاس جو فوائل ہے اس کی نقل اس کوں بھی ہے۔ اب اسے پتا چل گیا ہے کہ تمہارا اصل نام ثمبوٹی ولن ہے اور تم بہت بڑے فرما ہو۔ تم نے تین بڑو ہی دو لیٹ منڈ عورتوں سے کیے بعد دیگرے شادی کی اور جو آج بھی زندہ ہیں۔“

”اوہ میرے خدا۔ مجھے بیہاں سے بھاگ جانا چاہیے۔ ورنہ وہ پوکیں کو اطلاع کر دے گی۔“

برنی جو سب کچھ کس رہا تھا اسکا بول الما۔ ”اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں دل میں ڈال رہے دستبردار ہو جاؤں گا تو تمہاری کچھ فیضی ہے۔ میں دیکھوں گا کہ وہ چڑیل لئی خت مراجع ثابت ہوتی ہے۔“ اس نے دروازے کے پاس جا کر سیٹی بھاگی۔ سکھی

مگر پیرے دماغ میں ایک درسرے دباؤ کا خیال آیا ہے لیکن
بہت تمیسیں ہیں کہنا ہوگی۔ ”
”لیکن ہے میں بات کروں گا..... مگر دباؤ کیا
ہے۔“ برلنی نے کہا۔
آرچ گرین ولی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بلونٹ اپنے
پاقتو کی دھار پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔ سلیٹ جو ہی ڈنڈاں رہا تھا۔
”دہمیں اس کے بارے میں پہلے ہی سوچتا چاہیے
تمہارے“ گرین ولی نے کہا۔ اتنی رحمت بھی نہ ہوتی اور کام بھی
آسان تھا۔“
”کیا کام آسان تھا؟“ برلنی نے سوال کیا اور گرین
ولی نے اسے بتا دیا۔

☆☆☆

سو آٹھ بجے ہیلگا کی آنکھ کھلی۔ اس نے اپنے پر
آسائش آرام دہ بیدرود میں چاروں طرف دیکھا۔ اسے یہ
کراپرہ بھلا چڑو نے کا کوئی افسوس نہیں تھا۔ اس بھلکے سے کئی
ناٹھکوار یادیں وابستہ ہو چکی تھیں۔ اسے گرین ولی کا خیال
آیا اور اس نے ٹھرا دا کیا کہ وہ کسی احساس ازیست کے بغیر
اس کے پارے میں سوچ لکتی ہے۔ چند ٹھوٹ میں وہ اسے
بالکل بھول جائے گی اور شاید کوئی ایسی چیز ہے جس سے وہ بھی آشنا
ہو یعنی نہیں سکے گی۔ لکن مردار شیعورٹس پر سمجھتے ہیں کہ وہ
ایک درسرے کی محبت میں بنتا ہیں اور پھر ایک دن انہیں
معلوم ہوتا ہے کہ محبت ان کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ وہ
ایک درسرے کے لیے بھی ہن چلتے ہیں۔ خدا اس کے
زندیکی محبت میں جنی تعلیم کا نام ہے۔ جسی تعلق۔ یہ کسی
بد دعا کی طرح اس کی زندگی کو متاثر کرتا رہا ہے۔ گرین ولی
کے پارے میں اسے یقین تھا کہ وہ اس سے محبت کرنی ہے
لیکن جب بھلکے نے بتا پا کہ گرین ولی صرف ایک جعل ساز
اور فرماڑ ہے بلکہ غیر قانونی شادیوں کا مرکب بھی ہو چکا ہے تو
اس کی محبت اچانک ختم ہو گی۔ جیسے کوئی کسی روشن بلب کوٹن
دبا کر بچا دے۔

چند ٹھوٹوں کے بعد وہ جیجنوا اڑ پورٹ پر ہو گی۔
پہر اڑاٹشی جائے گی جہاں ایک بار پھر اس کی بھلک اور تھما
زندگی شروع ہو جائے گی۔ دفتر کی کام۔ ویرن اور لومن کے
ساتھ مغزماری۔ پورڈ کے اجلas۔ مستقبل میں اس کی زندگی

بیٹھ جاؤ۔“

”بہت اچھا مادام میں دوسرو پیاری لے آؤں۔“

چدر لمحے بعد منکل پیالی لے آیا۔ اس نے دونوں پیالیوں میں کافی انڈیلی اور پھر ہیلگا کے سامنے بیٹھ گیا۔

”مادام میں مذکورت خواہ ہوں کہ میری وجہ سے آپ

کو ایک خوفناک تجربے سے دوچار ہوتا ہے انکل روپیں کا اصرار تو کہ صرف اسی طریقے سے برتی پر باحتہڈا جاتا ہے۔“

ہیلگا نے کافی لپا۔ منکلی کی موجودگی بھی اس کے اعصاب کے لیے تقویت کا ہائیٹھی۔

”بھجے بتاؤ منکل کہ کیا واقعہ ہوا۔ میں سب کچھ جانتا چاہتی ہوں۔“

”ضرور مادام۔ جیسا کہ آپ جانتی ہیں میں نے جیں

فاکن کگرین ولی کے پارے میں فون کیا تھا لیکن آپ کو یہ بات معلوم نہیں کر میں نے اسے تمام صورت مال ہاتا دی تھی کہ گرین ولی کو بظاہر انگلی کیا تھے اور آرچ دلیں ڈال کا مطالبہ کر رہا ہے۔ میں نے سوک پولیس کو خود رکر دیا۔ اسکے بازی دو دن سے اس پہلکی ہگری کی کارا باتا۔ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ گرین ولی اور آرچ کہاں چھپے ہوئے ہیں۔ جب

آرچ بیہاں سے روانہ ہوا تو ایک پولیس آفیسر نے اس کی کرانے پری ہوئی کار کا دلاٹ تھا قاب کیا۔ ویاں برلنی اس سے ملنے آیا۔ پولیس برلنی سے بخوبی واقع ہی مکروہ اتنا ہوشیار تھا کہ پولیس کو اس کے خلاف کوئی ہبوت حاصل کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ جب برلنی آرچ کو ساتھ لے کر دلا

سے رخصت ہوا تو پولیس نے ان دلوں کا تھا قاب کیا اور اس طرح اس دکان تک پہنچنے ہوئے۔ ایسا ہے۔ تک تھی۔ دکان کے عین حصے میں ایک کمرے میں بولی اور اسی دو ساقیوں کی رہائش تھی۔ اس پولیس ممبر ہماری اُنیں بڑی

برلنی نے یہ دلکھ کر اب وہ گرین ولی کی دلات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اس لیے اس نے مجھے انکو اکرنے کا کاپلان بنایا۔ پولیس اس پہاں سے آگاہ نہیں تھی لیکن چونکہ ہمارا بھائی رچ برلنی تھا۔ اس لیے اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔

آرچ صحیح ہے ہی میں نے بیرونی دروازہ کوولا۔ دو بدمعاشوں نے کپڑا کر مجھے کار میں ڈالا اور اس کرے میں

لے گئے دہاں گرین ولی اور آرچ بھی موجود تھے اور یہاں برلنی بھی تھا مگر پولیس نے پھر بھی مناسب وقت کا انتظار کیا۔ برلنی بیہاں آپ کو دھکانا نے آیا۔ میسے لی وہ کرے سے روانہ ہوا اسکے بازی کی بدایت پر گرین ولی اور آرچ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ساتھ ہی برلنی کے دو ساخنی بھی حرast میں لے لیے گئے۔

اس کے بعد ان پہنچ اور میں یہاں پہنچ اور برلنی کو دھکاتے سن لیا۔ بھر جیسا کہ آپ جانتی ہیں اسے بھی پہنچ لیا گیا۔ یہ پہنچے کل دستان۔ مجھے افسوس کے کہ آپ کو ایسے ناخوشگوار تجربے سے گزرنما پڑا اور اس جنگلی نے اتنی فتنی میز سوراخ کر کے خراب کر دی۔“

”مجھے میزکی کوئی پرداختیں۔ میں خوش ہوں کہ تم واپس آگئے۔“

”مگر یہ مادام!“ منکل نے اپنی کافی ختم کرتے ہوئے کہا۔ ”یہ تمام معاملہ بڑی خاموشی رازداری اور مصلحتِ اندیشی کے ساتھ تھے کیا جائے گا۔ انپکٹر بازی نے مجھے بتایا ہے کہ گرین ولی کو جرمی والیں بھیج دیا جائے گا۔ جہاں غیرِ قانونی شادیاں کرنے کے جرم میں اس پر مقدمہ ٹھیک گا۔ برلنی اور اس کے دو ساتھیوں پر جوڑی شدہ پاپری وصول کرنے کے جرم میں مقدمہ قائم کیا جائے گا۔ پولیس نے برلنی کے اپارٹمنٹ کی تلاشی لی تو دہاں اسے شار چوری کیا ہوا مال ملا۔ اسکے بازی سے بات سمجھتا ہے کہ انہوں کے جرم کو قائم کر دیا جائے پہنچا پھر آپ کی بھی کسی معاملے میں ملوث نہیں ہوں گی۔“

”اور آرچ۔ اس کا کیا ہو گا؟“

”آرچ سے مٹنا واقعی ایک اپارٹمنٹ ہے مگر انپکٹر بازی بہت سمجھ دار اور دوسرے اندیشیں سے۔ مجھے بیکن ہے کہ آپ اسی طرح آرچ پر مقدمہ چلانا پسند نہیں کریں گی جس طرح مسٹر رولف نے اسے مناسب نہیں سمجھا تھا۔ کیونکہ اگر اس پر مقدمہ چلانیا گیا تو وہ آپ کے لیے مکملات پیدا کر سکتا ہے۔ اس لیے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ آرچ کو سوٹرولینڈ سے نکال دیا ہا۔ اور ہمارے کمی اُنکی ایجادی کی اہمیت نہ دی جائے۔ موجودہ سوتوں حالات نہیں ہیں، نا۔ بہ تقاضا۔“

ہیلگا نے منکل کی طرف دیکھا۔ وہ سوچ رہی تھی یہ مہربان طبیعتِ ادمی ضرور جانتا ہوگا کہ رہ کسی زمانے میں آرچ کی داشتی رعنی ہے یا ممکن ہے اس کے شور و رولف نے بتایا ہوا اس منکل نے اتنی عقل مندی سے کام لیا تھا۔ ہیلگا کو بیکن تھا کہ اگر آرچ پر مقدمہ چلانیا گیا تو وہ تمام دنیا کو ضرور بتا دے گا کہ مااضی میں اس کے ہیلگا سے کیے تعلقات رہ چکے ہیں۔

”ہاں تم نے ٹھیک کیا۔“ اس نے جواب دیا ”تو بہر حال یہ مصیبتِ ثمن ہوتی۔“

”ہاں مادام۔ اور اب بہت سے کام کرنے ہیں۔ آپ تین بجے کی فلاٹ سے نیو یارک روانہ ہو رہی ہیں۔

ضرور آرچر کے مشورے سے فائدہ اٹھائے گا۔
وہ دردلوں اسز پورٹ کی لابی میں داخل ہوئے۔ سماں
طیارے پر بیکوئے نکلت اور کشم چینگ کے معمولات سے
گزر کرہے اس لائق میں جانشی جہاں پرداز کرنے والے
مسافر جنم ہوتے ہیں۔

”کچھ تاخیر ہو جائے گی بیکوئے لندن سے آنے والی
فلائٹ یہت ہے۔“ اسکے بازی نے بتایا۔

”انگلینڈ سے علق رکھنے والی ہر چیز اپنے وقت سے
بیکھے ہے۔“ وہ باتیں کرتے رہے۔ آتے جاتے طیاروں سے
مسافروں کی آمد و رفت دیکھتے رہے۔

”ایک سرکاری مشورہ!“ ہزار مسکرا لیا۔ ”براد مہربانی
دیوارہ سوئزیر لینڈ اپنے کی کوشش مت کرنا۔“

”بین کھٹکاں ہوں۔“
”بیٹت اجھی بات ہے۔“ اسکے بازی نے کہا ”تم
بہت خوش تھت ہو سڑا آرچر۔ اگر مادام روالف تم پر مقدمہ

مجھے پیلگنگ مکمل کرنا ہے۔ میرا مشورہ ہے مادام کہ آپ
چیزوں کی قدر و قیمت کے بارے میں اپنا اندازہ درست
کر لیں۔ میں یقیناً پورہ ملین کے لاائق نہیں ہو سکتا پھر بھی میں
آپ کی غایت کا مشکور ہوں۔“

ایک زم مسکراہست ہونوں پر لیے منکل کچن کی طرف
چل دیا۔

آرچر کو حیرت ہوئی کہ اسکے بازی اپنے کرخت
چیزے کے باوجود برداشت اپنی اور محالہم ثابت ہوں۔ اس نے
ٹکرائے ہوئے آرچر کو بتایا کہ وہ اپنی ذاتی تحریکی میں اسے
جنہیں اسز پورٹ لے جا رہا ہے۔ وہاں پہنچت اسے لندن
جانے والی پروڈاٹس میں بخادرے گا اور پھر اس ماں کے آڑ میں
اپنی پھٹکیاں منانے ناس جائے گا۔ آرچر کو بڑی تکمیلی میں کہ
اسے رفتار نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ صرف ملک بدر کیا جا رہا ہے۔
اس نے اسکے کوتاٹس کے ابھی اور سترے رسیتوراں کے
پارے میں بتایا اور دو ایسے ہوٹلوں کے نام بھی بتائے جہاں
قیام کرنا گراں نہیں تھا۔ بازی نے اس کا ٹکریہ ادا کیا کہ وہ

شہر سے ایسی تاک کا آپریشن کرتے ہے

جدید ہومیو پیٹک سائنسی تحقیق اور تدوین

NARICOL TABLETS

SINCE
1995

FOR SINUSITIS
CURE ALL NASAL
PROBLEM WITHOUT
OPERATION

شکری مول

الٹک حصت ضرور استعمال کر کے بھیجیں اکٹھا اٹھا ہو گی

کوئی سیستھی ہوں۔ اسکے ساتھ یہ معاشری ہمیو پیٹک اسٹور پر دستیاب ہے۔

اسٹاکت: ۰۴۲-۶۳۶۹۸۰۱-۴

574058- ہاؤس اف ۰۴۲-۶۳۶۹۸۰۱-۴

550551- ہاؤس اف ۰۴۲-۶۳۶۹۸۰۱-۴

پاٹھاڈو ۰۴۲-۶۳۶۹۸۰۱-۴

کراچی ۰۴۲-۶۳۶۹۸۰۱-۴

DR. SHOUKAT

HOMEO PHARMA

موہن پارک، شاپ نمبر 2 پارٹ 19، SC بلاک N، اکتوبر بلاک آپریٹر، ایف سینٹر، کراچی۔ تلفون: 6647312، 6647313

فیکٹری: ۰۳۰۰-۹۲۲۹۴۱۳

E-mail: hdr_shoukatall@hotmail.com (10 سے 6 تا 11 تک)

”میں نے ساہبے کے ایک زمانے میں تم اس کے ساتھ کام کرتے تھے،“ اپنکر پارزی بولا۔

گل آرجنے اس کی بات نہیں سنی وہ ایک طویل قامت تند رست چم کے ماں آدمی کو جس کی عمر بادوں تر پہن سال معلوم ہوتی تھی لاؤن میں داخل ہوتے دیکھ رہا تھا۔ اس نے بڑا بھتی اور شاندار ایساں پہننا ہوا تھا۔ اس کے چہرے میں بڑی مرداش و جاہت تھی۔

اپنکر پارزی نے آج کو اس شخص کی طرف متوجہ پایا تو خود بھی دیکھنے لگا۔

”اوہ..... یہ موسیو ہیری ڈی ولیرس ہیں۔“ اس نے بتایا ”فرانس کے بہت دولت مند اور معروف صنعت کار۔ شنے میں ارہا ہے کہ انہیں من قریب امریکا میں فرانس کا سفیر مقرر کیا جا رہا ہے۔“

وہ دوپہر میں فنون گراف پبلیک ہی ڈی ولیرس کی طرف متوجہ ہو کر فنون امارتی کے لئے تھے۔ ایک اڑا ہوش نے جلدی سے آگے بڑھ کر دی آنکی پی لاؤن کی طرف اس کی رہنمائی کی۔ آرجنے ایک بھٹکی سماں بھری۔ وہ آج ایک میلن ڈال کا اک بہوتا تو اس صنعتکار کی طرح شاندار نظر آکتا تھا۔ کچھ دیر بعد نیویارک کی فلاٹ کا اعلان کیا گی۔ آرجنے ہیلگا کو طیارے کی طرف بڑھتے دیکھا۔ اس کے پیچے ڈی ولیرس آرہا تھا۔ کچھ دور جلوے کے بعد ہیلگا کے ہاتھ سے کوئی سفیدی پیچھے گری جو کہ شاید روہاں تھا۔ ڈی ولیرس نے جلدی سے اس اخباری اور تیز قدموں سے جلوے ہوئے میلگا کے پاس پہنچ کر اسے پیش کیا۔ آرجنے ہیلگا کو کورکتے دکھا اور پھر وہ ڈی ولیرس کو غور سے دیکھتے ہوئے مسکرا۔ انہوں نے کچھ ہاتھیں میں اور جب ڈی ولیرس نے ہیلگا کے ہاتھ سے اس کا پاگ لے لیا۔ وہ دولوں ایک ساتھ طیارے کی طرف بڑھے۔ اپنکر پارزی نے ایک بلکہ قہقہہ لکایا۔

”میرے خیال میں اس نے بڑی تیزی سے کام کیا ہے۔“ وہ بولا۔

”ہیلگا ہیشہ ہی تیزی سے کام کرتی ہے اور ہمیشہ کرتی رہتے ہی۔“ آرجنے کہا اور پھر لندن کی فلاٹ کا اعلان سن کر کھڑا ہو گیا۔

”دیگر بھائی سے سفر آرجن۔“ اپنکر پارزی نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا ”خدا کرنے خوش متن تباہ اساتھ ہے۔“ اور یہ جانتے ہوئے کہ اسے اس وقت تمام تر خوش نصیبی کی ضرورت ہے۔ آرجنے اس کا ٹھکریا ادا کیا اور طیارے کی طرف چل دیا۔

چلا تین تو چھیس برسوں تک ہماری کسی جیل میں رہنا پڑتا۔“

”مگر اس کے لیے اس کی کچھ بھی وجہات ہیں۔“

”بہت زیادہ دولت مند لوگوں کے لیے ہمیشہ کچھ دجوہات ہوتی ہیں۔ تو اس قم لندن جا رہے ہو۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہاں جا کر کیا کرنے کا ارادہ ہے۔“

سوال بہت دوستہ لمحہ میلکے لئے لفڑی سے پوچھا گیا تھا۔ آرجنے سوچا کہ کاش وہ اس کا تجھ جواب دے سکتا۔

”میں کیا کروں گا۔“ آرجنے سوچنے ہوئے دھرمیا۔

”کاش مجھے اس کا جواب معلوم ہوتا۔“ لندن میں اس کے کمی واقع کا رہتے تھے لیکن وہ سب کم و بیش اسی کشتی میں سوار تھے جس میں وہ خود تھا۔ ملک دست اور جلد سے جلد دولت حاصل کرنے کے ملتا تھا۔ اگر قم نے ساتھ دیا تو شاید ان میں سے کوئی اس کی خدبات حاصل کر لے۔ مگر وہ بات پازی کو بتانا نہیں چاہتا تھا۔“ چھیس کچھ اندازہ نہیں ہے اپنے اگلینہ میں کتنے مواظع ہیں۔ بہت سے لوگ اپنا سر ماں یا منافع پہنچ بڑھ میں لگاتا ہے۔ دہاں مجھے ہمیسا بھر جبے کار آدمی زیادہ دن بیکار نہیں رہ سکتا۔

”اچھا۔“ اپنکر پارزی مسکرا نے لگا ”میرا تو خیال تھا کہ ان دولوں اگلینہ میں کاروباری معاملات ڈپریشن کا شکار ہے۔“

”یہ سب اخبارات کی پھیلائی ہوئی انہیں ہیں۔“

”ہمیں ہر اس بات پر یقین نہیں کرنا چاہیے جو اخبارات میں شائع ہوئے۔“

”اس وقت تھوڑی سی بچل جانے دونوں کو ٹھاکر دیکھنے پر مجبور کر دیا۔ ہیلگا بڑی شان و تکمنت سے چھوٹا سا بیک اور کوت پاڑو پڑا لے آ رہی تھی۔“ دو اخباری فنون گراف اس کے اگر دو منڈل اڑا رہتے تھے۔ وہ لاؤن سے لزر کر دی آئی پہر میں دال ہو گئی۔

”اوہ یہ تو سمزروں لف ہیں۔“ پازی نے کہا ”بہت ہیں حسین عورت ہے۔“

آرجن کو فدرے دل گرفتی کا احساس ہوا تو اس نے گرین ول کو اتی جلدی بھاول دیا۔ اگر بھلا دیا ہوتا تو اتنی خوش نظر نہیں آ رہی ہوتی۔ بڑی چیزیں عورت ہے۔ اگر اس کا پلان کا میاں ہو جاتا تو وہ خود کھی اس وقت کی وی آنکی پی کی طرح سفر کر رہا تھا لیکن اس پولیس اسے ملک پر کر کے آئی

ہے وہ قمرست کلاس میں سفر کرے گا اور اسے کچھ اندازہ نہیں کہ لندن پہنچ کر کیا کرے گا اور کب تک اس کی جیب میں موجود نقدی ضروری یا ستر زندگی کا ساتھ دے سکے گی۔

